تاریخ انصاراللہ

جلد دوم

۱۹۷۹ء تا جون ۱۹۸۲ء

مرتب

ڈاکٹر سلطان احمد مبشر

شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان

نام کتاب: .... تاریخ انصار اللہ

جلد: .... دوم

مرتب: .... ڈاکٹر سلطان احمد مبشر

کمپوزنگ: .... انیس احمد، صباح الاسلام

ناشر: .... عبدالمنان کوثر

مطبع: .... ضیاءالاسلام پریس ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

پیش لفظ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

''اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے اور کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو، کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی۔ اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔'' (اسلام میں اختلافات کا آغاز)

مجلس انصار اللہ جماعتِ احمدیہ کی ذیلی تنظیم ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی تھی اور پھر خلفائے احمدیت نے اپنی ذاتی نگرانی اور توجہ سے پروان چڑھا کر اسے کامیاب اور فعال تنظیم بنا دیا۔ ''انصار اللہ'' کا نام تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت میں اپنے پاک نمونہ کی وجہ سے نہایت تابناک ہے اور اس سے بہت ایمان افروز اور روح پرور روایات وابستہ ہیں۔ ان روایات کو اگلی نسل تک منتقل کرنا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کی تکمیل کی غرض سے مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۹۷۲ء میں تاریخ مجلس انصار اللہ مرتب کرنے کا فیصلہ ہوا۔

اس فیصلہ کی رُو سے مجلس نے ۱۹۷۸ء میں ''تاریخ انصار اللہ'' شائع کی جس میں ابتداء سے ۱۹۷۸ء تک کے حالات شامل تھے۔ اس کے بعد کی تاریخ ابھی تک تشنۂ تکمیل تھی۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب سابق صدر مجلس کی زیرنگرانی تاریخ انصار اللہ کی دوسری جلد کا کام جاری رہا۔ آپ تاریخ مرتب کرنے والوں کو مسلسل تفصیلی ہدایات دیتے رہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنے دورِ صدارت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھا۔ **فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ۔**

تاریخ کی ترتیب و تدوین کے لئے مختلف اوقات میں کئی احباب کام کرتے رہے۔ ان میں سے مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اسی طرح مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب

مرحوم بھی وقت دیتے رہے۔ اُن کی وفات پر جولائی ۲۰۰۴ء میں یہ فرض عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کے سپرد کیا گیا۔ جنہوں نے نہایت محنت سے تاریخ کا مسودہ مرتب کیا۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

الحمد للہ اب ''تاریخ انصار اللہ'' کی دوسری جلد احباب تک پہنچ رہی ہے جو ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ یہ وہ مبارک دور ہے جس میں مجلس کی زمامِ صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے مبارک ہاتھوں میں تھی جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس تنظیم میں ایک نئی جان ڈال دی۔

مَیں جُملہ اراکینِ مجلس کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اُن نیک روایات کو زندہ رکھتے ہوئے اگلی نسل کو منتقل کریں جس کی امین یہ تنظیم ہے اور جس کا تقاضا اس کا نام کرتا ہے۔

خاکسار

دستخط

مرزا غلام احمد

صدر مجلس انصار اللہ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

عرضِ حال

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی تاریخ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''تاریخ کا جاننا اور خصوصاً اپنی تاریخ کا جاننا ہم سب کے لئے ضروری ہے کیونکہ کسی انسان اور کسی جماعت کی زندگی اپنے ماضی سے کلیتہً منقطع نہیں ہوتی...... ہماری یہ ایک معمور تاریخ ایک کامیاب تاریخ ہے۔'' (روزنامہ الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۸۳ء)

مجلس شوریٰ انصاراللہ ۱۹۷۲ء نے فیصلہ کیا تھا کہ مجلس انصار اللہ کی تاریخ مرتب کی جائے۔اس فیصلہ کی تعمیل میں پہلی جلد ۱۹۷۸ء میں منصۂ مشہود پر آئی جو ۱۹۴۰ء سے ۱۹۷۸ء تک کے حالات پر مشتمل تھی اور اسے مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب مرحوم (سابق قائد تعلیم ونائب صدر) نے قلمبند کیا تھا۔اب اسی تسلسل میں تاریخ انصار اللہ جلد دوم پیش ہے۔

اس جلد میں ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء کے واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔یہ وہ دور ہے جس میں مجلس کو خوش قسمتی سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے ذہین، فہیم اور بالغ نظر قائد کی صدارت نصیب ہوئی۔اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو نہایت عالی دماغ اور زبردست قوتِ فکر وعمل سے نوازا تھا۔آپ نے مجلس کی بیداری میں اپنی بے پناہ خداداد صلاحیتوں کا بھرپور استعمال فرمایا۔اس دور میں مجلس کی کارکردگی کو ایک نئی جہت ملی۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے مرکزی سطح پر کام کو جدید بنیادوں پر استوار فرمایا۔قائدین اور عہدیداران کی رہنمائی فرمائی۔نئے نئے اہداف مقرر کئے اور ان کی بخیر وخوبی تکمیل کے لئے تمام مراحل کی ذاتی نگرانی فرمائی۔آپ نے مجالس سے رابطہ کی بھی ایک نئی تاریخ رقم کی اور قریباً ہر ضلع میں بیسیوں مقامات میں بنفسِ نفیس تشریف لے جاکر کارکردگی کا جائزہ لیا، موقع پر ہدایات دیں اور اراکین میں نئی روح اور نئی تازگی پھونکی۔

خلافتِ احمدیہ کے بابرکت سایہ اور صدرِ محترم کی انتھک قیادت وسیادت میں مجلس اپنے فرائض کی ادائیگی میں مستعد رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک منزل کے بعد دوسری منزل کامیابی کے ساتھ طے کرتی ہوئی دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتی رہی اور واقعتاً ''جوانوں کے جوان'' کی تنظیم بن گئی۔

تاریخ انصار اللہ جلد دوم کی تیاری کے سلسلہ میں مختلف اوقات میں کئی احباب نے خدمت کی توفیق پائی۔قائدین مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبوں کی تاریخ مرتب کرنے میں مدد دی۔مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر

(سابق قائد تعلیم القرآن) شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑی جانفشانی سے اس کام کو آگے بڑھایا اور ابتدائی مسودہ تیار کر کے کمپوزنگ بھی کرائی۔علاوہ ازیں مکرم رانا عبدالرشید صاحب بھی خدمات بجالائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدرِ مجلس نے جولائی ۲۰۰۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس عاجز کی منظوری بطور معاون صدر حاصل کی اور تاریخ انصار اللہ کا کام سپرد کیا۔ روزنامہ 'الفضل' ربوہ، ماہنامہ 'انصار اللہ' اور مرکزی ریکارڈ سے مدد لیتے ہوئے مسودہ کی تیاری کا آغاز کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللہ تعالیٰ نے اس ذمہ داری کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اور آج یہ کتاب احباب کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے۔

۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ کو خلعتِ خلافت پہنائی۔حضور نے اپنے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے کو صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔اس جلد میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے دورِ صدارت (یکم جنوری ۱۹۷۹ء تا ۱۰ جون ۱۹۸۲ء) کی تاریخ مرتب کی گئی ہے تاہم بعض جگہ یہ تخصیص ممکن نہ تھی لہٰذا ۱۹۸۲ء کے پورے تنظیمی سال کو شامل کر لیا گیا ہے۔

خاکسار کو بشدت احساس ہے کہ اس مبارک دور کو کماحقہٗ قلم بند نہیں کیا جا سکا کیونکہ تمام تفاصیل کا ریکارڈ بوجوہ محفوظ نہیں تاہم جس قدر مواد بھی جمع ہو سکا، اُسے اس جلد میں سمونے کی سعی کی گئی ہے۔اس کتاب میں اُس دور کی مرکزی مساعی، بیرونی مجالس کی سرگرمیوں اور سالانہ اجتماعات کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطابات اور ارشادات نیز صدرِ مجلس کی ہدایات اور تقاریر کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات، دستورِ اساسی کی تشکیل نو، مجلس کے مالی نظام اور دیگر شعبہ جات کا تفصیلی ذکر بھی اس کتاب میں شامل ہے۔

حوالہ جات ڈھونڈنے اور مسودہ کی تیاری میں مکرم محمد اسحاق صاحب اور مکرم عبدالمالک صاحب کارکنان خلافت لائبریری ربوہ نے میری معاونت کی۔مکرم انیس احمد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر انصار اللہ نے اپنی فنی مہارت سے اس مسودہ کو کمپوز کیا۔صدر محترم کی ہدایت پر مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب ایم اے (نائب صدر) اور مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر (قائد اصلاح وارشاد) نے بالاستیعاب مسودہ کا مطالعہ کیا اور مفید مشورے دیئے۔صدرِ محترم مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نے اپنی مصروفیات کے باوجود نہایت باریک بینی سے مسودہ کو لفظاً لفظاً پڑھا اور ہدایات دیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تصنیف کو خیر و برکت کا موجب اور اراکین مجلس کے لئے مفید بنائے آمین۔

خاکسار
ڈاکٹر سلطان احمد مبشر
معاون صدر مجلس انصار اللہ پاکستان۔ربوہ

فہرست عناوین

تاریخ انصار اللہ جلد دوم

صفحہ	عناوین

صفحہ	عناوین
۵۶	تعلیمی وتربیتی منصوبہ کے متعلق صدر محترم کا خط
۵۷	سالانہ اجتماع کے بارہ میں چند تاثرات
۵۹	سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۷۹ء
۷۲	**۱۹۸۰ء**
۷۲	سال نو کے آغاز پر صدر محترم کا پیغام
۷۴	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا مجلس کراچی سے اہم خطاب
۷۵	حضور کے خطاب کا متن
۹۷	جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اہم ارشادات
۹۷	’’تحریک جدید کے ٹارگٹ میں اضافہ ۔۔اخلاص کا ثبوت دینے کی دعوت ہے‘‘
۹۸	وصال حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
۹۹	**تئیسواں سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء**
۹۹	صدر محترم کی طرف سے خصوصی اپیل
۹۹	تفصیلی رپورٹ
۹۹	پہلا دن
۹۹	اجلاس اوّل
۱۰۰	حضرت اقدس کا افتتاحی خطاب
۱۰۶	ورزشی و تفریحی مقابلے
۱۰۶	اجلاس دوم
۱۰۷	دوسرا دن
۱۰۷	اجلاس دوم
۱۰۸	اجلاس مجلس شوریٰ
۱۰۸	اجلاس سوم

عناوین	صفحہ

صفحہ	عناوین

صفحہ	عناوین

صفحہ	عناوین

عناوین	صفحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

انصاراللہ کا چھٹا دَور

جنوری ۱۹۷۹ء تا جون ۱۹۸۲ء

صدر مجلس ــــــ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

تقرر صدر انصاراللہ برائے ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء

۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۱ء تک کی تین سالہ صدارت مجلس انصاراللہ کے لئے مجلس شوریٰ ۱۹۷۸ء پر انتخاب کروانا ضروری تھا چنانچہ اکتوبر ۱۹۷۸ء میں قیادت عمومی نے دستور اساسی انصاراللہ کے مطابق حسبِ قواعد مجالس سے نام طلب کئے۔ اس سے قبل ۱۹۶۹ء سے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ چونکہ مکرم صاحبزادہ صاحب متواتر تین بار صدر منتخب ہو چکے تھے اس لئے دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۹۳ کی رُو سے آپ کا نام اس عہدہ کے لئے پیش نہیں ہوسکتا تھا لہٰذا شوریٰ میں صدر کے لئے مندرجہ ذیل چار اسماء پیش ہوئے:

(۱) مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (۲) مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
(۳) مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (۴) مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء بوقت نو بجے صبح شوریٰ کے اجلاس میں صدر کا انتخاب حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی صدارت میں ہوا۔ کثرتِ آراء مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حق میں تھی۔ صدر اجلاس نے شوریٰ کی یہ سفارش حضور اقدس کی خدمت میں بھجوائی جسے حضور نے منظور فرماتے ہوئے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو جنوری ۱۹۷۹ء تا دسمبر ۱۹۸۱ء تین سال کے لئے صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔

تقرر نائب صدر صفِ دوم

اسی اجلاس شوریٰ میں آئندہ تین سال کے لئے نائب صدر صفِ دوم کا انتخاب بھی حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے کروایا۔ انتخاب میں چار اسماء پیش ہوئے۔

(۱) مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (۲) مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

(۳) مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب (۴) مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے کثرتِ آراء کو منظور فرماتے ہوئے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کو نائب صدر صفِ دوم مقرر فرمایا۔

صدر محترم کا پیغام عہدیداران کے نام

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے یکم جنوری ۱۹۷۹ء کو مجلس انصار اللہ عالمگیر کے صدر کی حیثیت سے کام کا آغاز مجلس عاملہ کی تقرری سے فرمایا اور سالانہ لائحہ عمل ''ہدایات'' طبع کروا کے مجالس کو بھجوایا۔ اس موقع پر صدر مجلس نے عہدیداران مجلس انصار اللہ میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرنے کی خاطر ایک نہایت حکیمانہ اور پُرعزم پیغام تحریر فرمایا نیز مثالوں سے عملی رہنمائی فرمائی۔ اس خصوصی پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے:

''برادرانِ کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وقت کا یہ بہتا دھارا دنیا و مافیہا سے غافل لوگوں، مومن و کافر اور نیک و بد ہر ایک کی زندگی کی کشتی کو مسلسل آگے بڑھائے لئے چلا جاتا ہے اور اس دائمی حرکت سے کسی کے لئے کوئی مفر اور گریز نہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ بعض کشتیاں دھارے میں ایسی ہیں جو بے مقصد اور بے سروپا بہے چلی جاتی ہیں۔ نہ ان کا رخ معین، نہ منزل مقصود کی کوئی خبر، نہ مقصد حیات کا کوئی نشان۔

پھر ایسی بھی بہت سی کشتیاں ہیں جن کا رخ تو معین ہے لیکن ہلاکت کی منجدھار کی جانب، وہ بربادی کی آبشاروں کی طرف اپنے حال سے بے خبر اور انجام سے بے نیاز گویا محض اس غرض سے آگے بڑھ رہی ہیں کہ قعرِ مذلت میں اس زور سے گریں کہ ہلاکت خیز چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں اور ذلّت اور ہلاکت اور ناکامی اور نامرادی کی ایک المیہ داستان بن جائیں۔

ان دونوں قسموں کی زندگیوں سے سوا اور بالکل الگ کچھ ایسی کشتیاں بھی وقت کے اس عظیم دھارے میں بہہ رہی ہیں جن کی سمت معّین اور مقصود، اعلیٰ و ارفع اور ذی شان ہے۔ وہ ہر لحہ کامرانی اور فلاح کی طرف بڑھ رہی ہیں اور بالارادہ کوشش اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ نیک مقاصد کی سمت ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ زندگیاں مومنوں کی زندگیاں ہیں۔ اور ان کا نصب العین وہی ہے جو قرآن حکیم نے ان کے لئے ان الفاظ میں متعین فرما دیا ہے۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرۃ:۱۴۹)

یعنی اے مومنوں کی جماعت! تمہارا نصب العین نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا ہے۔

اس نصب العین کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اسی سے مدد مانگتے ہوئے ہم انصار اللہ اپنے نئے سال کا آغاز کرتے ہیں۔ ہماری مسابقت کی دوڑ انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی، اپنوں سے بھی اور غیروں سے بھی، ہمارا مقابلہ اندرونی بھی ہے اور بیرونی بھی، ہر رکن کا دوسرے رکن سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا ایک مسلسل مقابلہ ہے۔ جسے زندگی کا آخری سانس ہی منقطع کرے گا۔ مجلس کی ہر شاخ کا دوسری شاخ سے مقابلہ ہے۔ ہر صوبہ کا دوسرے صوبہ سے، ہر ملک کا دوسرے ملک سے۔ پھر ہمارا مقابلہ ہے خدام الاحمدیہ کے ساتھ، اور ہمارا مقابلہ ہے لجنہ اماء اللہ کے ساتھ، اور ہر اس مذہبی اور غیر مذہبی تنظیم سے بھی ہمارا مقابلہ ہے جو کوئی بھی نیک مقصد اپنے سامنے رکھتی ہے۔ اس عظیم دوڑ میں دعا، عزم، مسلسل جدوجہد اور توکل ہمارے لئے قوت کے سرچشمے ہیں۔

پس میرے انصار بھائیو! آگے بڑھو اور اس مقدس مقابلہ میں کسی سے پیچھے نہ رہو اور اپنی اپنی ہمت اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق ہر اس نیک کام میں مسابقت کی روح کے ساتھ حصہ لو جس کی طرف خدا اور اس کا خلیفہ تمہیں بلاتے ہیں۔

قائدین مجلس مرکزیہ نے بڑی کاوش اور توجہ کے ساتھ مجالس کے لئے سال رواں کا لائحہ عمل تجویز کیا ہے جو آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اس سے متعلق ایک اہم بنیادی بات آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ آغازِ سفر سے پہلے مقامِ آغاز کی تعیین کیجئے ورنہ آپ کو کبھی اس امر کا اطمینان نہیں ہو سکے گا کہ آپ نے کتنا سفر طے کیا ہے۔ لائحہ عمل کے ہر شعبے میں آپ اپنے گزشتہ کام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بڑی آسانی سے مقام آغاز کی تعیین کر سکتے ہیں۔ جس کی معیّن مثالیں حسب ذیل ہیں۔

مثال نمبر ا۔ تعلیم

الف: گزشتہ سال آپ کی مجلس کے کتنے انصار نے کتنے افراد جماعت کو دینی تعلیم دی؟ مثلاً بچوں کو نماز سکھائی یا ناظرہ یا باترجمہ قرآن کریم پڑھایا۔

ب: آپ کی مجلس کے کتنے انصار نے مرکزی امتحانات میں شرکت کی وغیرہ وغیرہ۔

ان دونوں سوالات کا جو بھی جواب آئے اسے ایک رجسٹر بنا کر اس صفحہ کے شروع میں درج فرمالیں جو شعبہ تعلیم کی کارروائی درج کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا ہو۔ یہ آپ کا مقامِ آغاز ہے۔ یہ لکھنے کے بعد اس اندراج کے سامنے یہ لکھئے کہ آئندہ سال شق الف میں کیا اضافہ کریں گے اور شق ب میں کیا اضافہ کریں گے۔ یہ آپ کی مجلس کا سال رواں کا نصب العین بن جائے گا۔ بعد ازاں ہر ماہ

آپ خود اپنا محاسبہ کریں کہ اس نصب العین کو پورا کرنے کے لئے آپ نے کتنی کوشش کی ہے اور اس کوشش کا جو بھی نیک نتیجہ نکلا ہو، اسے اعداد و شمار کی صورت میں اپنے رجسٹر میں درج کریں۔

دیگر شعبوں میں بھی اسی طریق پر اپنے گزشتہ سال کی کوششوں کا خلاصہ اعداد و شمار میں درج کر کے اس بات کی تعیین کریں کہ اس سال کے لئے آپ کا سفر کہاں سے شروع ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے کہاں تک آگے بڑھنے کا عزم ہے۔ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کرنے کی خاطر بعض دیگر شعبوں کا مقامِ آغاز طے کرنے کی چند مثالیں پیش ہیں۔

مثال نمبر۲۔ اصلاح وارشاد

الف: کتنے انصار عملاً تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں؟

(اپنے رجسٹر میں معین تعداد درج کیجئے)۔

ب: کتنے دوستوں کو ہدایت نصیب ہوئی اور وہ سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔

ان سوالات کا جواب اعداد میں لکھنے کے بعد آئندہ سال کا نصب العین مقرر فرمائیں۔ مثلاً اگر شق الف کا جواب یہ تھا کہ ۵۰ انصار میں سے صرف ۳ انصار اصلاح وارشاد کے کام میں حصہ لیتے ہیں تو نصب العین اس طرح مقرر کریں کہ سال کے اختتام سے پہلے آپ کتنے انصار کو اصلاح وارشاد کا کام کرنے کی عادت ڈالیں گے۔ اگر تین نئے اراکین کو مستعد کرنے کی توفیق ہو تو نصب العین ان تینوں کو شامل کر کے جو پہلے ہی کام کر رہے ہیں چھ بنے گا۔

اسی طرح شق ب کا اگر جواب یہ تھا کہ سال بھر میں صرف ایک غیر از جماعت دوست سلسلہ میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اس میں نمایاں اضافہ کرنے کا فیصلہ کریں۔ اور نصب العین یہ مقرر کریں کہ امسال آپ ایک کی بجائے پانچ یا دس یا پندرہ دوستوں کی ہدایت کا موجب بنیں گے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق

مثال نمبر۳۔ تحریکِ جدید

مقامِ آغاز: ا: تحریک جدید میں حصہ لینے والے ۲۰ میں سے ۱۰

ب: کل چندہ تحریک جدید =/۱۰۰۰ روپے

نصب العین: ا: ۲۰ انصار یعنی سو فیصد انصار شامل کئے جائیں گے۔

ب: چندہ ۱۰۰۰ روپے سے بڑھا کر ۲۰۰۰ روپے کیا جائے گا۔

مثال نمبر۴۔مال

مقامِ آغاز: ا: تعداد انصاراللہ جو باقاعدہ بجٹ میں شامل ہیں ۳۰/۵۰

ب: عام چندہ ماہانہ ۱۰۰ روپے ماہانہ

ج: چندہ تعمیر گیسٹ ہاؤس ۵۰۰ روپے

د: چندہ اجتماع ۷۵ روپے

اوپر کے خانوں میں گزشتہ سال کے اعداد و شمار درج کرنے کے بعد سالِ رواں کا نصب العین تجویز کریں کہ شق ا، ب، ج اور د میں کیا اضافہ کریں گے۔

مثال نمبر۵۔شعبہ عمومی

ا: گزشتہ سال کتنی رپورٹیں آپ نے مرکز کو بھجوائیں۔ ۵

ب: کتنے عام اجلاس منعقد کئے۔۔ ۱

ج: کتنے عاملہ کے اجلاس منعقد کئے۔۔ ۲

وغیرہ وغیرہ

نصب العین........................

مثال نمبر۶۔شعبہ تربیت

ا: کتنے انصار با جماعت نماز پڑھنے کے عادی ہیں۔

ب: کتنے افراد جماعت نے آپ کی کوششوں سے غیر شرعی عادات و رسوم سے چھٹکارا حاصل کیا وغیرہ وغیرہ

شعبہ تربیت کی شق ب کا نصب العین صرف اس صورت میں معین ہوگا۔اگر جماعت کے کسی حصہ میں بعض بدعات پائی جائیں۔اگر تمام جماعت غیر شرعی رسوم اور بدعات سے پاک ہے تو اس حصہ میں کام صرف یہ ہوسکتا ہے کہ انہیں آئندہ بھی بدعات سے محفوظ رکھنے کے لئے بار بار نصیحت کی جاتی رہے۔

یہ چند مثالیں جو اوپر درج کی جارہی ہیں، یہ مکمل نہیں۔بعض شعبوں کے صرف بعض حصے مثال میں واضح کئے گئے ہیں تاکہ اس نمونہ پر ہر شعبہ کا تمام پہلوؤں سے جائزہ لینے کے بعد مقامِ آغاز اور نصب العین معین کریں اور آئندہ سال بھر دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے اس نصب العین کی پیروی میں مصروف رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین'' ﴿۱﴾

صدر محترم کے دورے اور خطابات

صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے دورِ صدارت (یکم جنوری ۱۹۷۹ء تا ۱۰ جون ۱۹۸۲ء) میں پاکستان کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی متعدد مجالس انصاراللہ کے دورے کئے۔ پاکستان کا شاید ہی کوئی ضلع ہوگا جہاں آپ تشریف نہ لے گئے ہوں۔ ان دوروں کے دوران آپ نے مجالس کی کارکردگی اور ان کے نتائج کا جائزہ لیا۔ ضروری ہدایات دیں۔ خطبات جمعہ کے علاوہ اجلاسات عام نیز مشترکہ اجتماعات سے خطابات میں نہ صرف اراکین انصاراللہ بلکہ ساری جماعت کی تربیتی، تعلیمی، تبلیغی اور تنظیمی لحاظ سے رہنمائی فرمائی۔ مجالس سوال و جواب میں مہمانوں کے سوالات کے مدلّل اور مؤثر جوابات دیئے۔ غرضیکہ آپ کے یہ دورے انصاراللہ اور احباب جماعت کے لئے غیر معمولی ایمانی تقویت اور روحانی سیرابی کا باعث بنے۔ صدر محترم کے سب دوروں کی تفصیلات کو پیش کرنا ایک بہت طویل مضمون ہے۔ بطور نمونہ ماہنامہ انصاراللہ، روزنامہ الفضل اور ریکارڈ دفتر سے مرتب کی گئی درج ذیل فہرست پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔ ان دوروں کی کچھ تفصیلات بعد کے صفحات پر پیش کی جائیں گی۔

۱۹۷۹ء

تاریخ	مقام	مصروفیات
۲۳ فروری	فیصل آباد	اجلاس عہدیداران۔ خطبہ جمعہ۔ مجلس سوال و جواب
۹ مارچ	شیخوپورہ	خطبہ جمعہ۔ دو مجالس سوال و جواب
۱۳ مارچ	سرگودھا	اجلاس عہدیداران
۱۰ اپریل سے	سندھ	تفصیلی دورہ مجالس کراچی و سندھ
ماہ اپریل	ڈسکہ	دورہ مجلس
"	ماڈل ٹاؤن لاہور	دورہ مجلس
"	راولپنڈی	دورہ مجلس
"	اسلام آباد	دورہ مجلس
"	جہلم	دورہ مجلس
"	پشاور	دورہ مجلس
۲ مئی	کھاریاں	اختتامی خطاب اجتماع
۴ مئی	ربوہ	اجلاس زعماء ضلع جھنگ۔ جائزہ و ہدایات

۱۴مئی	ربوہ	اجلاس زعماء ربوہ۔ جائزہ و ہدایات
۱۸مئی	دوالمیال	اجلاس زعماء۔ خطبہ جمعہ۔ سوال و جواب
۲۱مئی	فیصل آباد	مجلس سوال و جواب
۲۵مئی	پسرور	ہدایات عہدیداران۔ مجلس سوال و جواب
۲۵مئی	چونڈہ	خطبہ جمعہ۔ اجلاس عہدیداران ضلع
یکم جون	منڈی بہاؤالدین	اجلاس زعمائے مجالس
۲ جون	مونگ	اجلاس زعمائے مجالس
۸ جون	گوجرانوالہ	اجلاس انصاراللہ
۱۰جون	فیصل آباد	مجلس سوال و جواب
۱۹جون تا ۲۱جون	کوہاٹ	تنظیمی دورہ
"	بنوں	تنظیمی دورہ
"	ڈیرہ اسماعیل خان	تنظیمی دورہ
"	پشاور	تنظیمی دورہ
۲۸جون تا ۵ جولائی	کراچی	مذاکرہ جات علمیہ۔ تبلیغی نشستیں۔ مجالس سوال و جواب۔ خطاب اجتماعات انصاراللہ کراچی۔ لجنہ اماءاللہ کراچی
ماہ جون	ماڈل ٹاؤن لاہور	دورہ مجلس
۶ جولائی	شیخوپورہ	اجلاس عہدیداران۔ خطبہ جمعہ۔ دو مجالس سوال و جواب
۱۳جولائی	ڈیرہ غازی خان	اجلاس زعما۔ خطبہ جمعہ۔ سوال و جواب
۲۰ جولائی	بدوملہی	اجلاس انصاراللہ
۲۴جولائی	راولپنڈی	خطبہ جمعہ
ماہ جولائی	فیصل آباد	دورہ مجلس
۱۳ستمبر	ملتان	مجلس سوال و جواب۔ اجلاس عہدیداران ضلع
۱۴ستمبر	۳۶۶ ڈبلیو بی	مجلس سوال و جواب
۱۴ستمبر	لودھراں	سوال و جواب
۱۴ستمبر	بہاولپور	خطبہ جمعہ۔ اجلاس عہدیداران۔ مجلس سوال و جواب

۱۹۸۰ء

۴ اپریل	دوالمیال	خطبہ جمعہ۔مجلس سوال و جواب
۱۸ اپریل	گھٹیالیاں	خطبہ جمعہ۔اجلاس عہدیداران۔مجلس مذاکرہ
۲۲ اپریل	اوکاڑہ	مجلس سوال و جواب
۲۵ اپریل	مالوکے بھگت	مجلس سوال و جواب
۲۵ اپریل	کنجروڑ	خطبہ جمعہ۔مجلس مذاکرہ
۲۵ اپریل	میادی نانوں	خطاب
۲۶ اپریل	ربوہ	خطاب مقامی سالانہ اجتماع
۳۰ اپریل	پشاور	افتتاحی خطاب سالانہ اجتماع
یکم مئی	پشاور	اختتامی خطاب سالانہ اجتماع
۱۱مئی	فیصل آباد	مجلس سوال و جواب
۲۲۔۲۳مئی	کراچی	خطاب اجتماع عزیز آباد۔مجلس سوال و جواب
۱۶جون	سرگودھا	مجلس سوال و جواب
یکم جولائی	ناصرآباداسٹیٹ	خطاب
۲۲ اگست	ادرحمہ	خطبہ جمعہ۔اجتماع سے خطاب۔مجلس سوال و جواب
۴۔۵ستمبر	حیدرآباد	خطبہ جمعہ۔اختتامی خطاب سالانہ اجتماع
۶ستمبر	کراچی	افتتاحی واختتامی خطاب سالانہ اجتماع کراچی
۱۲ستمبر	راولپنڈی	خطبہ جمعہ۔اختتامی خطاب سالانہ اجتماع ضلع
۱۷۔۱۸ستمبر	ملتان	مجلس مذاکرہ
	چک ۳۶۶ ڈبلیو بی	مجلس مذاکرہ
۳۔۴ اکتوبر	مظفرگڑھ	خطبہ جمعہ۔اجلاس عہدیداران۔مجالس سوال و جواب
۱۰ اکتوبر	گھسیٹ پورہ	خطاب تربیتی اجتماع
	فیصل آباد	خطبہ جمعہ۔اختتامی خطاب تربیتی اجتماع۔مجلس سوال و جواب

۱۹۸۱ء

۹فروری	سانگھڑ	خطاب اجلاس۔مجالس سوال و جواب

۲۶ فروری	ملتان	مجلس سوال و جواب
۲۰مارچ	چک ۳۵ جنوبی	خطبہ جمعہ۔ جائزہ مجلس۔ مجلس مذاکرہ
۲۸مارچ	ربوہ	خطاب سالانہ اجتماع مقامی
۲۱ اپریل	پشاور	خطاب اجتماع۔ مجلس سوال و جواب
۱۵مئی	کرتو	خطبہ جمعہ۔ اختتامی خطاب اجتماع۔ مجلس سوال و جواب
۲۲مئی	سمبڑیال	خطبہ جمعہ۔ مجلس مذاکرہ
۲۹مئی	رائے پور	جائزہ مجالس۔ خطبہ جمعہ۔
		ملاقات احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ مجلس سوال و جواب
۱۰ جون	پھائے والی	مجلس مذاکرہ
۱۳ اگست	رحمان پورہ لاہور	مجلس سوال و جواب
۱۱ ستمبر	بدین	خطبہ جمعہ۔ افتتاح اجتماع۔ مجلس سوال و جواب
۱۸ستمبر	سیالکوٹ	خطبہ جمعہ۔ ملاقات احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ مجلس مذاکرہ
۲۵ستمبر	راولپنڈی	اختتامی خطاب اجتماع ضلع راولپنڈی
۲ اکتوبر	گوجرانوالہ شہر	خطبہ جمعہ۔ اختتامی خطاب۔ مجلس مذاکرہ
۱۶ اکتوبر	گوجرہ	خطبہ جمعہ۔ مجلس سوال و جواب
۱۱ نومبر	تخت ہزارہ	مجلس سوال و جواب
۱۳ نومبر	سعد اللہ پور	خطبہ جمعہ۔ مجلس سوال و جواب
۱۵ نومبر	ملتان	خطاب۔ مجلس سوال و جواب
۲۰ نومبر	کراچی	افتتاحی و اختتامی اجلاس سالانہ اجتماع ضلع

۱۹۸۲ء

۱۰ مارچ	دنیا پور	مجلس سوال و جواب
۸ اپریل	کھاریاں	افتتاحی خطاب اجتماع۔ مجلس سوال و جواب

مالی امور کی بابت صدر محترم کی ہدایت

صدر محترم نے اپنی صدارت کے آغاز میں ہی ۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو مالی امور سے متعلق بنیادی ہدایات دیتے ہوئے مکرم قائد صاحب عمومی کے نام تحریر فرمایا:

’’گزارش ہے کہ مجلس انصار اللہ کی جملہ امانتوں سے متعلق بلا تاخیر حسب ذیل اقدامات فرما کر رپورٹ کریں۔ جزاکم اللہ

(ا۔ دستور اساسی کی تعمیل میں تمام امانت داروں کو ہدایت جاری کی جائے کہ آئندہ ان امانتوں کا اجراء حسب ذیل کے دستخطوں سے ہوگا۔

(۱) صدر مجلس دستخط کا نمونہ شامل ہو۔

(۲) قائد مال " " " "

دونوں کے مشترکہ دستخط ضروری ہوں گے البتہ اگر صدر کسی کو قائم مقام مقرر کرے یا دوران سال قائد مال کو تبدیل کرے اور نیا نمونہ دستخط بھجوائے تو اس کے مطابق تعمیل ہوگی۔ اسی طرح اگر صدر اپنے دستخطوں کی بجائے اپنے کسی قائم مقام یا نائب کے دستخط سے اجراء کروانا چاہے اور امانت داروں کو اس کی اطلاع کرے تو اس کی بھی تعمیل ہونی چاہئیے۔

ب۔ جملہ امانتوں کی پاس بکس جلد از جلد تیار کروا کر مجھے معائنہ کے لئے بھجوا دیں۔

ج۔ محاسب صاحب سے کہیں کہ وہ جلد از جلد جملہ حسابات کا آڈٹ کروا کر رپورٹ پیش فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔‘‘

دفتری امور کمیٹی کا قیام

۶ جنوری ۱۹۷۹ کو حسب ذیل ممبران پر مشتمل دفتری امور کمیٹی مقرر کی گئی جس کے ذمہ دفتری عملہ کی جملہ تقرریوں اور حقوق خدمت وغیرہ نیز معطّلی اور معزولی کے معاملات پر سفارشات پیش کرنا تھا۔

۱۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر صدر کمیٹی

۲۔ مکرم قائد صاحب مال

۳۔ مکرم قائد صاحب عمومی

۴۔ مکرم نائب صدر صاحب صف دوم

ماہوار رپورٹ کارگزاری کی اہمیت

محترم صدر صاحب مجلس کے نزدیک رپورٹ کارگزاری کی کیا اہمیت تھی، اس کا اندازہ اس جواب سے لگایا جا سکتا ہے۔ مکرم نثار احمد صاحب جہانیاں نے اپنے خط محررہ ۱۱ جنوری ۱۹۷۹ میں لکھا۔ ’’ہم دو انصار ہیں۔ ایک تو جہانیاں سے باہر رہتے ہیں۔ اب میں اکیلا ہی رکن ہوں اور اکیلا ہی زعیم۔ اس میں کارگزاری کیا لکھوں‘‘

اس کے جواب میں صدر مجلس نے نوٹ لکھا

''جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ آپ کا یہی لکھنا کہ آپ کے علاوہ اور کوئی رکن نہیں، بہت ہے۔ یہ کاغذی کاروائی نہیں بلکہ مرکز سے آپ کا رابطہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ مطلع فرمائیں کہ آپ کے قصبہ میں کتنے احمدی بچے یا ایسی مستورات ہیں جن کی تربیت کے لئے آپ کوئی نہ کوئی کاروائی کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے سپرد ایسا معین کام کریں گے کہ آئندہ آپ کو رپورٹ میں کچھ نہ کچھ لکھنے کا مواد مل جائے گا۔''

''اپنے پروگرام کے لئے روپیہ جمع کریں''

محترم صدر صاحب مجلس نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک شذرہ لکھا اور زعماء کو ہدایت کی کہ وہ اپنے تمام اراکین کو نہ صرف بجٹ میں شامل کریں بلکہ ہر رکن کی صحیح آمد پر تشخیص کریں۔ صدرِ محترم نے لکھا:

''سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ ممبران مجلس انصار اللہ کو ہدایت فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''میں سمجھتا ہوں کہ جب تک انصار اللہ اپنی ترقی کے لئے صحیح طریق اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ مثلاً میں نے انہیں توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے کام کی توسیع کے لئے روپیہ جمع کریں اور اسے مناسب اور ضروری کاموں پر خرچ کریں مگر میری اس ہدایت کی طرف انہوں نے کوئی توجہ نہیں کی۔'' (خطبہ جمعہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

حضورؓ کی اس واضح ہدایت کی روشنی میں زعماء کرام مجلس انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی مجلس کے تمام ممبران کو بجٹ میں شامل کریں۔ نیز ہر ممبر کی صحیح آمد پر بجٹ تشخیص فرماویں۔''﴿۲﴾

صدر محترم کی ہدایات بسلسلہ اجتماعات

صدر محترم نے مکرم قائد صاحب عمومی کو تاکید فرمائی کہ جتنے اجتماعات کی منظوری دی جائے، سب کو ہمیشہ یہ اصولی ہدایت دی جاتی رہے کہ اپنے پروگراموں میں

۱۔ عہدیداران کے باہمی مشورہ کا وقت ضرور رکھا جائے۔

۲۔ عمومی کارکردگی بہتر بنانے کے علاوہ رپورٹس باقاعدہ بھجوانے کا طریق کار تجویز کیا جائے۔

ضلع سانگھڑ میں ۲۰ اپریل ۱۹۷۹ء کو سالانہ تربیتی کلاس کے انعقاد کی منظوری کے لئے مکرم پیر فضل الرحمان صاحب امیر ضلع سانگھڑ کے خط پر صدر محترم نے تحریر فرمایا:

''منظور ہے۔ البتہ اس میں دو دن باہمی مشوروں کے لئے دقت رکھیں جن کے دوران مرکزی پروگرام پیش کر کے اس پر بہترین رنگ میں عمل درآمد کی تجاویز اور دوران سال بار بار کام کرنے کی رفتار کا جائزہ لینے کا طریق کار طے ہو۔''

''نیکی پر دوام''

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے رمضان المبارک کے مقدس ایام کے پیش نظر عہدیداران کو توجہ دلائی کہ وہ ایسے حکیمانہ طریق اختیار کریں کہ انصار کے اندر عبادات کا ذوق وشوق برقرار رہے چنانچہ آپ نے تحریر فرمایا:

''رمضان شریف کا مہینہ بہت سی برکات کا حامل ہے اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کو خاص نیکیوں کی توفیق ملتی ہے اور اس میں نیکیوں کا ایک مخصوص ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ دوست قرآن کریم کی تلاوت نمازوں میں زیادہ با قاعدگی اختیار کرتے ہیں۔ مساجد اس ماہ میں غیر معمولی طور پر بھری بھری نظر آتی ہیں۔ اس دفعہ بھی رمضان کا بابرکت مہینہ گذر رہا ہے۔ مساجد میں نمازیوں کی خوب رونق ہے۔ یہ رونق دیکھ کر جہاں دل میں بشاشت پیدا ہوتی ہے وہاں قدرتی طور پر یہ خواہش بھی پیدا ہوتی ہے کہ کاش مساجد میں یہ رونق سارا سال قائم رہے۔

مَیں مجالس انصار اللہ کے جملہ عہدہ داران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ایسا پروگرام بنائیں کہ جن دوستوں نے رمضان شریف میں باقاعدگی کے ساتھ نماز شروع کی ہے وہ اس پر مداومت اختیار کریں۔ ایسے دوستوں کی فہرستیں تیار کر لی جائیں۔ ان کو رمضان میں نہایت حکمت اور نرمی کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے کہ انہوں نے نیکی کا جو کام شروع کیا ہے اسے سارا سال قائم رکھیں اور اس پر عمل پیرا رہیں۔''﴿۳﴾

دستورِ اساسی کا نیا قاعدہ نمبر ۲۰۱

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۹ مئی ۱۹۷۹ء کو دستور اساسی میں مندرجہ ذیل نیا قاعدہ نمبر ۲۰۱ منظور فرمایا۔

''پاکستان سے باہر ملک کا مشنری انچارج اُس ملک میں مجلس انصار اللہ کا نائب صدر ہوگا۔''﴿۴﴾

''انفاق فی سبیل اللہ اور انصار اللہ''

وسط ۱۹۷۹ء میں بعض مجالس کے چند اراکین کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا گیا کہ کیا ذیلی تنظیم (انصار اللہ) کا چندہ لازمی ہے یا طوعی۔ اس سوال کے جواب میں صدر محترم نے قرآن پاک کی آیات کریمہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مبارک ارشادات پر مشتمل ایک چھوٹا سا پمفلٹ تیار کرنے کے لئے مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب قائد مال کو ہدایت دی تھی۔ یہ پمفلٹ

''انفاق سبیل اللہ اور انصار اللہ'' کے نام سے قیادت مال مرکزیہ نے شائع کیا۔اس کا ایک نسخہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں یکم اگست ۱۹۷۹ء کو صدر محترم نے دعا کی درخواست کے ساتھ بھجوایا۔اس پر حضور انور نے تحریر فرمایا:''اللہ تعالیٰ برکت ڈالے۔''اس پمفلٹ میں صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے لکھا:

''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انصار اللہ کی چند ایک مجالس کے کچھ اراکین کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ کیا چندہ انصار اللہ لازمی ہے یا طوعی؟ اِس سوال کے جواب میں خاکسار سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دو اہم ارشادات پیش کرتا ہے:

(۱) ''تمام ممبروں سے کم از کم ایک آنہ ماہوار کے حساب سے چندہ لیا جائے گا۔جس کا باقاعدہ حساب رکھا جائے گا۔'' (فیصلہ مجلس عاملہ مرکزیہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

اِرشادِ حضورؓ: ''منظور رہے۔عمل کیا جائے'' (۲۳ نومبر ۱۹۴۳ء)

(۲) ''اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اُوپر کی عُمر رکھتا ہے مگر وہ انصار اللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اُس نے بھی ایک قومی جُرم کا اِرتکاب کیا ہے۔'' (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۱ء)

ان واضح ارشادات کی تعمیل میں دستورِ اساسی مجلس انصار اللہ میں یہ قاعدہ بعد از منظوری حضورؓ بنایا گیا:

''سِلسلہ عالیہ احمدیّہ کے وہ افراد جن کی عمر چالیس سال سے زائد ہو اِس مجلس کے لازماً رُکن ہوں گے۔'' (قاعدہ نمبر ۱۲)

اِن دو مبارک ارشادات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر وہ احمدی جس کی عمر چالیس سال سے زائد ہے، انصار اللہ کا ممبر ہے اور اُس پر کم از کم شرح کا چندہ ادا کرنا لازمی ہے۔

قرآن پاک میں مال کی قربانی کو ایک مقصد قرار دیا گیا ہے۔قرآن پاک میں مالی قربانی کا بار بار ذکر کیا گیا۔اِس کے ذریعے مومنوں کو تزکیۂ نفس حاصل ہوتا ہے۔یہ قربانی خدائے کریم کے نزدیک کرتی ہے۔اُس کا قرب حاصل ہوتا ہے۔اُس کا پیار نصیب ہوتا ہے۔نیز اس قربانی سے مال میں برکت پڑتی ہے اور انسان بہت سی ناگہانی آفات، مصائب، مشکلات اور بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔چندے ادا کرنے والوں کی اَولادوں کو خدا تعالیٰ بے انتہاء فضلوں اور برکتوں سے نوازتا ہے۔چنانچہ ملاحظہ ہوں۔مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی:

(۱) اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۵)

ترجمہ:۔ جولوگ اپنے مال رات اوردن، پوشیدہ بھی اورظاہر بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس اُن کا اجر (محفوظ) ہے۔اور نہ تو انہیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۲) وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ: اوراللہ کے راستے میں (مال وجان) خرچ کرواوراپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں مت ڈالواوراحسان سے کام لو۔اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

(۳) لَیْسَ عَلَیْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۳)

ترجمہ: انہیں راہ پر لانا تیرے ذمّہ نہیں ہے۔ہاں اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہےاور جو اچھا مال بھی تم (خدا کی راہ میں) خرچ کرواور حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لئے کیا کرتے ہو۔سو اُس کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں ہی کو ہوگا۔اور جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا پورا (واپس کر) دیا جائے گا اور تم پر ظُلم نہیں کیا جائے گا۔

(۴) اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ (سورۃ الحدید آیت ۸)

ترجمہ: اورتم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

(۵) فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۃ التغابن آیت ۱۷)

ترجمہ: پس جتنا ہو سکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کی بات سُنو اور اُس کی اطاعت کرو، اپنے مال اُس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔اور جولوگ اپنے دل کے بُخل سے بچائے جاتے ہیں۔وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

(۶) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۲)

ترجمہ: جولوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے اِس فعل) کی حالت اُس دانہ کی

حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے (اور) ہر بالی میں سودانہ ہو۔اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اِس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے۔اور اللہ وُسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

انصار اللہ کی تنظیم کے ذِمّہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے نہایت اہم اور مُعین فرائض سونپے ہیں۔ اِس تنظیم کا ایک بہت اعلیٰ مقصد ہے۔ظاہر ہے کوئی بھی مقصد ہو مالی قربانی کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔اِس کی اِفادیّت ،اہمیّت اور یہ کہ انصار اللہ کس طرح ترقی کی راہ پر گامزن رہ سکتی ہے اس کی طرف توجّہ دلاتے ہوئے حضور المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جب تک انصار اللہ اپنی ترقی کے لئے صحیح طریق اختیار نہیں کریں گے۔اُس وقت تک اُنہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی مثلاً مَیں نے اُنہیں توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے کام کی توسیع کے لئے روپیہ جمع کریں اور اُسے مناسب اور ضروری کاموں پر خرچ کریں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۴۴ء)

خاکسار اراکینِ مجالس سے درخواست کرتا ہے کہ وہ حضورؓ کے اِس ارشادِ بالا پر غور فرمائیں اور پھر اِس کے مطابق عمل کریں تا کہ وہ مقاصِد ہمیں حاصل ہو جائیں جن کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی گئی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اراکین انصار اللہ کی چندۂ مجلس کی شرح میں اضافہ کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

''رَبّ سے تعلّق کی پختگی صرف جوانی کی عمر سے تعلّق نہیں رکھتی بلکہ انصار اللہ کی عمر سے بھی تعلّق رکھتی ہے ......خلیفۂ وقت کا کام سہارا دینا بھی ہے اِس لئے مَیں نے سہارا دے دیا اور مَیں نے انصار اللہ کے چندہ کی شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر پَیسہ کر دی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے سب کو توفیق دے......اللہ تعالیٰ بڑے فضل کر رہا ہے لیکن مَیں کہتا ہوں انصار اللہ والے کیوں مایوس ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہیں کرے گا۔دھیلہ سے پیسہ کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں بھی برکت دے گا۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹/نومبر ۱۹۷۱ء)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اِن ارشادات سے یہ پوری طرح واضح ہے کہ ذیلی تنظیموں میں رُکنیت اور چندے کی ادائیگی ضروری ہے۔ اِس لئے خاکسار اپنے تمام بھائیوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر **لبیک اللّھم لبیک** کہتے ہوئے ہر مالی تحریک اور تنظیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اپنے چندے اپنی آمدنی کے مطابق باشرح ادا فرمائیں کیونکہ اسی میں برکت ہے۔جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے ''دھیلہ سے پیسہ کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں بھی برکت دے گا۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔آمین‘‘

’’انصار کا اصل کام تربیت کا ہے‘‘۔ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے انصار کو توجہ دلائی کہ ان کا اصل کام تربیت کا ہے اور انہیں یہ ذمہ داری دعاؤں کے ساتھ نبا ہنی چاہئیے ۔حضور انور نے تشہّد وتعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

’’سالِ رواں کے ماہِ رمضان کا یہ آخری جمعہ اور آخری روزہ ہے۔رمضان آج ختم ہو رہا ہے لیکن رمضان کی ذمہ داریاں اور رمضان کی برکات ختم نہیں ہوتیں ماہِ رمضان کے خاتمہ پر۔ بلکہ سارا سال چلتی ہیں۔ یہ ایک قسم کا ریفریشر کورس ہے یعنی عادت ڈالی جاتی ہے بہت سی عبادات کی اور امید رکھی ہے کہ ایک مومن بندہ سارے سال اُن اسباق کو جو رمضان میں دیئے جاتے ہیں بھولے گا نہیں۔ انہیں یاد رکھے گا اور ان پر عمل کرے گا۔......

’’خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ انسان ثبات قدم سے عمل کرتا رہے ان پر۔حالات کے مطابق شکل بدل جائے گی لیکن دل نہیں بدلے گا نہ نیتیں بدلیں گی۔

’’اس بنیادی سبق کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اس وقت مَیں دو باتیں خدام کو، دو انصار کو اور دو باتیں جماعت کو کہنا چاہتا ہوں ......

’’انصار کو مَیں جو دو باتیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں کہ عاجزانہ دعاؤں سے اپنے ربّ کو راضی کرو اور تمہارا اصل کام تربیت کا ہے۔اس کی طرف پوری توجہ دو تا کہ آنے والی نسلیں آنے والی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور نباہنے والی ہوں۔

’’یہ تربیت گھر سے شروع ہوتی ہے۔اپنے بچوں اور لواحقین (DEPENDENTS) سے اور پھر ماحول کی وسعتوں میں پھیل جاتی ہے۔گھر سے گاؤں، گاؤں سے علاقہ، علاقہ سے ملک، ملک سے نکل کے سب بنی نوع انسان کو اپنے احاطہ میں لے لیتی ہے۔ آپ پر پہلی ذمہ داری ہے دعائیں کرنا۔ وہ دعائیں ہر ایک کے کام کے لحاظ سے اور ہر ایک کے ماحول کے لحاظ سے اور عمر کے لحاظ سے مختلف ہو جاتی ہیں۔ایک خادم کی دعا کا بڑا حصہ یہ ہے۔ رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ابھی وہ سیکھ رہا ہے۔علم دین بھی سیکھ رہا ہے ۔علم اخلاقیات بھی سیکھ رہا ہے۔علم روحانیات بھی سیکھ رہا ہے۔ وہ خدا سے کہے کہ اے خدا! تو نے مجھ پر خدمت کی ذمہ داری ڈالی لیکن اس کے لئے جن علوم کی مجھے ضرورت ہے کہ مجھے اخلاق

کے سارے پہلو معلوم ہوں، روحانیت میرے اندر پیدا ہو، مجھے یہ معلوم ہو کہ مَیں اپنے جسموں کی اور دوسروں کے جسموں کی صحیح نشو ونما اور تربیت کیسے کر سکتا ہوں۔ کس رنگ میں ان کی خدمت بجا لا سکتا ہوں۔ یہ دعائیں ہیں خدام کی۔ جو بڑے ہیں ان کی یہ دعا ہے کہ اے خدا ہماری ذرّیت کو اور ہمارے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو اپنا بندہ بنا، ان کے دلوں میں اپنا پیار پیدا کر۔ ہمارے لئے قرۃ العین ہوں وہ۔ ہماری بدنامی کا باعث نہ بنیں۔ لوگ یہ نہ کہیں کہ خود تو انہوں نے دینی میدان میں ظاہری رنگ میں (باقی دلوں کا حال تو اللہ بہتر جانتا ہے) بہت بلند مقام حاصل کئے لیکن ان کے بچے خراب ہو گئے۔ آنے والی نسلیں آباء کے مقام سے گر گئیں۔ یہ دعائیں ہیں ان کی۔ اور تربیت کی ذمہ داری دعاؤں کے پہلو بہ پہلو آگے بڑھتی ہے۔ جس طرح خدام کے لئے خدمت کی ذمہ داری دعاؤں کے ساتھ ''دعا اور خدمت'' پہلو بہ پہلو آگے بڑھتے ہیں، انصار کے لئے تربیت کی ذمہ داری دعاؤں کے ساتھ ''دعا اور تربیت'' پہلو بہ پہلو آگے بڑھتے ہیں۔

''اور جماعت کو جو دو باتیں مَیں کہنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہیں:

ایک تو یہ کہ عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے ربِّ کریم کی رضا اور اس کی نعماء کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ دعاؤں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نباہنے کے قابل بننے کی کوشش کرو کہ ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور نور کو متعارف کروانے کی ذمہ داری تم پر ہے اور دعاؤں کے ساتھ خدا سے یہ نعمت حاصل کرو کہ تم واقعہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو سکتے ہو خدا کی نگاہ میں یعنی اس طور سے نقشِ قدم پر چلنے والے ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کا صحیح معنی میں اور حقیقی رنگ میں دوسروں کے لئے اسوہ بن جاؤ۔ تمہاری زندگیوں کو دیکھ کر اور تمہارے اعمال کو دیکھ کر، تمہارے اسوہ کے حُسن کے گرویدہ ہو کر وہ جو ابھی تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ کے نیچے نہیں آئے وہ اس طرف کھچے آئیں۔ جذب ہو تمہارے اندر، اپنے لئے نہیں چونکہ تمہارا مقام تو نیستی کا مقام ہے ہر دو پہلو سے (۱) اس لئے بھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں تمہارا مقام نیستی کا ہے۔ اور (۲) اللہ تعالیٰ کے مقابل تمہارا مقام نیستی ہے۔ وہ عظیم ہستی جس کے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اور فنا فی اللہ ہو کر نیستی کا مقام حاصل کیا جس مقام پر دنیا فخر کرتی آئی ہے اور فخر کرتی چلی جائے گی۔

''تو کبر اور غرور نہیں بلکہ خدمت، عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ''تربیت'' کی توفیق پانا خدام و انصار کا

اور اتنی بڑی ذمہ داری! اتنی بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے تم پر کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جب آدمی سوچتا ہے کہ ذمہ داری کتنی بڑی ہے اور طاقت اس قدر تھوڑی۔ یہی سمجھ آتا ہے کہ خدا سے دعا مانگ کر جتنا زیادہ سے زیادہ انسان کرسکتا ہو کر دے۔ اور باقی (جیسا کہ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی سعی کرلو گے تو کمی کو میں پورا کر دوں گا) انسان دعا کرے کہ اے خدا میری کوشش کو خواہ وہ حقیر ہی کیوں نہ ہو، ایسا بنا دے کہ قبول ہونے کے لائق ہو تیرے حضور۔ اور جب خدا قبول کر لیتا ہے انسان کی کوشش کو تو خامیاں دُور کر دیتا ہے۔ نتائج پورے نکال دیتا ہے۔

”اللہ تعالیٰ خدام کو اپنی ذمہ داریاں اور انصار کو اپنی ذمہ داریاں اور جماعت کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اس کے نتیجہ میں اس نے جو نعماء کے وعدے اور بشارتیں دی ہیں، وہ ہماری نسلوں میں، ہماری زندگیوں میں اور آنے والی نسلوں کی زندگیوں میں پوری ہوں۔“ ﴿۵﴾

کامیاب تربیتی پروگرام

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے تازہ ارشاد بابت تربیت کی روشنی میں صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مرکزی تربیتی پروگراموں کے تحت مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل کو حسبِ ذیل جماعتوں میں دَورہ کے لئے بھجوایا۔ راولپنڈی، پشاور، بازید خیل، اچینی پایاں، سفید ڈھیری، نوشہرہ، مردان، کوہاٹ، بنوں، ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

مرکزی وفد ربوہ سے ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء کو روانہ ہوا اور مذکورہ جماعتوں میں کامیاب دورہ کرنے کے بعد ۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو واپس پہنچا۔ ہر مقام پر نہ صرف احباب جماعت نے بلکہ دیگر دوستوں نے بھی وفد کا خیر مقدم کیا۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب خطابات کے بعد سوالات کے جوابات بھی دیتے جبکہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز اور کسرِ صلیب کانفرنس کی فلم کی نمائش بھی کی۔ ﴿۶﴾

ہفتہ تربیت واصلاح وارشاد

قیادت تربیت اور قیادت اصلاح وارشاد کے تحت جملہ مجالس انصار اللہ کو اس امر کی ہدایت کی گئی کہ وہ ۶ اکتوبر تا ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء ہفتہ تربیت واصلاح وارشاد منائیں۔ اس سلسلہ میں درج ذیل عناوین مقرر کیے گئے۔

۱۔ زبان کی حفاظت — ۲۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی قرآنی خدمات

۳۔ احمدیت کی تائید میں الٰہی نشانات — ۴۔ برکاتِ خلافت

۵۔صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۶۔اطاعت

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے تمام مجالس کو طبع شدہ نوٹس بھجوائے گئے تاکہ جہاں تعلیم یافتہ انصار کی کمی ہو، وہاں ان مضامین کو پڑھ کر سنایا جائے اور انصار ان موضوعات کی روشنی میں اصلاح وارشاد اور تربیت کا کام کریں۔ ہفتہ منانے کے بعد درج ذیل اضلاع اور مجالس کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں۔

اضلاع: لاہور، سکھر، حیدرآباد

مجالس: کوئٹہ، ماڈل ٹاؤن لاہور، حیدرآباد، منڈی بہاؤالدین، سانگھڑ، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین، دارالذکر لاہور، چک ۳۲ این پی غربی رحیم یار خان، خوشاب، کھوکھر غربی، سکھر، شاہدرہ ٹاؤن لاہور، چیچہ وطنی، عارف والا، چک ۶ قبولہ، ساہیوال شہر ۔

مرحومین کی طرف سے انعامی ٹرافی کی تجویز پر حضور انور کا فیصلہ

۱۹۷۹ء میں ایک صاحب نے صدر محترم کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اپنے والد مرحوم کی طرف سے انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر ایک مستقل انعامی ٹرافی دینا چاہتے ہیں جو ہر سال تقاریر یا مضمون نویسی کے مقابلہ میں اوّل آنے والے ناصر کو دی جایا کرے۔ انہوں نے ایک مثال دیتے ہوئے یہ بھی تحریر کیا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے سالانہ جلسہ پر جو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں، اُن میں سے اکثر دوستوں کی طرف سے مرحوم لواحقین کے نام پر ہوتے ہیں۔ صدر محترم نے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں راہنمائی کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے ۱۸ جون ۱۹۷۹ء کو تحریر فرمایا:

''انصاراللہ مرکزیہ کا مقام اور ہے اور جماعت برطانیہ کا اور۔ نامنظور۔ یہ بدعت نہیں جاری ہوگی۔''

بائیسواں سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا بائیسواں سالانہ اجتماع ۲۶۔۲۷۔۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو دفتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا بابرکت ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء کے خطبہ جمعہ میں اکتوبر میں ہونے والے مرکزی اجتماعات میں نمائندگی کے بارہ میں اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ و انصاراللہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ اپنے اپنے سالانہ اجتماع میں شامل نہ ہو چنانچہ ہر دو اجتماعات میں مجالس کی سو فیصدی

نمائندگی پر زور دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

''قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایک نمونہ ہیں آنے والی نسلوں کے لئے، اس معنی میں کہ آپؑ کے اندر دو خصوصیات نمایاں طور پر پائی جاتی تھیں۔ ایک آپ حنیف تھے۔ دوسرے آپ مسلم تھے۔ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا۔ ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے والے اور ہر دم اللہ تعالیٰ کے احکام بجالانے والے...... پس ایک مسلمان کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حنیف بھی ہو اور مسلم بھی ہو۔ خدا تعالیٰ کے حضور ہر آن عاجزانہ جھکنے والا بھی ہو اور خدا تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنے کی کوشش کرنے والا بھی ہو......''

''سب سے کارگر اور مؤثر حربہ، ہتھیار جو ایک مسلمان کو دیا گیا وہ ایٹم بم نہیں، دعا کا ہتھیار ہے اور اس سے زیادہ کارگر اور ہتھیار نہیں۔ اور دوسرے نمبر پر جو ہتھیار دیا گیا وہ ہائیڈروجن بم کا ہتھیار نہیں ...... بلکہ محبت اور شفقت، بےلوث خدمت......''

''ان اغراض کو سامنے رکھ کے بار بار یاددہانی کرانے کے لئے اجتماع ہر سال ہوتے ہیں...... خدا تعالیٰ، جس مقصد کے لئے یہ اجتماع منعقد ہوتے ہیں اس مقصد کے حصول کے سامان پیدا کرے اور جماعت کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ اس میں حصہ لینے والی ہو اور امرائے اضلاع اور مربّیان کو اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے عہدیداروں کو اللہ تعالیٰ ہمت عطا کرے کہ وہ اس بات میں کامیاب ہوں کہ کوئی جماعت ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ نہ آیا ہو۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں پھر آئندہ سال پہلے کی نسبت زیادہ جماعتوں کی نمائندگی ہوگی۔ اس لئے کہ ہر سال نئی جماعتیں بن جاتی ہیں۔ اور پھر ایسے سامان پیدا ہوں۔ خدا کرے کہ زیادہ سے زیادہ نئی جماعتیں بنیں۔ زیادہ سے زیادہ نئی جماعتوں کے نمائندے ہوں اور ہر سال جس طرح موسمِ بہار میں زندہ درخت ایک نئی شان اور پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ انسان کی آنکھوں کے سامنے اپنی سبزی کو ظاہر کرتے ہیں اور اپنے حسن کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ ہمارے اجتماع عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے دنیا کی نگاہ اور اللہ تعالیٰ کے حضور حُسنِ بیان اور حُسنِ عمل کو پیش کرنے والے ہوں''۔ ﴿۷﴾

صدر محترم کا خصوصی پیغام

اجتماع میں شرکت کے لئے صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مربیان کرام اور امرائے اضلاع کے نام ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا:

''سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال خطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۴ تبوک/ستمبر ۱۹۷۹ء میں مرکزی اجتماع میں انصار اللہ کی نمائندگی کے بارہ میں حسب ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

''میرے دل میں خواہش ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی تربیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ خدام اور انصار کے اجتماعات میں ان کی تمام مجالس شرکت کریں۔ بعض جماعتیں بڑی ہیں اور بعض بلحاظ تعداد مختصر ہیں۔ بعض جماعتیں فعال ہیں اور بعض جماعتیں سست ہیں۔ بعض اضلاع کے امراء اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ بوجھ کر ادا کرتے اور بعض سست اور کمزوری دکھانے والے ہیں۔ بعض مربی صاحبان کو اللہ تعالیٰ ایثار اور محبت و پیار سے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق دیتا ہے۔ اور بعض کے دلوں میں خدا کی محبت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن سے اس رنگ کا پیار نہیں کہ جیسے ایک آگ بھڑک رہی ہو۔ حالانکہ اگر کسی مربی کے علاقے میں کمزوری ہو تو اس کی راتوں کی نیندیں حرام ہو جانی چاہیں...... چاہے ایک مجلس سے ایک ہی نمائندہ کیوں نہ آئے مگر آئے ضرور۔'' (الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء)

براہ کرم حضور کی یہ آواز اپنے علاقہ میں ہر فرد کے کان میں ڈال دیں اور ان سے تحریری وعدہ لے کر مجھے بھجوا دیں کہ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ تو بہر حال آئے گا۔ زیادہ جتنے آسکیں اتنا ہی بہتر ہے۔ **کان اللّٰہ معکم**۔ اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے خاکسار کو ضرور اطلاع دیتے رہیں۔''

پہلا دن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا افتتاحی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی مقامِ اجتماع میں تشریف آوری کے بعد ۲۶ اکتوبر کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اجتماعی دعا اور عہد کے بعد حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ چونکہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت نہیں تھی لہٰذا حضور انور کے خطاب کو مکرم عبدالعزیز صاحب ونیس مربی سلسلہ نے بہت بلند آواز میں دوہراتے ہوئے دُور دُور تک بیٹھے ہوئے سامعین تک پہنچایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام ایک حسین مذہب ہے اور اس نے کسی جگہ بھی دُکھ کے سامان پیدا نہیں کئے۔ اس لئے انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیاں اس نمونہ کے مطابق ڈھالیں اور اپنی نسلوں کی صحیح طور پر تربیت کریں۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورؒ نے فرمایا:

''انسانوں کو عادتیں بھی پڑ جاتی ہیں۔ مَیں نے ساری عمر اس بات کا خیال رکھا کہ عادت نہ پڑے

لیکن اب معلوم ہوا کہ لاؤڈ سپیکر پر بات کرنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ اس سے قبل اس مجمع سے بھی بڑے مجمعوں میں بغیر لاؤڈ سپیکر کے مَیں تقریر کرتا رہا ہوں۔ مگر اب بُری عادت پڑ چکی ہے اور وینس صاحب کی آواز کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ کی حیثیت سے مبعوث ہوئے اور جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے۔ آپؐ تمام بنی نوع انسان کی طرف نہ ختم ہونے والی رحمتوں کو ساتھ لئے بطور نبی کے مبعوث ہوئے۔ اس لئے جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے انسان انسان میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں کیا۔ آپؐ سب کے لئے ہی رحمت، مومن و کافر کا یہاں سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جو تعلیم آپؐ لے کر آئے اُس کا ہر حُکم، امر ہو یا نہی، مومن کے لئے بھی رحمت ہے اور کافر کے لئے بھی رحمت ہے۔ جو احکام آپؐ لے کر آئے اُن میں سے اِس وقت مَیں کچھ کہوں گا۔

انسان کو عمل صالح کا حُکم ہے یعنی جو کچھ بھی وہ کرے، خدا تعالیٰ کی ہدایت اور تعلیم کی روشنی میں کرے اور اس تعلیم کی وُسعت بہت بڑی ہے۔

ہمارے اعمال ہماری زبان سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور زبان سے تعلق رکھنے والے اعمال صالحہ بہت سے ہیں۔ اُن میں سے مَیں ایک کو اس وقت لوں گا جس کی بنیادی حیثیت ہے اور وہ ہے ''بولنا'' تعلیم یہ دی کہ (۱) جھوٹ مت بولو۔ (۲) دوسرے یہ کہ سچ بولو۔ (۳) تیسرے یہ کہ صرف سچ نہیں بلکہ قول سدید ہو۔ سچ بھی ہو اور ہر قسم کی کجی سے پاک بھی ہو۔ اور اس پر زائد یہ کہ قولِ طیب بھی ہو۔ یعنی جھوٹ نہ ہو سچ ہو، سدید ہو اور طیب بھی ہو۔ طیب کے معنی ہیں جو موافق ہو۔ یہ موافق ہونا انسان کے مخاطب کو مدنظر رکھ کر بھی ہے یعنی جس ماحول میں باتیں کر رہے ہو اُس ماحول میں سُننے والوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے والی باتیں کرو۔ فرمایا۔ وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص سے اُس کی عقل کے مطابق بات کرو۔ یہ طیب ہی کی تفسیر ہے۔

پھر جہاں تک حقوق کا سوال ہے، اسلام نے حقوق کی تعیین اور اُن کی حفاظت کے سلسلہ میں انسان انسان میں کوئی تمیز نہیں کی مثلاً لیاقت کے لحاظ سے انسان میں پیدائشی فرق تو ہے لیکن حکم یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو معاشرہ میں اُس کی لیاقت کے مطابق مقام دیا جائے اور اس میں مسلم و کافر کی کوئی تمیز نہیں۔ فرمایا۔ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا (النساء:۵۹) اسلامی تعلیم اہلیت کے مطابق تقرریاں بھی کرتی ہے اور ترقیات بھی دیتی ہے۔ اس کی بیسیوں مثالیں ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملتی ہیں۔ خلفائے راشدین نے اپنے اپنے فن کے ماہرین کو مدینہ بلا کر بہت سے شعبوں کا افسرِ اعلیٰ مقرر کر دیا حالانکہ

ان لوگوں کا تعلق نہ صرف یہ کہ غیر مسلم عقائد کے ساتھ تھا بلکہ جنگجو، اسلام سے لڑنے والی اقوام کے ساتھ بھی تھا۔

اسلام ایک حسین مذہب ہے۔قولاً نہ فعلاً کسی جگہ بھی دُکھ کے سامان نہیں پیدا کئے اس نے بلکہ ہر ایک کے لئے مسرت اور اطمینان کے حالات پیدا کئے۔یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان کے ہاتھ میں کُند تلواریں تھیں، اسلام کے حُسن نے لاکھوں لاکھوں انسانوں کے دل جیتے اور اس پیاری تعلیم نے ربّ کریم کے محبوب رسولؐ کے قدموں میں انہیں لا بٹھایا۔

پس انصاراللہ کا یہ فرض ہے کہ اپنی زندگیاں اس نمونہ کے مطابق ڈھالیں اور انصاراللہ کا یہ فرض ہے کہ اپنی نسلوں کی صحیح طور پر تربیت کریں۔ اپنے گھروں میں بچوں کو اسلام سکھائیں۔قرآن پڑھائیں۔ ہمارے رسولؐ کی پیاری باتیں اُن کے کانوں میں ڈالیں۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق حضرت مہدیؑ کی باتیں اُن تک پہنچائیں اور مہدی علیہ السلام کی کُتب کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنی نسلوں کو بھی کروائیں تا کہ جو ہماری ذمہ داری ہے کہ ساری دنیا میں اسلام غالب ہو، اس ذمہ داری کو کماحقہٗ ادا کر سکیں اور اپنے خدا کے حضور سرخرو ہو جائیں۔خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا تعالیٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے، وہ ہمیں کامیاب طریقے پر کرنے کی وہ خود توفیق عطا کرے۔آمین۔''﴿۸﴾

ورزشی مقابلے

حضور اقدس کے ایمان افروز افتتاحی خطاب کے بعد حسبِ پروگرام ورزشی مقابلے ملحقہ دفتر جلسہ سالانہ کے احاطہ میں ہوئے۔اس روز رسہ کشی اور والی بال کے سیمی فائنل مقابلے ہوئے۔رسہ کشی کا مقابلہ ربوہ اور پنجاب کی مجالس کی ٹیموں کے درمیان اور کراچی وسرحد اور سندھ و بلوچستان کی مجالس کی ٹیموں کے درمیان ہوُا۔ پنجاب اور کراچی وسرحد کی ٹیمیں فاتح قرار پائیں۔اسی طرح والی بال کا مقابلہ ربوہ اور پنجاب کی ٹیموں کے درمیان اور کراچی وسرحد اور سندھ و بلوچستان کی ٹیم کے مابین ہوُا۔ربوہ اور کراچی وسرحد کی ٹیمیں فاتح قرار پائیں۔ یہ مقابلے ایک گھنٹہ تک جاری رہے۔

اجلاس دوم

نماز مغرب وعشاء نیز کھانے کے وقفے کے بعد اجلاس دوم زیر صدارت مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم مجلس انصاراللہ فیصل آباد ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے قرآن کریم کا درس دیا جس میں آیت کریمہ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ کی روشنی میں تبلیغ ہدایت اور اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرضِ تبلیغ سے عہدہ برآ ہونے کی طرف توجہ دلائی اور

تبلیغ کے سلسلہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقِ عمل کو اپنانے پر زور دیا۔

مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے احادیثِ نبویہ کا درس دیتے ہوئے جن میں دعوت الی اللہ کی اہمیت اور ضرورت کے علاوہ اس فرض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کا ذکر ہے، کی روشنی میں بتایا کہ دعوت الی الحق کے لئے ایک تو علم دین حاصل کرنا چاہئے اور دوسرے اس پر خود بھی عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر استاد جامعہ احمدیہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ آپ نے آیت کریمہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ کی تشریح و تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پڑھے جن کا لُبّ لباب یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے گفتگو اور تبادلہ خیالات کو ذریعہ بنایا جائے مگر حکیمانہ طریق پر اور ناصحانہ رنگ میں۔ ﴿۹﴾

درس کے بعد سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور کے عزمِ صمیم، بلند ہمتی اور بے مثل شجاعت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے موضوع پر مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نے کی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ، رسول اللہؐ اور اولوالامر کی اطاعت اور اس کی اہمیت کو بڑے دلنشین انداز میں بیان کیا۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہی اسلام کی رُوحِ رواں ہے۔ گو اصل اطاعت تو اللہ تعالیٰ کی مقصود ہے لیکن رسولؐ خدا کی محبت میں فنا ہو کر اس کے حکم سے لوگوں کو خدا کی طرف ہی بلاتا ہے اس لئے رسولؐ کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت ہے۔ ﴿۱۰﴾

دوسرا دِن

اجلاس اوّل

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کی صدارت میں سب سے پہلے حضرت مرزا عبدالحق صاحب رکن خصوصی مجلس مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیا۔ آپ نے آیت الکرسی (سورۃ البقرۃ) تلاوت کی اور اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ کی ایسی صفات بیان ہوئی ہیں جو خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت ہیں۔ پس انسان کو چاہئے کہ وہ خدائے حیّ و قیّوم کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے۔

اس کے بعد مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے درسِ حدیث دیا۔ آپ نے احادیثِ نبویہ کی

رُو سے قرآن کریم پڑھنے والوں کے مراتب اوران کے اعلیٰ اجر کا ذکر کیا۔آپ نے بتایا کہ قرآن کریم ایک ایسی کامل کتاب ہے کہ ہرانسان خواہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے یامعمولی پڑھا لکھا یا ہل چلانے والا معمولی کسان، ہر کوئی اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن مجید سے استفادہ کرسکتا ہے۔ ﴿۱۱﴾

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیّر سابق مبلغ ماریشس نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں بیان فرمایا کہ جو کمالات متفرق طور پر گزشتہ انبیاء کو دیئے گئے یا بعض الہامی کتابوں میں ودیعت کئے گئے تھے، وہ سب کے سب قرآن مجید میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر تین تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر میں مکرم ملک مبارک احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ سے قبل کی زندگی کے بارے میں بتایا کہ آپؐ کی زندگی کا یہ دور بھی نبوت کے دور سے کچھ کم اہم نہیں کیونکہ آپؐ کی روحانی پیدائش کی ابتداء خود تخلیقِ کائنات سے بھی پہلے ہوچکی تھی۔اس دَور میں آپؐ کی پاک زندگی اور عباداتِ الٰہی کو تفصیل سے بیان کیا گیا۔

دوسری تقریر ایفائے عہد کے موضوع پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشّر نے کی۔آپ نے قرآن مجید سے ایفائے عہد کی اہمیت بیان کرتے ہوئے چند احادیثِ نبویہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارہ میں اسوۂ حسنہ پیش کیا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمؔر استاد جامعہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں سے شفقت کے موضوع پر کی۔آپ نے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی تعلیم دی۔ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَ اَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ فرما کر بچوں کی عزت اور اکرام اور تہذیب وتادیب کے لحاظ سے ایک عظیم انقلاب برپا کردیا۔ ﴿۱۲﴾

اجلاس دوم

پونے نو بجے صبح اجلاس دوم مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد سیرت صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت پہلی تقریر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت پر کی۔آپ نے بتایا کہ خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ فطرتاً نہایت پارسا، دیانتدار، راستباز اور حیادار انسان تھے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔حضرت عثمانؓ نے ردائے خلافت کو آخر دم تک پہنے رکھا اور منافقوں اور باغیوں کا مقابلہ کیا اور اس راہ میں اپنی جان قربان کردی۔

دوسری تقریر مکرم فضل الٰہی انوری صاحب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت سے متعلق کی۔آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تینوں خلفائے راشدین کے مشیر ومعین رہے اوراپنی خلافت کے دور میں تمام فتن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔

قائدین مرکزیہ کی رپورٹیں

اس کے بعد صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیرِ صدارت قائدین مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبے کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں۔ ﴿۱۳﴾

اس موقعہ پر قیادت ذہانت وصحت جسمانی کے ضمن میں محترم صدر صاحب نے احمدی شعراء کے لئے نظمیں لکھنے کا ایک نیا میدان تجویز کیا اور فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا یہ مبارک ارشاد ہے کہ انصاراللہ جوانوں کے جوان ہیں لہٰذا آپ نے مقابلہ نظم کے لئے پہلا مصرع بھی تجویز کیا جو یہ تھا

ع ''جوانوں کے تم ہو جواں اللہ اللہ''

آپ نے اعلان فرمایا کہ اس پر نظمیں لکھنے والوں میں سے اوّل اور دوم آنے والوں کو اگلے سال انعام دیا جائے گا۔(اس پر بہت سے شعراء نے طبع آزمائی کی۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم سعید احمد صاحب اعجاز اوّل، مکرم عبدالمنان ناہید صاحب دوم اور مکرم عبدالرشید صاحب شیدا سوم رہے۔)

مجلس شوریٰ

اس کے بعد مجلس شوریٰ کی کارروائی اجتماعی دعا سے گیارہ بجے قبل دوپہر شروع ہوئی اور پونے دو بجے دوپہر تک جاری رہی۔کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کی۔اس کے بعد صدر محترم نے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ صحیح فکر،صحیح سوچ اور صحیح فیصلوں تک پہنچنے کی توفیق دے۔

قائد مقامی کا تقرر: اجتماعی دعا کے بعد ایجنڈا میں درج شدہ تجاویز پر غور شروع ہوا۔تجویز نمبر ایک زعیم اعلیٰ ربوہ کو مجلسِ عاملہ مرکزیہ کا رکن مقرر کرنے کے علاوہ ان کے عہدہ کا نام زعیم اعلیٰ کی بجائے قائد مقامی رکھنے سے متعلق تھی۔ پانچ نمائندوں نے اس تجویز کے متعلق اپنی رائے دی۔ بالآخر یہ تجویز اِن الفاظ میں متفقہ طور پر منظور کر لی گئی کہ ''عہدہ کی تبدیلی کئے بغیر مجلس ربوہ کا زعیم اعلیٰ مجلس عاملہ مرکزیہ کا رکن ہوگا۔ربوہ کا زعیم اعلیٰ صدر کا نامزد ہوا کرے گا۔اس کے مطابق دستور اساسی کے متعلقہ قاعدہ میں ترمیم کی جائے۔''

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق: ایجنڈا کی تجویز نمبر۲ مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی منظوری کے متعلق تھی کہ آیا ان کی منظوری صدرِ مجلس دیں یا آخری منظوری کے لئے خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔

دس نمائندگان نے اس کے متعلق اپنی آراء پیش کیں۔ دورانِ بحث بڑے دلچسپ نکات اُٹھائے گئے۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب لاہور نے مشورہ دیا کہ اس تجویز کے بعض پہلو ابھی نامکمل ہیں اور مزید غور طلب ہیں اس لئے بجائے اسی شوریٰ میں فیصلہ کرنے کے، ایک سب کمیٹی بنا دی جائے جو دوران سال اس کے سارے پہلوؤں پر غور کرے اور آخری صورت میں اگلے سال پیش کرے۔ مجلس شوریٰ نے اس سے اتفاق کیا۔ چنانچہ صدر محترم نے شوریٰ کی اس متفقہ سفارش کو منظور فرمالیا اور شوریٰ کے مشورہ سے حسبِ ذیل احباب پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر فرمائی۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب نمائندہ گوجرانوالہ
۲۔ مکرم میجر (ریٹائرڈ) محمود احمد صاحب سرگودھا
۳۔ مکرم چوہدری احمد دین صاحب فیصل آباد
۴۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب لاہور
۵۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ گجرات
۶۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب جھنگ صدر
۷۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سیالکوٹ
۸۔ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ
۹۔ مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب ساہیوال
۱۰۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم
۱۱۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ
۱۲۔ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقف جدید

آخر پر مکرم میجر سعید احمد صاحب لاہور نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نام بطور ایڈوائزر (مشیر) کے پیش کیا مگر چونکہ ایسی کوئی روایت پہلے موجود نہیں تھی۔ اس لئے صدر مجلس نے ان سے کہا کہ اگر مکرم صاحبزادہ صاحب کا نام ضروری سمجھتے ہیں تو بطور ممبر کمیٹی پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ مکرم صاحبزادہ صاحب کو بھی بطور ممبر کمیٹی شامل کر لیا گیا۔

انتخابِ صدر: ایجنڈا کی تجویز نمبر ۳ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۹۲ میں انتخاب صدر کے طریقِ کار کے بارہ میں ترمیم سے متعلق تھی۔ سب سے پہلے مذکورہ قاعدہ زیرِ غور آیا۔ پانچ نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ اس قاعدہ میں ''حسب ضرورت'' کے الفاظ مناسب نہ سمجھے گئے اور مجلس عاملہ مرکزیہ کی تجویز کردہ عبارت کو شوریٰ نے

بجنسہٖ منظور کرنے کی سفارش کی جسے صدر محترم نے منظور فرمالیا۔اب اس ترمیم شدہ قاعدہ کی شکل درج ذیل بن گئی۔

''انتخاب صدر کے لئے مجالس مقامی سے نام منگوائے جائیں گے۔انتخاب سے ایک ماہ قبل تک جس قدر نام موصول ہوں گے مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کرنے کے بعد جن ناموں کا انتخاب کے لئے پیش کرنا مناسب سمجھے،انہیں مجالس ماتحت کو بھجوا دے گی جو صدارت کے لئے ان میں سے ایک نام کا انتخاب کریں گی اور اپنے نمائندگانِ شوریٰ کو ہدایت کریں گی کہ وہ شوریٰ انصار اللہ میں انتخابِ صدر کے موقع پر اس کے حق میں ووٹ دیں۔''﴿۱۴﴾

ناظم ضلع کا انتخاب: ایجنڈا کی تجویز نمبر ۴ (الف) ناظم ضلع کے انتخاب کے طریقِ کار کے بارے میں دستورِ اساسی کے قاعدہ نمبر ۵۳ اور قاعدہ نمبر ۱۵۲ میں موجود ابہام کو ایک ترمیم کے ذریعہ دور کرنے سے متعلق تھی۔

یہ تجویز چونکہ مجلس انصار اللہ ناظم آباد کراچی کی طرف سے پیش کی گئی تھی اس لئے سب سے پہلے نمائندہ مجلس ناظم آباد مکرم چوہدری شریف احمد صاحب نے بتایا کہ یہ تجویز (ترمیم) پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی اور یہ بھی کہ ابہام کو دُور کر کے دونوں قواعد میں مطابقت کیسے پیدا کی جائے۔اس کے بعد مزید بارہ نمائندگان نے بھی دستور اساسی کے اس سُقم کو دور کرنے کے سلسلہ میں مختلف طریقے اختیار کرنے کے مشورے دیئے۔ بالآخر شوریٰ نے متفقہ طور پر سفارش کی کہ اس معاملے کو بھی اُس سب کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو شوریٰ انصار اللہ کے فیصلوں کی توثیق کے بارے میں مزید غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

نیز شوریٰ نے یہ مشورہ بھی دیا کہ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۴ جز (ب) جو صحابہ کرام کی شوریٰ کی رُکنیت اور جز (ج) جو مجالس عاملہ کے اراکین کی میعاد کی تعیین کے متعلق ہیں، مزید غور طلب ہیں اس لئے انہیں بھی اسی سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

صدر محترم نے شوریٰ کی رائے کو منظور کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کراچی کا ایک نمائندہ بھی شامل کر لیا جائے۔اگر وڑائچ صاحب خود آ سکیں تو ٹھیک ورنہ اُن کی جگہ کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور شامل ہو۔

ماہنامہ انصار اللہ: ایجنڈے کی پانچویں تجویز ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق تھی کہ کاغذ کی گرانی و کتابت اور طباعت کی اُجرتوں میں اضافہ کے پیش نظر ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ پندرہ روپے کر دیا جائے۔شوریٰ نے متفقہ طور پر اس تجویز کو منظور کرنے کی سفارش کی جسے صدرِ مجلس نے منظور فرمالیا۔

بجٹ آمد وخرچ: ایجنڈے کی چھٹی اور آخری شق بجٹ آمد وخرچ بابت سال ۱۳۵۹ہش/ ۱۹۸۰ء تھی جو تین لاکھ ننانوے ہزار روپے پر مشتمل تھا اور گزشتہ سال کی نسبت سے پچھتر ہزار روپے کے اضافہ کے ساتھ پیش کیا گیا تھا، منظوری کے لئے پیش ہوا۔سب سے پہلے اس سلسلہ میں مفید اور متفرق تجاویز، صحیح مصرف یا مالی توازن کے

بارے میں اصولی بحث ہوئی جس میں آٹھ نمائندگان نے مختلف پہلوؤں پر مفید مشورے دیئے۔ اس کے بعد تفصیلی بحث میں بھی کئی دوستوں نے حصہ لیا اور بجٹ کو زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے متعلق آراء پیش کیں۔

بالآخر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے مجموعی بجٹ آمد وخرچ بابت سال ۱۹۸۰ء بقدر تین لاکھ ننانوے ہزار کو شوریٰ نے بالاتفاق منظور کر لینے کی سفارش کی۔ محترم صدر مجلس نے اس کو منظور فرما لیا اور ارشاد فرمایا۔

''مجلس عاملہ مرکزیہ یہ خوب محسوس کرتی ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ حتی المقدور جتنی آمد زیادہ ہوگی اس کو مفید راستوں پر خرچ کیا جائے گا تاہم انسانی کمزوری کی وجہ سے فیصلے میں کوئی غلطی نظر آئے تو انصاراللہ صرف شوریٰ کا انتظار نہ کیا کریں بلکہ جس وقت کسی کے ذہن میں کوئی تجویز آئے اس وقت لکھ کر بھجوا دیا کریں۔ مرکز اس پر بڑے غور کے بعد جتنی جلدی ہو سکا، اس کے مفید حصول پر عملدرآمد کی کوشش کرے گا۔''

اسی کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی پونے دو بجے بعد دوپہر بخیر و بخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ ﴿۱۵﴾

اجلاس سوم

(کھانے کے وقفہ کے بعد) دوسرے دن کا تیسرا اجلاس سوا تین بجے بعد دوپہر ناظم ضلع سیالکوٹ مکرم بابو قاسم الدین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے سورہ جمعہ کی پہلی پانچ آیات کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر فرمایا ہے۔ آپؐ نے اوّل وآخر دور میں جو روحانی انقلاب دنیا میں برپا کرنا تھا، اُس کا خلاصہ اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ خدا جس نے اُمیین میں سے رسول مبعوث فرمایا، اس کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود سبھی تسبیح کرتے ہیں اور وہ رسول کتاب و حکمت سکھاتا، سب کو متقی اور پاکباز بناتا چلا جا رہا ہے اور اس سے پہلے وہ لوگ جاہل تھے اور آخرین میں بھی یہی رسول مبعوث ہوگا کیونکہ وہ اوّل وآخر دونوں کا رسول ہے اور آخرین گو ابھی صحابہؓ سے نہیں ملے لیکن ایک دن ملنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ غالب اور اپنے منشاء کو پورا کرنے والا ہے۔ قرآن کریم کی جب یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہؓ کے دل میں سوال پیدا ہوا کہ آخرین کون ہیں اور وہ مبارک گروہ کونسا ہے جس کی خبر قرآن کریم کی ان آیات میں دی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ وہ گروہ ابھی صحابہ سے نہیں ملا لیکن ایک وقت آئے گا کہ وہ ان سے ملے گا اور اس کے متعلق ایک صحابیؓ نے رسول پاکؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ وہ کون ہیں۔ حضور نے جواب نہ دیا۔ اس صحابیؓ نے اپنے سوال کا اعادہ کیا۔ حضورؐ خاموش رہے۔ تیسری بار جب یہی سوال دوہرایا گیا تو رسول پاکؐ نے فرمایا لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقاً عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِنْ ھٰؤُلَآءِ یعنی جب ایمان دنیا سے اُٹھ جائے گا تو ان میں سے ایک شخص اسے دوبارہ واپس لائے گا۔ حضور پاکؐ کے اس جواب پر اگر غور کیا جائے تو کئی امور سامنے آتے

ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخرین کون ہیں اور حضورؐ کا جواباً یہ ارشاد ہے کہ ایمان جب اُٹھ جائے گا تو ان میں سے دوبارہ واپس لائے گا۔ حضور نے اس وقت صحابہؓ کے مجمع میں سے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کیا کہ وہ شخص حضرت سلمان فارسیؓ کی نسل سے ہوگا اور یہ بھی اشارہ فرمایا کہ وہ اتنی دیر بعد آئے گا۔ یعنی جب ایمان جو قوتِ عمل پیدا کرتا ہے، اُٹھ جائے گا۔ کتاب رہے گی۔ اور اس سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ حضرت رسول کریمؐ کا لایا ہوا ایمان اور آپؐ کے ذریعہ جو ہدایت ملی ہے اس کا عرصہ اتنا کم نہیں ہے کہ فوراً ختم ہو جائے گا بلکہ رسول کریمؐ کے بعد کی صدی جو ایمان سے بھرپور ہے پھر اس سے اگلی صدیوں میں جو اس سے کم ہوگی پھر اس سے اگلی صدی ذرا اور کم ہوگی۔ پھر ان تین صدیوں کے بعد ایک ہزار سال کا عرصہ گزرے گا اور اس طرح تاریک رات بھیگتی چلی جائے گی اور تب ضرورت پیش آئے گی کہ دنیا میں از سرِ نو ایمان بروئے کار آئے۔ جن آخرین کا ان آیات میں ذکر ہے اور جن کے متعلق صحابہؓ کے دل میں سوال پیدا ہوا کہ وہ کب ہوں گے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ دیر میں آئیں گے اور دورِ آخرین میں ان کا ورود ہوگا۔ یہ ایمان اتنی جلدی دنیا سے اُٹھنے والا نہیں بلکہ یہ بتدریج ہوگا، اس میں دیر لگے گی۔ اور اس کے لئے صدیاں درکار ہیں اور اس طرح اس آنے والے اور آخرین کے زمانہ کا تعین بھی فرما دیا۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ بھی وضاحت فرما دی کہ اگرچہ ان آیات میں میرا ذکر ہے لیکن یہ نہیں ہوگا کہ میں بنفس نفیس اپنے جسم کے ساتھ آؤں گا بلکہ یہاں آپ کے ایک غلام کی خبر دی گئی ہے جس کا آنا آقاؐ کا آنا ہی شمار ہوگا۔ ایسا غلام جو کلیۃً کامل اطاعت اور غلامی کے لحاظ سے ''وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں'' کا مصداق ہوگا اور اس کا سب کچھ اس کے آقاؐ کا ہی ہوگا۔ پھر یہاں ایک اور وضاحت اس سوال کی بھی فرما دی کہ حضورؐ تو عربوں میں سے مبعوث ہوئے ہیں اور قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق آنے والا عربوں میں سے ہوگا یا غیر عربوں میں سے۔ اس سوال کا جواب بھی حضورؐ کے اس حکیمانہ جواب میں موجود ہے۔ اس وقت صحابہؓ کی مجلس میں حضرت سلمان فارسیؓ کے علاوہ کوئی بھی غیر عرب موجود نہ تھا بلکہ حضرت سلمان فارسیؓ کے علاوہ وہاں تمام عرب صحابہؓ جمع تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے مجمع میں سے صرف حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر وحی خفی کے مطابق ارشاد فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جب ایمان ثریّا پر چلا جائے گا تو اس کی نسل میں سے ایک فارسی الاصل مبعوث ہوگا جو ایمان کو ثریّا سے واپس لائے گا اور دینِ اسلام کو ایک بار پھر لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کا مقام عطا کرے گا۔ یہاں پھر ایک اور سوال سامنے آتا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا اہل بیت میں سے ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ اہل بیت جسمانی میں سے ہوگا یا اہل بیت روحانی میں سے۔ یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور ارشاد سے حل ہو جاتا ہے اور وہ اس حدیث کے ساتھ مطابقت بھی رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے موقع پر حضرت سلمان

فارسیؓ کو بڑے پیار سے مخاطب کیا اور فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ سلمانؓ تو ہم میں سے ہے اور اہل بیت ہے۔ مختصر یہ کہ آپؐ نے صحابہؓ کے ایک سوال کے جواب میں اس قدر وضاحت کے ساتھ جواب دیا کہ جو فصاحت و بلاغت کا چمکتا ہوا سورج ہے اور اس جواب میں تمام اہم سوالات کا نہ صرف جواب آ جاتا ہے بلکہ اس کی تمام تفصیلات و جزئیات تک کو آپؐ نے اس چھوٹے سے فقرے میں سمو کر رکھ دیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ''﴿۱۶﴾

درس قرآن کریم کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیفؔ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ صاحب کی سیرت و سوانح کا خاکہ دلنشین انداز میں بیان کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں جو شمع روشن ہوئی، یہ سب پاکباز وجود اس شمع کے پروانے تھے۔

سیرت کی دوسری تقریر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے بارے میں فرمائی۔ آپ نے حضرت مولوی صاحب کے تبحر علمی، تصوّف، تبتل الی اللہ، تبلیغی مساعی اور مجاہدات کا سیر حاصل تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اپنی ساری زندگی بڑے مجاہدانہ رنگ میں گزاری۔ آپ ایک مستجاب الدعوات بزرگ اور عاجزی وانکساری کے پیکر انسان تھے۔

سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ

اس کے بعد سوال و جواب کی دلچسپ مجلس کا آغاز ہوا۔ اس پروگرام کی جدّت یہ تھی کہ علماء کے ایک بورڈ نے حاضرین سے بعض علمی و دینی سوالات پوچھ کر ان کے جوابات لینے تھے اور اگر حاضرین میں سے کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے تو بورڈ کے کسی رکن نے ان کی وضاحت کرنی تھی۔ علماء کا یہ بورڈ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پر مشتمل تھا۔

اس دلچسپ علمی مجلس میں اٹھارہ سوالات پوچھے گئے۔ بعض سوالات معہ جوابات بطور نمونہ پیش ہیں۔

سوال: قدرتِ اولیٰ اور قدرتِ ثانیہ کے الفاظ کا ذکر کس کتاب میں ہے؟

جواب: سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت میں اس کا ذکر ہے اور حضورؑ نے یہاں قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت لی ہے۔

سوال: شرائطِ بیعت کے آغاز اور حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش اور شرائطِ بیعت کا آغاز ایک ہی دن کو ہوا۔ یعنی ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔

سوال: جنگِ بدر میں کس صحابی کے ہاتھوں سب سے زیادہ کفار قتل ہوئے؟

جواب: حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
سوال: کس قرآنی آیت میں اکثریت کے بگاڑ کا ذکر ہے اور اس کا علاج بتایا گیا ہے؟
جواب: سورۃ صافات کی آیت ۲۷۔۳۷ میں۔ ﴿۱۷﴾

اجلاس عہدیداران اور تقریری وورزشی مقابلے

اس کے بعد دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور قائدین مجلس عاملہ مرکزیہ کا اجلاس محترم صدر صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ اس دوران جلسہ گاہ میں مکرم قائد صاحب تعلیم کی سرکردگی میں انصار کا تقریری مقابلہ اور میدان میں ورزشی مقابلے ہوتے رہے۔

تقریری مقابلہ میں مکرم مرید احمد صاحب شاہدرہ لاہور اوّل، مکرم ملک محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ راولپنڈی دوم اور مکرم مرزا محمد حسین صاحب کراچی سوم قرار پائے۔ ﴿۱۸﴾

دوڑ سو میٹر کے مقابلہ میں مکرم جمیل احمد صاحب طاہر احمد نگر اوّل اور مکرم رفیق احمد صاحب کھاریاں دوم قرار پائے۔ والی بال کا فائنل مقابلہ ربوہ اور مجالس کراچی وسرحد کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ جس میں ربوہ کی ٹیم اوّل آئی۔ رسّہ کشی کا فائنل مقابلہ مجالس کراچی وسرحد اور مجالس صوبہ پنجاب کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں مجالس کراچی وسرحد کی ٹیم اوّل قرار پائی۔

کلائی پکڑنے کے انفرادی مقابلوں میں مکرم عطاء اللہ صاحب چک چھور اوّل اور مکرم ملک احمد خاں صاحب مجوکہ دارالرحمت غربی ربوہ دوم قرار پائے۔ گولہ پھینکنے کے مقابلہ میں مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جڑانوالہ کو اوّل اور مکرم ملک احمد خاں صاحب مجوکہ دارالرحمت غربی ربوہ کو دوم قرار دیا گیا۔ ان مقابلوں میں مکرم ماسٹر محمد انور صاحب ڈگری گھمناں، مکرم نعیم احمد صاحب وسیم کراچی اور مکرم عبدالرشید صاحب ٹنڈوالہ یار کو سپیشل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

اجلاس چہارم

سالانہ اجتماع کے دوسرے دن کا چوتھا اور آخری اجلاس آٹھ بجے شب مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دارالقضاء کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ سورۃ صف کی آیات کے تحت مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس زمانے میں بھی یہ آواز بلند ہوئی ہے پس ہمیں چاہئے کہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے حقیقی رنگ میں انصار اللہ بنیں۔ آپ نے نماز باجماعت، تبلیغ، قرآن مجید اور احادیث کے مطالعہ، درود شریف کے وِرد، باہمی اتحاد و اتفاق اور نظامِ جماعت سے دلی وابستگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔

اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے تربیتِ اولاد کے موضوع پر کی۔ مکرم شیخ صاحب نے فرمایا کہ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کی رو سے تربیت اولاد کا پہلا زینہ انسان کا خود اپنا نیک نمونہ ہے۔ سربراہ کو پہلے خود اپنی اصلاح کا حکم دیا پھر اپنی بیوی کی اصلاح کا حکم ہے۔ عورت کا وجود پہلی اور بنیادی درس گاہ ہے۔ جس کے زیر سایہ بچے تربیت پاتے ہیں اس لئے عورتوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنا اور دینی ضرورتوں سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے اولاً یہ ضروری ہے کہ بچے کے اندر سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے۔ نمازوں کی ادائیگی، بڑوں کا ادب، جماعتی اور ذیلی تنظیموں سے لگاؤ، دیانتداری، محنت کی عادت، مستقل مزاجی اور ہمدردی کے اوصاف بچوں کے اندر پیدا کئے جائیں۔ ﴿۱۹﴾

تیسرا دن

اجلاس اوّل

سالانہ اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز بھی اجتماعی نماز تہجد سے ہؤا۔ نماز فجر با جماعت کے بعد پہلا اجلاس مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ کی صدارت میں منعقد ہؤا۔ سب سے پہلے مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے سورۃ فتح کی آخری آیت میں مومن کے جن اوصاف کو بیان کیا گیا ہے، ان کی تشریح فرمائی۔ درس القرآن کے بعد مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے درسِ حدیث دیا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات کی روشنی میں مومن کے اوصاف بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب قائد ایثار نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا اور علامات المقربین سے متعلق حضور علیہ السلام کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔

سلسلہ تقاریر میں پہلی تقریر مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ نے کی۔ اُن دنوں ضلع شیخوپورہ میں قبولِ حق کی جورَو چل رہی تھی آپ نے اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور قبولِ احمدیت کے بعض نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے آدابِ مجلس اور آدابِ گفتگو کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے اپنی تقریر میں معاملات میں صفائی اور باہمی لین دین کے متعلق اسلامی تعلیم پیش کر کے واضح کیا کہ اسلام نے انسانوں کے آپس کے معاملات کے بارے میں بھی بڑی واضح اور پُرحکمت تعلیم دی ہے۔

تقاریر کے دلچسپ پروگرام کے بعد مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب قائد تعلیم کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ حضرت بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ، حضرت حکیم دین محمد صاحب ربوہ اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب ربوہ نے ''ذکرِ حبیبؑ'' کے موضوع پر اپنے اپنے تأثرات بیان کئے اور حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ﴿۲۰﴾

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی صدارت میں نو بجے صبح شروع ہؤا۔ تلاوت و نظم کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ حاضرین کی طرف سے بعض سوالات کئے گئے جن کے جوابات محترم صدرِ مجلس کے علاوہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرّخِ احمدیت اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب قائد ایثار نے باری باری دیئے۔ زیادہ تر سوالات مذہبی، فقہی، علمی اور معلوماتی امور سے متعلق تھے۔ سیاست کے متعلق سوالات کی اجازت نہ تھی۔ ﴿۲۱﴾

صدر محترم کا صدارتی خطاب

سوال و جواب کے دلچسپ پروگرام کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے خطاب فرمایا جس کا مکمل متن ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد صدر مجلس نے فرمایا۔

''اس اجلاس کا آخری اور اصل اور حقیقی خطاب کہ جو دراصل مرکزی نقطہ ہے اس سارے اجتماع کا، وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ہوگا جو اس وقت سے قریباً چالیس منٹ بعد انشاءاللہ شروع ہوگا۔ روایتاً صدر مجلس کو اس خطاب سے پہلے کچھ وقت دیا جاتا ہے کہ وہ انصار بھائیوں اور بزرگوں کی خدمت میں اپنے گزشتہ تجربے کو پیش نظر رکھ کر کچھ ایسی باتیں عرض کر سکے جس سے آئندہ سال پروگرام بہتر طور پر چل سکیں۔ جس وقت قائدین مرکز یہ آپ سے خطاب فرما رہے تھے۔ اپنی رپورٹیں پڑھ رہے تھے کچھ شعبوں کے متعلق۔ تو اس وقت درمیان میں کچھ نہ کچھ عرض کر دیا تھا۔ کچھ مرکزی شعبے یا بعض اصولی باتیں ایسی ہیں جن سے متعلق میں اب کچھ بیان کرتا ہوں۔

تربیت کی کنجی، کارکن کے دل اور نیت کی کیفیت

سب سے پہلے تربیت کا معاملہ ہے۔ آج کے خطاب کے لئے میں نے تربیت کی تفاصیل کو نہیں لیا بلکہ اپنے کارکنان بھائیوں سے میں اس اصل کو بیان کرنا چاہتا ہوں جو ساری تربیت کا راز ہے۔ جس میں تربیت کی کنجی ہے، وہ کارکن کی اپنے دل اور اپنی نیت کی کیفیت ہے۔ تربیت کی تفاصیل آپ نے سن لی ہیں اس اجتماع میں مختلف مواقع پر۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کس قسم کے کارکنان مجلس انصاراللہ کو چاہئیں اور تربیت کے دوران وہ کیا رویہ اختیار کریں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توقع ہو

کہ ان کی کوششوں کو بہت اچھا پھل لگے گا۔ مرکزی نقطہ یہ ہے کہ آپ کی نیت پاک ہو اور خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور کسی طرح کی تمنا یا نمود و نمائش کا اس میں شائبہ تک نہ ہو۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو میری مراد یہ نہیں ہے کہ وہ بیمار جن کی نیتیں غالب طور پر نمود و ریا کی ہوتی ہیں، وہ ہمارے اندر کام کر رہے ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ. جماعت احمدیہ کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنا بلند ہے اور مشکلات اور مصائب اتنی ہیں کہ بدنیت آدمی کی یہ مجال ہی نہیں کہ یہاں داخل ہو جائے۔ ایک منافق اور غیر مخلص میں یہ محبت کہاں ہے کہ گالیاں کھائے۔ گھر جلوائے، اولادیں ذبح کروائے اور پھر وہ جماعت میں داخل ہو۔ اس لئے ہرگز یہ مراد نہیں۔ مَیں دعویٰ سے یہ بات کر رہا ہوں۔ جہاں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے کہ آپؐ کی اُمت کی بات کی جائے۔ جہاں سے قرآن کریم آغاز کرتا ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ متقیوں سے بات کر رہا ہوں۔ لیکن متقیوں کے لئے جو مزید ہدایت کے باریک رستے ہیں ان کے متعلق گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ ہر انسان جو خالص نیت کے ساتھ کام شروع کرتا ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار میں آپ نے سنا۔ اس کے لئے امن کا مقام ان معنوں میں نہیں ہے کہ وہ کامل یقین سے کہہ سکے کہ میری نیت خالصۃً پاتال تک صاف ہو چکی ہے۔ بہت سے نفس کے پردے ہیں۔ بہت سی نفس کی سرکشیاں ہیں جو متقیوں کو بھی آزماتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ صرف وہ لوگ ان نفس کے حملوں سے پاک ہوتے ہیں جو خدا کے نزدیک معصوم ہیں۔ ان کے سوا نچلی منازل کے تمام لوگ ہمیشہ ایک امتحان میں مبتلا رہتے ہیں۔

مستقل دعا سے سہارا مانگو

اس لئے پاکیزہ اور متقی وجودوں سے مخاطب ہو کر مَیں یہ عرض کرتا ہوں کہ بظاہر نیتیں کتنی ہی پاک اور صاف ہوں، نفس کے دھوکے سے غافل مت رہیں کیونکہ بسا اوقات شیطان کچھ نہ کچھ ملونی انسان کی نیت میں ضرور داخل کر دیتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اگر مستقل دعا سے سہارا نہ مانگا جائے تو بیماری کا کیڑا ایک طرف سے کھانا شروع کر دیتا ہے اور اس کا بعض دفعہ پتہ بھی نہیں لگتا اور آتشِ خاموش کی طرح کئی دفعہ اندر اندر وہ سب کچھ کھا جاتا ہے اور انسان کو اس وقت معلوم ہوتا ہے جبکہ سب کچھ ہاتھ سے جا چکا ہو اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ رَابِطُوْا اپنی سرحدوں کی حفاظت کرو تب تمہارا قلب محفوظ رہے گا۔ نیتوں کے معاملہ میں بھی اپنی سرحدوں کی حفاظت کیجئے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ، باریک سے باریک ریا اور نمود اور انانیت کے کیڑے کو اپنی نیتوں کو چکھنے کی بھی اجازت نہ دیجئے۔ اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعا سے کرتے رہنے کے سوا ممکن ہی نہیں۔ آپ میں سے جو

صاحب تجربہ ہیں، وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ جب تک انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ہدایت کے مطابق کہ جس طرح پان کھانے والا پان کو پلٹتا رہتا ہے اوراس میں سے گندے حصوں کو کاٹ کاٹ کے پھینکتا رہتا ہے۔ جب تک متقی اپنے ایمان اور نیتوں کے بارے میں وہ سلوک نہیں کرتا، وہ محفوظ نہیں۔ اہل تجربہ جانتے ہیں کہ یہ بالکل حقیقت ہے۔ ایسی پاکیزہ زبان میں سچائی کا راز بیان کیا گیا ہے کہ اس کو بھلانے کے نتیجہ میں بڑے بڑے اچھے کارکن بعض دفعہ اپنے اعمال کے پھلوں سے محروم رہ جاتے ہیں یا بعض دفعہ زیادہ نقصان اٹھا جاتے ہیں۔ اس کی چابی سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت میں رکھ دی گئی ہے یعنی اس اصول کی چابی، اور وہ اس آیت کے بے شمار معانی میں سے ایک معنی ہے جس کو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا عظیم الشان مفہوم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علم و عرفان کے خزانے بہائے ہیں، ان کی خوشہ چینی کرتے ہوئے ایک نکتہ میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جو اس مضمون سے تعلق والا ہے۔ الحمد للہ کا ایک مطلب یہ ہے کہ صرف خدا ہی ہے کہ وہ جو کسی کی حمد کرے تو وہ سچی حمد ہوگی۔ لیکن جو معنے عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ حمد تو صرف خدا ہی کی ہے۔ باقی تو حمد کے قابل کوئی نہیں۔ اس عام فہم معنی کی رُو سے گفتگو کریں تو ایک کارکن کے دماغ میں ہمیشہ یہ بات رہنی چاہئیے کہ جو کچھ بھی وہ کرے حمد کے قابل صرف خدا کی ذات ہے اور اگر کوئی اچھا فعل اس سے رونما ہوا ہے تو محض اس بناء پر ہوا ہے کہ صاحب حمد خدا سے اس کا کچھ تعلق قائم ہے۔ اسی کے صدقے اور اسی کے طفیل اسے توفیق ملی ہے کہ قابلِ حمد کام اس نے کیا۔

دوسرے معنی جو مَیں نے پہلے بیان کئے، اس میں راز یہ ہے کہ انسان کی تعریف کے کوئی بھی معنے نہیں ہیں۔ انسان اگر کسی ایسے شخص کی تعریف کرتا ہے جس سے بظاہر اچھے نیک نتائج نکل رہے ہیں تو جس کی تعریف ہو رہی ہے، اسے ہمیشہ یہ ملحوظ رکھنا چاہئیے کہ اس تعریف کی کوئی قیمت نہیں جب تک خدا کی تصدیق اور تائید اس تعریف کو حاصل نہ ہو جائے۔ کیونکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ خدا کے سوا کسی اور کی حمد کی کوئی قیمت نہیں۔ تعریف کرنا اور اس بات کو سمجھنا کہ کون کس حد تک تعریف کے قابل ہے، یہ صرف اللہ کا کام ہے۔ اس کی عملی تفسیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے رب سے تعلق کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ حضور کے دو نام ہیں۔ دونوں میں حمد کے الفاظ شامل ہیں۔ ایک احمد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ ان معنوں میں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اس مضمون کو سب سے زیادہ سمجھنے والا حضرت

محمد مصطفیٰؐ کا وجود تھا۔ آپ نے کلیۃً بےنفس ہو کر حقیقت میں اس معنے کے آخری مقام تک پہنچ کر ہمیشہ تمام صفاتِ حمد خدا ہی کی طرف منسوب فرمائیں۔ اشارۃً یا کنایۃً حضور نے کبھی بھی خدا کے سوا کسی اور کی حمد نہیں کی، نہ حمد کے قابل کسی کو سمجھا۔ اس پہلو سے آپؐ احمد قرار پائے۔ حمد کو خوب سمجھ کر سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا۔ اور چونکہ اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ حمد کے قابل ذات بھی وہی بنتی ہے جو اس مقام کو حاصل کرتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی سب سے زیادہ حمد فرمائی اور محمدؐ ان معنوں میں آپؐ قرار پائے کہ خدا کے نزدیک آپ سب سے زیادہ حمد کے قابل ہیں۔ پس سارے عالم کا وجود بیچ میں سے مٹ جاتا ہے۔ خدا اور اس کے کامل بندے کے درمیان کسی انسان کی زبان اور تعریف کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ یہاں اوّل اوّل معنے اس کے یہ ہیں کہ خدا کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والا محمد مصطفیٰؐ تھا۔ سب سے زیادہ سچی تعریف کرنے والا وہی تھا اور سب سے زیادہ کامل تعریف کرنے والا وہی تھا۔ سب سے زیادہ مخلصانہ تعریف کرنے والا وہی تھا اور ہر جگہ یہ تعریف خدا کی طرف سے اس پر لوٹائی گئی۔ اور سب سے زیادہ اللہ نے اس کی حمد بیان فرمائی۔ پس ہم جو تعریف کرتے ہیں وہ تابع کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ لیکن ہماری حمد نہ ہو اس کے کوئی معنے نہیں۔ وہ اپنی ذات میں محمد ہے اور وہ مستغنی ہے اس بات سے کہ کوئی اس کی حمد بیان کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کسی بھی مقام پر ہو، اس راز کو سمجھے بغیر کوئی ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ تمام کارکنان مجلس انصار اللہ اپنے نفس کو خوب ٹٹولتے رہیں اور ہمیشہ ٹٹولتے رہیں۔ جہاں نفسانیت کے کیڑے کا ادنیٰ سا بھی دخل پائیں، بڑی بے رحمی کے ساتھ کاٹ کر پھینک دیں جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۔ ان معنوں میں اپنے نفس کی بقاء کی خاطر آپ کو اس کے لئے ظالم ہونا پڑے گا۔ سب سے کم رحم اپنے نفس پر کریں۔

تربیت رحمت کا تقاضا کرتی ہے

دوسرا پہلو یہ ہے کہ جہاں تک غیر کا تعلق ہے اس کا جس کی آپ نے تربیت کی ہے، اس کے لئے آپ نے ظالم نہیں بننا۔ اس کے لئے رحیم و کریم بننا ہے۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کا رنگ پکڑنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اختیار فرمانا ہے آپ نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے بارے میں سب سے زیادہ ظالم تھے ان معنوں میں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ دیکھو شریعت کاملہ کو اٹھانے والا محمد مصطفیٰؐ۔ اس کی شان دیکھو۔ سب سے زیادہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا تھا۔ پس ان معنوں میں آپ ظالم

بنیں۔ لیکن جہاں تک غیر کا تعلق ہے بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ آپ کو ہونا پڑے گا۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ہونا پڑے گا کیونکہ تربیت سختی کو نہیں چاہتی۔ تربیت، محبت اور عشق کا تقاضا کرتی ہے، تربیت رحمت کا تقاضا کرتی ہے۔ تربیت تقاضا کرتی ہے کہ ماں سے زیادہ پیار کرنے والا اور محبت کرنے والا آپ بنیں۔ اگر آپ یہ نہ بن سکیں، اُسی حد تک آپ کی باتیں بیکار اور اکارت جائیں گی۔

اس ضمن میں مَیں ایک خاص بات اپنے انصار بھائیوں کی خدمت میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی شخص آپ کی بات نہیں مانتا۔ اس وقت آپ اپنے ردّعمل کا جائزہ لیا کریں۔ کیا وہ بات غصہ پیدا کر رہی ہے یا رحم پیدا کر رہی ہے۔ جب بھی ایک نصیحت کرنے والے کی نصیحت پر عمل نہیں کیا جاتا اور نصیحت کرنے والا غصہ اور نفرت محسوس کرتا ہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کی سڑک بدل چکی ہے۔ وہ ناصحین کی سڑک چھوڑ بیٹھا ہے۔ غضب آپ کا کام نہیں ہے۔ نصیحت نہ ماننے والے پر آپ کا کام ہے دکھ محسوس کرنا جو رحمت کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اشد ترین دشمنوں کے لئے بھی یہ معلوم کرنے کے بعد اور اللہ سے یہ خبر پانے کے بعد کہ دشمن ہلاک ہونے والے ہیں کیا محسوس فرمایا؟ غصہ اور نفرت؟ اور یہ کہ جائیں جہنم میں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ میں نے جو کچھ کرنا تھا کرلیا۔ ہرگز نہیں۔ جو محسوس فرمایا اس کی کیفیت کا میں اور آپ ادنیٰ اور ذلیل انسان تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہاں اللہ جانتا ہے کہ اس نے یہ گواہی دی قرآن کریم میں فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا۔ اے محمد مصطفٰی! اے میرے محبوب! کیا تو نے ان لوگوں کی خاطر جن کو میں نے ہلاک کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ جن کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ تیرے انکار کی بناء پر یہ ہلاک ہو رہے ہیں، اتنا دکھ محسوس کر رہا ہے کہ گویا غم سے اپنے آپ کو ہلاک کرلے گا۔ یہ وہ مقام ہے اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی کا۔ فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ۝ لَسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ ۝ کا مقام ہے۔ مُذَکِّرٌ کے لئے رحیم ہونا ضروری ہے اور آپ یہ خوب سمجھ لیجئے کہ رحمت کا ردّعمل یقیناً محبت اور عشق کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ بچہ غلطی کرتا ہے تو ماں یہ نہیں کہا کرتی کہ جائے جہنم میں۔ اس کا دل تو کٹ جایا کرتا ہے۔ شریکے والا یا دشمن غلطی کرے تو وہ کہتی ہے اچھا ہوا مار کھائے گا۔ اس لئے آپ شریکے کے طور پر نہیں پیدا کیے گئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا دعویٰ لے کے اُٹھے ہیں اور اس حیثیت سے آپ نے نصیحت کرنی ہے اور جماعت کی تربیت کرنی ہے۔

پس اگر کوئی شخص آپ کی بات نہیں مانتا تو یہ نہ سوچا کریں کہ اس نے حکم عدولی کی ہے۔ اس لئے اب میں اسے سزا دلوا کے چھوڑوں گا ورنہ میرا دل ٹھنڈا نہیں ہوگا۔ آپ کا دل تب

ٹھنڈا ہونا چاہئیے کہ جب آپ کے دل سے غیظ و غضب کے تمام تصورات نکل جائیں اور دل اس مستقل امن کی حالت میں آ جائے جس پر لَا يَحْزَنُوْنَ کا حکم عائد ہوتا ہے۔ لَاخَوْفٌ کا حکم عائد ہوتا ہے۔ یہ ایک خاص مقام ہے ان مومنین کا جو خدا تعالیٰ کی قلبی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

گریہ وزاری کے ساتھ نصیحت کریں

پس جب آپ نصیحت کریں تو بار بار نصیحت کریں۔ گریہ وزاری کے ساتھ نصیحت کریں۔ نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں۔ کوئی برا کہے تب بھی نصیحت کریں۔ نصیحت کرتے چلے جائیں۔ چندہ نہیں دیتا تب بھی نصیحت کریں۔ بُری باتیں آگے سے کرتا ہے تب بھی رحم محسوس کریں اور نصیحت کریں۔ اگر آپ یہ کریں گے تو یہ اسوہ حسنہ محمد مصطفےٰ ؐ کا ہے۔ یہ شکست کے نام سے آشنا نہیں ہے۔ یقیناً اور یقیناً آپ غالب آئیں گے۔ یہ وہ نصیحت ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى

ہر جاہل آدمی کی نصیحت کے متعلق ہرگز یہ مقام بیان نہیں کیا گیا کہ کسی کی نصیحت بھی ضائع نہیں جاتی۔ جاہلوں اور بے وقوفوں کی نصیحتیں تو بعض دفعہ نہ صرف ضائع جاتی ہیں بلکہ الٹ نتیجے پیدا کر دیا کرتی ہیں۔ بغاوتیں پیدا کر دیا کرتی ہیں۔ جو مخاطب ہے اس کے لحاظ سے یہاں ترجمہ ہو گا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اوّلین مخاطب ہیں۔ آپ کو خدا فرما رہا ہے۔ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى اے محمدؐ! میں نے تجھے نصیحت کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ تیری تمام صفات حسنہ پر غور کرنے کے بعد میں نے تجھے اختیار کیا ہے۔ تُو اس مقام پر فائز ہے کہ تیری نصیحت اکارت نہیں جا سکتی۔ لازماً فائدہ دے گی۔

پس حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت ہی تھی جس نے وہ روحانی انقلاب برپا کیا نہ کہ تلوار کی نوک نے جیسا کہ بعض لوگ بیان کرتے ہیں۔ دلوں کے زنگ آپ کی نصیحت سے صاف ہوئے مگر اسلوب نصیحت یہ تھا جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔

نماز کو سب سے اوّلیت دیجئے

پس ان دو باتوں کو اپنا شعار بنائیے اور اس کے بعد اوّلین مقصد جو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیئے وہ یہ ہے کہ عمل کے میدان میں نماز کو سب سے اوّلیت دیجئے۔ واپس جا کر اپنے ماحول کا جائزہ لیں۔ اپنے گھروں کا جائزہ لیں۔ اپنی بچیوں کا، اپنے بچوں، اپنے چھوٹوں کا، اپنے بڑوں کا اور نماز قائم کرنے کے لئے دن رات وقف کر دیجئے۔ عبادت کے قیام ہی سے جماعت احمدیہ کا قیام ہے۔ اور عبادت کے

لئے لڑکھڑانے سے جماعت احمدیہ لڑکھڑا رہی ہوگی ۔ مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ کبھی ایسا وقت نہیں آئے گا۔ایک ہزار سال کی ضمانت ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔لیکن یہ ضمانت ہر شاخ کے متعلق نہیں دی جا سکتی ۔ یہ عمومی من حیث الجماعت ضمانت ہے کہ انشاء اللہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ غالب اکثریت کے لحاظ سے بہت مدت تک نیکیوں پر قائم رہے گی۔لیکن ہر شاخ کی ضمانت نہیں ہے۔اس لئے ہر شاخ ایک قسم کے خوف کے مقام پر بھی کھڑی ہے۔پس اگر کسی ایک مجلس میں، کسی ایک جماعت میں نماز کا حق ادا نہ کرنے والے موجود ہیں تو آپ یقیناً سمجھیں کہ وہاں گھن لگ چکا ہے۔ یہاں بھی سرحدوں کی حفاظت کیجئے یعنی عمل کی دنیا میں ۔ جب نیتیں پاک اور صاف اور محفوظ کر لیں تو پھر عمل کی دنیا میں بھی اسی پاک جذبہ کے ساتھ محنت اور جدوجہد فرمائیے۔انصار کے متعلق تو تصور میں بھی نہیں آنا چاہیئے کہ انصار کا کوئی ایک رکن بھی ہو جو نماز کو قائم نہ کر رہا ہو۔کجا یہ کہ گھروں میں بھی نہ پڑھ رہا ہو۔اور انصار کے متعلق یہ تصور بھی نہیں ہونا چاہیئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللهِ کہہ رہے ہوں اور گھروں میں بیویاں اور بچے غفلت اور جہالت کی زندگی بسر کر رہے ہوں اور ان کے دل پر کچھ بھی نہ گزر رہا ہو۔یہ تو ناممکن ہے۔ہم گھروں سے محسوس کرنا شروع کریں گے تب آپ اس قابل ہوں گے کہ باہر کے غم کی فکر کریں۔ پہلا تجربہ اپنے گھر پر کر کے اس کسوٹی پر اپنی نیت کو خوب آزمائیے اور پرکھیئے۔اپنے بچوں ،اپنے اعزاء واقرباء کی لادینی حالتوں پر اگر آپ شدید دکھ محسوس نہیں کرتے تو کیسے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ جو باہر کے لوگ ہیں نسبتاً بھائی تو ہیں لیکن مومنانہ اخوت کے بھائی ہیں، خونی رشتہ نہیں ہے۔اس لئے ایک منزل ذرا پیچھے ہیں ان سے جو گھر والے دونوں رشتوں میں منسلک ہیں۔اگر آپ گھر والوں کے لئے دکھ محسوس نہیں کر رہے تو آپ مربی کہلائیں یا جو مرضی آپ کا نام رکھ دیا جائے انصار اللہ نہیں ہو سکتے کیونکہ آپ تربیت کی بنیادی صفت سے ہی عاری ہوں گے۔تو پہلے گھروں میں یہ کام شروع کیجئے۔اور اگر آپ گھروں میں یہ کام شروع کر دیں گے تو باقی انصار کا سارا کام آسانی سے حل ہو جائے گا۔پھر ڈھونڈنے والے ڈھونڈیں گے کہ کون سا گھر باقی رہا ہے جس میں نماز پڑھنے والے نہیں ہیں۔ چونکہ ہر رکن انصار اللہ کا اپنے گھر کی صفائی کر چکا ہوگا اس لئے اس صفائی کے بعد باہر والوں کو تو تلاش کرنا پڑے گا۔مگر کوئی ایسا گھر ان کو ملے گا نہیں جو اللہ کی عبادت سے معمور نہ ہو۔اگلے سبق آپ کو پھر یہ دیئے جائیں گے کہ نماز سنواری کس طرح جاتی ہے۔اس میں رس کس طرح بھرے جاتے ہیں۔ اس کو کس طرح خوشنما بنایا جاتا ہے۔کس طرح باا ثر کیا جاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے متعلق جو کچھ فرما دیا اور جو کچھ کر کے دکھا دیا، وہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ بے

حد و کنار ہے۔ قیامت تک ہم اس پر عمل کرتے چلے جائیں۔ ہم اس مقام کو نہیں پہنچ سکیں گے۔ اس لئے کہ خدا نے اوّل قرار دیا ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اس میں مایوسی کی بات نہیں خوشخبری کی یہ بات ہے کہ جتنی بھی ہماری توفیق ہے ہم چلتے چلے جائیں۔ ہمارے لئے آخری منزل کوئی بھی نہیں آئے گی۔ اس کے بعد ایک اور ترقی کی منزل بھی پڑی ہوگی۔ پس اس خوشخبری کو پیش نظر رکھ کر بعد کے مقامات بھی ہمیشہ انشاء اللہ جماعت طے کرتی رہے گی اور اب بھی کر رہی ہے۔ ایک طبقہ ایسا جماعت میں عظیم الشان موجود ہے جو دنیا کی زندگی کا مرکز ہے۔ جس کی بناء پر زندگی چل رہی ہے۔ خلیفہ وقت کے اردگرد ایسے عبادت گزار موجود ہیں جن کی دعاؤں کے سہارے یہ آسمان اور دنیائے روحانیت قائم ہے۔ انہی کے طفیل باقی دنیا بچی ہوئی ہے۔ لیکن چند پر ہم راضی نہیں ہو سکتے۔ ہمیں گھر گھر ایسے (عبادت گزار۔ ناقل) پیدا کرنے پڑیں گے جو عبادت کے حقوق تمام سجاوٹ کے ساتھ، حسن کے ساتھ ادا کرنے والے ہوں۔

خدا کی رحمت اب خود دروازے کھٹکھٹا رہی ہے

جب یہ گھر سجا لیں آپ تو پھر کیا کریں۔ اب میں آپ کو تبلیغ سے متعلق کچھ باتیں بتانی چاہتا ہوں۔ گھروں کی سجاوٹ مہمانوں کا تصور پیش کرتی ہے اور آپ کے مہمان آنے والے ہیں۔ وہ دن دور نہیں بلکہ قریب ہیں۔ شیخوپورہ کے آج صبح حالات سنے۔ جو خوش قسمت تہجد میں شامل تھے یا نماز میں شامل تھے۔ جنہوں نے صبح کی مجلس کے لطف اٹھائے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا کی رحمت اب خود دروازے کھٹکھٹا رہی ہے۔ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کے جواب میں اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ ہماری کوشش سے تو کچھ نہ ہوگا جو کچھ ہو رہا ہے یا ہوگا محض خدا کے فضل سے ہی ہوگا لیکن اللہ کی تقدیر اسی طرح پر ہے کہ ہمیں ہاتھ ضرور ہلانے ہوں گے۔ دیکھو جن جگہوں پر ہاتھ ہلانے والے پیدا ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کا فضل خاص شان کے ساتھ نازل ہو رہا ہے اور ان جگہوں کا خاص طور پر اسے فضلوں کا وارث بنانے کی وجہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بعض نئے احمدیوں کو رؤیا میں بتا دیں۔ ایک غیر احمدی بچی نے یہ دیکھا کہ ایک حواری ہے۔ اس کو پتہ ہی نہیں تھا کہ حواری کہتے کسے ہیں۔ نام بھی نہیں پتہ تھا۔ اس نے کہا کہ ایک شخص منادی کرتا پھر رہا ہے کہ جو مہدی سچا ہے وہ آ گیا اور اب سارے ربوہ چلو۔ ربوہ میں ہی امن ہے۔ ربوہ چلو۔ ربوہ چلو کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے اور کہتا ہے کہ ربوہ میں ہی امن ہے۔ اور کوئی شخص اس کو بتاتا ہے کہ یہ جو شخص اعلان کرتا پھر رہا ہے۔ یہ حواری ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے شیخوپورہ کو اپنے فضل سے وہ حواری عطا فرما دیئے۔ پہلے جنہوں نے اعلان

شروع کیا۔ چونکہ نیتیں خالص تھیں اور طبیعتوں میں انکسار تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کو نوازا اور خدا کے فضل سے وہاں ایک لہر دوڑ پڑی ہے۔ اور تبلیغ اور دلیل اپنی جگہ جاری ہے لیکن پھل جو ہیں وہ صاف نظر آ رہا ہے کہ خدا کے فرشتے توڑ توڑ کر جھولیوں میں پھینک رہے ہیں۔ کثرت سے کشوف کے ذریعہ، الہامات کے ذریعہ، خوابوں کے ذریعہ وہاں لوگ احمدیت کو قبول کر رہے ہیں۔

پس گھر سجانے کا وقت آ چکا ہے۔ دلوں کے گھر سجائے بغیر، اپنے گھروں کو عبادت کی رونق بخشے بغیر، اپنی مسجدوں کو خدا کے ذکر سے بھرے بغیر آپ کس طرح ان آنے والوں کی مہمان نوازی فرمائیں گے؟ آپ کے پاس کیا ہوگا ان کو پیش کرنے کے لئے۔ اس لئے اپنی اصلاح کا وقت پہلے بھی تھا۔ لیکن اب بہت ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ یورپ کو بھی انتباہ کر آئے ہیں۔ اور آپ کو بھی بارہا انتباہ فرما چکے ہیں کہ وہ غلبۂ اسلام کی صدی آنے والی ہے۔ سر پر کھڑی ہے اس لئے پہلے پہلے اس کی تیاری کر لو۔

ہر صالح وجود روحانی میدان کا رجل بنے

اور اس کی تیاری کا دوسرا پہلو (گھروں کی سجاوٹ کے بعد۔ مسجدوں کی زینت کے بعد) تبلیغ کا پہلو ہے۔ تبلیغ کی طرف آپ کو فوری اور ضروری توجہ دینی چاہئے۔ حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات کی تحریر کے سلسلہ میں مجھے حضور کی پرانی عبارتیں پڑھنے کی توفیق ملی اور میں نے تعجب کیا کہ خلافت کے پہلے سال ہی سے حضور جماعت کو یہ نصیحت فرماتے چلے آ رہے ہیں کہ ہر احمدی دگنا ہونا سیکھ جائے۔ وہ زندگی کے آثار اس طرح پیدا کرے کہ ہر شخص نہ صرف یہ کہ دو ہو سکے بلکہ ہر سال دو ہو۔ آپ بارہا فرماتے ہیں۔ آخر وقت تک یہی نصیحت جاری رکھتے ہیں جماعت کو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ فتح آئے گی ضرور لیکن فتح کا طریق یہ ہے کہ ہر صالح وجود حقیقی رجولیت پیدا کرے۔ روحانی میدان کا رجل بنے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے متعلق رجال کا تعریفی کلمہ استعمال کیا گیا یعنی صرف عام انسان نہیں بلکہ مرد انسان۔ پس آپ بھی وہ رجال بن جائیں جن کے متعلق روحانی طور پر بڑھنے اور نشو ونما کی ضمانت موجود ہے۔ جب آپ ایسے مرد میدان بنیں گے کہ روحانی طور پر آپ کی نشو ونما ہونی شروع ہو جائے گی۔ ہر احمدی ہر سال ایک روحانی بچہ پیدا کرے گا تو پھر ایسی جماعت کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ اور وہ فتح جو حساب کی رُو سے ہزاروں سال دور نظر آتی ہے وہ اس تیزی سے قریب آئے گی کہ انسانی تصور اس کا حقیقی اندازہ نہیں کر سکتا۔ یہ ایک ایسا فارمولا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے زندگی کے رازوں پر نظر ڈال کر یہ فارمولا معلوم کیا۔ اللہ تعالیٰ

نے زندگی کی نشوونما اسی طریق پر جاری فرمائی۔ اگر اس کے سوا کوئی اور طریق ہوتا تو زندگی کب کی موت کا شکار ہو چکی ہوتی اس لئے آپ کی اگلی نسلوں کی حفاظت کے لئے، آپ کی روحانی حفاظت کے لئے، دنیا کو امن کی طرف کھینچ لانے کی خاطر جو تباہی کے گڑھے پر کھڑی ہے اور بہت تیزی کے ساتھ غفلت کی حالت میں ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس حالت میں اسے محفوظ و مامون کرنے کی خاطر آپ کی ذمہ داری ہے کہ صبح اور شام، دن اور رات خدا کی طرف اور سچے سیدھے راستے کی طرف بلانے والے بن جائیں جو خدا کی طرف جاتا ہے۔ ہر وہ احمدی جو دیگر فرائض ادا کر رہا ہے اس پر یہ بھی فرض باقی فرائض کی طرح عائد ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ کرے اور کم سے کم وسعت آپ کی تبلیغ کی اور آپ کی حیثیت کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ ہے کہ ہر احمدی سال میں دگنا ہونا سیکھ جائے۔

زیارت مرکز کی برکت

پس اس نیت سے آپ نے کام کو منظّم کرنا ہے۔ نہ صرف یہ کہ خود کرنا ہے بلکہ اس کو ان خطوط پر اپنے آئندہ سال کے کام کو اور بقیہ تین مہینوں کے کام کو منظّم کرنا ہے واپس جا کر۔ ہر جماعت میں انصاراللہ کے ہر ایسے کارکن کا فرض ہے جس کے سپرد اصلاح وارشاد کا کام کیا گیا ہے۔ کہ سب سے پہلے وہ فہرستیں بنائے۔ جو لوگ تبلیغ نہیں کرتے ان کے نام لکھے۔ ان سے کہو کہ بتاؤ اب کن کو تبلیغ شروع کرو گے اور خاص طور پر نگرانی رکھے کہ وہ کام شروع کر چکے ہیں کہ نہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دعا کے لئے بار بار تحریک کی جائے۔ کارکن خود ان کے لئے دعا کریں اور ان سے بھی کہیں کہ دعا کے بغیر پھل نہیں لگے گا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط لکھیں۔ ان کو مرکز میں لانے کی کوشش کریں کیونکہ مرکز میں بعض دفعہ حضرت اقدس کی محض زیارت ہی وہ کام کر جاتی ہے جو آپ کے سارے سال کی محنت نہیں کرتی۔

وقت تھوڑا ہے۔ میں آج آپ کے سامنے صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایک نہایت کٹر علاقے کے لاہور کے ایک مولوی صاحب ایک دفعہ تشریف لائے جن کے چہرے پر خشونت اور نفرت کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے خوف پیدا ہوا کہ احبابِ جماعت بغیر ان کو سمجھائے بجھائے اس حالت میں یہاں ربوہ لے آئے ہیں اور حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے لیکن یہی مولوی صاحب اس کے بعد جب مجھے ملے یعنی ملاقات کے بعد تو چہرے کی کیفیت ہر پہلو سے بدل چکی تھی۔ آنکھوں میں وہ ڈاڑھی جو بھیانک لگتی تھی، نہایت ہی پیاری اور دیدہ زیب نظر آ رہی تھی۔ ایک ایک بال محبت کا پیغام تھا۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا مولوی صاحب آپ کو کیا ہوا

ہے۔ کہنے لگے میں نے بیعت کر لی ہے اور میرا تعجب سمجھ گئے ۔ میں نے کہا آپ نے تو پوچھا ہی کچھ نہیں ۔آپ نے تو مجھ سے وقت لیا تھا کہ میں مسائل سمجھنے کے لئے آؤں گا ،آپ تو اس لئے آئے ہیں ۔ کہنے لگے میرے سارے مسئلے حل ہو گئے ۔کس طرح حل ہوئے ؟ کہنے لگے میں عصر کی نماز میں وہاں بیٹھا جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح داخل ہوا کرتے ہیں ۔خدا کی قسم کوئی اور دلیل کام نہیں کر سکی ۔ وہ چہرہ میں نے دیکھا اور میرا دل ایمان سے بھر گیا اور ایک لمحہ کے لئے بھی شک نہ رہا۔ میں نے کہا یہ چہرہ سچے کا چہرہ ہے، جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

پس یہاں سچائی کی زندہ علامتیں موجود ہیں ۔ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ صحابہ موجود ہیں ،وہ خدام واقفِ زندگی موجود ہیں جنہوں نے ایک میدان عمل میں اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں ۔ نہ کسی اپنی خوبی کی بناء پر بلکہ محض اللہ کے فضل سے ان کی نیتوں کو نوازتے ہوئے خدا نے ان کے اندر خاص جذب کی کیفیتیں رکھی ہیں ۔ ربوہ کا پاکیزہ ماحول موجود ہے ۔پس سونار کی اور ایک لوہار کی کا مضمون اگر کہیں صادق آتا ہے تو یہاں صادق آتا ہے ۔آپ سب کوششیں وہاں ضرور کریں لیکن دعا پر زور دیتے ہوئے دعائیں کرتے ہوئے ان کو ربوہ ضرور لانے کی کوشش کریں ۔

ہر مجلس متلاشیان حق کو ربوہ لے کر آئے

تمام مجالس انصار اللہ کے لئے اس بقیہ وقت کے لئے اور آئندہ سال کے لئے بھی اصلاح وارشاد کے لئے فی الحال میں دو ٹارگٹ معین کرتا ہوں ۔اوّل یہ کہ کوئی ایک بھی مجلس باقی نہ رہے جو کم سے کم ایک مرتبہ متلاشیان حق کو ربوہ لے کر نہ آئے ۔اگر الگ نہیں آسکتے تو فی الحال تو جلسہ سالانہ پر لے آئے ۔اجتماعات کے موقعہ پر لے آئے ۔کوئی دوست آ رہے ہوں وہ لے آئیں اور اگر کسی کے پاس توفیق نہ ہو اور وہ اس کے باوجود اس پر خرچ کرے گا تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بڑھائے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ ۔لیکن اگر کسی کے پاس اتنی بھی توفیق نہیں تو اس غرض سے لانے والوں کے خرچ کی میں ضمانت دیتا ہوں ۔مجلس انصار اللہ مرکزیہ اس کو انشاء اللہ برداشت کرے گی اور خدا تعالیٰ ضرور توفیق عطا فرمائے گا۔لیکن کم سے کم ایک مرتبہ آپ نے ضرور لے کر آنا ہے ربوہ ۔اگر ملاقات کا الگ وقت میسر نہ بھی آسکے حضور کی مصروفیت کی وجہ سے تو مسجد مبارک میں ہی زیارت کروا دیجئے اور باقی مرکز کے فوائد حاصل کیجئے ۔

ہر مجلس ایک اور مجلس کا قیام کرے

میرا دوسرا ٹارگٹ یہ ہے کہ آغاز میں جبکہ ابھی پوری عادت نہ پڑی ہو، بعض دفعہ وقتی طور پر نرمی کی

جاتی ہے۔قرآن کریم سے یہ اصل ثابت ہے۔اس لئے ہر شخص اگر سال میں ایک احمدی نہیں بنا سکتا جو انشاءاللہ بنائے گا کم سے کم۔آج نہیں تو کل پرسوں۔یہ ہمارا مقصد اعلیٰ ہے،اس کو ہم نے پورا کر کے چھوڑنا ہے انشاءاللہ۔ہم نے اپنے حوصلے پست نہیں کرنے۔لیکن فی الحال یہ کیجئے کہ کم سے کم ہر مجلس دگنا ہو جائے۔آج اگر ۸۳۷ مجالس ہیں تو اگلے سال ۱۶۷۴ ہو جائیں۔ایک مجلس اپنے ساتھ ایک اور مجلس کا قیام کرے۔اس طرح کہ اردگرد کے دیہات کا جائزہ لیں۔فیصلہ کریں کہ ان ان دیہات میں ہم نے جماعت قائم کرنی ہے۔اگر مجلس انصاراللہ قائم نہیں ہوتی تو مجلس خدام الاحمدیہ قائم کر دیجئے۔لیکن کوئی مجلس ضرور بڑھائیں اور یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم اپنے گاؤں کے ماحول میں ایک احمدی بنائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔یہ کوئی خیالی فرضی تُک نہیں ہے۔امر واقع ہے کہ خدا کے فضل سے معمولی معمولی علم کے آدمیوں کو بھی جو خلوص کے زیور سے آراستہ ہیں اور دعا گو ہیں،خدا تعالیٰ یہ توفیق عطا فرما چکا ہے کہ ایک سال میں وہ پانچ پانچ چھ چھ گاؤں میں احمدیت کے بُوٹے لگا چکے ہیں۔

ابھی حال میں اسی سال کے اندر ایک دوست ہیں۔ایک ضلع میں وہ معمار کا کام کرتے ہیں۔معمولی علم ہے مگر خلوص ہے،عشق ہے احمدیت سے۔اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے۔حوصلہ بلند ہے۔یہ وہ بنیادی صفات ہیں جو ایک مومن میں ہونی چاہئیں۔اور زبان میٹھی ہے۔ماریں کھانے کی جرأت رکھتے ہیں اور حوصلہ رکھتے ہیں۔انہوں نے ایسے علاقے میں کام شروع کیا جہاں مارنے والے بڑے بڑے مشہور ہیں اور مار چکے ہیں وہاں لوگوں کو۔دو احمدی شہید بھی ہو چکے ہیں اس علاقے میں،بالکل پرواہ نہیں کی۔اللہ کا نام لے کر ساتھ اینٹیں چنتے جاتے تھے اور ساتھ تبلیغ کرتے جاتے تھے۔خدا نے اپنے فضل سے نوازا اور متعدد دیہات میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب احمدیت کے پودے وہاں قائم ہو چکے ہیں۔اگر ایک خدا کا بندہ صاحب عزم اور صاحب انکسار،صاحب حوصلہ لیکن عاجز انسان اگر یہ کام کر سکتا ہے تو مجالس مل کر یہ عہد کریں کہ ہم ضرور ایک مجلس قائم کریں گے تو کوئی وجہ ہی نہیں کہ نہ ہو سکیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثال پکڑنی چاہئیے

آخری بات اس سلسلہ میں مَیں یہ عرض کرتا ہوں کہ حوصلے پست نہ ہونے دیں۔مومن بڑے حوصلے والا ہوا کرتا ہے۔بعض لوگ ایسی باتیں سن کے کہتے ہیں کہ لو جی یہ تو عجیب بات ہے۔حسابی اربعہ ہے۔اربعوں سے کس طرح فتح ہو گی۔اگر اربعے آپ لگائیں دنیا کے حساب سے اور عقل پر ان کی آزمائش کریں تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کیا دلیل بنتی ہے آپ کے پاس۔اکیلا انسان

ساری دنیا مخالف۔ حوصلہ یہ ہے کہ ساری دنیا کا میں نبی ہوں۔ اربعے میں کمپیوٹر میں ان باتوں کو ڈالیں تو یہ بات ہو ہی نہیں سکتی۔ لیکن پہلے دن سے لے کر آخر تک کامل یقین ہے اس بات پر اور یہ یقین کامل ہی ہے جو دعاؤں میں بھی مزید تقویت پیدا کیا کرتا ہے اور عمل کو بھی طاقت بخشا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثال پکڑنی چاہیئے۔ ایک مبلغ کو اور حوصلہ بلند رکھنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔

کل آپ کے سامنے رسول اکرمؐ کی مثال پیش کی گئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما رہے تھے۔ کمزوری کا دنیا کی نظر کے لحاظ سے یہ عالم تھا کہ اپنے شہر نے شہر بدر کر دیا ہے۔ قتل کا آخری اور حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ وہاں زندگی کے سانس لینا دوبھر ہو چکا ہے اور چھپ کر نکل رہے ہیں وہاں سے۔ اس حالت میں ایک قاتل وہاں پہنچتا ہے۔ جس کے بد ارادے ہیں۔ ہاتھ میں نیزہ اور تلوار ہے۔ لیکن خدا کی تقدیر اس حملہ آور کو مغلوب کر کے جب آپؐ کے سامنے پیش کرتی ہے تو کیا آپ جانتے ہیں۔ اس حالت میں حضور کے حوصلے اور اپنی فتح پر یقین کا کیا عالم تھا؟ آپؐ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب کسریٰ کے کنگن تمہارے ہاتھ میں پہنائے جا رہے ہوں گے۔ مظلومی اور کمزوری اور ناطاقتی کی اس سے زیادہ مثال کیا ہوسکتی ہے جو رسول اللہ کی اس وقت تھی۔ پھر اس پر عزم اور حوصلے کی بلندی کا عالم بھی دیکھئے!۔ اس وقت جو روس کو طاقت حاصل ہے ہندوستان کے مقابل پر اور پاکستان کے مقابل پر۔ اور امریکہ کو جو طاقت حاصل ہے پاکستان اور ہندوستان کے مقابل پر بلکہ اس سارے خطہ کے مقابل پر۔ عرب کی حالت قیصر کے مقابلہ میں اس سے بھی زیادہ کمزور تھی۔ عرب کا تو شمار ہی نہیں تھا متمدن ممالک میں۔ ترقی پذیر بھی نہیں کہلا رہا تھا۔ آپ تو پھر ترقی پذیر کہلا رہے ہیں۔ آج اگر کوئی یہاں کھڑے ہو کر کہے کہ روس کی کنجیاں مجھے پکڑائی جا رہی ہیں اور امریکہ محمد مصطفیٰ کے غلاموں میں داخل ہو رہا ہے تو یہ بھی اتنی بڑی بات نہیں جتنی اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

جب آپ خندق کھود رہے تھے اور ایک پتھر سے آپؐ کا پھاوڑا لگا۔ جب اس سے چنگارا نکلا تو آپؐ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ خدا نے مجھے اس شعلہ میں کسریٰ کی حکومت اور اس کے محلوں کی چابی دکھائی ہے۔ پھر دوبارہ پھاوڑا چلایا۔ پھر اس میں سے شعلہ بلند ہوا۔ پھر آنحضورؐ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند فرمایا اور آپؐ نے فرمایا کہ قیصر کی چابی بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھا دی۔ مشرق و مغرب کی فتح کی باتیں وہ وجود کر رہا ہے جو اپنی حفاظت کے لئے خندق کھود رہا ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ بھوک سے باقیوں کے پیٹ میں ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ آپؐ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ اس لئے

آپ کو جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایک گاؤں اپنے ساتھ فتح کر لیں تو کتنی چھوٹی بات ہے۔ آپ کو تو یہ کہنا چاہئیے کہ تم یہ کیا بات کر رہے ہو۔ ابھی کہتے تھے کہ محمد مصطفیٰ ؐ کے غلام۔ اتنے بڑے بڑے خطاب دے رہے تھے اور اب کام کیا دیا ہے کہ جی ایک گاؤں فتح کر لو۔

آغاز حیثیت اور توفیق کے مطابق کریں

میں نے عرض کیا ہے کہ اس لئے میں مجبور ہوں یہ کہنے پر کہ خدا کی تعلیم مجھے مجبور کر رہی ہے کہ آغاز حیثیت کے مطابق اور توفیق کے مطابق کراؤں۔ لیکن انجام یہی ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے دکھایا تھا کہ روس کا عصا آپ کے ہاتھوں میں تھمایا گیا۔ اس وقت احمدیت کی کمزوری روس کے مقابل پر اس سے بہت زیادہ عیاں تھی۔ اور عصا کے معنے کیا ہیں۔ ظاہری حکومت کا غلبہ؟ نہیں۔ کیا معنے ہیں؟۔ آپ فرماتے ہیں خدا نے مجھے دکھایا ہے کہ میں روس میں ریت کے ذروں کی طرح مسلمانوں کو پھیلا ہوا دیکھتا ہوں۔ یہ وہ روحانی غلبہ ہے، وہ قوت کا عصا یعنی روحانی قوت کا عصا۔ ہم تو دنیا کے بندے نہیں ہیں۔ ہم تو روحانی دنیا کے انسان ہیں۔ اس لئے اتنے بڑے حوصلے والے آقا اور اتنے بڑے حوصلے والے غلام کی طرف منسوب ہو کر آپ کو یہ حق ہرگز نہیں پہنچتا کہ کہیں بڑا کام سپرد کیا جا رہا ہے۔ یہ شکوہ کرنے کا شائد حق ہو کہ چھوٹا کام دے رہے ہو۔ اس لئے جو چھوٹا سمجھتے ہیں شوق سے بڑا کر کے دکھائیں۔ ایک نہیں، دس کا ٹارگٹ بنا لیجئے۔ دس نہیں ہزار کا ٹارگٹ بنا لیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا مگر کم سے کم ایک گاؤں کو اگلے سال کے اندر انشاء اللہ روحانی فتح کے ذریعہ تسخیر کرنا ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ آپ کی رپورٹوں میں ہمیشہ یہ واضح ذکر ہونا چاہئیے کہ آپ کی مجالس اس طرح بھی بڑھ رہی ہیں کہ مجلس انصاراللہ نے اس سال اتنی نئی مجالسِ انصاراللہ تبلیغ کے ذریعہ پیدا کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں

اس کے بعد آخری بات میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے عہد میں ایک چیز شامل ہے خلافت سے وابستگی۔ مَیں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔ میرا تجربہ ہے جماعت کے ان لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے خلافت کے معاملے میں بے ادبی اور گستاخی کی کہ بڑے بڑے گناہ والے بھی نیک انجام پا گئے لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی میں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ بھی تباہ ہوئے اور ان کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں۔ کیوں ایسا ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خلافت وہ خدائی رسی ہے جس

کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے۔ جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے اور خدا، عظیم خدا اگر ایک بندہ کی لغزشیں دیکھ کر اسے معافی دینا چاہے تو دیتا چلا جائے گا۔ کوئی نہیں جو روک سکے لیکن اگر کوئی اس کی رسی پر ہاتھ ڈالتا ہے اور اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے لئے یہی پیغام ہے ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مسیح موعود علیہ السلام کے بعد شاخ مثمرم وہ شاخ ہے جس پر ہمیشہ روحانیت کے پھل لگتے رہیں گے، وہ خلافت ہے۔ اس شاخ پر اگر کسی نے بدنظر کی تو یقیناً تباہ اور برباد کر دی جائے گی۔ خائب و خاسر کی جائے گی۔ وہ ہاتھ کاٹے جائیں گے جو بدنیتی سے اس کی طرف اٹھیں گے۔ اس لئے ہمیشہ کامل غلامی کے ساتھ خلافت کی اطاعت کا عہد کریں اور اس پر قائم رہیں۔'' ﴿۲۲﴾

اختتامی اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ گیارہ بج کر اٹھائیس منٹ پر مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ ''لاہور'' نے اپنے مخصوص لحن میں اپنی ایک نظم سنائی۔ اجتماع کے موقعہ پر علمی اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والوں میں حضور پُر نور نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا اختتامی خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے ایمان افروز اور عہد ساز اختتامی خطاب میں انصار کو سچے مومن کی نو قرآنی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی نہایت پُر اثر تلقین فرمائی اور پہلی صدی کے آخری دس سالوں کے بارہ میں ایک نہایت انقلاب آفریں پروگرام کا اعلان بھی فرمایا۔ حضور کے اس تاریخی خطاب کا خلاصہ حضور ہی کے الفاظ میں پیش ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

''سورۂ انفال کی پانچویں آیت یوں ہے۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مذکورہ بالا صفات رکھنے والے جن کا ذکر پہلی چار آیات میں آیا ہے۔ سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے لئے بڑے بڑے مدارج، بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگا کہ مومن دو قسم کے ہیں قرآنی

اصطلاح میں۔ ایک وہ جنہیں اس آیت میں اَلْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا کہا گیا ہے۔ سچے مومن۔ ایک وہ ہیں جو مومن تو ہیں مگر ان کے لئے قرآن کریم نے سچے مومن کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لفظاً نہ معناً۔

اس آیت میں سچے مومنوں کے لئے تین وعدے دیئے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ کے حضور ان کے درجات ہیں۔ ...... بخشش کا سامان جو یہاں کہا گیا، قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بخشش کے تین بنیادی سامان ہیں۔ ایک تو دعا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو انسان جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے اور پاتا ہے اور یہ تمام دوسرے سامانوں کی بنیاد ہے۔ دوسرے ہجرت ہے یعنی ہوائے نفس کی یلغار سے بچنا اور دنیا کی طرف مائل ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا اور ہر گندگی کو اپنے وجود سے نکال باہر کرنا اور کوشش کرنا کہ انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائے۔ بخشش کا تیسرا اصولی سامان جس کا قرآن عظیم میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مجاہدہ ہے۔ مجاہدہ اپنے نفس کے خلاف بھی ہوتا ہے اور مجاہدہ حقیقتاً ہر اُس طاقت کے خلاف ہے (اصطلاحی معنی میں) جو طاقت کہ انسان کو خدا سے دور لے جانے کی کوشش کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ میں نے بخشش کے سامان تمہارے لئے پیدا کر دیئے، میری ہدایت کے مطابق میری رضا کے حصول کے لئے ان سامانوں کو استعمال کرو اور میرے پیار کو حاصل کرو۔

تیسری چیز جس کا یہاں ذکر ہے وہ انعام مومنوں کو دیا جائے گا وہ رزق کریم ہے۔ محض رزق نہیں کہا۔ خدا تعالیٰ بڑا دیالو ہے اور سب ہی کو دیتا ہے۔ مومن ہو یا کافر کسی سے بخل نہیں کرتا۔ کسی کو بھوکا نہیں مارتا۔ ہر ایک کی سیری کا اس نے انتظام کیا ہے۔ کسی کو جاہل نہیں رکھنا چاہتا۔ ہر ایک کے لئے علم کے حصول کی طاقتیں اس نے مہیا کی ہیں۔ کسی کو ظلمات میں بھٹکتے دیکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کے لئے نور کے سامان اس نے پیدا کر دیئے۔ بندہ خود اپنے آپ کو ان چیزوں سے محروم کر لیتا ہے۔

پس اس آیت میں ایک تو سچے مومنوں کا ذکر ہے۔ دوسرے اشارۃً ان کا جو سچے مومن نہیں۔ تیسرے بنیادی طور پر سچے مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات مقرر کئے ہیں، ان کا ذکر ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا یہاں تین بنیادی ایسے انعامات کا ذکر ہے۔

یہاں یہ جو فرمایا کہ مذکورہ صفات رکھنے والے ہی سچے مومن ہیں۔ وہ صفات پہلی چار آیات میں یہ بتلائی گئی ہیں۔

نمبر (۱) یہ کہ سچے مومن تقویٰ کے حصول کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ تقویٰ کے معنی ہیں ایسے اعمال صالحہ بجالانا جن کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی امان، حفاظت اور پناہ میں آ جائے۔

دوسرے یہ فرمایا کہ سچے مومن وہ ہیں جو آپس میں اصلاح کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اصلاح یافتہ معاشرہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معاشرہ سے ہر قسم کی گندگی کو دور کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اور تیسرے یہ کہ تقویٰ کے حصول اور اصلاح کی کوشش، ان دو اغراض کے لئے سچا مومن اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں زندگی گذارتا ہے۔

اور چوتھے یہ کہ ایسا سچا مومن وہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس کا شعار ہوتا ہے۔......

پھر ان آیات میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ سچے مومن کی پانچویں صفت یہ ہے کہ پہلی چار باتوں کے حصول کے نتیجہ میں اس کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کا دل، اس کی روح اور اس کا سارا وجود خشیت اللہ سے بھر جاتا ہے۔

اور چھٹی صفت سچے مومن کی یہ بتائی کہ جب ان کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھاتی ہیں۔......

سچے مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھنے والا اور اسی سے سب کچھ پانے والا ہے۔ کامل توکل دو باتوں کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں مومن کی آٹھویں صفت یہ بیان ہوئی یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کہ وہ حقوق اللہ پورے طور پر ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ دل میں کھوٹ نہیں ہوتا، شرک کی ملونی نہیں ہوتی، غیر اللہ کی طرف کوئی رغبت نہیں ہوتی۔

اور نویں صفت ان کی یہ ہے وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ کہ اللہ کی مخلوق کے سب حقوق ادا کرنے کے لئے ہر وقت وہ تیار رہتے ہیں۔‘‘

حضور نے جماعت کی روحانی اور علمی ترقی کے لئے ایک عہد آفریں منصوبہ احباب کے سامنے رکھا۔ یہ منصوبہ تین بنیادی شقوں پر مشتمل تھا۔ پہلی شق علوم روحانی سیکھنے کے بارہ میں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو اور ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو اور جو ترجمہ جانتے ہوں وہ قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کی سعی کرے۔ منصوبہ کا دوسرا حصہ دنیوی علوم سیکھنے کے بارہ میں تھا۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دس سالوں میں ہمارا کوئی بچہ میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو۔ تیسرے حصّہ میں حضور انور نے جماعت کو اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو کر اپنے ماحول میں اصلاح یافتہ معاشرہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:

’’جب ہم ان آیات پر غور کرتے ہیں اور جب ہم سچے مومنوں کی وہ صفات اپنے سامنے رکھتے ہیں جو یہاں بیان ہوئی ہیں تو ہمارے سامنے ہمارا، جماعتِ احمدیہ کا اور اس کی ذیلی تنظیموں کا،

انصاراللہ، خدام الاحمدیہ کا پروگرام آجاتا ہے اور اسی کا اس وقت میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اعلان سے قبل یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کے سوسال پورے ہونے میں قریباً دس سال باقی ہیں اور میرے اس پروگرام کا تعلق اِن دس سالوں سے ہے۔

نمبرا۔ (۔ علوم روحانی کا سیکھنا، اس کے لئے پروگرام یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے ہر بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والا ہو۔ جب میں ہر بچہ کہتا ہوں تو میری مراد ہر احمدی بچہ سے ہے خواہ وہ شہر میں رہنے والا ہو، خواہ وہ دیہات میں رہنے والا ہو، خواہ وہ بڑی جماعتوں کا ایک طفل ہو، خواہ وہ ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہو کہ جہاں صرف ایک ہی خاندان احمدی ہے۔ جتنی جلد ممکن ہو سکے، ہر بچے کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھادیا جائے۔

ب۔ یہ علوم روحانی اور علوم قرآنی کے سیکھنے کے عنوان کے نیچے 'ب نمبرا' یہ ہے کہ عمر کے لحاظ سے ہر طفل، ہر خادم، ہر نیا احمدی، ہر پُرانا غافل احمدی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف متوجہ ہو۔

اور 'ب نمبر۲' یہ ہے کہ جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں، وہ قرآن کریم کے معانی اس کی تفسیر پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ جب ہم نے یہ کہا کہ ایک سچا مومن اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرتا ہے تو وہ شخص جو یہ جانتا ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ حکم کیا دیتا ہے، وہ اس کی کامل اطاعت کیسے کر سکے گا؟ دوسرے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیسے کر سکے گا جنہوں نے دنیا میں یہ اعلان کیا۔ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ کہ جو وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئی ہے میں صرف اُسی کی اتباع کرنے والے ہوں۔

تفسیر قرآن سیکھنے کے لئے (: یہ بات ضروری ہے کہ معلم حقیقی اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود جو تفسیر سکھائی ہمیں اس کا علم ہو۔ پس سارے تو نہیں (میں سمجھتا ہوں سارے نہیں سیکھ سکتے) مگر کثرت سے جماعت احمدیہ میں ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو اُن کتبِ حدیث کو پڑھنے اور جاننے والے ہوں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تفسیر پائی جاتی ہے اور اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے والے ہوں کہ وہ اس پیاری تفسیر کو ہر احمدی کے کان تک پہنچائیں گے۔ اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تفسیر کی۔... یعنی دو تفسیریں ہیں ایک وہ جو اللہ تعالیٰ نے سکھائی خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اور دوسری وہ تفسیر ہے جو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور کے نتیجہ میں خود کی۔ پھر اس کے بعد وہ تفاسیر ہیں جو چودہ سوسال پر پھیلی ہوئی ہیں اور چودہ سوسال میں پیدا ہونے والے نئے مسائل کو حل کرتی ہیں۔ اس وعدہ کے مطابق کہ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝

فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ ۙ لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ ؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ کہ ہر زمانہ میں ہر نسل کے لئے، اُس نسل کے نئے مسائل حل کرنے کی خاطر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والے خدا کی نگاہ میں جو مطہر ہوں گے، انہیں ایسی تفاسیر سکھائی جائیں گی اور یہ مطالعہ قرآن کریم کی عظمت ظاہر کرتا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ ہر بگڑے ہوئے ماحول میں جب انسان اپنے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو جائے تو انسان کی مدد کے لئے خدا اور محمدؐ کا قرآن ہی آتا رہا۔ آتا رہے گا (صلی اللہ علیہ وسلم)

پروگرام نمبر۲۔ یہ جو کہا گیا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش آیاتِ باری سے بھری ہوئی ہے، اس میں یہ حکم پنہاں ہے کہ جن علوم کو دنیوی علوم کہا جاتا ہے جن کا تعلق افلاک سے ہے، کیمیا سے ہے، طبیعات سے ہے، کھانے پینے کی اشیاء سے ہے، زراعت سے ہے، طب سے ہے وغیرہ وغیرہ۔ اُن میں بھی خدا کی آیات نظر آتی ہیں اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے اور ان کا بھی ایک مسلمان کے لئے سیکھنا ضروری ہے۔ اس لئے آج مَیں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعت میری خواہش کا احترام کرتے ہوئے، اپنی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اور دنیا پر احسان کرنے کی خاطر، خدا اور رسولؐ کی اطاعت میں دنیوی علوم بھی روحانی نور کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے سیکھنے کی کوشش کرے اور اِس دس سال میں یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا کوئی بچہ بھی میٹرک سے کم تعلیم کا نہ ہو۔ اِس کی ذمہ داری امرائے اضلاع پر ہے۔ تنظیم انصار اللہ پر ہے۔ تنظیم خدام الاحمدیہ پر ہے۔ جماعت پر ہے۔ پوری کوشش کریں کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک تک پڑھ جائے دس سال کے اندر اندر۔ اور پھر وہ بچے جب دسویں پاس کریں اور یہ پتہ لگے ہمیں کہ بعض بڑے ذہین ہیں تو ان کے آگے پڑھانے کا جماعت ذمہ لے، وہ انتظام کرے تا کہ خدا تعالیٰ نے جو اتنا بڑا ہم پر احسان کیا کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچے پیدا کر دیئے اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دیں، ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بننے والے ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے شکر گذار بندوں سے پیار کرتا اور وہ جو شکر نہیں کرتے اس کا، غصے کی نگاہ ان پر ڈالتا ہے۔

پروگرام کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت اسلام کے حسین اخلاق پر قائم ہو اور اصلاح یافتہ معاشرہ اپنے ماحول میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ معاشرہ کی برائیوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور معاشرہ کو برائیوں سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اور آپ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ جو کوئی

بھی معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کی کوشش میں ہو، اس کو آپ کا پورا تعاون حاصل ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَیں اخلاق کو کامل کرنے کے لئے بھی مبعوث ہوا ہوں۔ اِس وقت چند موٹی باتیں مَیں آپ کو بتا دوں۔ (۱) کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا (۲) کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہئے خصوصاً دیہاتی جماعتیں اس طرف متوجہ ہوں (۳) ہر احمدی اپنی بات کا پکا ہو۔ جو عہد کرے وہ پورا کرے۔ جو بات کہے اس کے مطابق اس کا عمل ہو۔ اور (۴) یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جو رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں، جماعت کے اندر یا باہر اس قسم کی رنجشیں نہ پیدا ہونے دے (۵) کوئی احمدی اپنے احمدی بھائی سے، نہ دوسرے بھائیوں سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔ (۶) اگر ان میں باہمی کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو جہاں تک قانونِ ملکی اجازت دیتا ہو، اُس اختلاف کو جماعتی مصالحت کے ذریعہ سے دور کیا جائے اور آپس کی رنجشیں ہرگز پیدا نہ ہونے دی جائے اور نہ کوئی تلخی پیدا ہونے دی جائے۔ (۷) کوشش کرو کہ پیار سے رہو (۸) کوشش کرو کہ پیار کے ساتھ دنیا کے دل خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا کے پیار کو حاصل کرلو گے۔ اگر تم خدا کے پیار کو حاصل کرلو گے تو ہر دو جہان کی نعمتیں تمہیں مل جائیں گی۔ پھر کسی اَور چیز کی تمہیں ضرورت نہیں رہے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔"

پھر حضور نے نمازوں کے بارہ میں اعلان فرمایا کہ کھانے سے قبل مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر ہوں گی۔ اختتام پر صدر محترم نے حضور انور کی خدمت میں کوائف حاضری پیش کئے تو حضور نے فرمایا:

"اِمسال جو مجالس اس اجتماع میں شریک ہوئی ہیں ان کی تعداد ۶۷۲ ہے اور گذشتہ برس کے مقابلہ میں ۱۸۵ کی زیادتی ہے۔ الحمد للہ۔ مگر یہ بھی تسلی بخش نہیں۔ سب جماعتوں کو یہاں آنا چاہئے۔ نمائندے بھیج کر۔ اب ہم عہد دہراتے ہیں۔" ﴿۲۳﴾

حضور کا یہ تاریخی خطاب گیارہ بج کر پچپن منٹ پر شروع ہوا اور پونے ایک بجے ختم ہوا۔ حضور اقدس نے اختتام پر عہد دہرایا اور دعا کے بعد احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر ایک بجنے میں دس منٹ پر رخصت ہو گئے۔ اس طرح مجلس کا بائیسواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۲۴﴾

بعض اہم امور

○ اس اجتماع میں ۸۳۷ مجالس میں سے ۶۷۲ مجالس شامل ہوئیں۔ یہ تعداد گذشتہ برس کی نسبت ۱۸۵ زیادہ ہے۔ حضور نے اس اضافے پر اظہارِ خوشنودی فرماتے ہوئے الحمد للہ کہا نیز فرمایا کہ یہ بھی تسلی بخش نہیں۔ سب جماعتوں کو نمائندے بھیج کر اجتماع میں شامل ہونا چاہئے۔

○ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء کی رات مجلس مرکزیہ نے پاکستان کے طول وعرض سے آنے والے انصار کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔ اس میں از راہِ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے شرکت فرمائی اور انصار کے ساتھ بیٹھ کر ما حضر تناول فرمایا۔ ﴿۲۵﴾

ڈیوٹی چارٹ سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء

نگران اعلیٰ: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

نائب: مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

شعبہ سٹیج۔ جلسہ گاہ لاؤڈ سپیکر

منتظم: مکرم بشارت احمد بشیر صاحب

نائبین: مکرم غلام نبی صاحب، مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب، مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب، مکرم عبداللطیف پریمی صاحب، مکرم محمد اکرم صاحب

معاونین: مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب وینس مربی لاہور، مکرم محمود احمد سعید صاحب، مکرم قریشی سعید احمد اظہر صاحب مربی شیخوپورہ، مکرم صوفی محمد امین صاحب مربی پیر محل، مکرم ناصر احمد صاحب نیرّ وکالت تبشیر

شعبہ خوراک

منتظمین: مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم مرزا خورشید احمد صاحب، مکرم مرزا انس احمد صاحب

نائبین: مکرم مرزا غلام احمد صاحب، مکرم مبارک مصلح الدین صاحب، مکرم مسعود احمد جہلمی صاحب، مکرم منیر احمد عارف صاحب

معاونین: مکرم قریشی ذکاء اللہ صاحب، مکرم شیخ برکت علی صاحب، مکرم جمال دین صاحب، مکرم چراغ دین صاحب نانبائی، طلباء جامعہ احمدیہ

شعبہ رہائش وعمومی مہمان نوازی

منتظم: مکرم محمد اسلم صابر صاحب

نائبین: مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب، مکرم سلطان اکبر صاحب

شعبہ فراہمی وتقسیم انعامات

منتظم: مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب

نائب منتظمین: مکرم صوفی خدا بخش صاحب، مکرم خواجہ جلال الدین صاحب

شعبہ استقبال

منتظم: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

نائبین: مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب، مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب

شعبہ حفاظت

منتظم: مکرم عبدالرشید غنی صاحب، مکرم ملک محمد رفیق صاحب

نائبین: مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب، مکرم ملک محمد اشرف صاحب، مکرم محمد شریف ڈھلوں صاحب، مکرم رانا فضل محمد صاحب، مکرم سراج دین ڈوگر صاحب

شعبہ طبی امداد

منتظم: مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

نائبین: مکرم عبدالحفیظ خان صاحب، مکرم بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب، مکرم لطف الرحمان شاکر صاحب، مکرم ضیاء الدین حمید صاحب، مکرم ظریف احمد صاحب

معاون: مکرم منیر احمد رشید صاحب

شعبہ صفائی و آب رسانی

منتظم: مکرم مولوی محمد صدیق صاحب

نائبین: مکرم محمد اسماعیل اسلم صاحب

معاونین: مکرم قاضی محمد یوسف صاحب، مکرم ملک سلیم اللہ صاحب، مکرم محمد عبداللہ راجوری صاحب، مکرم مبارک احمد خان صاحب

شعبہ نظم وضبط (اور اوقاتِ اجتماع میں پانی پلانا)

منتظم: مکرم منور احمد خالد صاحب

نائبین: مکرم عبدالرزاق صاحب، مکرم مرزا عبدالرشید صاحب

شعبہ پروگرام

منتظم: مکرم حبیب اللہ خان صاحب

نائبین: مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب، مکرم سلطان محمود انور صاحب مربی کراچی

شعبہ انتظام تقسیم ٹکٹ

منتظم: مکرم فضل الٰہی انوری صاحب

نائبین: مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب، مکرم سردار بشیر احمد صاحب، مکرم چوہدری رشید الدین صاحب، مکرم سید شمس الحق صاحب

معاونین: مکرم سید جواد علی شاہ صاحب، مکرم میجر عبد الحمید شرما صاحب، مکرم غلام مصطفٰی صادق صاحب، مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب، مکرم شیخ نصیر الدین صاحب، مکرم راجہ نصیر احمد ناصر صاحب، مکرم عبد اللطیف خان صاحب، مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب بی اے، مکرم چوہدری محمد صادق صاحب، مکرم مرزا فضل الرحمٰن صاحب، مکرم محمد رفیع ناصر صاحب، مکرم جلال الدین قمر صاحب۔

شعبہ اشاعت وریکارڈ

منتظم: مکرم ملک یوسف سلیم صاحب

نائب: مکرم عبد الرحمان شاکر صاحب

معاونین: مکرم سید سجاد احمد صاحب، مکرم مولوی نصر اللہ ناصر صاحب، مکرم عبد الرشید منہاس صاحب

شعبہ قیادت عمومی

منتظم: مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب

نائب: مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب

معاونین: کارکنان دفتر مرکزیہ

شعبہ ماہنامہ انصار اللہ

منتظم: مکرم سید عبد الحئی شاہ صاحب

شعبہ حاضری اجتماع

منتظم: مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر

معاون: مکرم شیخ بشارت احمد صاحب

تعلیمی وتربیتی منصوبہ کے متعلق صدر محترم کا خط

بخدمت مکرم ناظم صاحب، زعیم اعلیٰ صاحب وزعیم صاحب انصار اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۷۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری تقریر میں تمام امراء۔ تمام جماعتوں۔ مجالس انصار اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکید فرمائی تھی کہ

۱۔ ہر احمدی بچہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھے۔

۲۔ جو احباب قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھے وہ قرآن کریم ناظرہ پڑھیں۔ جو ناظرہ جانتے ہوں وہ ترجمہ پڑھیں اور جو ترجمہ جانتے ہوں وہ تفسیر سیکھیں

۳۔ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک پاس کرے۔

۴۔ تمام احمدی احباب اسلامی اخلاق کے پابند ہوں۔

یہ خاص پروگرام مختصر طور پر اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اکتوبر کے صفحہ اول پر شائع ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں مورخہ ۱۲ نومبر عاملہ مرکزیہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں قرار پایا کہ تمام مجالس انصاراللہ کو لکھا جائے کہ ہر مقام کی مجلس، جماعت احمدیہ کے عہدیداران اور خدام الاحمدیہ سے مل کر جائزہ لیں کہ حضور کے ارشادات کی تعمیل کس طریق سے کی جائے۔

جملہ ممبران انصاراللہ کو توجہ دلائی جائے کہ اپنے گھروں کی طرف توجہ کریں اور دیکھیں کہ ان کے اہل وعیال اور دیگر عزیز جو ان کے گھروں میں رہائش رکھتے ہیں، ان میں کس حد تک اس پروگرام کو رائج کرنے کی گنجائش ہے۔ اپنے افراد خانہ کے مکمل کوائف جمع کر کے مجلس مقامی ان کیلئے پروگرام تجویز کرے نیز اپنے انصار کی تعلیم کا بھی پروگرام بنایا جائے جو قرآن کریم نہیں جانتے۔

ہر مجلس قومی اخلاق سنوارنے کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز کرے۔ اہالیان ربوہ خصوصیت سے اس طرف توجہ دیں۔ محترم زعیم اعلیٰ صاحب ربوہ ایک سکیم تیار کریں اور مرکز میں بھجوائیں۔

جماعت کے دوستوں کے آپس کے تعلقات بہتر اور اسلامی طریق کے مطابق ہونے چاہئیں۔

ایسے نوجوان جو سیدھے راستہ سے بھٹک رہے ہوں، اُن کی تربیت کی طرف فوری اور خصوصی توجہ دیں۔

ہر مجلس مندرجہ بالا امور کی مفصل رپورٹ تیار کر کے ایک ماہ کے اندر اندر مرکز کو ارسال کرے۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ ضلعی سطح پر مکمل منصوبہ مکرم امیر صاحب ضلع کی نگرانی میں بنایا جائے گا جس میں ناظم ضلع انصاراللہ اور قائد ضلع خدام الاحمدیہ بھی شامل ہونگے۔“

سالانہ اجتماع کے بارہ میں چند تاثرات

خطوط بنام صدر محترم

۱۔ حضرت بابو قاسم الدین صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع سیالکوٹ

”ہمارا سالانہ اجتماع انصاراللہ ۱۹۷۹ء اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑا کامیاب، بابرکت، بارونق، پُرامن رہا، الحمدللہ۔ مبارک ہو، مبارک ہو، مبارک ہو۔

اجتماع پر ہمارے ضلع کی نمائندگی مجالس انصار اللہ ۱۱۳ میں سے ۹۵ اور وصولی چندہ مجلس ۱۰۰ فیصدی رہی۔ یہ بیداری اللہ کی توفیق اور آپ کی مقبول دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین والی زندگی حاصل ہو۔ آمین

آپ کے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے عملے نے بھی نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ ان کا ان ایام میں حسنِ سلوک، خندہ پیشانی سے پیش آنا بہت قابلِ تعریف رہا۔ الحمدللہ۔ ان سب کو میری طرف سے مبارک باد دی جائے''۔

اس خط پر صدر محترم نے یہ نوٹ تحریر کیا۔

''جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اصل مبارک باد کے تو آپ مستحق ہیں جن کی انتھک محنت کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سیالکوٹ کو نمایاں ترقی کی توفیق بخشی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ''

۲۔ مکرم میاں ناصر علی صاحب تھیم برجی والا جھنگ صدر

''آپ کے اختتامی پُر ولولہ اور درد انگیز جان بخش خطاب نے دلوں کو ہلا دیا اور عجیب رنگِ ایمان بخشا۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ. بَارَکَمُ اللّٰہ تَعَالٰی. فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ.

آنمکرم کی دل کی تاریں محسن اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قلبِ اطہر کی مقدس تاروں سے ہم آہنگ ہیں''۔

۳۔ مکرم قاضی محمد اسحاق بسمل صاحب ملتان کینٹ

''انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کی غیر معمولی اور شاندار کامیابی پر خاکسار کی طرف سے تحفہ مبارک باد قبول فرمایئے''۔

۴۔ مکرم رانا حمید اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ خوشاب

''الحمدللہ ہمارا سالانہ اجتماع غیر معمولی کامیابیوں اور برکات کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس کی غیر معمولی کامیابی پر ہدیہ مبارک قبول ہو۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں حضورِ انور کے ارشادات اور آپ کے مجوزہ لائحہ عمل اور ٹارگٹ کے مطابق کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''

۵۔ مکرم سید سجاد احمد صاحب رحمت بازار ربوہ

''آنمکرم کی صدارت میں پہلے کامیاب اجتماع پر دلی مبارک دیتا ہوں۔ باوجود بعض پابندیوں کے یہ اجتماع بفضلہٖ تعالیٰ بڑا اثر انگیز اور بابرکت رہا۔ ۲۷ کی شام ۴ بجے والا سوال و جواب کا پروگرام۔ شیخوپورہ کے حالات۔ تیسرے دن والے سوالات کے جوابات والا پروگرام بھی بہت اچھا رہا۔ آپ کا آخری خطاب قابل

مبارکباد ہے۔و الاجر علی اللّٰہ“.

سالانہ رپورٹ بابت سال ۱۹۷۹ء

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں خدا کے فضل سے مجلس نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی ۔محترم صدر صاحب مجلس کے ارشاد کی تعمیل میں مجالس کو کارکردگی سے آگاہ رکھنے کے لئے ماہنامہ انصاراللہ میں ۱۹۷۹ء کی سالانہ رپورٹ شائع کی گئی۔اس رپورٹ سے مختلف شعبہ جات کی سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی پڑتی ہے۔ یہ رپورٹ ماہنامہ انصاراللہ نومبر دسمبر ۱۹۷۹ء سے ذیل میں درج کی جاتی ہے تا احباب کے سامنے اس دور کی سرگرمیوں کی کچھ جھلک نمایاں ہو سکے۔

رپورٹ قیادت عمومی

سب سے پہلا کام جونئی مجلس عاملہ کے تقرر کے فوراً بعد کیا گیا، وہ سالانہ لائحہ عمل کی تیاری تھی۔قائدین کرام کی طرف سے جو لائحہ عمل تجویز ہوا، اسے مجلس عاملہ مرکزیہ کی منظوری کے بعد طبع کروا کر مجالس کو بھجوایا گیا۔اس کے بعد لائحہ عمل کی روشنی میں مجالس کے لئے ضروری ہدایات مرتب کر کے انہیں ایک کتابچہ کی صورت میں مجالس کو بھجوائی گئیں تا اس کی روشنی میں سارا سال اپنی کارگزاری کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

دفتری کارروائی مکمل کرنے کے بعد میدانِ عمل کی طرف توجہ دی گئی۔سب سے پہلے ۹ فروری کو ناظمین اعلیٰ ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ کا ایک اجلاس دفتر مرکزیہ میں طلب کیا گیا۔اس اجلاس میں صدر محترم نے کوائف کی روشنی میں مجالس کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کام کا طریق کار واضح کیا۔

عرصہ زیر رپورٹ یعنی گزشتہ نو ماہ میں صدر محترم نے پینتیس مقامات کا دورہ کیا جس میں صوبہ ہائے سرحد، سندھ اور پنجاب کے متعدد شہر اور دیہات شامل ہیں۔صدر محترم کے علاوہ مرکزی نمائندگان اور قائدین مرکزیہ نے بھی بکثرت دورے کیے تا کہ قلیل مدت میں پاکستان کی اکثر مجالس سے مؤثر رابطہ ہو سکے۔

ان دوروں میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ،مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد،مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف ،مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب ،مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب،مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے اسماء گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اسی طرح مکرم محمد اسلم صابر صاحب کے علاوہ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب قائد عمومی اور نائب قائد صاحب عمومی نے بھی بعض مقامات کے دورے کر کے زعمائے کرام کے کام کا مفصل جائزہ لیا اور انہیں آئندہ کے لئے مفید ہدایات دیں ، جماعت کے خوردو کلاں کی تربیت کے علاوہ اصلاح وارشاد کے کام پر زور دیا گیا اور سوال و جواب کی مجالس منعقد کی گئیں اور حاضرین کو مرکز احمدیت میں تشریف لانے کی دعوت دی گئی تا کہ انہیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے علمی اور عملی پہلو اپنی

آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملے۔ان سوال و جواب کی مجالس کے بہت خوش کن نتائج نکلے۔

مرکزی دوروں سے ضلعی اور علاقہ کی اکثر مجالس کے نمائندگان بھی استفادہ کرتے رہے۔گزشتہ نو ماہ اس قسم تربیتی مجالس کی تعداد ۹۵ ہے جبکہ گزشتہ سال کے تیرہ ماہ کی تعداد ۳۳ تھی۔

کچھ اضلاع یا مجالس میں یہ محسوس کر کے کہ بعض عہدیداران اخلاص اور نیک خواہشات اور ایک حد تک کوشش کے باوجود یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ نتیجہ خیز کام کر سکیں، مجلس کے کام کو مستعد کرنے کی خاطر ایسے عہدیداروں کو یا تو تبدیل کر دیا گیا یا ان کے ساتھ معاون یا نائبین مقرر کر دیئے گئے۔یہ اقدامات بہت مؤثر ثابت ہوئے۔اسی طرح بعض اضلاع کی (جہاں مجالس کی تعداد زیادہ تھی) حلقہ بندی کر دی گئی اور نگران حلقہ مقرر کئے گئے۔یہ قدم بھی انتظام کو بہتر بنانے میں ممد ثابت ہوا۔

ان کوششوں کے نتیجہ میں سال رواں کے نو ماہ میں جو ماہوار رپورٹیں دفتر میں موصول ہوئیں ان کی تعداد ۱۲۶۲ ہوگئی جب کہ گذشتہ سال بارہ ماہ میں کل ۸۹۷ رپورٹیں موصول ہوئی تھیں۔دفتر مرکزیہ کی طرف سے گذشتہ ماہ میں ۱۴۰۲۰ خطوط بیرونی مجالس کو بھیجے گئے جبکہ گذشتہ سال بارہ ماہ میں یہ تعداد ۱۳۳۴۱ تھی۔

گزشتہ سال مرکزی اجتماع کے پہلے روز ۴۸۷ مجالس کے ۱۰۲۲ نمائندگان اور ۲۴۰۳ اراکین شامل ہوئے تھے۔امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خصوصی توجہ،خطبہ جمعہ اور دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فضل فرمایا اور اجتماع کے پہلے روز ۵۹۰ مجالس کے ۱۲۸۸ نمائندگان اور ۲۵۱۶ اراکین شامل ہوئے۔اس اجتماع کی کامیابی میں جماعت کے تمام اداروں کی کوشش کا بہت بڑا حصہ ہے جنھوں نے اپنے محبوب کی آواز سن کر دل و جان سے لبیک کہتے ہوئے انتھک محنت سے کام کیا۔حسب ذیل اداروں نے پُر اخلاص تعاون کیا۔

۱۔نظارت اصلاح وارشاد جن کی ہدایت پر مربیان نے غیر معمولی حسن کارکردگی کا ثبوت دیا۔

۲۔نظامت ارشاد وقف جدید

۳۔مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رپورٹ صف دوم از جنوری ۱۹۷۹ء تا اگست ۱۹۷۹ء

مجالس مقامی:

(۱) اوسطاً ۱۰۹ مجالس نے ماہانہ رپورٹ بروقت بھجوائی۔جبکہ گزشتہ سال یہ اوسط ۸۱ تھی۔اوسطاً ۸۸ مجالس نے صفِ دوم کے کوائف درج کیے جبکہ گزشتہ سال یہ اوسط ۶۱ تھی۔

(۲) دوران سال ۵۰ مجالس کے ۳۹۴ انصار سائیکل سفر برائے ملاپ و خدمت خلق میں شریک ہوئے۔

(۳) دورانِ سال ۴۳ مجالس کے ۸۹ انصار نے بائیسکل خریدے جبکہ گزشتہ سال سترہ مجالس کے ایک

سوستائیس انصار نے سائیکل خریدے۔

ناظمین اضلاع:

اضلاع میں سے فیصل آباد، گجرات، کراچی، سیالکوٹ کے کام کے بعض حصے قابل ذکر ہیں۔

فیصل آباد ضلع میں صف دوم کے کوائف کی تکمیل ہوئی۔ ۵۷ نئے سائیکل خریدے گئے۔ ۳۵ انصار نے سائیکل چلانا سیکھا۔ ۹۷ انصار سائیکل سفر برائے ملاپ وخدمت خلق کے ۸۸ وفود میں شامل ہوئے اور ۱۷۱ دیہات سے ملاپ کیا اور کل ۱۷۰۵ کلومیٹر فاصلہ طے کیا۔

ضلع گجرات میں بھی صفِ دوم کے کوائف کی تکمیل ہوئی۔ ۹ انصار سائیکل سفر برائے ملاپ وخدمتِ خلق کے ۸ وفود میں شامل ہوئے اور ۹ دیہات سے ملاپ کیا نیز ناظم ضلع صاحب نے ضلعی چار مراکز تجویز کئے اور انصار کو تحریک کی کہ وہ سائیکلوں پر اپنے اپنے مرکز میں پہنچیں۔ اس سفر میں ۱۳ مجالس کے انصار نے شرکت کی۔

ضلع کراچی میں صفِ دوم کے انصار کے کوائف اکٹھے کئے گئے۔ چار مجالس کے ۳۲ انصار سائیکل سفر برائے ملاپ وخدمتِ خلق کے وفود میں شامل ہوئے۔ چار مختلف مواقع پر صف دوم کے انصار سائیکل پر سفر کر کے مختلف مقررہ مراکز میں جمع ہوئے۔

ضلع سیالکوٹ میں ۵۴ مجالس کے سائیکل سوار انصار کو شمار کیا گیا۔

مرکزی شعبہ کا کام

(۱) مجالس مقامی اور ناظمین اضلاع کی ماہانہ رپورٹوں پر تبصرہ لکھا گیا۔

(۲) مجالس کو ہر ماہ بذریعہ سرکلرز ضروری ہدایات بھجوائی گئیں

(۳) ناظمین اضلاع کے سہ ماہی اجلاسوں میں جائزہ پیش کر کے ان کو کام کی طرف توجہ دلائی گئی۔

(۴) صف دوم سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایات سائیکلوسٹائل کر کے ناظمین ضلع اور مجالس مقامی کو بھجوائی گئیں۔

دورہ جات

(۱) کراچی: ناظم صاحب ضلع اور زعمائے اعلیٰ سے مل کر ان کو کام کے متعلق ہدایات دیں۔

(۲) فیصل آباد: عہدیداران ضلع کے اجلاس میں شرکت کی اور ہدایات دیں۔

(۳) سرگودھا: عہدیداران ضلع کے اجلاس میں شرکت کی اور ہدایات دیں۔

(۴) لاہور: شاہدرہ، ہانڈو گوجر اور پتوکی نیز ضلع لاہور اور ضلع قصور کی مجالس کے عہدیداران سے مل کر ان کو ہدایات دیں اور کام کا جائزہ لیا

(۵) ربوہ میں ضلع جھنگ کے عہدیداران کے اجلاس میں شرکت کی۔ان کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔

رپورٹ قیادت تربیت

مکرم صدر صاحب مجلس کی راہ نمائی میں مطبوعہ ہدایات جملہ مجالس میں پہنچا کر عمل پیرا ہونے کے لئے تلقین کی گئی۔کام کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

(۱) مجالس کی آمدہ رپورٹوں پر حسب موقعہ تبصرہ کیا جاتا رہا۔قائدین کی میٹنگوں میں شرکت کی گئی۔
(۲) ہفتہ تربیت کے لئے دو مضمون اور دو ورقہ پمفلٹ کے لئے مضمون لکھ کر دیا گیا۔
(۳) قائد صاحب تربیت نے تیس خطبات نکاح و جمعہ دیئے۔
(۴) درس قرآن کریم احادیث و کتب سلسلہ کی تعداد ۲۱۵ ہے۔
(۵) تربیتی و تبلیغی تقاریر کی تعداد ۹۸ ہے۔
(۶) رفع تنازعات کی تعداد پانچ ہے۔ایک جگہ کئی سال پرانا تنازعہ حل ہوا۔الحمدللہ
(۷) شائع ہونے والے تربیتی مضامین کی تعداد انیس ہے۔
(۸) قیادت تربیت کے سات سرکلر مجالس کے لئے بھیجے گئے۔
(۹) مرکز سلسلہ ربوہ میں گیارہ محلّہ جات میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔
(۱۰) مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام تینتیس مقامات کا دورہ کیا گیا۔

رپورٹ قیادت اصلاح وارشاد

آغاز میں قیادت ہٰذا کے قائد مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر تھے۔بعد ازاں ان کے رخصت پر جانے کی وجہ سے صدر محترم نے حضور کی منظوری سے مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب کو قیادت ہٰذا کا قائد مقرر کیا اور مولوی عبدالرشید صاحب رازی ان کے نائب مقرر ہوئے۔

قیادت ہٰذا دورانِ سال مجالس کی آمدہ رپورٹوں پر حسب ضرورت ہدایات بھجواتی رہی۔اس بات پر زور دیا گیا کہ مجالس بیعتوں کا ٹارگٹ مقرر کر کے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اس پر مجلس کراچی نے لبیک کہتے ہوئے اپنا ٹارگٹ ایک ہزار بیعت مقرر کیا جو اگرچہ پورا تو حاصل نہیں کر سکے تاہم انہوں نے اس سال ۱۵۲ بیعتیں کروائیں۔دوسرے نمبر پر فیصل آباد رہا جہاں ۴۶ بیعتیں ہوئیں۔۔ضلع شیخوپورہ کے ناظم صاحب نے اس لحاظ سے ایک اچھی مثال کی کہ انہوں نے کئی مجالس کے انصار سے فرداً فرداً وعدے لئے کہ دوران سال وہ کتنے افراد زیر تبلیغ رکھیں گے۔

اصلاح وارشاد کے میدان میں دوسری قابلِ ذکر مجالس جنہوں نے اپنی کوشش کو بہتر رنگ میں منظّم کیا،

حسب ذیل ہیں۔

(۱) سیالکوٹ (۲) لاہور (۳) گوجرانوالہ (۴) صوبہ سرحد میں بھی پہلے کی نسبت نمایاں بیداری رہی۔
(۶) راولپنڈی (۷) گجرات (۸) سرگودھا (۹) ساہیوال (۱۰) ٹوبہ ٹیک سنگھ

وقفِ عارضی کی بابرکت تحریک کے متعلق مجالس کو انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی توجہ دلائی گئی جس پر مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور سے ایک درجن کے قریب واقفین عارضی کے فارم مرکز میں موصول ہوئے۔

عہدیدارانِ قیادت کی طرف سے چھ شہری اور گیارہ دیہاتی مجالس کے دورے کئے گئے۔ قیادت کے کام کے علاوہ اس دوران ماہنامہ انصاراللہ کے نئے خریدار بنائے گئے۔

صدر محترم نے اس سال پاکستان کی مختلف شہری اور دیہاتی مجالس کے متعدد دورے کئے جہاں اردگرد کی دوسری مجالس کے زعما بھی مدعو کئے گئے۔ بعدازاں بذریعہ خصوصی سرکلر مجالس کو توجہ دلائی گئی کہ وہ صدر محترم کی ہدایات پر عمل کرنے کے بعد نتائج سے آگاہ کریں۔

صدر محترم نے جب اس سال کے شروع میں صوبہ سرحد کا دورہ کیا تو وہاں انصاراللہ اور جماعت کے دیگر سرکردہ دوستوں سے مشورہ کے بعد ایک جائزہ کمیٹی مقرر کی گئی جو ایسا معین طریق کار طے کرے جس سے اصلاح وارشاد کے کام میں نمایاں ترقی ہو۔ اسی موقعہ پر بعض مخلصین نے اپنی رضا کارانہ خدمات بھی پیش کیں۔ اس کام کی مسلسل نگرانی اور وقتاً فوقتاً اسے تازہ رکھنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ چند بار مرکزی نمائندگان کے دورے کروائے جائیں چنانچہ اس سکیم کے تحت پہلا دورہ خود صدر مجلس نے کیا جو جنوبی صوبہ سرحد کا تھا۔ الحمدللہ کہ اس کے نیک نتائج ظاہر ہوئے۔ بعدازاں ایک خصوصی وفد جو مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید پر مشتمل تھا، اگست کے آخر میں صوبہ سرحد کے ایک ہفتہ کے دورہ پر بھجوایا گیا۔ اس وفد نے متعدد جگہوں پر دن کو تبلیغی مجالس منعقد کیں اور رات کو سلائیڈز دکھائیں۔ اس دورہ کا نتیجہ نہایت اچھا نکلا اور ان گم گشگان میں سے کئی جو بظاہر جماعت سے کٹ چکے تھے، بفضلِ تعالیٰ ازسرنو جماعت سے آملے۔ اس اہم کام کی نگرانی جس میں اصلاح وارشاد اور تربیت دونوں شامل ہیں خصوصی طور پر مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد کے سپرد کی گئی۔ قیادت ہذا کی طرف سے رابطہ رکھ کر اس کام کو آگے بڑھانے کی کوشش جاری رہی۔

تبلیغی مجالس کے لحاظ سے مجلس کراچی سب سے زیادہ سرگرم عمل رہی۔ اس کے بعد فیصل آباد اور شیخوپورہ عمدہ کام کرتے رہے۔ صدر محترم کی ہدایت پر ان مجالس کے حوالہ سے اوران کا نمونہ بتلا کر پاکستان کی بارہ بڑی بڑی شہری مجالس میں سے ہر ایک کو اس کے رقبہ اور آبادی کو ملحوظ رکھتے ہوئے تبلیغی مجالس کا ٹارگٹ بھجوایا گیا

چنانچہ حیدرآباد، ڈیرہ غازی خان، ملتان، لاہور، جھنگ، جہلم اور پشاور کی مجالس نے اس مرکزی ہدایت پر عمل کیا۔

ہفتہ تربیت و اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں قائد صاحب اصلاح وارشاد نے دو مضامین بعنوان ''خلافت کی برکات'' اور احمدیت کی تائید میں الٰہی نشانات'' لکھے جو شائع ہو کر تمام مجالس کو پہنچائے گئے۔ علاوہ ازیں ایک تربیتی دو ورقہ بعنوان ''بڑوں کا ادب'' بھی لکھا۔ مجلس مرکزیہ کے ماہانہ سرکلرز میں بھی وقتاً فوقتاً قیادت کی طرف سے نوٹ لکھا جاتا رہا۔

رپورٹ قیادت تعلیم

(۱) قیادت تعلیم کے پروگرام میں یہ امر شامل ہے کہ انصار میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا ذوق پیدا کیا جائے۔ اس طرح مطالعۂ کتب حضرت مسیح موعود کی طرف انہیں توجہ دلائی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے سہ ماہی امتحانوں کا انتظام کیا جاتا رہا۔ ہر سہ ماہی کے لئے ایک ربع قرآن کریم اور حضرت مسیح موعودؑ کی ایک کتاب بطور نصاب مقرر کی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ عام دینی امور سے واقفیت بہم پہنچانے کے لئے مجلس کی شائع کردہ بنیادی معلومات کا رسالہ بھی امسال شامل نصاب کیا گیا۔ قرآن کریم کے پارہ ۱۹ کا نصف آخر اور پارہ ۲۰ کا نصف اوّل اور کتب میں تجلیات الٰہیہ، کشف الغطاء، فتح اسلام اور سبز اشتہار شامل نصاب کی گئیں۔ بنیادی نصاب کا رسالہ ختم ہو چکا تھا اس لئے اس کے دوسرے ایڈیشن کا اہتمام کیا گیا۔ صدر محترم کی ہدایت کے مطابق بعض علماء سے اس پر نظر ثانی کروائی گئی تا کہ رسالہ زیادہ مفید ہو سکے۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد۔ مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور مکرم مبشر احمد صاحب راجیکی نے نظر ثانی کے کارِ خیر میں حصّہ لیا۔ صدر محترم نے خود بھی ذاتی دلچسپی لے کر مسودہ کی ترمیم و اصلاح فرمائی۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ نے کتابت کے بعد مسودہ کو بالاستیعاب پڑھا اور مزید بہتر بنایا۔

سالِ رواں میں چار مرکزی امتحان ہوئے۔ پہلا سہ ماہی امتحان مارچ میں ہوا جس میں ۹۵ مجالس کے ۹۸۴ انصار نے حصہ لیا۔ گزشتہ سال پہلی سہ ماہی میں ۴۶ مجالس کے ۱۶۲۷ انصار نے حصہ لیا تھا۔ اس طرح سال گزشتہ کے مقابلہ میں پہلی سہ ماہی میں بلحاظ تعداد مجالس اور تعداد انصار نمایاں ترقی ہوئی۔ دوسری سہ ماہی کا امتحان جون میں ہوا۔ اس میں ۸۰ مجالس کے ۸۸۶ انصار نے حصہ لیا۔ گذشتہ سال دوسری سہ ماہی میں ۴۳ مجالس کے ۶۳۱ اراکین نے حصہ لیا تھا۔ تیسری سہ ماہی کا امتحان ستمبر میں ہوا۔ گزشتہ سال کی سہ ماہی سوم میں ۴۷ مجالس کے ۶۷۵ انصار نے حصہ لیا تھا۔ سہ ماہی چہارم میں ۵۱ مجالس کے ۶۲۳ ۵ انصار شریک ہوئے تھے۔

(۲) امتحانات کے علاوہ قیادت تعلیم کی طرف سے ۲۵ مختصر نوٹ تعلیم القرآن اور مطالعہ کتب حضرت

مسیح موعودؑ کی طرف توجہ دلانے کے لئے شائع کئے گئے۔

(۳) مرکز کے ماہانہ سرکلرز میں حسب ضرورت مجالس کو ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔اس کے علاوہ ناظمین اضلاع کو خطوط کے ذریعہ مطلع کیا گیا کہ ان کی کتنی مجالس کے کتنے اراکین نے امتحانات میں حصہ لیا۔ سالِ رواں کے شروع میں تمام ناظمین اضلاع کو سالِ گزشتہ میں شریک ہونے والی مجالس اور اراکین کی تعداد سے مطلع کیا گیا تا کہ انہیں علم ہو کہ ان کے ضلع کی پوزیشن کیا ہے۔ناظمین اضلاع کے اجلاسات میں بھی ناظمین کو ان کے ضلع کی پوزیشن سے آگاہ کیا گیا۔اسی طرح اپریل کے مہینہ میں زعماء ضلع جھنگ کا ایک خصوصی اجلاس ربوہ میں منعقد ہوا اور زعماء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔نیز ان کی راہ میں جو مشکلات پیدا ہوئیں، ان کا علم حاصل کر کے ان کی رہنمائی کی گئی۔

(۴) بیرونی مجالس کی ماہانہ رپورٹوں پر حسب ضرورت تبصرہ لکھا گیا اور زعماء کی رہنمائی کی گئی۔

(۵) ماہانہ رپورٹوں کے مطابق مجالس میں جو کام ہوا وہ کچھ اس طرح ہے۔

	سال رواں	سال گزشتہ
ترجمہ قرآن کریم سیکھنے والے	۲۷۶	۲۱۳
ناظرہ پڑھنے والے	۷۴۲	۳۶۷
قاعدہ پڑھنے والے اراکین	۱۴	۱۳۰
حفظ قرآن میں حصہ لینے والے	۴۷	۔
کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ کرنے والے	۳۲۵	۲۲۶

مندرجہ ذیل مجالس کی کارکردگی تسلی بخش رہی:

(۱) ناظم آباد کراچی (۲) مارٹن روڈ کراچی (۳) اسلامیہ پارک لاہور (۴) ماڈل ٹاؤن لاہور
(۵) دارالذکر لاہور (۶) فیصل آباد (۷) ربوہ

دیہاتی مجالس میں سے گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کا کام اچھا رہا۔

قیادت تعلیم کے پروگرام میں اطفال الاحمدیہ کا ایک انعامی مقابلہ کرانا بھی شامل ہے اس سلسلہ میں تین مرتبہ الفضل میں اعلان کیا گیا۔یہ انعامی مقابلہ اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر منعقد ہوا۔اول و دوم آنے والوں کو بالترتیب ۱۲۰ اور ۶۰ روپے بطور انعام مجلس کی جانب سے پیش کئے گئے۔امسال اس مقابلہ میں ۱۵ اطفال نے حصہ لیا۔

رپورٹ قیادتِ ذہانت وصحت جسمانی

قیادت ذہانت وصحت جسمانی نے اس سال مجالس کی توجہ دلائی کہ وہ ایک تو اجتماعی پکنک کا پروگرام

بنائیں ۔ دوسرے اراکین انصار اللہ کو صبح سیر کی عادت اپنانے کی تحریک کریں ۔مندرجہ ذیل مجالس نے پکنک منائے جانے کی معین رپورٹیں بھجوائیں ۔

مارٹن روڈ کراچی ، ناظم آباد کراچی ، اسلامیہ پارک لاہور، ماڈل ٹاؤن لاہور، فیصل آباد، سکھر، گجرات، پشاور، کوئٹہ، بہاولپور، منڈی بہاؤالدین، بھون، کوٹلی افغاناں، سرائے عالمگیر، گکھڑ ۔

صبح کی سیر: انصار میں صبح کی سیر کی عادت ڈالنے کے لئے یہ تجویز تھی کہ جو انصار اکثر صبح کی سیر کرتے ہوں ان کے نام مرکز میں ریکارڈ کیے جاویں اور دوسرے انصار کو جو ابھی سیر نہیں کرتے ،ترغیب دی جائے۔اپنی رپورٹس میں تیرہ مجالس نے لکھا کہ ان کے انصار صبح کی سیر کرتے ہیں مگر مندرجہ ذیل چار مجالس نے انصار کی فہرست بھجوائی ۔

معین الدین پور گجرات، منڈی بہاؤالدین، گجرات شہر، ماڈل ٹاؤن لاہور

رپورٹ قیادتِ مال

(۱) گزشتہ سال شوریٰ نے مجلس کا بجٹ محاصل خالص دو لاکھ ستتر ہزار روپے تجویز کیا تھا جو ۱۹۷۸ء کے بجٹ دو لاکھ انتالیس ہزار روپے کے مقابل اڑتیس ہزار روپے زائد تھا۔ یہ بجٹ خدا کے فضل سے پورا ہو گیا۔

(۲) گزشتہ سال سالانہ اجتماع تک ۷۲۰ مجالس کے بجٹ تشخیص ہوئے تھے جب کہ امسال اس وقت تک ۷۸۰ مجالس کے بجٹ تشخیص ہو چکے تھے گویا سال گزشتہ کے مقابل ۶۰ مجالس کے زائد بجٹ تشخیص ہوئے ۔

(۳) مجالس سے ۱۵۴۷ خطوط موصول ہوئے اور ۶۹۸۹ خطوط مرکز سے بھجوائے گئے ۔

(۴) روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں تیس اعلانات بغرض اشاعت بھجوائے گئے جب کہ سال گزشتہ یہ تعداد سترہ تھی ۔

(۵) عرصہ زیر رپورٹ میں نو سرکلر تمام مجالس کو بھجوائے گئے ۔ ماہانہ سرکلرز میں بھی مناسب ہدایات درج کی جاتی رہیں اور مجالس کو بجٹ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ۔

(۶) امسال بھی ہر سہ ماہی کے اختتام پر تمام مجالس کو ان کے بجٹ وصولی اور بقایا پر بمعہ سابقہ بقایا کی پوزیشن سے مطلع کیا جاتا رہا۔امسال خصوصی طور پر تمام ناظمین اضلاع کو بھی ہر سہ ماہی کے اختتام پر بجٹ اور تدریجی وصولی کا گوشوارہ بھجوایا گیا۔فروری اور ستمبر کے اجلاسات ناظمین اضلاع میں بھی مالی گوشوارے تیار کر کے پیش کئے گئے ۔

(۷) تین مرکزی انسپکٹران نے نو ماہ کے عرصہ میں کل چھ سو نو مجالس کا دورہ کیا۔

(۸) آمد چندہ کی روزانہ رپورٹ صدر محترم کو بھجوائی جاتی رہی تا کہ مالی پوزیشن ہر وقت سامنے رہے۔ روزانہ رپورٹ کا سلسلہ اسی سال جاری ہوا۔ وصولی کی ماہوار رپورٹ بمقابلہ سال گزشتہ بھی صدر محترم کی خدمت

میں بھجوائی جاتی رہی۔

(۹) قیادت مال کے سلسلہ میں بعض ناظمین اور مجالس کی مساعی خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ ناظم صاحب ضلع حیدرآباد نے اپنے تقرر کے ایک ماہ کے اندر تمام مجالس کا بجٹ اضافہ کے ساتھ سو فیصد ادا کر دیا۔

مندرجہ ذیل مجالس نے صحیح آمد پر معیاری بجٹ پیش کئے اور ادائیگی میں بھی سرفہرست رہیں۔ فی کس اوسط (PER CAPITA) کے لحاظ سے بالترتیب پوزیشن حسب ذیل ہے:

میرپور خاص شہر، اسلام آباد، چک ۴۶ شمالی، مارٹن روڈ کراچی، وزیرآباد، ماڈل ٹاؤن لاہور، ناظم آباد کراچی، کوئٹہ، پشاور، کراچی صدر

(۱۰) اگلے سال کا بجٹ تیار کیا گیا جو تقریباً چار لاکھ روپے پر مشتمل تھا۔

رپورٹ قیادت اشاعت

(۱) سال رواں میں ماہنامہ انصاراللہ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ اس سال کم از کم اشاعت دو ہزار دو سو رہی۔ جبکہ گزشتہ سال کم از کم اشاعت سترہ سو اور زیادہ سے زیادہ دو ہزار تھی۔

(۲) عرصہ زیر رپورٹ میں مستقل عنوانات کے علاوہ ۳۸ مضامین، نوصحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے حالات، حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات اور تحریرات سے ۱۵۵ اقتباسات نیز ۳۵ مرکزی اعلانات اور رپورٹیں شائع ہوئیں۔ جماعت کے شعراء کی چھ نظمیں اور ایڈیٹر کی طرف سے تین اداریئے اور پانچ تحقیقی مضامین شائع ہوئے۔

(۳) شعبہ اشاعت نے قیادت تربیت و قیادت اصلاح و ارشاد کے تعاون سے چار تربیتی مضامین دو دو پمفلٹ کی شکل میں چالیس ہزار کی تعداد میں طبع کروائے۔

(۴) مبلغین کرام، علماء سلسلہ اور مضمون نگار انصار کو ماہنامہ انصاراللہ میں مضامین بھجوانے کے لئے ۱۳۵ خطوط لکھے گئے۔

(۵) ماہنامہ کی خریداری بڑھانے کے لئے دورانِ سال مجالس کیلئے بیس فیصد اضافہ کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا۔ زعماء کو بار بار تحریک کی جاتی رہی کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس میں کم از کم ایک رسالہ نہ جاتا ہو۔ ان تحریکات کے نتیجہ میں اوسطاً ۱۵۰ خریداران کا اضافہ ہوا۔

(۶) صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بیرون پاکستان اُردو دان احمدی احباب میں ماہنامہ انصاراللہ کی اشاعت بڑھانے کے لئے ایک خصوصی مہم جاری فرمائی جس کے نتیجہ میں ۶۲ خریداروں کا اضافہ ہوا۔

(۷) عرصہ زیر رپورٹ یعنی گزشتہ نو ماہ کی ماہنامہ انصاراللہ کی کل آمد ۱۹۱، ۱۷ روپے اور خرچ ۲۰،۷۵۱

روپے ہوا۔گزشتہ سال بارہ ماہ کی کل آمد ۱۸۸۶۷ روپے سڑسٹھ پیسے تھی جبکہ دوران سال یکم جنوری اور ۱۲۲کتوبر تک یہ آمد بڑھ کر ۲۱۶۹۲ روپے اٹھاسی پیسے تک پہنچ گئی۔سال گزشتہ کے دس ماہ کی تدریجی آمد ۱۴۹۰۰ روپے تھی جو اس سال ۲۱۶۹۲ روپے ہے گویا ۶۷۹۲ روپے کا اضافہ ہوا۔

(۸) مندرجہ ذیل مجالس نے ماہنامہ کی اشاعت بڑھانے اور مقررہ ٹارگٹ کو پورا کرنے میں بہت کوشش کی۔ضلع سیالکوٹ، ضلع فیصل آباد، ضلع راولپنڈی، ضلع پشاور

رپورٹ قیادت وقف جدید

(۱) وقفِ جدید کی اہمیت واضح کرنے کے لئے خلفاءِ کرام کے ارشادات پر مشتمل بارہ اعلانات الفضل میں شائع کرائے گئے۔

(۲) مجلس مرکزیہ کے جاری کردہ ماہانہ سرکلرز کے ذریعہ دس بار ہدایات بھجوائی گئیں۔

(۳) زعماء مجالس و ناظمین کرام کی طرف سے آمدہ ۱۰۲۷ رپورٹوں پر مناسب حال نوٹ لکھ کر بھجوائے گئے۔اچھا کام کرنے والی مجالس کی حوصلہ افزائی کی گئی اور مجالس کی تاکید کی گئی کہ معین اعداد شمار کے ساتھ رپورٹ بھجوایا کریں نیز سست مجالس کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی۔

(۴) مجالس نے دو بار اپنی متعلقہ جماعتوں کے زیر انتظام عشرہ وقفِ جدید منایا گیا۔

(۵) وقفِ جدید کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل دس مجالس نے بالترتیب اچھا کام کیا:

چک ۱۶۳ شتاب گڑھ ضلع وہاڑی۔بھون ضلع جہلم ۔ ناظم آباد کراچی ۔نصیرہ ضلع گجرات۔ دارالذکر لاہور۔ بہاولنگر شہر۔ چک ۲۷۰ ماتھیلو ضلع تھرپارکر۔سرائے سدھو ضلع ملتان۔ساہووالا ضلع سیالکوٹ۔ چک ۶۳/۱۰ ضلع شیخوپورہ

(۶) اضلاع فیصل آباد، گجرات، سکھر و جیکب آباد، سیالکوٹ، لاہور نے اچھا کام کیا۔

(۷) ناظمین اعلیٰ میں سے سندھ اور بلوچستان کے ناظمین نے اچھا کام کیا۔سندھ کے ناظم اعلیٰ اکثر رپورٹ بھجواتے رہے جبکہ بلوچستان کے ناظم اعلیٰ نے سالانہ رپورٹ بھجوائی۔

(۸) گزشتہ سال کی نسبت امسال وعدہ جات میں ۸۱۸۲۱ روپے اور کل وصولی میں ۵۰۵۹۸ روپے کا اضافہ ہوا۔

رپورٹ قیادت تحریک جدید

(۱) سب سے پہلے جملہ مجالس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خطبہ بابت اعلان سالِ نو تحریک جدید رسالہ کی صورت میں طبع کروا کر بھجوایا گیا اور پھر ماہانہ سرکلرز کے ذریعہ اس کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔مجالس کی

طرف سے آمدہ رپورٹوں پر تبصرہ کر کے ان کی رہنمائی کی جاتی رہی۔ ناظمین اضلاع سے خط و کتابت کے ذریعہ اور بعض ناظمین سے ذاتی طور پر وعدہ جات کے ذریعہ رابطہ قائم رکھا گیا اور تحریک جدید کے لائحہ عمل کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔

(۲) قائد صاحب تحریک جدید کو اٹھاسی (۸۸) مقامات کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ اکسٹھ مقامات پر سلائیڈز کی نمائش کے ذریعہ تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی گئی جبکہ سالِ گزشتہ میں ساٹھ مقامات کا دورہ کیا جا سکا تھا اور اُن میں سے چالیس مقامات پر سلائیڈز کی نمائش ہوئی تھی۔

(۳) عرصہ زیرِ رپورٹ میں الفضل میں ستر اعلانات کے ذریعہ تحریک جدید کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی جبکہ گزشتہ سال پچاس اعلانات شائع کروائے گئے تھے۔

(۴) الفضل اور سرکلرز کے ذریعہ یوم تحریک جدید ماہ مئی میں اور ہفتہ تحریک جدید ماہ ستمبر میں منانے کا اعلان کیا گیا۔ پچاس مجالس کی طرف سے آمدہ رپورٹوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

کل تعداد انصار ۹۴۰ تھی جن میں سے ۷۲۰ انصار تحریک جدید میں شامل تھے۔ ان میں سے ۴۳ معاونین خصوصی تھے۔ معاونین خصوصی کا ٹارگٹ یہ تھا کہ کم از کم پچاس فیصد تعداد بڑھائی جائے۔ مجموعی طور پر معاونین خصوصی کی تعداد ۶۸۰ سے بڑھ کر ۸۳۴ تک پہنچ گئی۔ گویا ۲۳ فیصد اضافہ عمل میں آیا۔

مضامین کے ٹارگٹ بقدر بارہ کے مقابلہ پر سولہ مبسوط مضامین اور سات مختصر نوٹس الفضل میں شائع ہوئے۔ قائد صاحب شروع سال ہی سے اہل قلم حضرات کی قلمی معاونت کی درخواست کرتے رہے۔ ناظمین اضلاع کو بھی رسالہ سادہ زندگی مہیا کر کے خصوصی درخواست کی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جن احباب نے تعاون فرمایا، ان کے اسماءِ گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔

مضامین نگار: مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ، مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف ربوہ، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ربوہ، مکرم مولانا روشن دین صاحب مربی کوئٹہ، مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ سندھ، مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی گوجرہ، مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب مربی سیالکوٹ، مکرم حنیف احمد صاحب مربی بدوملہی، مکرم شیخ نثار احمد صاحب لاہور، مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ناظم ضلع ڈیرہ غازی خان۔

مختصر نوٹس لکھنے والے: مکرم بدر الزمان صاحب زاہد کوئٹہ، مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی حیدر آباد، مکرم مولوی قمر الدین صاحب ربوہ، مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی ناظم ضلع لاہور، مکرم رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور، مکرم عبدالحلیم صاحب اوکاڑہ۔

رپورٹ قیادت ممالک بیرون وقلمی دوستی

اس وقت تک دنیا کے اٹھارہ مختلف ممالک میں مجالس انصاراللہ قائم تھیں۔ان میں سے چار ممالک یعنی سوئٹزرلینڈ۔سپین۔سویڈن اور ناروے میں امسال نئی مجالس قائم ہوئیں۔ہالینڈ اور گیمبیا میں مجالس کا قیام زیر کارروائی رہا۔

بیرونی ممالک کی مجالس میں سے بعض بہت فعال رہیں اور مجلس مرکزیہ کے لائحہ عمل کے مطابق مختلف شعبہ جات کی مساعی میں حصہ لیتی رہیں لیکن مرکز سے ان کا رابطہ اتنا گہرا اور باقاعدہ نہیں تھا جتنا کہ ہونا چاہئیے تھا۔لہٰذا امسال تمام بیرونی ممالک سے پختہ اور باقاعدہ رابطہ پیدا کرنے کی خاص طور پر کوشش کی گئی جس کے نتیجہ میں اکثر مجالس کو اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ پیدا ہوئی۔

پاکستان کی طرح بیرونی ممالک کی مجالس بھی اپنے اپنے علاقہ میں اصلاح وارشاد،تعلیم،اشاعت،تجنید وغیرہ مختلف شعبہ جات کے تحت کام کرتی رہیں۔اس پہلو سے مجلس غانا کی کارکردگی بہت نمایاں اور قابل تحسین رہی۔غانا کی مجلس نے اپنے آپ کو ریجن کی سطح پر منظّم کیا ہوا تھا۔یہاں تین ریجنل مجالس یعنی اشانٹی ریجن،سنٹرل ریجن اور BRONG AHAFO REGION کی مجالس نے مقامی طور پر بھی اور ریجنل سطح پر بھی اپنی مساعی جاری رکھی۔ چنانچہ اشانٹی ریجن کی باقاعدگی سے جنرل میٹنگز ہوتی رہیں۔شعبہ تعلیم کے تحت قرآن مجید کے علاوہ مبتدی انصار کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کا بھی انتظام تھا۔سنٹرل ریجن کی مجلس نے اس سال اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔اس ریجن کے تمام گیارہ سرکٹس میں مجلس کی تنظیم کی جا چکی تھی۔

مجلس انصاراللہ نائیجیریا نے بھی اپنا چھٹا سالانہ اجتماع امسال ۲۹۔۳۰ستمبر بروز ہفتہ،اتوار بمقام اونڈو (ONDO) کیا جس میں تقریباً ۵۰۰ احباب نے شرکت کی۔اس اجتماع میں علماء سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ مختلف مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں انصار کی بڑی تعداد نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔زعماء نے اپنی اپنی مجالس کی مساعی کی سالانہ رپورٹیں اور ناظم صاحب اعلیٰ نائیجیریا نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل پیش کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں مجلس کا قیام عمل میں نہیں آسکا۔آئندہ سال کوشش کی جائے۔

برطانیہ میں امسال ۵ اور ۶ مئی کو مجلس انصاراللہ لندن نے اپنے دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔اس اجتماع سے دیگر مقررین کے علاوہ محترم امام صاحب مسجد لندن اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔دن کے اجلاسات میں حاضری نوے اور سو کے درمیان رہی۔جبکہ سینتیس دوست رات کو بھی مقامِ اجتماع میں مقیم اور نماز تہجد میں شامل ہوئے۔

مجلس انصاراللہ لندن نے مسلمانوں کی سہولت کے لئے برطانیہ کے مختلف علاقوں میں نمازوں کے

اوقات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا۔

مورخہ ۲۲ اور ۲۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو برطانیہ کی مجالس انصاراللہ کا اجتماع منعقد ہوا۔ جس کے لئے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے بھی پیغام بھجوایا۔

سیرالیون کی مجلس نے انگریزی زبان میں دو پمفلٹ ''یتامیٰ اور ہماری ذمہ داری'' اور ''ناپ تول'' کے عناوین سے شائع کئے۔ موخرالذکر پمفلٹ میں لین دین کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا۔

جرمنی میں فرینکفرٹ اور ہمبرگ میں مجالس انصاراللہ قائم تھیں۔ فرینکفرٹ میں جنوری ۱۹۷۹ء سے جولائی تک باقاعدگی سے مجلس کے اجلاس ہوتے رہے نیز مجلس کے تحت اطفال کی دینی تعلیم کا انتظام شروع کیا گیا۔

سوئٹزرلینڈ کی مجلس کو قائم ہوئے اگرچہ بہت کم عرصہ ہوا تھا لیکن اُس نے محنت اور لگن سے کام شروع کیا۔ یہ مجلس ماہانہ رپورٹیں بھجوانے میں بہت باقاعدہ رہی۔ باقاعدگی سے ماہانہ اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں علاوہ اور امور کے کم از کم ایک دوست کسی علمی موضوع پر مضمون پڑھتے رہے۔ مبتدیوں کو قرآن مجید اور نماز سکھانے کا کام بھی شروع کیا گیا۔ مجلس نے اسلام پر شائع ہونے ہوالی کتب اور مضامین کو بھی اکٹھا کیا تا حسب ضرورت ان میں شائع شدہ اعتراضات کا جواب دیا جاسکے۔

رپورٹ شعبہ آڈٹ

قواعد کے مطابق عاملہ انصاراللہ کے لئے مرکزیہ میں آڈیٹر کا اضافہ کیا گیا ساتھ ہی دستورِ اساسی کے مطابق ناظمین اضلاع کو بھی اپنی مجالس عاملہ میں ایک آڈیٹر کا رکھا جانا ضروری قرار دیا گیا تا اپنی مجالس کے حسابات آڈٹ کروا کر اس کی ماہانہ رپورٹ بھی مرکز کو بھجوائیں۔ ماہانہ سرکلرز اور چٹھیوں کے ذریعہ نہ صرف ناظمین اضلاع کو بلکہ بڑی بڑی مجالس کے زعماء کرام کو بھی لکھا جاتا رہا کہ آڈیٹر کے ذریعہ اپنی مجالس کے حسابات آمد وخرچ کی پڑتال کرواتے رہا کریں تا کہ انہیں بھی اور مرکز کو بھی مجالس کے حسابات پر تسلی رہے۔

صدر محترم کی ہدایات کی روشنی میں مرکزی دفتر انصاراللہ کے حسابات کی بھی پہلے کی نسبت زیادہ بہتر رنگ میں رکھنے کی راہنمائی کی جاتی رہی اور جہاں اصلاح کی ضرورت تھی، اصلاح کی گئی۔ جنوری ۱۹۷۹ء سے اکتوبر ۱۹۷۹ء تک دفتر انصاراللہ مرکزیہ کے دس بل مالیتی ۵۲۸۷۸ روپے ۸۸ پیسے اور سائر اخراجات کے سو بل مالیتی ۱۵۲۵۹۵ روپے ۶ پیسے پڑتال کے بعد پاس کئے گئے۔ ﴿۲۶﴾

۱۹۸۰ء

سال نو کے آغاز پر صدر محترم کا پیغام

۱۹۸۰ کے آغاز میں قائدین کی منظور شدہ سکیموں کی روشنی میں مجالس کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا جو ''ہدایات'' کے نام سے مجالس کو بھجوایا گیا۔ اس کے پیش لفظ کے طور پر صدر محترم نے ۹ فروری ۱۹۸۰ء کو تحریر فرمایا۔

''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

مجلس انصار اللہ کے قیام کا مقصد اور لائحہ عمل تمام تر قرآن کریم کی اس چھوٹی سی آیت میں بیان ہو چکا ہے۔

كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ

قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ

کہ جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنے حواریوں سے پوچھا کہ کون ہے جو خدا کا مددگار ہے تو حواریوں نے کہا۔ ہم ہیں خدا کے مددگار

ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اس کے رسول اور اس کے دین کی مدد کرنا ہے۔ پس انصار اللہ کا کام مسیح ثانی کے عہد میں بھی وہی ہے جو مسیح اوّل کے وقت میں تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے دین کی مدد کرنا اور مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر تجدید عہد کر کے اس عہد کو نبھانا کہ ''ہم انصار اللہ ہیں'' ہمارا کام ہے۔ پس ہر وہ نیک کام جس کی طرف وقت کا امام اللہ کے نام پر ہمیں بلائے، اس میں دل و جان سے اپنے امام کی مدد کرنا انصار اللہ کا کام ہے۔

موجودہ لائحہ عمل جو قائدین مرکزیہ نے بڑی توجہ سے تیار کیا ہے، تمام تر ایسے ہی نیک کاموں پر مشتمل ایک عملی پروگرام ہے۔ اور میں توقع رکھتا ہوں کہ جملہ انصار اللہ اس پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی مخلصانہ کوشش کریں گے۔ انشاء اللّٰہ تعالیٰ و باللّٰہ التوفیق .

گذشتہ سال اس مقصد کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی غرض سے مرکز کی طرف سے جو ہدایات جاری کی گئی تھیں، ان میں اس پہلو پر بہت زور تھا کہ ایسے کام کو باقاعدہ ایک تدبیر اور سکیم کے ماتحت چلائیں اور رپورٹیں مضمون نگاری کے رنگ میں نہیں بلکہ اعداد شمار کی صورت میں مرتب کریں تا کہ نہ آپ کسی خوش فہمی میں مبتلا رہیں، نہ مرکز کسی غلط فہمی میں۔ جو قدم بھی ہم بفضل تعالیٰ آگے بڑھانے میں

کامیاب ہوسکیں، ہمیں یقینی طور پر علم ہو کہ کس کس شعبہ میں معین طور پر کتنا کام ہو چکا ہے اور کس کس شعبہ میں ہم کچھ نہیں کر سکے۔

کچھ مجالس نے ان ہدایات پر عمل کیا اور فائدہ اٹھایا لیکن بہت سی مجالس ابھی تک اس ہدایت کو پوری طرح نہیں سمجھ سکیں۔ ناظمین ملک اور ناظمین اعلیٰ اور ناظمین ضلع سے میں توقع رکھتا ہوں کہ امسال اس پہلو سے مجالس کی تربیت پر خاص توجہ دیں گے۔

تربیت کا کام بہت ہی مشکل اور صبر آزما ہے۔ ہاتھ پکڑ کر قدم قدم چلنا سکھانا ہوتا ہے اور مستقل مزاجی کی بہت ضرورت ہے۔ دعا بھی کرتے رہیں کہ دعا کے بغیر ہمارا کوئی پروگرام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ گزشتہ سال مجالس نے رپورٹوں کی ترسیل کی طرف باوجود کوشش کے کماحقہ توجہ نہیں دی۔ امسال اس حصہ کی طرف بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تمام ناظمین ملک و ضلع کو چاہیے کہ ایسی مجالس کی نام بنام فہرست تیار کریں جن سے رپورٹیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی اور ماہ بماہ اپنی کامیابی کا جائزہ لیتے رہیں۔

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی تبلیغ کے کام کی طرف خصوصی توجہ دینے کا پروگرام ہے اور ٹارگٹ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ اگر تمام انصار فی الحال اس قابل نہیں ہو سکتے تو کم از کم ہر مجلس یہ کوشش کرے کہ امسال تبلیغ کے ذریعے ایک نئی مجلس کا قیام کر کے اپنی روحانی زندگی اور نشوونما کا ثبوت دے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اقتباس پیش کرنے کے بعد اب اجازت چاہتا ہوں۔ یہ اقتباس حضور کے ایک تنقیدی تجزیہ پر مشتمل ہے جس میں حضور نے جماعت کے اس رجحان کو سخت نقصان دہ قرار دیا ہے کہ تبلیغ کرنا گویا صرف مبلغ کا کام ہے۔ چنانچہ مبلّغین کی کثرت کی وجہ سے انفرادی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔

''موجودہ مبلغوں کی وجہ سے چند نقص پیدا ہو گئے ہیں۔ **پہلا**، سلسلہ کے لٹریچر سے لوگ ناواقف ہو گئے ہیں۔ پہلے خود کتابیں پڑھتے تھے اور دلائل یاد رکھتے تھے مگر اب یہ کام انہوں نے مبلغ کا سمجھ لیا ہے۔ اگر ہر فرد تبلیغ کرے گا تو وہ مجبور ہوگا کہ دلائل یاد رکھے اور اس کے لئے کتابیں پڑھے گا۔ **دوسرا یہ** کہ تبلیغ کا مادہ کم ہو گیا ہے۔ پہلے لوگ خوب واقف تھے۔ **تیسرا**، آپس کے لڑائی جھگڑے پیدا ہو گئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ فارغ ہیں، کام نہیں۔ اگر ہر احمدی دشمنوں کے جمگھٹے میں گھرا رہے تو ایسا نہ ہو۔ **چوتھا**، بزدلی پیدا ہو گئی ہے پہلے غیروں میں جاتے جو مارتے اور اس طرح ان میں جرأت پیدا ہوتی۔ اب مولویوں کا جتھہ بنا کر لے جاتے ہیں اور کوئی نہیں مارتا۔ **پانچواں**، تبلیغ کم ہو گئی ہے۔ جب تین

چار مبلغ رہ گئے تو تبلیغ کیا ہو۔ پہلے دس ہزار جماعت تھی اور سارے مبلغ تھے اس لئے تبلیغ خوب ہوتی تھی۔اب پانچ سات رہ گئے ہیں۔ **چھٹا** یہ کہ اثر کم ہوگیا ہے۔ پہلے ہر ایک کو یہ احساس تھا کہ میں کمزور ہوں۔اس لئے ہر احمدی دعائیں کرتا تھا۔اب کہتا ہے کہ جب کوئی اعتراض کرے گا تو مولوی کو بلالوں گا۔ پہلے دعاؤں کی طرف توجہ تھی اور خدا پر نظر تھی اس لئے تبلیغ کا بڑا اثر ہوتا تھا۔اس لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت میں تبلیغی سیکرٹری ہوں۔آگے اس کے مددگار ہوں۔ مددگار مبلغ نہیں ۔مبلغ تو ہر ایک ہوگا۔وہ اسسٹنٹ سیکرٹری ہوں گے۔سیکرٹری سب مذاہب کا مطالعہ کریں اور باقی ایک ایک مذہب کا مطالعہ کریں اور اگر زیادہ ہوں تو دو دو نائب مقرر کریں اوران لوگوں کا یہ فرض ہو کہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھیں۔اوراپنے اپنے صیغوں کی رپورٹیں بھیجیں اور پھر یہ اسی طرح سب سے کام لیں جس طرح چندہ لینے والا سب سے لیتا ہے اور ہر ایک سے تبلیغی رپورٹ لیں۔مبلغوں کے بلانے کا سلسلہ بند کیا جاوے۔کیا ہوا اگر شکست ہو جائے۔اگر کوئی کمزور ہے تو خود توجہ کرے۔پس ڈرنا چھوڑ دو۔ ڈرنے سے نقصان ہورہا ہے۔''

مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے،فرض شناسی اور مستقل مزاجی کے ساتھ مسلسل محنت کرتے ہوئے،حکمت کے تقاضوں کوملحوظ رکھتے ہوئے،دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اگر مجلس انصاراللہ کے عہدیداران کوشش کرتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کبھی ان کی محنت کو ضائع نہیں فرمائے گا بلکہ توقع سے بہت بڑھ کر اور کوشش سے کہیں زیادہ ان کو اجر سے نوازے گا۔ پس ہم اسی پر توکل کرتے ہیں۔اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے نیک نتائج کی امید رکھتے ہیں۔'' ﴿۲۷﴾

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا مجلس کراچی سے اہم خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ ۲ مارچ ۱۹۸۰ء کو کراچی کی مجلس انصاراللہ کے ممبران میں تشریف فرما ہوئے۔اس موقعہ پر آپ نے انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایک آبی جانور مگ ہے۔ جب یہ ڈار کی صورت میں پرواز کرتا ہے تو ایک بڑا مگ سب سے آگے ہوتا ہے،وہ اپنے ہم جنس قافلہ کی قیادت کرتا ہے۔کچھ عرصہ کے بعد جب وہ تھک جاتا ہے تو وہ اپنی پوزیشن نمبر ایک چھوڑ دیتا ہے اور پیچھے سے ایک اور مگ اُس کی جگہ قیادت کے لئے آجاتا ہے۔سب سے مشکل پرواز اس قائد مگ کی ہوتی ہے۔فرمایا انصاراللہ کی مثال اس گروہ کی ہے جو یکے بعد دیگرے آگے آتے اور LEAD کرتے ہیں۔یہ جماعت کے قائد ہیں۔اس سے پیچھے خدام الاحمدیہ ہیں۔انصاراللہ کی ذمہ داری ہے کہ یہ خدام کی راہ کو ہموار کریں

ان کی کوشش اور سعی کو آسان بنانا انصار کی ذمہ داری ہے۔فرمایا LEAD کرنے والے مَگ کا کام پچھلوں کے لئے سہولت پیدا کرنا ہے۔جماعت احمدیہ میں مختلف AGE GROUP بنا دیئے ہیں۔ان تنظیموں میں سب سے اہم اور مشکل ذمہ داری بعض لحاظ سے انصاراللہ کی ہے۔ان کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ ''وہ اسلام کو دلائل کے ساتھ نشانات کے ساتھ، معجزات کے ساتھ، محبت کے ساتھ، پیار کے ساتھ، حسنِ اخلاق کے ساتھ، بے لوث خدمت کے ساتھ اسلامی حُسن کو دُنیا کے سامنے پیش کریں۔'' اسلام کی قوتِ احسان کو وہ اپنے اندر جذب کر کے دنیا کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچیں۔ ہر احمدی نے ہر غیر مسلم کے لئے جذب پیدا کرنا ہے اور اُسے اسلام کی طرف لانا ہے۔اس خطاب میں حضور نے صلحائے اسلام کی مثالیں پیش کیں۔مثلاً حضرت داتا گنج بخش، حضرت خواجہ اجمیری کہ کس طرح انہوں نے مخالف ماحول میں ڈیرے ڈالے۔ ﴿۲۸﴾

حضور کے خطاب کا متن

حضور رحمہ اللہ کے خطاب کا مکمل متن ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔اسے یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔

''انصاراللہ جماعت کے قائد ہیں۔انہیں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا چاہئے۔ایک آبی جانور ہے جس کا نام ہے مَگ۔جس وقت یہ اُڑتا ہے اور لمبی اس نے پرواز کرنی ہو تو اس کی شکل ڈار کی طرح بن جاتی ہے۔سب سے آگے ایک ہوتا ہے اور یہ ان کا لیڈر ہوتا ہے۔سب سے مشکل پرواز اس ایک مگ کی ہے کیونکہ اس کی پرواز سے جو پر ہلتے ہیں، اس سے ہوا میں ایسی حرکت پیدا ہوتی ہے کہ پیچھے آنے والے جو اس کے ساتھی مگ ہیں، ان کو اُڑنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔اور کچھ عرصے کے بعد جب یہ تھک جاتا ہے تو اُن کو خدا تعالیٰ نے یہ عقل دی ہے کہ ڈار میں سے جو سب سے آگے سب سے مضبوط مگ ہے، وہ ڈار میں اپنی پوزیشن نمبر ایک چھوڑ دیتا ہے۔ پیچھے سے ایک اور آگے اس کی جگہ پہ آ جاتا ہے اور وہ آگے اُن کو لیڈ LEAD کرتا ہے اور یہ پیچھے ہو جاتا ہے۔انصاراللہ کی مثال اس گروہ کی ہے جو یکے بعد دیگرے آگے آتے اور لیڈ LEAD کرتے ہیں۔ یہ قائد ہیں جماعت کے۔ایک اور مثال میں انہیں سپئیر ہیڈ SPEAR HEAD بھی کہا جا سکتا ہے۔ان سے پیچھے خدام الاحمدیہ ہیں۔اُن کی راہ کو ہموار کرنا۔ان کی کوشش اور سعی کو آسان بنا دینا، یہ ذمہ واری انصاراللہ کے اوپر ہے۔اور پیچھے پھر ایک اور گروپ ہے جسے ہم اطفال کہتے ہیں۔انصاراللہ بوڑھوں کا نام نہیں، انصاراللہ سب سے زیادہ طاقتور ہمت والوں کا نام ہے یعنی جماعت احمدیہ کے اُس حصہ کا نام ہے جو اپنے کام میں سب سے زیادہ طاقتور ہے۔کوئی شخص یہ کہے اجی بڑی عمر میں بہت سی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہے۔تو وہ تو ہے جسمانی لحاظ سے کمزوری۔اگر انصاراللہ۔اگر یہ جماعت پہلوانوں کی جماعت ہوتی تو اُن کے جو

بوڑھے ہیں جو پہلوانی کے قابل نہیں رہے، وہ قیادت نہیں کر سکتے مگر ایک کے بعد دوسرا آ جاتا ہے۔ تو چھوڑ دیتے ہیں میدان کو۔ انصاراللہ جو ہیں اُن کا کام میدان چھوڑنا نہیں۔ میدان صاف کرنا ہے۔ ہمت ہارنی نہیں جو نسبتاً کم تجربہ رکھنے والے، نسبتاً کم عمر والے ہیں۔ اُن کے لئے آگے بڑھنے کی راہ کو زیادہ آسان بنانا ہے۔ جیسا کہ مگ کی ڈار میں سب سے زیادہ مضبوط سمجھدار مگ جو ہے وہ آگے ہوتا ہے۔ وہ لیڈ کرتا ہے۔ وہ پچھلوں کے لئے سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں مختلف AGE GROUP بنا دیئے گئے اور AGE GROUP کے لحاظ سے تنظیمیں بنا دی گئیں۔ ان تنظیموں میں سب سے اہم ذمہ داری، بعض لحاظ سے سب سے زیادہ مشکل ذمہ واری انصار اللہ پر ہے۔ خدام الاحمدیہ میں بہت سے ایسے ہیں اور ہوتے رہیں گے کہ جن پہ یہ ذمہ واری نہیں کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کا خیال رکھیں۔ کیونکہ ابھی اُن کی شادی نہیں ہوئی۔ سولہ سال کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ تو اگر جلدی بھی شادی ہو تو بیس سال کی عمر میں یا کم وبیش اٹھارہ بیس سال کی عمر میں ہونی چاہئے۔ ہمارے ہاں زیادہ عمر میں شادی کرنے کی بدرسم پڑ گئی ہے۔ لیکن بہرحال خدام الاحمدیہ کا ایک بڑا حصہ ایسا ہے جس پہ یہ ذمہ واری نہیں ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں جس رنگ میں ایک احمدی بچے کی تربیت ہونی چاہئے لیکن انصاراللہ میں اگر کوئی ایسا ہے کہ اُس کے بچے نہیں تو اُس کا استثناء یہ ہے کہ اُس کے بچوں کی تربیت اُس کے اوپر نہیں۔ مثلاً بعض ایسے لوگ ہیں جن کے بچہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ یہ ہزار میں سے ایک ہوتا ہے شاید دس ہزار میں سے ایک ہو۔ اس میں خدا تعالیٰ کی شان ہے، جب نہیں دینا چاہتا نہیں دیتا۔ کوئی زبردستی تو انسان نے اس سے بچہ نہیں لینا۔ دنیا پہ نگاہ ڈالیں، شاید لاکھ میں سے ایک، ایسا جوڑا ہو جن کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ بہت ہی شاذ ایسے ہیں کہ جن کے سارے ہی بچے کسی ایکسیڈنٹ میں وفات پا جاتے ہیں۔ یہ ذمہ داری کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں، اُن کی یہ ذمہ داری نہیں رہتی۔ لیکن اکثریت اور قانون کے طور پر اُن کا مقام انسانی معاشرہ میں ایک ایسے انسان کا مقام ہے جس کے بچے ہیں اور جن کی تربیت کی ذمہ داری اُن پر ہے۔ جن کے بچے ہیں وہ جب اپنی خدام کی عمر کو پہنچتے ہیں تو وہ خدام الاحمدیہ کے ممبر ہیں۔ اس عمر میں خدام الاحمدیہ کا ایک چھوٹا سا حصہ، ایک دائرہ ایسا ہے جو ہر گھر میں اپنے باپ کی تربیت بھی لے رہا ہے اور اجتماعی طور پر سارے مل کے اپنے باپوں سے تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ انصاراللہ سے تربیت حاصل کر رہے ہیں کیونکہ اُن کے باپ جو ہیں وہ عام قاعدے کے مطابق انصاراللہ کے ممبر ہیں۔ عام، میں نے اس لئے کہا کہ ایسے بھی ہو سکتے ہیں خدام، جن کے والدین احمدی نہیں۔ انصاراللہ کے ممبر ہی نہیں۔ اس واسطے

اُن کے والدین کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ خدام الاحمدیہ کے اصول کے مطابق اپنے احمدی بچوں کی تربیت کریں۔ انصاراللہ اس لحاظ سے ہماری جماعت میں سب سے زیادہ فعال حصہ ہونا چاہئیے۔ میں نے پہلے بھی بتایا کہ وہ فعال کشتی میں نہیں۔ وہ فعال اپنے میدان میں ہیں۔ اُن کو تجربہ ہے۔ عمر گذاری ہے اکثر نے بہتوں نے نہیں بھی۔ لیکن اکثر نے ایک عمر گزاری ہے اس تربیت میں۔ ان کی ذمہ واریاں آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے بڑھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک ہی دن میں آٹھ یا دس یا چار یا پانچ بچے نہیں جنتے۔ اگر ایک دفعہ ہی ماں بچے جن دیتی تو سارے بچوں کی ذمہ واری یکبار پڑ جاتی۔ اب تو ایک بچہ ہوا۔ وہ بچہ باپ کو بتاتا ہے کہ کس طرح تربیت کرنی ہے۔ اور بہت سی غلطیاں جو پہلے بچے کی تربیت میں بعض لوگ کر جاتے ہیں، دوسرے بچے کی تربیت میں اس کو CORRECT کرتے ہیں، اُس کی اصلاح کرتے ہیں۔ انصاراللہ کا ممبر جتنا بڑا ہوتا جاتا ہے، تربیت کا تجربہ اس کا بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے جو جماعتی ذمے واریاں ہیں وہ سب سے زیادہ انصاراللہ کو یعنی ممبران انصاراللہ کو ادا کرنی ہیں۔ CONSCIOUSLY بیدار ہو کر اُن کو نبھانے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

ہماری بنیادی ذمہ داری

ہماری بنیادی طور پر ایک ہی ذمہ واری ہے۔ وہ یہ ہے کہ دین اسلام کو دلائل کے ساتھ، نشانات کے ساتھ، معجزات کے ساتھ، محبت کے ساتھ، پیار کے ساتھ، حسن اخلاق کے ساتھ، بے لوث خدمت کے ساتھ، اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اور اللہ نے اسلام میں جو قوتِ احسان پیدا کی، اُس کے مطابق اپنی زندگی نبھا کے دنیا کو اس کی طرف کھینچنا ہے۔ جذب کرنا ہے جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ہر احمدی کو ہر غیر مسلم کے لئے جذب پیدا کرنا ہے اور اس زمانہ میں اسلام کی طرف اُسے لے کے آنا ہے۔ زمانہ زمانہ کے مزاج بدل جاتے ہیں اور مزاج کے ساتھ زمانے کی ضرورت بدل جاتی ہے۔ زمانے کی سمجھ بوجھ اور عقل میں ایک تبدیلی آتی ہے۔ آج سے مثلاً پانچ سات سو سال پہلے یوروپی انڈسٹریل ریوولیوشن ہمیں اُفقِ حیات انسان پر نظر نہیں آ رہی تھی۔ اُس وقت اُس معاشرے کے مطابق انسان کی عقل تھی۔ اُس کے مطابق انسان کو سمجھانے کے لئے ایک خاص قسم کے دلائل تھے۔ اس وقت اسلام کے حسن کا ایک خاص پہلو تھا جو سامنے رکھنا پڑتا تھا۔ معجزات ایک خاص قسم کے تھے جس کا مطالبہ وہ زمانہ، وہ مزاج کر رہا تھا۔ آپ انبیاء کی تاریخ پر غور کریں۔ کسی نبی کے معجزات بعد میں آنے والے نبی کی زندگی میں دہرائے نہیں گئے۔ اس میں بہت سی اور حکمتیں بھی ہیں جن کی تفصیل میں اس وقت مَیں نہیں جاتا۔ ایک بات تو واضح ہے نا کہ حضرت ابراہیم

علیہ السلام نے جومعجزات دکھا کے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور پیار کو پیدا کرنے کی کوشش کی ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کواُن معجزات کی ضرورت نہیں تھی ۔اس واسطے کہ اس زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جن کومخاطب کرنا تھا اُن کا مزاج بدل چکا تھا۔وہ ایک نیا SET معجزات کا مطالبہ کررہا تھا۔جیسا اُن کا مزاج تھا اُس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اُن کو معجزات دکھائے اور اپنی عظمت کو قائم کیا اور وہ جو اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہنے والا تھا۔اسے جوحقیقی رب ہے (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلَی حقیقی اعلیٰ رب توخدا ہے) اُس نے اپنے علُوِّ شان اور عظمت کے ظاہر کرنے کے لئے اور معجزے دکھائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ،موسیٰ علیہ السلام کے تابع نبی تھے۔آپ کی شریعت کے مطابق معاشرے کوقائم کرنے والے لیکن یہود کی زندگی کے اندر مزاج بدل چکا تھا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کوسمجھانے کے لئے ایک اورقسم کے معجزات لے کرآئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کامل تعلیم لے کے آئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کامل تعلیم لے کے آئے۔قیامت تک کے لئے جس قسم کے معجزات کا مطالبہ ہر صدی کا مزاج کرسکتا تھا،اُس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ معجزات کے ظاہر ہونے کا سبب پیدا کردیا۔ چنانچہ ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ مثلاً یہ آپ ایک بات یاد رکھیں۔وہ کسی احمدی کو بھولنی نہیں چاہیئے کہ اب ہم جس زمانے میں داخل ہوگئے ہیں جس زمانے کی طرف میں بات کرتا آپ کو لے آیا،اس کے لئے ضروری ہے کہ بعثتِ نبوی کے بعد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کوئی شخص اپنے طور پر کچھ بھی خدا سے حاصل نہیں کرسکتا۔جو کچھ بھی پاسکتا ہے، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی پاسکتا ہے۔اس لئے قیامت تک جو ظاہر ہونا تھا، وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجے میں ظاہر ہونا تھا۔خلافتِ راشدہ کے زمانے میں بھی معجزے ہمیں نظر آئے۔ بعد کی صدیوں میں ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح جو اولیاء اللہ آئے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگی کوڈھالا اور آپ کے وجود با جود میں اپنی استعداد کے مطابق فانی ہوئے ،اپنے اپنے زمانہ میں انہوں نے بھی نشان دکھائے۔ یہ ہمارے لاہور میں ہی داتا صاحب ،یہ جس وقت آ کے یہاں بیٹھے ہیں وہاں اس علاقے میں بڑے ہندو بستے تھے اور وہ بنیا فطرت ، پیسے سے محبت کرتے تھے اور بہت سارے گجر تھے۔ کثرت سے یہ آتے جاتے تھے۔ دعا کریں میری بھینس ٹھیک ہو جائے۔ دودھ بڑھ جائے اور خدا تعالیٰ اُن کی دعا کوسنتا تھا اور اُن کے لئے نشان بنا دیتا۔ یہ نشان ،محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ،داتا صاحب کی وساطت سے ان لوگوں کو پہنچ رہا تھا۔تو جیسے اُن کے دنیوی

لحاظ سے محدود دماغ تھے اور بڑے دنیوی دماغ اور زمینی دماغ تھے، اس کے مطابق خدا اُن کو نشان دکھا رہا تھا اور اسلام کی طرف اُن کو بلا رہا تھا۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ اپنے اس طرف کے بزرگوں کے بارہ میں تو ہم بہت کچھ پڑھتے رہتے ہیں، ہمارے علم میں آتا ہے۔ تو بنگلہ دیش میں جو اصولاً ایک حصہ ہے پاکستان کا کہ ہمارے ملک کا وہ بھی حصہ ہے، وہاں کے جو بزرگ ہیں، اُن کے متعلق بھی کچھ پڑھا جائے تو میں نے اُن کے متعلق کچھ کتابیں لے کے پڑھیں۔ وہاں ایک بڑے بزرگ تھے۔ بڑے بےنفس انسان، جنگل میں ڈیرہ لگا کے بیٹھ گئے۔ سینکڑوں آدمی اُن کے گرد جمع ہو گیا۔ اُس علاقے کے راجہ کے بیٹے بھی اُن کے اثر کے نیچے آ گئے۔ راجہ ہندو تھا۔ اُس کے مصاحبوں نے کہا کہ یہ تو مسلمان ہو جائیں گے۔ ان کی فکر کرو۔ اُن کا اثر بڑا تھا۔ کچھ کر نہیں کر سکتا تھا۔ آخر انہوں نے یہ مشورہ کیا کہ اُن کی دعوت کی جائے اور بڑی عزت اور احترام کے ساتھ راجہ صاحب اُن کو بٹھائیں اور کھانا SERVE کیا جائے لیکن اُن کے شربت میں پینے کی جو چیز پیش کی جائے، اُس میں زہر ہو اور اس طرح انہیں مار دیا جائے لیکن اُن کو بچوں نے ہی باپ کے خلاف آ کے بات بتا دی کہ اُن کا یہ پروگرام ہے۔ اُنہوں نے، اُن کے ساتھیوں نے کہا کہ آپ دعوت میں جانے سے انکار کر دیں۔ اُنہوں نے کہا کہ کیوں انکار کر دوں۔ میں تو جاؤں گا۔ چنانچہ وہ دعوت میں چلے گئے۔ اصل تو نشان اُن کا یہ تھا کہ خدا نے اُن کو اتنا اثر دیا تھا کہ جس شخص نے سازش کی، اُسی کے بیٹے نے آ کے سچی بات اُن کو بتا دی۔ تو یہ معجزہ تھا، وقت پر اطلاع ہو جانا۔ تو کوئی سو آدمی اُن کے ساتھ جا کے دستر خوان پہ بیٹھ گئے۔ اُس نے مشروب کا وہ پیالہ اُن کے سامنے پیش کر دیا۔ اُنہوں نے وہ آرام سے اُٹھایا۔ اُس کا ایک گھونٹ لیا اپنے ساتھی کو دے دیا۔ اُس نے ایک گھونٹ لیا پھر تو وہ تبرک بن گیا ناں۔ ہر ایک نے ایک گھونٹ لیا اور پیتا چلا گیا۔ وہ زہر جو ایک آدمی کو قتل کر سکتا تھا وہ زہر دو سو آدمی کو نہیں مار سکتا تھا۔ تو وہ اُس کے لئے نشان بن گیا۔ تو ہر موقعہ اور محل کے مطابق وہ نشان ظاہر کرتا ہے۔ نشان کوئی شعبدہ بازی نہیں کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون نے کہہ دیا تھا ناں کہ اچھا میں بھی جادوگر اکٹھے کرتا ہوں تو اُن کے ساتھ مقابلہ ہو جائے۔ وہ تو تماشا سمجھا تھا ناں۔ اِس تماشے کے اثر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے زائل کر دیا۔ تو میں بتا یہ رہا ہوں کہ زمانہ اپنے مزاج کے مطابق دلائل کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ نشانات کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ معجزات کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ سے عشق رکھنے والے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جو فانی لوگ ہیں، وہ دُعائیں یہ کرتے ہیں کہ اُن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی قدرتوں کے نظارے دکھائے جن کو ہم معجزہ کہتے ہیں۔ ورنہ اب یہ زمانہ بدل گیا کہ دنیا

سُکڑ کے چھوٹی ہوگئی۔ اُس وقت سیاح نکلتے تھے تو گھر میں سلام کر کے جاتے تھے، پتہ نہیں پھر ملیں گے بھی کہ نہیں۔ اس زندگی میں ایسا نہیں اور ساری دنیا کا چکر کاٹ کے آپ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر گھر پہنچ جاتے ہیں۔ ابن بطوطہ نکلا تھا تو وہ جب واپس آیا ہو، شاید اُس کے بچوں نے بھی اُسے پہچانا نہیں ہوگا۔ شاید اُس نے بھی نہ پہچانا ہو۔ زمانہ بدل گیا ناں، چھوٹا ہوگیا۔ زمین سکڑ گئی۔

ساری دنیا کو مسلمان بنایا جائے

اب یہ امریکہ یہاں سے کوئی کم و بیش دس ہزار میل ہے یا شاید اس سے بھی زیادہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ مجھے اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ میرے ذریعے اور میری جماعت کے ذریعے ساری دنیا کو مسلمان بنایا جائے۔ پھر ساری دنیا میں جس جگہ جو مزاج اس زمانے کا ہے اُس کے مطابق اُن کو دلائل بھی بتانے پڑیں گے۔ اُس کے مطابق خدا تعالیٰ نشان بھی اُن کو دکھاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے بعد اب قریباً اکانوے سال ہوگئے۔ ویسٹ افریقہ یہاں سے پانچ چھ ہزار میل دور ہے، وہاں سے مجھے اپنی خلافت کے تیسرے سال ایک عورت کا یہ خط آیا کہ بیالیس سال ہوگئے ہیں شادی کو اور لڑکا کوئی نہیں یا یہ کہ بچہ ہی کوئی نہیں۔ بہرحال وہ چاہتی تھی کہ دعا کریں، خدا لڑکا عطا فرمائے۔ خیر میں نے اُن کو لکھا کہ تم بھی دعا کرو۔ میں بھی دعا کروں گا۔ یہ واقعہ ہے کوئی ۶۶ء یا ۶۷ء کا۔ کیونکہ جب ہم ۷۰ء میں گئے ہیں تو کوئی دو تین سال کا بچہ اُس کی گود میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو یہ نشان دکھایا کہ اُس کے ہاں بچہ ہوگیا۔ ایسٹ افریقہ میں ایک سکھ جو کسی احمدی کا دوست تھا، اُس نے مجھے لکھنا شروع کیا کہ میری یہ ضرورت ہے، آپ دعا کریں۔ وہ لکھتا رہا۔ ایک دن اُس کا یہ خط آیا کہ میں اس طرح آپ کو لکھتا رہا اور آپ کی دعا خدا نے قبول کی، میرا کام ہوگیا۔ تو میں تو اب بھی آپ کو لکھتا رہوں گا لیکن آپ کو ضرورت نہیں میرے خط کا جواب دینے کی۔ آپ کے پیسے کیوں ضائع ہوں۔ وہ اپنی طرف سے پیسے بچا رہا تھا۔ میں نے دفتر کو کہا کہ یہ تو اس کا اپنا خیال ہے۔ وہ جو خط لکھے اُس کا جواب ضرور چلا جائے۔

قبولیت دعا کے نشان

تو میں علیٰ وجہ البصیرت آپ کو بتا رہا ہوں کہ ساری دنیا نے قبولیت دعا کے نشان دیکھے۔ جب میں پہلی دفعہ ۱۹۶۷ء میں باہر گیا ہوں تو پروگرام کے مطابق ہم فرینکفرٹ میں اُتر گئے۔ یورپین مشنز کا پہلے دورہ کیا اور کوپن ہیگن کی مسجد کا افتتاح کرنا تھا۔ یورپ کے سارے مبلغین کو وہاں بلا لیا۔ اُن سے مشورہ، تبادلہ خیال، کانفرنس کوپن ہیگن میں کر لی۔ وہ شامل بھی ہونا چاہتے تھے۔ انہوں نے لکھا کہ افتتاح میں

آ جائیں۔ میں نے کہا کہ ٹھیک ہے دونوں کام ہو جائیں۔ غالباً جولائی کا وسط تھا۔ ہمارے انگلستان کے مبلغ آئے۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ انگلستان میں پاکستان کے ہر علاقے کے مزدور آئے ہوئے ہیں۔ بہت متعصب ہیں اور جماعت NERVOUS ہوئی ہوئی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت صاحب یہاں پہنچیں تو حفاظت کا کوئی انتظام ہونا چاہئیے۔ اور بہت پریشان ہیں اور کہنے لگے ہماری بھی پریشانی اور بڑھ گئی کیونکہ وہ جو ائیر پورٹ کا انچارج ہے، اُس کا اتنا بڑا مقام ہے کہ حکومت انگلستان اُس کو سر کا خطاب دیتی ہے۔ اس کے پاس ہم ایک دفعہ وفد بنا کے گئے۔ اُس نے کہا کہ ٹھیک ہے تم اُن کو امام مانتے ہو گے لیکن پاکستان کی طرف سے VIP-VERY IMPORTANT کی فہرست ہمیں ملی ہے، اُس میں تو اُن کا نام کوئی نہیں۔ اس لئے ہم نے کوئی انتظام نہیں کرنا۔ پھر دوسری دفعہ گئے پھر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو تکلیف دی کہ آپ جا کر ملیں۔ چوہدری صاحب کو بھی اُس نے کہا کہ میں نے کوئی انتظام نہیں کرنا۔ مبلغ کہنے لگے کہ ہمیں یعنی ساری جماعت کو بڑی پریشانی ہے۔ اگر کسی نے نعرے لگا دیئے۔ فساد کر دیا تو وہ ہمارے لئے بڑی پریشانی کا باعث بن جائے گا۔ خیر میں نے تو اللہ تعالیٰ سے اُس کے فضل اور رحمت کے لئے دعا مانگی۔ ویسے قرآن کریم نے جو دعائیں سکھائی ہیں، ساری بڑی پیاری ہیں۔ لیکن مجھے سب سے زیادہ پیاری یہ دعا لگتی ہے۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ یعنی اپنی طرف سے کچھ نہیں مانگتا۔ جو خیر بھی تیری طرف سے مجھے ملے، میں اُس کا محتاج ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری ساری کوششیں ناکام ہوں گی تو میں انتظام کر دوں گا۔ میں نے بشیر رفیق صاحب کو کہا کہ مجھے خدا نے یہ بتایا ہے کہ اب آپ کوشش نہ ہی کریں تو اچھا ہے۔ خدا آپ ہی انتظام کرے گا۔ یہ دو دن پہلے چلے گئے اور پھر جا کے کوشش کی۔ پھر ان کو وہی جواب ملا، نہ۔ پھر یہ ایک دن پہلے گئے۔ ہمارا جہاز لینڈ کیا تو ایک کار آئی اور وہ سیڑھیوں کے برابر کھڑی ہو گئی۔ کھڑکی کی طرف ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا کوئی بیٹھا ہو گا ایسا آدمی جس کے لئے کار کی ضرورت ہے۔ توجہ بالکل نہیں تھی۔ اس کار سے ایک آدمی اترا۔ ہمارے سامنے آیا اور میرا بریف کیس اُٹھانے لگا۔ میں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تمہیں کچھ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ جس کے لئے تم آئے ہو، وہ میں نہیں ہوں۔ تلاش کرو اپنا مہمان۔ تو وہ مجھے آرام سے کہنے لگا کہ میں آپ کے لئے آیا ہوں۔ میں حیران کہ وہ تو کہتے ہیں کہ انتظام ہی کوئی نہیں کرتا۔ یہ کیا ہو گیا؟۔ خیر ہم کار میں بیٹھے۔ آگے لے گئے۔ وہ بہت بڑا ایئر پورٹ بن گیا ہے۔ کافی چلنا پڑتا ہے۔ لوگوں کو پیدل وہ سامان چیک کروانا جو عام طریقہ ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ آگے گئے تو ایک کمرے میں بڑا انتظام تھا۔ جماعت آئی ہوئی تھی۔ عورتوں کا علیحدہ

انتظام تھا۔ زنانہ پولیس کھڑی تھی اور مردانہ پولیس بھی۔ اور وہاں تو ایک آواز بھی بلند نہ ہوئی۔ میں حیران کہ یہ کہتے کچھ تھے، یہ کیا بن گیا۔ اور اُن سے جنگلہ، اپنی طرف سے شاید پولیس نے یہ کیا ہوگا۔ یہ ڈرے جو ہوئے تھے۔ انہوں نے انتظام کیا تھا کہ جنگلے سے پرے کھڑے ہو کے آپ کو احمدی دیکھیں گے۔ آپ ان سے دو چار منٹ باتیں کر لیں۔ میں نے اُن کو کہا کہ یہ مجھ سے نہیں ہوتا۔ یہ میری باتیں سننے کی بجائے مصافحہ کرنے کو زیادہ پسند کریں گے۔ اس واسطے ہاتھ میں نے دروازے پہ ڈال کے وہ دروازہ کھول دیا۔ میں نے کہا آ جاؤ ادھر سارے۔ جب وہاں سے فارغ ہو کے جانے لگے۔ میں موٹر میں بیٹھا تو اچانک دیکھا کہ پولیس نے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو روکا ہوا تھا کہ آپ آگے نہیں جا سکتے۔ بعد میں، میں نے اپنے مبلغ سے پوچھا کہ یہ بات کیا ہوئی کہ آپ تو کچھ اور کہتے تھے۔ کہنے لگے کہ آپ نے جو کہہ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ اگر تمہاری ساری کوششیں ناکام ہو جائیں گی تو میں خود انتظام کروں گا۔ لیکن ہم سے رہا نہیں گیا۔ ہم آپ کے آنے سے ایک روز پہلے ایک دفعہ پھر ملنے چلے گئے اور وہ اس طرح بڑی شان بنا کر سر ہلا رہا تھا۔ کہتے ہیں اسی اثناء میں اُس کا پی، اے (P.A) آیا۔ باوردی اور سنہری بٹن لگائے ہوئے اور چاندی کی کشتی میں ایک تار اُس کے سامنے رکھا۔ اُس نے وہ تار اُٹھائی، پڑھی۔ اس کا منہ چقندر کی طرح سرخ ہوا۔ اٹھا۔ کہنے لگا میں ابھی آتا ہوں۔ چلا گیا وہاں سے۔ پھر واپس نہیں آیا۔ اور اپنے اسسٹنٹ کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ سب انتظام ہو جائیں گے۔ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ بے فکر رہیں۔ اور کچھ پتہ نہیں کہ وہ تار کہاں سے آئی، کس نے بھیجی۔ عین اُس وقت جب وہ وفد بیٹھا ہوا ہے، تار کا پہنچ جانا خدا کی ہی شان ہے۔

زمانہ نشان مانگتا ہے

تو بتا میں یہ رہا ہوں کہ یہ زمانہ اُسی طرح نشان مانگتا ہے۔ نشان زمانہ کے مزاج کے مطابق خدا دے گا۔ دلائل زمانے کی ضرورت کے مطابق خدا نے دے دیئے۔ کچھ تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں اور کچھ بیج کے طور پر۔ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ اُس میں ایک سطر سے بھی کچھ تھوڑا چھوٹا فقرہ تھا جو ایک سطر میں نہیں آیا تھا۔ میری آنکھ نے اُس کو پکڑا اور میرے دماغ میں روشنی خدا تعالیٰ نے پیدا کی اور چار یا پانچ خطبے میں نے اُس ایک فقرے کے اُوپر دیئے۔ اتنا مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بھرا ہوا ہے۔ دنیا کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کے سلجھانے کے لئے قرآن کریم میں تعلیم نہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق قرآن کریم ہی میں بظاہر متضاد باتیں بیان کر دی ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہا کہ یہ کتاب مبین ہے۔ ہر چیز کھلی کھلی ہے اس

میں۔چھپی ہوئی نہیں ہے۔اور دوسری طرف کہہ دیا کہ یہ کتاب مکنون ہے۔ یہ ایک چھپی ہوئی کتاب ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ مبین بھی ہے اور مکنون بھی ہے۔ جو ظاہر ہو چکا وہ تو مبین ہے۔ جو تفسیر اس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کر دی وہ تو مبین ہوگئی نا۔ پھر امام بخاری جیسے فدائی پیدا ہوئے جنہوں نے وہ روایات جمع کر دیں۔تفسیریں آ گئیں۔وہ پہلی صدی میں بیان نہیں ہوئیں۔ بیچ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں مل جائیں گے۔صدی کے بزرگوں کو خدا نے بتا دیئے کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں۔اولیاء اللہ کی کتب پڑھیں۔انہوں نے قرآن کریم کی آیات کی ایسی تفاسیر کیں جو پہلوں نے نہیں کیں۔

معلم حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے نا۔میں نے خدام الاحمدیہ کو کہا ہے یہ علم سیکھو۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ نے ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مصدر سکھا دیئے۔ اوّل تو دنیا کا کوئی استاد چالیس ہزار مصدر شاید اتنے وقت میں بول ہی نہیں سکتا۔ لگے نا شام کو تو صبح ہو جائے گی لیکن چالیس ہزار مصدر نہیں وہ بول سکے گا۔ پھر وہ جو شاگرد ہے، وہ یاد بھی رکھے چالیس ہزار۔ تو استاد اس دنیا کا استاد تو یہ کر نہیں سکتا اور یہ تو ایک ظاہری چیز ہے نا۔عربی زبان میں وہ کتابیں لکھیں کہ بڑے بڑے عرب خود گواہ ہیں کہ اُن کو بعض فقروں کا پتہ ہی نہیں لگتا کہ معنے کیا ہیں۔عربی زبان بڑی فصیح اور بلیغ زبان ہے۔الغرض حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر سکھا دی۔ شروع میں میں نے یہ بات کہی تھی کہ انصار اللہ مگ کی ڈار کا وہ لیڈر ہے جس کے پیچھے سب نے چلنا ہے۔خدام نے بھی، اطفال نے بھی۔ بڑی ذمہ داری ہے۔اور وہ جو ڈار ہے مگ کی، اُس کی ذمہ داری یہ ہے کہ ایک جگہ سے اُڑے، دوسری جگہ چلے۔مثلاً یہ ذمہ واری ہے اُس کی کہ انگلستان سے اُڑے اور کئی ہزار میل سمندر پر سے پرواز کر کے گرین لینڈ چلا جاتا ہے انڈے دے کے بچے نکالنے کے لئے اور تیر کی طرح سیدھا جاتا ہے۔اور انسان نے بڑی تحقیق کی ہے۔کہتے ہیں پتہ ہی نہیں لگا کہ نیچے کوئی لینڈ مارک تو نہیں نا۔سمندر ہی سمندر ہے کہ سیدھا اُڑ کے یہ وہاں پہنچتا کیسے ہے۔اتنی SENSE خدا نے اس کو دی ہے کہ یہ وہاں پہنچ جاتا ہے۔ایک شوقین تھا انگلستان میں۔ یہ مختلف قسم کے جانور پالتا تھا۔اس نے ایک کتاب لکھی ہے۔مرغابیاں وغیرہ بھی پالتا تھا۔وہ ہنگری جا کر بہت ساری قسمیں مگ کی لائے۔اُن کے پر کاٹ کے رکھے تھے۔ان کو پال لیا۔اپنے سے مانوس کرلیا۔وہ اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک دن میں نے مگ کو دانہ ڈالا ہوا تھا۔مگ پھر رہے تھے۔ایک جوڑا مگ کا اوپر سے گذر رہا تھا۔اُس نے دیکھا اور لینڈ کر گیا۔سارا موسم وہاں رہا۔جب اُن کے اڑنے کا

موسم آیا تو وہ اڑ کے چلا گیا۔ وہ لکھتا ہے مجھے انتظار تھا کہ جب اگلے موسم میں پانچ ہزار میل سے یہ مَگ اڑ کے آئیں گے، میرے ہی یہاں آ کے لینڈ کرتا ہے یا کہیں اور چلا جاتا ہے۔ کہتا ہے کہ جب سیزن آیا تو شروع سیزن میں تو نہیں۔ درمیان میں ایک دن وہ جوڑ امگ کا آیا اور وہاں لینڈ کر گیا۔ اگر مَگ پانچ ہزار میل سے اپنی DESTINATION، اپنی منزل مقصود کو نہیں بھولتا تو آپ کس طرح کوشش کرتے ہیں اپنی منزل مقصود کو بھول جانے کی۔ میں اس طرف آپ لا رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے ہاتھ میں علم دے دیا۔

آپ کی منزل مقصود

آپ کی منزل مقصود ہر غیر مسلم کا دل ہے۔ وہاں آپ نے پہنچنا ہے۔ ایک میں مثال بدل دیتا ہوں۔ ہر احمدی کے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نور کی ایک شمع پکڑا دی اور حکم دیا ہر احمدی کو کہ تم ہر غیر مسلم کے پاس جاؤ۔ اس کے سینے کی ظلمات دور کر کے اُس کو منور کر دو۔ اس کے لئے تدبیر ہے۔ میں نے پہلے بتایا کہ آسمانی نشان ہیں جس کے لئے دعاؤں کی بڑی سخت ضرورت ہے۔

سب سے بڑا معجزہ

کیونکہ سب سے بڑا معجزہ جو ہے وہ قبولیت دعا کا معجزہ ہے۔ اور سب سے بڑا نشان قبولیت دعا کا نشان ہے۔ پھر یہ علمی فضا جو اس زمانے کی ہے، اب فضا علمی بن گئی ہے۔ ہر شخص جس سے آپ بات کریں وہ آپ سے دلیل مانگے گا۔ دلیل آپ کے پاس ہے لیکن اگر دلیل آپ نے اسی طرح اپنے صندوقوں میں بند رکھ چھوڑی جس طرح قرآن میں قرآن کریم کے متعلق آیا ہے کہ يٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَهۡجُوۡرًا کہ میری قوم کے اس حصہ نے پیٹھ کے پیچھے قرآن کریم کو رکھ دیا ہے۔ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر تو آپ نہ اپنی منزل مقصود کو پہنچ سکتے ہیں اور نہ اپنی ذمہ واری کو نبھا سکتے ہیں۔ اب جو ظاہر ہو کے بالکل نمایاں ہو کے کمزوری سامنے آ جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں نہیں پڑھتے۔ آپ مجھ سے بے شک سوال کریں کہ آپ کو کیسے پتہ لگا۔ میں جواب دوں گا آپ کو۔ مجھے ایسے پتہ لگا کہ بہت سارے گھر ہیں جن گھروں میں کتابیں نہیں ہیں۔ میں نے خدام الاحمدیہ کو کہا تھا کہ مجھے یہ بتائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تفسیر مختلف آیات کی مختلف کتب میں لکھی ہے۔ پانچ جلدیں اُس کی شائع ہو چکی ہیں اور غالباً سورۂ کہف تک وہ ہو چکی ہے۔ پہلے تو وہ پڑھنی چاہئیں۔ اس میں اتنے علوم بھرے ہوئے ہیں کہ اس زمانہ کی اور آنے والے زمانہ کی ضرورتوں کو وہ پورا کر رہے ہیں۔ ان کو میں نے ایک مشورہ دیا ہے۔

اس میں تو ساری جماعت دراصل شامل ہونی چاہئیے ۔مشکل ہمارے ملک کی یہ ہے کہ ہمیں خرید کے پڑھنے کی عادت نہیں ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کو پڑھنے کی عادت ہے وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں مفت مل جائے تو پڑھ لیں گے ویسے نہیں پڑھیں گے۔سب دنیا میں ترقی کرنے والی جوقومیں ہیں وہ خودخرید کر پڑھتی ہیں۔انگلستان میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک شخص گاڑی میں آ کے بیٹھا۔ جہاں وہ بیٹھا،اس کے ساتھ کی سیٹ خالی پڑی ہے اوراس سیٹ کے اوپر وہ اخبار پڑا ہے جووہ پڑھنا چاہتا ہے۔ وہ اس کو اٹھا کے نہیں پڑھے گا۔ وہ اگلے اسٹیشن پر اُتر کے اپنا اخبار خرید کے لائے گا۔اور وہ اس اخبار کو پڑھ کراس کوردی سمجھ کر چھوڑ جائے گا۔ان کو اخبار خرید کر پڑھنے کی عادت ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ چونکہ ایک بہت بڑا حصہ بڑی تحقیق کے بعد ILLUSTRATED تصویروں سے حقیقت بیان کرنے کے لئے کچھ لکھتا ہے۔مثلاً مصنف یہ بیان کرتا ہے کہ چالیس رنگ اس پرندے کے پروں میں ہیں۔کبھی انسان کے تصور میں یہ نہیں آتا۔ وہ تصویر بنا دیتے ہیں اور لائبریریوں میں محفوظ کر دیتے ہیں۔انہوں نے لائبریریاں بنا لیں۔ لائبریریوں سے بھی مفت نہیں ملتا۔ پیسے دے کے ممبر بننا پڑتا ہے نا۔ اور ہر مہینے پیسے دینے پڑتے ہیں۔ یا بعض ایسی لائبریریاں ہیں جہاں ہر ہفتے CONTRIBUTION کرنا پڑتا ہے۔کیونکہ وہاں PAY ملتی ہے ہر ہفتے بعد۔

جماعت احمدیہ کراچی بُک کلب بنالے

میں نے اُن کو کہا تھا کہ کتابیں خریدنے کے لئے جماعت احمدیہ کراچی ایک کلب بنالے۔جس کے پاس حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی یہ پانچ تفسیریں،جلدیں نہیں ہیں۔آپ اُس سے کہیں کہ تم اس کلب کے ممبر بن جاؤ۔ پانچ روپے یا تین روپے جومناسب ہو یہاں کی آمد کے لحاظ سے،وہ چندہ رکھ دو۔اگرایک گھر میں تین خادم ہیں تو تین ممبر نہ بنیں۔ پہلے تو ہمیں ہر گھر میں کتاب پہنچانی ہے۔ایک ممبر بن جائے۔آپ اُس کو پانچ جلدیں منگا کر دے دیں اور پانچ جلدوں کی مثلاً مجھے قیمت نہیں یاد۔ مثلاً اگر پچاس روپے قیمت ہے اور پانچ روپے چندہ ہے تو دس مہینے میں وہ PAYMENT کر دے گا۔اگر ساٹھ روپے قیمت ہے اور پانچ چندہ ہے تو بارہ مہینے میں کر دے گا۔پہلی PAYMENT پر اُس کو پانچ کا سیٹ مل جائے گا۔ لے کے پڑھے۔ EASY INSTALMENTS بڑی تھوڑی قسطوں پر اُس کو اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔دو باتیں تمہاری مدد کے لئے کرسکتا ہوں۔ایک یہ کہ ربوہ میں جو دینے والے ہیں،اُن کو میں حکم دے دوں کہ جوتم کتابیں منگواؤ،اُس کی قیمت تم سے بالاقساط وصول کریں۔اس واسطے تمہارے ذہن میں یہ کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔ادھر سے وصول کرو۔اُن کو ادا کردو۔ یا

میں یہ کر سکتا ہوں کہ امیر کراچی کو کہوں کہ تمہیں نقد ساری قیمت دے دیں اور تم وہاں PAY کر دو۔ ویسے یہ زیادہ اچھا ہے (اُس کی وجہ میں ابھی بتاتا ہوں) اور تم یہیں ہو۔ جماعت کا نظام ہے۔ وہ وصول کریں گے تم سے۔ خادم کا یہ کردار ہونا چاہیئے کہ پہلی تاریخ کو وہ بغیر یاددہانی کے آ کے پیسے ادا کرے۔ اس میں چاہے انصار اپنی علیحدہ کلب بنائیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ پہلا دور اس سکیم کا جو ہے، اُس میں ہر گھر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سارے سیٹ آ جائیں۔ یہ پانچ خلاصہ ہیں۔ کیونکہ ہر کتاب میں سے آیات لے کے جو تفسیر وہاں کی ہوئی ہے، اکٹھی کر دی گئی ہے اور کتب میں حضرت مسیح موعود کا جو منظوم کلام ہے وہ ساری کتب کا خلاصہ ہے۔ جب میں سفر پہ جاتا ہوں تو ساری کتب تو میں رکھ نہیں سکتا۔ میں عربی کی درثمین، فارسی کی درثمین اور اردو کی درثمین رکھتا ہوں۔ اس سے میں استفادہ کرتا ہوں۔ ہم ایک CONTRADICTION کر رہے ہیں۔ ہماری جماعتی زندگی کے اندر آگے ہی آگے بڑھنا ہے۔ آج کی ڈاک میں شوریٰ کے ایجنڈا کی یہ تجویز آئی ہے کہ کتابیں زیادہ شائع نہیں ہوتیں، یہ شائع کریں۔ جو شائع ہوتی ہیں تم خریدتے نہیں۔ کتابیں میری خواہش یا صدر انجمن کی خواہش یا تحریک جدید کی خواہش یا وقف جدید کی خواہش کے نتیجے میں نہیں چھپیں گی۔ وہ تو ڈیمانڈ کے اُوپر چھپیں گی۔ اقتصادیات کا ایک بنیادی اصول ہے اُس سے باہر نکل نہیں سکتے۔ جتنا مطالبہ ہوگا اُس کے مطابق چھپیں گی۔ اب ایک نمایاں ایک چیز ہمارے سامنے آ گئی ہے جس نے مجھے بہت شرمندہ کیا۔ میرا خیال ہے آپ بھی شرمندہ ہوں گے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات چار عنوانوں پر اللہ تعالیٰ، اسلام، قرآن عظیم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ تین سو اٹھائیس صفحے کی ایک کتاب یعنی اقتباسات ہیں، ابھی پچھلے دنوں وہ لندن میں چھپی۔ اُس کی ہمیں COST آئی۔ خرچ جو ہے وہ۔ دو پونڈ پچاس پنی۔ یعنی جو بہترین چھاپے خانے نے شائع کی ہے۔ نہایت اعلیٰ یعنی جو وہاں کے کتب خانوں میں بہترین قسم کی چھپی ہوئی کتابیں پڑی ہوئی ہیں، اُن کے ساتھ یہ بھی پڑی ہوگی۔ ۱۹۷۸ء میں، مَیں وہاں تھا۔ ساری چیزوں کا جائزہ لے کے فیصلہ کیا تھا۔ ایک تو میں نے وہاں اس وقت یہ حکم دیا تھا کہ بڑی بے شرمی کی یہ بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ردّی کاغذ پہ آپ شائع کر دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے میں کسی اور کی کتاب نہایت اعلیٰ پر شائع کر دیں چاہے وہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ہی ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہمیں برداشت۔ مجھے نہیں برداشت کم از کم۔

کتب حضرت مسیح موعود کی اشاعت

ہر ایک کتاب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی شائع ہونی چاہیئے ۔اس کے بعد پھر باقی آتی ہیں۔ اب میں نے آرڈر دے کے وہ غالباً سات ہزار چھپوائی۔ وہ مختلف مشنز کو بھجوائی ہے۔ وہاں کتابیں تو شائع کرادوں، میں رکھوں کہاں، سٹور کہاں کروں۔ اب جب دو تین کتابیں شائع ہوئیں تو چیخ پڑا ہے لندن مشن کہ آپ کتابیں تو شائع کروا رہے ہیں۔ ہمارے پاس رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ آپ انتظام کریں کہ جو دوسرے مشن ہیں وہ ہمیں پہلے سے آرڈر دے دیں تا کہ ہم چھاپے خانے کو کہیں۔ وہ خود انتظام کر کے وہاں پہ بھجوا دیں گے۔ ہمارا کوئی وقت ضائع نہیں ہوگا اور وہ تقسیم ہو جائیں گی۔ میں نے یہاں سے لکھ دیا کہ اتنی اتنی کتاب یہاں سے بھجوا دیں آپ فلاں فلاں مشن کو۔ تین سو کتاب یعنی COST پہ۔ یہ ساڑھے سات سو کی بنی۔ ساڑھے سات سو پاؤنڈ کی تین سو کتاب۔ ڈھائی کے حساب سے۔ ہمارا کوپن ہیگن کا مشن چیخ پڑا۔ اتنے پیسے کہاں سے دیں۔ حالانکہ وہاں جو آدمی کما رہے ہیں وہ اتنے ہیں کہ چار چار پانچ پانچ لے کے آگے تقسیم کریں تو وہ لے سکتے ہیں۔ لیکن میں نے اُن کی گھبراہٹ کو دیکھ کے اُن کے لئے ایک اور پروگرام بنا کے اُن کو بھجوا دیا جو یہاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی کے ساتھ حضرت مصلح موعود کی ایک کتاب 'INVITATION' دعوت الامیر انگریزی ترجمہ ایک برٹش فرم نے دس ہزار کی تعداد میں شائع کی اور اس کے صفحے اس سے کوئی دس بارہ کم ہیں ESSENSE OF ISLAM سے اور اس کی قیمت ڈھائی تین پاؤنڈ نہیں، دس پاؤنڈ اُس کی قیمت رکھی اور انگریز نے خریدی۔ یعنی اگر انگریز، دعوت الامیر کو خریدتا ہے دس پاؤنڈ میں اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات اُس سے بھی اچھی تین پاؤنڈ میں خریدنے کے لئے نہیں تیار۔ بڑے شرم کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انتظام کر دیا ہے

ویسے تو اللہ تعالیٰ انتظام کر رہا ہے، کرے گا۔ یہ بھی نکل جائیں گی۔ شروع میں گئے میر محمود احمد صاحب واشنگٹن، تو مجھے لکھا کہ میں نے پتے جمع کرنے شروع کئے ہیں۔ پچاس ہزار پتے میرا خیال ہے اپنے رجسٹر پہ جمع کرلوں۔ میں نے سوچا کہ شروع میں بہت اُونچا جمپ انہوں نے لگا دیا۔ میں نے اُن کو پھر لکھا کہ نہیں، اس طرح نہیں۔ آپ اڑھائی ہزار پتے ایسے جمع کریں جو امریکہ میں سب سے اونچے دماغ ہوں۔ مثلاً یونیورسٹیز لیں، ڈاکٹرز لیں، انجینئرز لیں وغیرہ وغیرہ۔ ہر WALK OF LIFE میں سب سے اونچے دماغ جو امریکہ میں سمجھے جاتے ہیں، اُن کے پتے اڑھائی ہزار لے لیں۔ وہ آپ کی

فہرست اے (A) ہے۔اس کے بعد آپ فہرست بنائیں بی (B) اس میں آپ،اب مجھے یاد نہیں کہ کیا میں نے شکل بنائی تھی بہر حال پانچ ہزار یا سات ہزار اس کے بعد اور پتے ہوں جو سیکنڈ لائن کے ہوں۔ اس طرح کر کے آپ پچاس ہزار بنائیں۔ کیونکہ اگر آپ کے پاس اڑھائی ہزار کتب لینے کے لئے ہیں تو آپ کے پاس موجود ہوں ایسے اڑھائی ہزار پتے TOP کے جن کو PREFERANCE دینی چاہیئے۔ان کے ہاتھ میں کتابیں پہنچ جائیں گی۔اُن میں طالب علموں کو لیں۔ بڑے بڑے مانے ہوئے اسلام پر لکھنے والے لیں۔ وہ تو فہرست میں آ جائیں گے نا پہلی فہرست کے اندر۔اب لیں۔وہ خاموش ہو گئے ہیں۔ میں نے اُن کو کہا کہ اٹھاؤ بیس ہزار اسلامی اصول کی فلاسفی کا REVISED ٹرانسلیشن۔وقت تو یہ آ گیا ہے۔میں اپنی طبیعت کے لحاظ سے سمجھتا ہوں کہ جو جماعتی غلطیاں کسی وقت بھی ہوئی ہیں، جب سامنے آ جائیں تو ساری جماعت کے علم میں آنی چاہئیں۔ یہ سمجھ نہیں آتی، کیسے غلطی ہو گئی کہ اسلامی اصول کی فلاسفی جیسی کتاب۔مولوی محمد علی صاحب نے جب اس کا ترجمہ کیا تو آپ حیران ہوں گے کہ اس میں سے وہ چوّن (۵۴) اقتباسات چھوڑ گئے ترجمہ میں جن میں سے بعض ڈیڑھ ڈیڑھ صفحے کے تھے جن کا ترجمہ ہی نہیں کیا اور اس سے زیادہ جگہ اپنی باتیں بیچ میں گھسیڑ دیں۔اور میرے خیال میں یہ ترجمہ انگریزی میں پہلی دفعہ شائع ہوا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے زمانے میں اور ہر احمدی نے حسنِ ظنی کرتے ہوئے کہا کہ یہ ترجمہ ٹھیک ہو گا کسی نے چیک نہیں کیا اس کو اور وہ چلتا آیا۔ وہ بہت سارے ایڈیشن شائع ہوئے۔ایک پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہو گیا۔ یہ جو دورے میں نے کئے تو یورپ کے ایک مقام پر مجھے ایک مبلغ نے کہا کہ ہمارا نو احمدی یعنی اُس ملک کا احمدی ہوا ہوا کہتا ہے کہ اس مسئلے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ میں حیران کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ فتویٰ نہیں دیا پھر کیوں اس سے مختلف فتویٰ دیا ہے۔ میں نے کہا۔ یہ کہاں سے اُس نے لے لیا۔ کہنے لگے کہ وہ کہتا ہے کہ اسلامی اصول کی فلاسفی میں سے یہ فتویٰ مجھے ملا ہے۔اُس سے مجھے بڑا شبہ پیدا ہو گیا۔ میں آیا واپس۔ میں نے کہا چیک کرو۔ چیک کیا تو پتہ لگا کہ چوّن (۵۴) جگہیں چھوڑی ہوئی ہیں اور ستّر اسّی (۷۰،۸۰) جگہ اپنی عبارتیں بیچ میں شامل کی ہوئی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب میں تھیں ہی نہیں۔ پھر مجھے اللہ نے توفیق دی۔ بڑی محنت میں نے کروائی اپنی نگرانی میں۔تین کتابیں اُردو کی، ایسی ابتدائی لیں جن کے متعلق خیال تھا کہ وہ بہر حال بہت اچھی ہوں گی، ان میں غلطی بہت کم ہو گی۔ان میں ایک تو جس تنظیم نے یہ کانفرنس کروائی تھی انہوں نے PROCEEDINGS شائع کیں، اس میں بھی اسلامی اصول کی فلاسفی چھپی ہوئی ہے،

وہ کتاب اٹھائی ۔دو اردو میں بالکل ابتدائی۔ٹھیک یاد نہیں لیکن غالبًا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک اردو ایڈیشن اس کا چھپا۔ایک خلافت اولیٰ میں اردو کا ایک ایڈیشن چھپا یا دونوں خلافتِ اولی میں چھپے آگے پیچھے۔ یہ تین لے کے ایک کمیٹی بٹھائی۔اُن کو کہا، ان کا آپس میں موازنہ کرو۔ موازنہ کیا تو چھوٹے چھوٹے اُن میں اختلاف تھے۔بعض دفعہ کاتب بھی اختلاف کر جاتا ہے۔ الف۔ی ایک لفظ ہے۔''اے''اور کتابی ہے اگر تو وہ بھی یعنی''ی'' جو ہے وہ دوطرح سے لکھی گئی ہے نا۔ایک وقت میں ایک طرح لکھی جاتی تھی۔شروع میں وہ بڑی''ے''یوں پورے چکر کے ساتھ۔اور بولی جاتی تھی دوطرح۔تو بعد میں دوطرح جب لکھی جانے لگی تو کاتب صاحب جہاں اے لکھنا تھا وہ دوسری طرح اے لکھ گئے۔اس قسم کی غلطی کتابت کی تھی۔بعض جگہ ہم معٰنے لفظ آ گیا ہے۔وہ پتہ نہیں کس نے کیا ہے اس میں یعنی بالکل مترادف لفظ ایک کو بدل کر دوسرا لکھ دیا۔لیکن ہم نے BASE اُسی پہلے کو بنا کے ایک مستند بنا لیا۔ پھر اُس کو بھیجا چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے پاس اُس کا ترجمہ کرنے کے لئے۔اُنہوں نے اس کا ترجمہ کیا۔پھر REVISE کیا۔پھر میں نے کہا میرے پاس بھیج دو۔ پھر یہاں ایک آدمی کو لگایا۔اُس نے دیکھا تو اُس میں بعض جگہ چوہدری صاحب سے چار پانچ ترجمہ کے لفظ چھوٹے ہوئے تھے، جان بوجھ کے نہیں۔پس معلوم ہوتا ہے کہ فقرے نے مضمون پورا کر دیا ہوگا تو وہ لفظی ترجمہ نہیں رہا۔میں نے اپنے جن ساتھیوں کو بلایا تھا،اُن کو کہا کہ خود نہیں ہم نے بدلنا۔چوہدری صاحب تشریف لے آتے ہیں سردیوں میں۔ان کی تصحیح اُنہی سے کروانی ہے پھر۔پھر اُن کو دیا۔ پھر وہ اُس میں سے گزرے۔ یہاں کی انگریزی ہماری کمزور ہے۔ چوہدری صاحب کی انگریزی بہت اچھی ہے۔ایک لفظ کے متعلق مجھے کہنے لگے، یہ لفظ غلط استعمال کر گئے ہیں چوہدری صاحب اس واسطے کہ وہ اُردو میں تو تین لفظ تھے۔تو چوہدری صاحب نے ایک لفظ استعمال کیا۔اور وہ تینوں کے معنے کا مفہوم جو تھا وہ ایک لفظ پورا ادا کر رہا تھا،اُس میں کوئی کمی نہیں تھی۔تو میں نے کہا نہیں یہ تو ٹھیک ہے ترجمہ۔تو بہرحال بہت محنت کر کے وہ پھر وہاں چھپوائی پچاس ہزار کی تعداد میں۔اور اُس کی ہمیں COST پڑی ستائیس پینی(PENNY) فی جلد اور پیپر بیک۔لیکن بڑا اچھا۔بڑی سستی ہے۔ وہاں کے ملک کے لحاظ سے تو بہت ہی سستی ہے۔

کتابیں تقسیم کرنے کا وقت آ گیا

میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں۔ یہ کتابیں تقسیم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ وہاں میں نے امریکہ کو کہا کہ پچاس ہزار میں سے بیس ہزار اُٹھاؤ۔میر محمود صاحب ویسے اُن کا دماغ بڑا تیز ہے۔انہوں نے سوچا

کہ جس نے ،جس کمپنی نے بڑا اچھا انگلش ٹرانسلیشن آف دی ہولی قرآن (TRANSLATION OF THE HOLY QURAN) شائع کیا ہے۔اُس کو یہ کہا بتاؤ کتنے میں شائع کرو گے۔نمونہ انہوں نے منگوا لیا تھا۔ اتنا بڑا فرق قیمت کا اور مجھے لکھا کہ یہ تو یہاں آتا ہے۔ میں منحنی سا آدمی ہوں۔ اکٹھے بڑے بڑے پیکٹ بھیج دیتے ہیں۔ میں تو اُٹھا بھی نہیں سکتا۔مشکل پڑ جاتی ہے۔ یہاں سستا بھی ہے اور مجھے اجازت دے دو، میں یہاں شائع کروادوں۔ ویسے اُن کو بل ہی انہوں نے بہت غلط دے دیا تھا۔ مجھ سے پوچھے بغیر اُس کی قیمت لگادی تھی ستّر (۷۰) پینی۔اُن کو سمجھایا کہ ہم یہ تجارت کے لئے نہیں چھاپ رہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کا جو حسن ہمیں بتایا ہے،اسے ساری دنیا میں بکھیرنا چاہتے ہیں۔ وہ تو خیر میں نے FIX کردی تیس پینی۔ کیونکہ اوورہیڈ چارجز بھی کچھ ہوتے ہیں۔تیس پینی تھوک اور چالیس پینی ریٹیل میں۔اس سے زیادہ نہیں۔ اُس کمپنی نے اُن کو جو ESTIMATE دیا،وہ انہوں نے لکھا کہ اگر پچاس ہزار چھپواؤ گے تو میں اٹھارہ پینی میں شائع کردوں گا۔تو قریباً ۱/۳ قیمت کم آجاتی ہے ناں۔ میں نے لکھا کہ یہ بیس ہزار تو آپ نے اُٹھانے ہی اُٹھانے ہیں۔اوراس کے بعد آپ لاکھوں چھپوائیں، آپ کو میں منع نہیں کرتا۔لیکن سوال یہ ہے آپ کے غور کا کہ اگر آپ نے نہیں پڑھنی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب،تو وہ جو بڑا چوٹی کا سائنسدان ہے امریکہ میں، اُس کو کیا ضرورت پڑی ہے، پڑھے اور آپ خود نہ پڑھیں یعنی آپ کا ماحول ایسا ہو تو میرے خیال میں تو بڑی بے شرمی ہے کہ کسی انگریز کو کہیں کہ تُو پڑھ۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زیادہ رشتہ دار ہے آپ کے مقابلے میں؟ اس واسطے پڑھیں اور پڑھائیں اپنے ماحول میں ۔ یہ جو اب مجھے بڑی سخت جنگ نظر آ رہی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کیا ہے پچھلوں کے حوالوں کے ساتھ کہ شیطان کی آخری جنگ حق کے ساتھ اس زمانہ میں ہے۔تھوڑا سا جنون پیدا کریں۔اے جنوں کچھ کام کر۔ہمیں پہلے ہی بتایا گیا تھا کہ جنون سے کام ہوگا ویسے نہیں کام ہونا۔ میں کچھ نہیں مقرر کرتا، آپ پہ چھوڑتا ہوں۔ ہر روز آپ اپنے گھر کے ماحول کے لئے کچھ وقت نکالیں۔ بعض ایسے بھی دوست ہیں کہ جو گھر میں آتے ہیں تو تیوریاں اُن کی چڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔تھکے ہوئے دماغ، بیوی انتظار کرتی رہتی ہے سارا دن خاوند کا اور آتے ہی اس سے لڑنے کو پڑتے ہیں، کھانے کو آتے ہیں۔تو اس کا حق کوئی نہیں؟ جو اور حقوق ہیں،اُن سے سب سے زیادہ حق اُس کا یہ ہے کہ آپ اُس کے ساتھ بیٹھ کے پیار کے ساتھ دین کی باتیں کریں۔اُس کو بتائیں کہ تیرے جیسی ایک لڑکی پہلے بھی پیدا ہوئی تھی جس کا خولہ نام تھا۔ میں یہاں بتا چکا ہوں کسی مجلس میں اُس کے کارنامے،اس قسم کی

نڈر، بے خوف، قربانی دینے والی، ہر لحاظ سے قربانی، مالی قربانیاں دینے والی، خدا نے دیا بھی۔لیکن ایک وقت میں بڑی قربانیاں لیں۔یعنی مسلمانوں کو اڑھائی سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہنا پڑا۔ وہ بھی مسلمان تھے۔اُن کو بھوکا مارنے کا منصوبہ بنایا۔ساری ناکہ بندی کر دی۔اور خدا نے یہ کہا کہ تکلیف تو میں دوں گا بھوک کی اور پیاس کی۔مرنے نہیں دوں گا بھوک سے۔اللہ تعالیٰ کا یہ منصوبہ تھا۔تربیت اُن کی کر رہا تھا۔اِس قدر تکلیف بھوک کی کہ سعد بن وقاصؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔اُنہوں نے بیان کیا کہ ایک رات بالکل اندھیری رات تھی، میں چل رہا تھا تو میری جوتی کے نیچے کوئی چیز آئی جو میں نے محسوس کیا کہ نرم ہے۔نرم چیز کو انسان نرم ہی محسوس کرتا ہے اور پتھر کو پتھر محسوس کرتا ہے۔کہتے ہیں اتنی بھوک تھی کہ میں نے دیکھا ہی نہیں کہ وہ کیا چیز ہے؟ میں نے پاؤں ہٹایا اور اُٹھایا اُس کو اور منہ میں ڈالا اور کھا گیا۔اس قسم کی انہوں نے کوفت اُٹھائی۔اور پھر جب دیا خدا نے تو یہی جنہوں نے نرم چیز اُٹھا کر منہ میں ڈال لی تھی، ایک دن مدینے کی منڈی میں ایک لاکھ اونٹ کا ایک آدمی سے سودا کر لیا۔منڈی میں وہ لے آیا تھا لیکن نہ اُس نرم چیز کو دیکھا کہ کیا ہے؟ کیونکہ خدا نے پیدا کیا ہے، کام ہی دے گی مجھے۔اور نہ اس لاکھ اُونٹ کے ساتھ محبت اور پیار کا اظہار کیا۔اُسی وقت ایک دوست آیا۔اُس نے کہا میرا ارادہ تھا، خواہش تھی کہ یہ میں خرید لوں۔یہ شخص مجھے رستے میں ملا تھا۔ وہاں میں نے بات نہیں کی کیونکہ منڈی تک آنے سے پہلے بات کرنا منع ہے۔تو میرا دل کرتا تھا میں لے لوں۔انہوں نے کہا تم لے لو۔کس قیمت پہ دو گے۔جس قیمت پر میں نے لیا، صرف نکیل مجھے دے دو۔یعنی خدا نے ہر چیز دی تھی۔دماغ بھی دیا تھا کہ اگر ایک روپے کی نکیل تھی تو پانچ منٹ میں ایک لاکھ روپیہ بنا لیا اور دوست کے ساتھ دوستی کا بھی مظاہرہ کیا یعنی ویسے ایک لاکھ اونٹ اگر دس روپے نفع پہ بیچتے، یہ بہت کم نفع ہے، قیمت بھی دس لاکھ روپے بنانے تھے۔باقی نفع چھوڑ دیا۔لیکن بنا بھی لیا۔دوست بھی خوش، خدا بھی خوش، اپنا نفس بھی خوش اور الحمد للہ پڑھنے والا۔تو دولت بھی دی، دولت سے پیار نہیں کیا۔تنگی آئی، تنگی کو کچھ نہیں سمجھا۔کفّار نے اپنی طرف سے یعنی ایک تو کوشش کی تیرہ سال اسلام کو مٹانے کی۔وہ اسلام کو مٹانے کی کوشش تھی۔جنگ احزاب میں اسلام کو مٹانے کی کوشش میں سارے عرب کو اکٹھا کر لیا تھا یہودیوں نے۔مکہ کی طاقت اور سارے قبائل عرب کی طاقت وہاں جمع ہوگئی تھی۔اور پہلے بتایا گیا تھا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ وہاں بھی یہی ہے جیسا میں نے بتایا کہ بھوکا رکھوں گا، بھوک سے ماروں گا نہیں۔جمع ہو جائیں گے سارے مگر تمہیں قتل نہیں کر سکتے۔بھاگ جائیں گے۔خدا نے معجزہ دکھایا۔بھاگ گئے وہاں سے۔لیکن وہ تو مارنے کے لئے آئے

تھے۔ ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ یہ آپ کا کراچی، اس کے اگر باہر کے رستے بند ہو جائیں کسی وجہ سے، کراچی کی کیا کیفیت ہوگی۔ آپ کی اتنی چیزیں ہر روز باہر سے آ رہی ہیں۔ یعنی ہزار ہاٹن کھانے کی چیزیں کراچی کے اندر باہر سے آ رہی ہیں، ریل کے ذریعے، ٹرکوں کے ذریعے، گھوڑے گاڑیوں کے ذریعے، کشتیوں کے ذریعے مچھلی پکڑی ہوئی اور بہت ساری چیزیں آ رہی ہیں۔ اُنہوں نے ناکہ بندی کر دی۔

اللہ تعالیٰ نے پیار کا نشان دکھا کے حوصلے بلند رکھے

اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ پیار کا نشان دکھا کے اُن کے حوصلے بلند رکھے اور یہی اُس کا طریقہ ہے۔ ایک دن ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ یہ تجربہ ہے انسان کا کہ بھوک جب بہت زیادہ تنگ کرے تو پتھر رکھ کے معدے پر کس دیں، اوپر دباؤ ڈال دیں تو بھوک کا احساس بھی کم ہو جاتا ہے۔ تو ایک صحابی آئے اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ یہاں تک نوبت پہنچ گئی اور کرتا اُٹھا کے دکھایا کہ ایک پتھر باندھا ہوا تھا۔ آپؐ نے کہا یہاں تک نہیں پہنچی۔ یہاں تک پہنچ گئی۔ آپ نے اُٹھایا اُس کو دکھانے کے لئے۔ دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔ جس کا مطلب اُس کو بتانے کا یہ تھا کہ تمہیں جتنا بھوکا رکھ رہا ہوں، میں خدا کے حکم پر، اُس سے ڈبل بھوک خود برداشت کر رہا ہوں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار تھا اُن سے جو اُن کی مسکراہٹیں قائم رکھتا تھا۔ ایک صحابی کو بڑی سخت تکلیف تھی تلملا رہا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے ہیں۔ دوسرا اُن کے پاس آیا۔ کان میں کہا کہ کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ گھر میں پوچھا بیوی سے کہ کیا ہے تیرے پاس۔ جنگ احزاب کا ہی یہ واقعہ ہے۔ اُس نے کہا تھوڑا سا آٹا ہے اور ایک بکری کا بچہ بالکل چھوٹا سا۔ اُنہوں نے کہا کہ یہ بچہ میں ذبح کر رہا ہوں۔ آتا ہوں ابھی۔ تو آٹا گوندھ لے، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے جا رہا ہوں۔ بہت تکلیف ہے اور آ کر آپ کو کان میں کہا تا کوئی اور سُن نہ لے۔ وہ چل پڑے گا ساتھ۔ اُس نے تو کان میں کہا تھا۔ آپ نے اعلان کیا کہ لوگو، اس تمہارے بھائی نے دعوت کی ہے۔ آؤ چلیں اس کے گھر۔ وہ بیچارہ کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرے پاس اتنا نہیں ہے۔ آپ نے کہا جاؤ۔ دوڑو گھر۔ بیوی کو کہو آٹا گوندھ لے، روٹی نہ پکائے اور سالن تیار کر لے، تقسیم نہ کرے۔ یا وہ پرات بڑے استعمال کرتے ہیں، اُس میں نہ ڈالے۔ پچاس، سو آدمی ساتھ۔ جن کو زیادہ بھوک لگی ہوئی تھی، ساتھ ہو لئے۔ وہاں گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹے کے اوپر دُعا کی اور اُس کو کہا کہ روٹیاں پکانی شروع کرو۔ اور وہ دیگچے میں جو چھوٹے سے بکرے کا پکایا ہوا تھا سالن۔ اب آپؐ نے تقسیم کرنا شروع کیا۔ اور صحابہؓ کہتے ہیں، ہم سب کا پیٹ بھر گیا اور

سالن بھی باقی بچ گیا اور روٹیاں بھی باقی بچ گئیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا پیار تھا۔ یعنی ایک وقت میں جب دشمن قتل کے درپے ہے۔ TOTAL ANNIHILATION کا پروگرام تھا۔ یعنی سارا عرب اکٹھا ہو کے آیا اور مسلمان چند ہزار مدینے میں محصور۔ کفار اس ارادے سے تھے کہ آج ان کو ختم کر دینا ہے۔ جس طرح قیصر نے یرموک کی جنگ کے وقت یہ فیصلہ کیا تھا۔ تین لاکھ کی فوج کو حکم کیا کہ جہاں مسلمان ملے، قتل کرتے کرتے مدینے پہنچو۔

خدا تعالیٰ کے پیار کا سلوک

۷۴ء میں خدا تعالیٰ نے اتنے پیار کا مظاہرہ کیا ہے کہ آپ اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ یعنی جہاں تکلیف ہوئی ہے وہاں خدا کا پیار ظاہر ہوا ہے۔ گوجرانوالہ سے ایک حکیم نظام جان کے دو بچے اب انگلستان چلے گئے ہیں۔ دو بھائی وہاں اُس وقت تھے۔ اُن کا گھیراؤ ہوا۔ دومنزلہ مکان۔ نیچے اُنہوں نے آگ لگا دی۔ ایک ہی رستہ تھا نیچے اُترنے کا۔ اور وہ دومنزلہ مکان کی چھت مجموعی طور پر پینتیس فٹ اُوپر تھی۔ اور نیچے جہاں وہ چھلانگ مار سکتے تھے پینتیس فٹ سے، وہ پکی سڑک تھی۔ جب آگ زیادہ بڑھنی شروع ہوئی تو انہوں نے چھلانگ ماری۔ تو اگلے دن ایک بھائی میرے پاس آ گیا۔ مجھے کہنے لگے کہ ہم نے تو خدا کا عجیب نشان دیکھا کہ ہماری دولت اُس نے لے لی لیکن ہماری زندگیوں کی عجیب طرح حفاظت کی۔ پھر یہ واقعہ سنایا۔ کہنے لگے ہم دو بھائی کوٹھے کی چھت پر چڑھے ہوئے۔ جب آگ اُوپر آنی شروع ہوئی تو اُوپر سے چھلانگ لگائی۔ کہتا ہے کہ میں نے چھلانگ لگائی تو مجھے یہ یقین تھا کہ دونوں لاتوں کی ہڈیاں ضرور ٹوٹ جائیں گی۔ کہنے لگا، نیچے اُترا ہوں تو انگلی کی ہڈی بھی نہیں ٹوٹی۔ اُسی طرح ٹھیک بالکل۔ وہاں سے نکل کے، بچ کے نکل گئے۔ کہنے لگا سارا مکان جل گیا۔ بچوں نے پندرہ بیس دن کے چوزے مرغی کے دل بہلانے کے لئے دس بارہ، اُنہوں نے رکھے ہوئے تھے وہ ایک کوٹھڑی میں تھے۔ ساری کوٹھڑی جل گئی۔ اُس کا دروازہ بھی جل گیا اور وہ چوزے چوُں چوُں کرتے ہوئے باہر نکل آئے ہمسائے کے گھر میں۔ ہمیں تو خدا تعالیٰ نے یہ نشان دکھایا۔ کسی کو کچھ دکھایا۔ ہر ایک کو کہا کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ اور اسی وجہ سے میں نے کہا تھا کہ مسکراتے رہو۔ وہ مسکراتے رہے۔ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کے درمیان ایک گاؤں ہے تتلے عالی۔ وہاں ایک خاندان تھا۔ دو بھائی، اُن کے بیوی بچے۔ ڈیزل وغیرہ کا کام کرتے تھے۔ اچھے کھاتے پیتے، بڑا اثر ورسوخ۔ ہمیں اطلاع یہ ملی کہ دونوں بھائیوں کو مار دیا ہے اور بیوی بچوں کو لے گئے ہیں اغوا کر کے۔ میں نے ہدایت کی کہ یہ جو اغوا کرنے والا مسئلہ ہے، یہ ذرا ٹیڑھا ہے۔ پتہ لیں۔ وہ ہیں کہاں۔ واپس لائیں گے، ہمارے بچے ہیں۔

دو نوجوان گئے۔رضا کار۔کچھ پتہ نہیں تھا وہ کہاں گئے۔یعنی خبر تو یہ تھی مر گئے۔وہ کہاں لے گئے۔ وہاں پہنچے۔کھوکھے پہ چائے پی۔ٹانگے والوں سے پوچھا۔اور جدھر اُترے، پتہ لگا وہ اس رخ پہ گئے ہیں، وہاں گئے۔ایک گاؤں والوں نے کہا اگلے گاؤں گئے ہیں۔اس قسم کے کچھ لوگ تو جاتے نظر آئے ہمیں۔صبح سے گئے ہوئے رات کے دس بجے اُس گاؤں میں جا پہنچے جہاں وہ خاندان تھا۔وہاں اُن کے کوئی عزیز تھے، وہاں چلے گئے۔وہاں جا کے اُن کو پتہ لگا کہ بھائی مرے نہیں، زخمی ہیں۔بہت بری طرح اُن کو زخمی کیا ہوا تھا۔لیکن ہمت والے تھے وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کے وہاں چلے گئے۔سب کچھ اُن کا لٹ گیا۔رات کے دس بجے پہنچے۔اُن کو کہنے لگے، تم ہو کون۔رضا کار نے کہا میں آیا ہوں ربوہ سے آپ کی خیریت پوچھنے۔کہنے لگے ناظر امور عامہ کا نام کیا ہے؟ کہنے لگے مجھے نہیں پتہ۔وہ ایک گاؤں کے نوجوان تھے۔پوچھا فلاں کا نام کیا ہے؟ کہا کہ نام تو ہمیں کچھ نہیں پتہ۔وہ کہنے لگے یعنی یہ دیکھیں کتنا ایک احمدی کا اخلاق جو ابھرنا چاہیئے، وہ نمایاں ہوا۔لُٹ لُٹا کے وہاں آئے ہوئے۔ اُنہوں نے کہا کہ پتہ نہیں تم دوست ہو یا دشمن۔تمہیں پتہ تو کسی کا بھی نہیں، ہو ہمارے مہمان۔چارپائی بچھاتے ہیں۔بستر ادیتے ہیں۔کھانے کو دیں گے۔یہاں سو جاؤ تم آرام سے۔دو آدمی تھے۔ایک آدمی پستول لے کے ساری رات تمہارے سرہانے بیٹھا رہے گا۔کیونکہ اگر تم دشمن ہو تو یہاں سے آگے کیا کرو گے۔آگے ہمارا سب کچھ لوٹ لیا تم نے۔خیر اگلے دن وہ صبح آئے۔انہوں نے آ کے ہمیں خبر دی۔ہمارے لئے بڑی خوشی کا باعث تھا کہ وہ زندہ سلامت تھے۔میں نے ہدایت دی کہ اُنہی کو پھر دوبارہ بھیجو خط دے کے۔اُس وقت تو ان کے پاس خط وط، کوئی نشانی نہیں تھی۔اور وہ سلام بھی کہیں میری طرف سے بھی اور خود میں نے اپنی طرف سے اُن کو کوئی رقم بھجوائی۔مجھے خیال تھا کہ جس قسم کی اُن سے انہوں نے باتیں کی ہیں، اُنہوں نے انجمن کے پیسے بھی نہیں لینے۔وہ بہر حال ضرورت مند ہیں، سارا کچھ لوٹا گیا ہے اُن کا۔پیسے بھجوائے، خط بھیجا۔وہاں پہنچے تو ہر چیز لوٹی گئی تھی اُس خاندان کی۔ لیکن اس قسم کا جذبہ ابھرا کہ اُن کی عورتیں باہر نکل آئیں۔اُن کو کہنے لگیں کہ ہمارا پیغام دے دو حضرت صاحب کو یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ہمارے مال لوٹ لئے۔ہماری جانیں بھی جائیں تو کوئی پرواہ نہیں۔ احمدیت کی خاطر ہم وہ بھی دینے کو تیار ہیں۔الغرض ہر جگہ جہاں ظلم کیا گیا وہاں خدا نے اپنے پیار کا ساتھ دیا۔پیار کا نمونہ دکھا دیا۔سچی خوابیں اتنی کثرت سے آئیں کہ اب ایسا واقعہ ہونے والا ہے۔یہ ہونے والا ہے۔تو خدا تو پیار کرنے کے لئے تیار ہے۔عملاً وہ کر رہا ہے۔یعنی جو اُس سے پیار کرتے ہیں۔اُس کی خاطر تکلیف اُٹھاتے ہیں۔وہ کان میں آ کے یہی کہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

۱۹۷۴ء میں جب میں نیشنل اسمبلی گیا ہوں۔خدا تعالیٰ نے بہت نشان دکھائے۔ بہت بڑا نشان یعنی عجیب ہے اپنی کمیت VOLUME کے لحاظ سے کہ جب انہوں نے کہا کہ پہلے تو زبردستی مجھے بلایا۔ہم نے کراس ایگزیمن (CROSS EXAMINE) کرنا ہے۔ پہلے کہا کہ محضر نامہ خود پڑھو جماعت کا۔ہم سوال کریں گے۔آپ جواب دیں۔ مجھے پتہ لگا تو میں نے پیغام بھیجا کہ نوے سال پر پھیلا ہوا ہے ہمارا لٹریچر۔اور مذہب کا معاملہ ہے۔بڑا سنجیدہ ہے۔اور میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ سارا لٹریچر مجھے زبانی یاد ہے۔ایک دن پہلے آپ سوال لکھ دیں، بھجوا دیں۔ہمیں دے دیں۔اگلے دن ہم جواب دے دیں گے۔انہوں نے کہا نہیں۔ ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ اُسی وقت سوال ہوگا۔اُسی وقت آپ جواب دیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ دعا کی بھی اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے۔قریباً ساری رات میں نے دعا کی خدا سے۔خیر مانگی اُس سے۔صبح کی اذان سے ذرا پہلے مجھے یہ کہا گیا۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ۔ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کہ مہمان تو پہلے سے بھی زیادہ آئیں گے۔اتنی بڑی خوشخبری۔یہ استہزاء کا منصوبہ تو بنا رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔لیکن فکر کیوں کرتے ہو؟ ہم تمہارے لئے کافی ہیں۔ان کی رپورٹ جو تھی، وہ یہ تھی کہ انہوں نے گیارہ دنوں پر پھیلا کر کل باون گھنٹے دس منٹ مجھے CROSS EXAMINE کیا۔باون گھنٹے دس منٹ كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ کا مجھے یہ نظارہ نظر آتا تھا جس طرح فرشتہ میرے پاس کھڑا ہے۔جہاں مجھے جواب نہیں آتا تھا وہاں مجھے جواب سکھایا جاتا تھا۔بعض دفعہ یہ بتایا جاتا تھا کہ یہ جواب اس طرح دینا ہے۔مثلاً ایک رات شام کو مجھے یہ کہا گیا کہ اس کا جواب نہیں دینا اس وقت۔کل صبح دینا ہے۔میرے پیچھے پڑ گئے۔ میں نے کہا میں نے دینا ہی نہیں۔ بہت پیچھے پڑے۔ میں نے کہا آپ یہ لکھ لیں، میں نہیں جواب دینا چاہتا۔ میں نے اس وقت جواب نہیں دینا۔تو مجھے یہی کہا گیا تھا کہ کل صبح دینا جواب۔ کیونکہ کل صبح دینے میں اُن کے لئے کافی خفت کا سامان پیدا ہونا تھا۔یعنی اس تفصیل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی۔کوئی معمولی بات نہیں ہے۔باون گھنٹے دس منٹ پر ہر ہر سوال کا جواب مجھے وصول ہوا یا سوال سکھایا جاتا تھا یا یہ کہ اس کا جواب کس طرح دینا ہے، یہ بتایا جاتا تھا۔ایک دن یہ سوال کیا۔ایک پیرا یہاں سے شروع ہوا۔ یہ ایک صفحہ سمجھیں اس کو۔یعنی بیچ میں لکیر نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ہے۔ یہاں سے شروع ہوا۔ یہاں جا کے ختم ہوا۔ یہاں سے ایک فقرہ اُٹھایا سوال کے لئے۔ایک فقرہ ایک پیرے سے اُٹھا کے کہنے لگے، یہ تو جی بڑے قابل اعتراض فقرے لکھ گئے ہیں مرزا غلام احمد صاحب۔تو بڑا فساد پیدا ہوتا ہے۔اس قسم کی باتیں شروع کر دیں۔ مجھے کہا گیا ابھی جواب دو۔ مجھے جواب کوئی نہیں آتا تھا۔

یعنی یہ حقیقت ہے بغیر ذرا مبالغہ کے کہ میں بالکل اندھیرے میں تھا۔ میں نے کہا کہ کتاب بھیج دیں، میرے پاس کتاب نہیں ہے۔ مجھے کتاب بھیج دیں۔ ابھی میں جواب دے دیتا ہوں۔ یحیٰی بختیار کہنے لگے۔ اچھا کل پھر آپ دے دیں۔ کوئی ضروری نہیں ہے ابھی دیں۔ میں نے کہا میں کہہ رہا ہوں۔ میں نے ابھی دینا ہے جواب۔ تو آپ مجھے کتاب بھیج دیں۔ دو تین دفعہ تکرار کے بعد وہ لے آیا نشان لگا کے۔ کتاب میں نے کھولی۔ جہاں سے وہ پیرا شروع ہوتا تھا، تین چار سطریں نیچے وہ فقرہ تھا جہاں اُس کا جواب تھا۔ اور میری آنکھ نے وہی پکڑا۔ میں نے پہلی ہی نظر میں اُس کو پکڑا۔ میری عادت تھی جہاں مجھے موقع ملتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا کلام اُن کے کانوں میں ڈال دیتا تھا۔ تو میں نے کہا آپ نے ایک فقرہ پڑھا اور اعتراض کر دیا۔ میں ایک پیرا پڑھ دیتا ہوں اور آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے سارا پیرا پڑھ دیا اتنی تفصیل میں۔ تو اس سے بڑا نشان سوچ بھی نہیں سکتا۔ گیارہ دن، باون گھنٹے دس منٹ جو خدا نے کہا تھا، اُس کے مطابق میری رہنمائی کرتا رہا۔ ایک دن مجھے شام کو خدا نے کہا کہ کل ایک ایسا سوال کیا جائے گا کہ تمہارے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل جائے گی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا کہ مجھے خدا نے یہ بتایا ہے، ہوشیار ہو جائیں۔ گیارہ بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ کوئی ایسا سوال نہیں آیا۔ سوال آتے گئے۔ جواب دیتے رہے۔ کھانے کا وقت آ گیا۔ کوئی سوال نہیں۔ شام کی چائے پینے کے لئے بہت سارے وقفے آیا کرتے تھے۔ اُس وقت تک کچھ سوال نہیں ہوا۔ بالکل آخری پانچ دس منٹ بلکہ آخری سوال کر دیا۔ بالکل کسی کو اُس کے جواب کا نہیں پتہ تھا۔ ہم دے ہی نہیں سکتے تھے اُس کا جواب۔ بڑی پریشانی اُٹھانی پڑی۔ ہم نے اُن کو کہا کہ کل دیں گے جواب۔ انہوں نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ دیر ہو گئی ہے، کل ہی دے دیں۔ مشورہ کیا اُس کے جواب کے لئے۔ فون کیا۔ دس سال کے الفضل کے فائل منگوائے ربوہ سے۔ وہاں سے موٹر چلی۔ صبح کی اذان کے وقت وہاں پہنچی۔ اُس کو دیکھا۔ تلاش کیا۔ وہاں سے وہ جواب ڈھونڈا تب تسلی ہوئی۔ یعنی ساری رات خدا تعالیٰ نے پریشان رکھا، دعائیں کرائیں۔ یہ بھی اُس کا احسان ہے۔ لیکن بتا دیا تھا پہلے کہ اتنی پریشانی اُٹھاؤ گے کہ حد نہیں۔ پھر وہ جواب دیا اُن لوگوں کو۔ تو انصار اللہ سے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی ذمہ داری ہے ساری دُنیا کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ اس کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت تھی، وہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے شخص کے ذریعے جسے پہلوں نے بھی اور صرف اُسے ہی پہلوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس کامل کہا ہے۔ یعنی پہلے انبیاء کے مقابلہ میں بھی۔ یہ ہمارا پرانا حوالہ ہے کہ مہدی، (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ناں) جو

پہلے گزر چکے انبیاء، تمام انبیاء سے افضل ہیں۔اس لئے کہ عکس کامل ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔اور کوئی عکس کامل نہیں۔'' ﴿۲۹﴾

جماعت کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اہم ارشادات

مجلس مشاورت ۱۹۸۰ء کے ایجنڈا کی تجویز نمبر۲ جماعت احمدیہ کے معیار تعلیم کے بارہ میں شوریٰ کمیٹی کی تعلیمی رپورٹ پر مشتمل تھی۔سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی ترقی کے بارہ میں اہم ہدایات جاری فرمائیں۔حضور رحمہ اللہ کے ارشادات کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔فرمایا:

''جب ہم نے یہ کمیٹی بنائی تھی تو اُس وقت سے اب ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔گزشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے وظائف کا اعلان کیا تھا کہ مستحق اور ذہین طلباء کو بغیر ذہنی نشوونما کے نہیں چھوڑا جائے گا۔اس کا نام انعامی وظیفہ نہیں بلکہ ''ادائیگی حقوق طلبہ'' رکھنا چاہئے۔جتنا کسی کا حق بنتا ہے جماعت اس کا وہ حق ادا کرے۔یعنی کسی کے حق کی ادائیگی میں جو کمی ہے وہ جماعت پوری کرے۔''

''آئندہ دس برس کے اندر ہر احمدی قرآن کریم کی تعلیم اپنی عمر کے مطابق سیکھے۔یہ کام خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ہے۔خدام نے کام شروع کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ اُن کو احسن انجام تک پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔لجنہ کی رپورٹ آچکی ہے۔کراچی میں مَیں نے ۷ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ پہلے مرحلے میں ہر احمدی گھرانے میں ایک تو تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے جو سورۂ کہف تک پانچ جلدوں میں چھپ چکی ہے۔میں نے اسی سلسلہ میں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کے لئے اپنی اپنی کلب بنائیں اور جماعت ایک کمیٹی بنائے جو ان ہر سہ تنظیموں میں COORDINATION پیدا کرے اور یہ دیکھے کہ ایک کتاب ایک گھر میں چار راستوں سے داخل نہ ہو۔خدام الاحمدیہ کی تنظیم اگر اپنے خادم کو دے دے تو پھر لجنہ یا انصار کو یا جماعتی لحاظ سے اس گھر میں کتاب پہنچانے کی اس مرحلہ میں ضرورت نہیں۔یہ جو سکیم میں نے کراچی سے شروع کی تھی، آج اس میں وسعت پیدا کر رہا ہوں اور اسے ساری جماعت کے لئے دینی تعلیم سکھانے کی بنیاد بنا رہا ہوں۔یہ سکیم اس سال مکمل ہو جانی چاہئے۔'' ﴿۳۰﴾

''تحریک جدید کے ٹارگٹ میں اضافہ۔۔اخلاص کا ثبوت دینے کی دعوت ہے''

صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انصار کو ایک بیان میں تاکید فرمائی کہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے چندہ تحریک جدید کا سالانہ ٹارگٹ پندرہ لاکھ روپیہ سے بڑھا کر اٹھارہ لاکھ روپیہ کر دیا ہے لہٰذا مخلصین آگے بڑھیں اور اپنے اخلاص وایمان کا پھر ثبوت دیں۔ تمام انصار اس تازہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے بھرپور تعاون کریں۔ صدر مجلس نے عہدیداران انصار کو ہدایت کی کہ مجلسی سطح پر کوئی رکن اس صدقہ جاریہ کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ اس مقصد کے لئے ہر ناصر بھائی کو اس میں شامل کیا جائے اور وعدہ کو معیاری بنانے کی سعی کی جائے تا کہ ہم وعدہ اور وصولی ہر دو اعتبار سے حضور کے مقرر فرمودہ ٹارگٹ کے حصول میں کامیاب ہو جائیں۔ صدر مجلس نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جملہ مجالس کو اس مہم میں کامیاب و کامران فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔ محترم صدر صاحب نے یہ بیان ۲۴ جون ۱۹۸۰ء کو جاری کیا۔ ﴿۳۱﴾

وصال حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

سلسلہ کے مخلص خادم، نامور عالم دین، محقق، مفسر اور مقرر حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ۱۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو رات آٹھ بجے اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی عمر ۸۳ سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ ﴿۳۲﴾ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ء بعد نماز جمعہ واشنگٹن (امریکہ) میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں قریباً ایک ہزار احباب شامل ہوئے۔ ﴿۳۳﴾

مجلس عاملہ مرکزیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔

''مجلس عاملہ مرکزیہ کا یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل عالم باعمل حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

قاضی صاحب کی وفات پر ہماری وہی کیفیت ہے جس کا اظہار ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمایا تھا۔ اَلْعَیْنُ تَدْ مَعُ وَ الْقَلبُ یَحْزُنُ و لا نُقُوْل اِلاّبِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا

حضرت قاضی صاحب مرحوم زندگی کے آخری سانس تک سلسلہ کی جس طرح بے لوث خدمت انجام دیتے رہے وہ ہم سب کے لئے مشعل راہ رہے گی۔ محترم قاضی صاحب مرحوم ایک انتھک، محنتی اور گہرے غور وفکر کے حامل بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو تقریر اور تحریر میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ آپ کی چالیس کے قریب تصانیف آپ کے تبحر علمی پر شاہد ہیں۔ اسی طرح آپ کا درس قرآن مجید اور ٹھوس علمی تقاریر، انداز بیان اور قوت استدلال سامعین پر ایک خاص اثر کی حامل تھیں۔ خاص طور پر جلسہ سالانہ کی تقاریر احباب جماعت کو ہمیشہ یاد رہیں گی۔ آپ کو سالہا سال جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں میں بطور استاد و پرنسپل جامعہ احمدیہ خاص خدمات کا شرف حاصل تھا اور اسی طرح بیشتر

مبشرین اور نئے علماء جماعت کو آپ سے تلمذ کا اعزاز حاصل تھا۔ مجلس انصاراللہ کے مرکزی اجتماعات میں ہر سال اپنے علمی مقالہ جات اور تقاریر سے نمایاں حصہ لیتے جس کی کمی کا احساس یقیناً ہمارے لئے ایک ناگزیر امر ہے۔ محترم قاضی صاحب کی وفات سے ایک بہت بڑا خلا نظر آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اپنے فضل سے الٰہی جماعتوں کے ساتھ اپنی سنت کے مطابق اس کو پُر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مکرم قاضی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق اور جماعت احمدیہ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔ ع ''اے خُدا بر تُربتِ اُو ابرِ رَحمت ہا ببار''﴿۳۴﴾

تئیسواں سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۳۱ اکتوبر و یکم و ۲ نومبر ۱۹۸۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار دفتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ کے احاطہ میں منعقد ہوا۔

صدر محترم کی طرف سے خصوصی اپیل

اجتماع میں شرکت کے لئے انصار کو صدر محترم نے مندرجہ ذیل ولولہ انگیز الفاظ میں تحریک کی۔ یہ اعلان ماہنامہ انصاراللہ اور روزنامہ الفضل میں تواتر کے ساتھ شائع ہوئے۔ آپ نے لکھا:

''تئیسواں سالانہ اجتماع انابت الی اللہ، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے زندگی بخش ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جسے ہمارے محبوب امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے انفاسِ قدسیہ سے برکت دیں گے۔ پس خلافت کے پروانوں کے لئے صلائے عام ہے کہ اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شمعِ خلافت کے گرد اکٹھے ہو جائیں اور اس اجتماع کی عظیم رُوحانی برکات سے مستفیض ہو کر اپنی روح کو نئی جلا بخشیں۔

ابراہیمی طیُور! آ ؤ اور اس رُوح پرور فضا میں چند زندگی بخش لمحات گزارو۔''﴿۳۵﴾

تفصیلی رپورٹ

پہلا دن

اجلاس اوّل

۳۱ اکتوبر کو تین بج کر پینتیس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ حاضرین کے پُر جوش نعروں کی گونج میں سٹیج پر تشریف لا کر کرسئ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد منتظمین کی توقعات

سے کہیں زیادہ تھی۔ پنڈال کے اندر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی اور اس سے باہر ایک کثیر تعداد حاضرین کی موجود تھی۔ حضور انور نے منتظمین کو ارشاد فرمایا کہ قناتیں ہٹا کر ٹھیک طرح لپیٹ دی جائیں تا کہ سب لوگ اطمینان سے بیٹھ کر کارروائی سن سکیں۔ حضور رحمہ اللہ کے ارشاد پر مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے پہلے کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند اشعار سُنائے اور پھر اپنی ایک استقبالیہ نظم پیش کی۔ بعدۂ انصار نے حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ ﴿۳۶﴾

حضرت اقدس کا افتتاحی خطاب

ٹھیک چار بج کر دس منٹ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے بصیرت افروز افتتاحی خطاب میں تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنے حالیہ دورۂ یورپ، افریقہ وامریکہ کے پس منظر اور واقعات سے انصار کو آگاہ فرمایا اور احمدیت کے حق میں رونما ہونے والی عظیم الشان تبدیلیوں کا رُوح پرور اور پُر کیف تذکرہ فرماتے ہوئے اس تاثر کا اظہار فرمایا کہ جماعت کو ایثار پیشہ اور ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا:

''۲۶ جون کو مَیں ربوہ سے سفر پر روانہ ہوا تھا اور ۲۶ اکتوبر کو واپسی ہوئی۔ جہاں تک ربوہ سے جانے اور واپس آنے کا سوال ہے پورے چار ماہ ہوئے۔ ان چار ماہ میں تین برّ اعظموں میں زمانہ کی آنکھ نے جو دیکھا وہ تو ایک لمبی داستان ہے۔ آہستہ آہستہ بیان کروں گا۔ یہاں آتے ہی ابھی کوفت دور نہیں ہوئی تھی کہ نئی ذمہ داریاں آ گئیں۔ آج جمعہ، پھر انصار اللہ کا اجتماع، پھر چند دن کے بعد ایک جمعہ اور خدام الاحمدیہ کا اجتماع۔ یہ کام ۳۱ اکتوبر سے ۹ نومبر تک رہیں گے۔ پھر سلسلہ دوسری نوعیت کے کام کا شروع ہو جائے گا۔ اس کے بعد شائد کچھ آرام کا بھی موقع ملے۔ اگر نہ ملے تو بھی حرج نہیں کیونکہ جب تک میں کام میں لگا رہتا ہوں مجھے کوفت کا احساس نہیں ہوتا۔ جب کام کم ہو جاتا ہے اس وقت تکان اپنا سر اٹھاتی ہے۔

یہ جو کچھ ہو گیا ان چار مہینوں میں اس کا ایک پس منظر بھی ہے۔ جمعہ کے خطبہ میں مَیں نے تحریک جدید کا پس منظر بیان کیا۔ کیونکہ اسی پس منظر کے تسلسل میں ہم اس زمانہ میں داخل ہوئے اور اس میں سے گزرے۔ مختلف واقعات کا ایک اور سلسلہ ہے۔ اِس وقت مَیں ان کے متعلق کچھ بتاؤں گا اور پھر انصار اللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں چند ایک کا ان میں سے ذکر کروں گا۔

محل الحمرا کا وجد آفریں تذکرہ

سپین میں ۷۰ء میں بھی مَیں گیا۔ میڈرڈ گئے، وہاں سے قرطبہ گئے۔ میڈرڈ کے قریب ایک قصبہ ہے طُلیطلہ۔ کچھ عرصہ طلیطلہ مسلمان حکومت کا دارالحکومت بھی رہا۔ یہ قریباً ستر میل کے فاصلہ پر

ہے۔......پھر غرناطہ گئے۔ وہاں عجائبات روحانی و مادی کا ایک شاندار مجموعہ ہے۔ایک محل ہے وہاں جو بہت سے معجزات اپنے اندر رکھتا ہے۔ عقل اور مہارت جو اللہ تعالیٰ سے اُسی کے حضور جھک کر اور اس کے حضور دعائیں کر کے مسلمان نے حاصل کی۔ اس عقل اور مہارت کے نقوش ہی نہیں بلکہ بعض حقیقتیں بھی ان جگہوں پر جو پانچ سو سال سے کھنڈر کی شکل میں پڑی ہوئی ہیں، آج بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔......مسلمان کی یہ عظمت، مسلمان کی عاجزی اور اس کی دعا اور اس کی تدبیر کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی۔اس محل کی تعریف یہ ہے کہ بادشاہِ وقت نے بڑے شوق سے بڑی دولت خرچ کر کے اسے تیار کروایا۔ کہتے ہیں تین ہزار سنگ تراش کئی سال کام کرتے رہے اس کو بنانے پر۔اور فصیل اس کی ایک وسیع خطۂ ارض کو گھیرے ہوئے ہے۔ در و دیوار اور گنبدوں، محرابوں کو بہت خوبصورت سجایا گیا۔ جب بادشاہِ وقت اپنے درباریوں کے ساتھ گھوڑوں پر سوار اس محل کی طرف روانہ ہوئے تو شیطان نے دل میں وسوسہ پیدا کیا اور اَنانیّت نے جوش مارا۔''مَیں اتنا بڑا بادشاہ'' کئی ہزار ساری دنیا سے آئے ہوئے ماہرین فن یہاں جمع ہوئے''میری خاطر''۔''میری خاطر''انہوں نے اتنے سال کام کیا اور اتنی عظیم چیز تیار ہوگئی۔ساتویں عجوبہ سے بھی بڑھ کر ایک عجوبہ۔ایک چشمہ اندر ہی اندر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دیا گیا۔بغیر پھول اور پھل اور گھاس کے تو وہ لوگ رہ ہی نہیں سکتے تھے۔اُن کو قُدرت کے مناظر بڑے پسند تھے۔''میں''۔''میں'' نے جوش مارا تو خدا تعالیٰ کے فرشتوں نے اسے جھنجھوڑا۔ یہ ''میں''۔''میں'' کیا لگائی ہے۔جیسا کہ مَیں نے خطبہ جمعہ میں بتایا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بھی نعمت تمہارے پاس ہے۔تمہارے شامل حال ہے وہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔تمہارے زورِ بازو سے یا تدبیر سے یا دولت سے نہیں ملی تمہیں۔ جب فرشتوں نے اسے جھنجھوڑا تو وہ سخت پریشان ہوا اور ابھی جب وہ دروازے سے باہر ہی تھا۔اس نے گھوڑے سے چھلانگ ماری اور زمین پر سجدہ کر دیا اور کہنے لگا واپس چلو۔میرے رہنے کے لئے نہیں یہ محل۔اور انجینئرز سے کہا کہ سارے نقوش مٹاؤ اور ان در و دیوار اور چھتوں پر صفات باری لکھو خوبصورتی کے لئے۔اور ''لَاغَالِبَ اِلَّااللّٰہ'' کو اس محل کے حسن کا مرکزی نقطہ بناؤ۔ چاروں طرف دیوار پر یوں چل رہی ہے پٹی۔ لَاغَالِبَ اِلَّااللّٰہ . لَاغَالِبَ اِلَّااللّٰہ . لَاغَالِبَ اِلَّااللّٰہ پھر اس میں بیضوی شکل میں اور گول شکلوں میں بھی۔اس کے علاوہ اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہ . اَلْحُکْمُ لِلّٰہ. اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہ لکھا ہوا ہے تا یہ ظاہر ہو کہ یہ ساری خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے لئے تھی۔ دیواریں بھی اپنی خاموشی کے باوصف خدا کی حمد کے ترانے گا رہی ہیں۔ پھر کئی سال مزید لگے اور سنگ تراشوں نے سنگ میں سے یہ حروف ابھارے ہیں۔دو۔دو۔تین۔تین سُوت

تراشا ہے سنگ کو۔ بعض حصوں پر تو زمانے نے اثر کیا ہے۔ لیکن بعض حصے ایسے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ **لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰه** یہاں کل کندہ کیا گیا ہے اس پتھر پر۔......

خدا تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے

یہ پیارا اسلام کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ربّ کے ساتھ۔ یہ شان وہاں نظر آئی۔ دل بے چین ہو گیا۔ ۷۰ء کی بات مَیں کر رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ دعا کی توفیق دیتا ہے۔ اتنی سخت بے چینی اور کرب پیدا ہوا کہ میں ساری رات خدا کے حضور دعا کرتا رہا کہ خدایا! وہ شان تھی اور یا اِس ملک میں ایک مسلمان بھی باقی نہیں رہا، اپنی غفلتوں، کوتاہیوں اور گناہوں کے نتیجہ میں۔ اور میں نے کہا۔ اے خدا رحم کر اس قوم پر۔ اسلام کی روشنی اور اسلام کا حسن پھر انہیں دکھا اور اسلام کے جھنڈے تلے انہیں جمع کرنے کے سامان پیدا کر۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے خدا تعالیٰ نے بڑے پیار سے یہ کہا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ جو لوگ خدا پر توکّل کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کافی ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ۔ خدا تعالیٰ بڑی طاقت والا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کر دیتا ہے۔ کوئی اس کو روک تو نہیں سکتا نا۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا لیکن ہر چیز کے لئے اس نے ایک وقت مقرر کیا ہے۔ ہو گا تو سہی یہ یعنی تیری دعا تو قبول کی جاتی ہے لیکن ہو گا اپنے وقت پر۔ مجھے تسلّی ہو گئی۔

۷۰ء میں تعصّب کا یہ حال تھا کہ طلیطلہ جس کا ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے وہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ یہ جو ہمارا انصار اللہ کا ہال ہے اس سے بھی چھوٹی ٹوٹی پھوٹی ایک مسجد، گرد و غبار سے اٹی ہوئی، کوئی دیکھ بھال بھی اس کی نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا ٹوٹا پھوٹا مکان تھا۔ میں نے کرم الٰہی صاحب ظفر کو کہا کہ ایک درخواست دیتے ہیں حکومت کو کہ بیس سال کے لئے ہمیں یہاں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ وہ مجھے کہنے لگے کہ آپ مانگتے کیوں نہیں کہ ہمیں دے دیں یہ مسجد۔ میں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا اپنی مسجد بنانے کی، اس واسطے مانگنا نہیں۔ وہ کہنے لگے۔ پھر سو سال کے لئے نماز پڑھنے کی اجازت مانگیں۔ مَیں نے کہا کیا باتیں کرتے ہو! سو سال۔ بیس سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ انقلاب بپا کرے گا ......اور دس سال نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی قرب قرطبہ میں مسجد بنانے کی۔ ہاں ایک اور چیز بتا دوں۔ اُس وقت میری نگاہ نے دو جگہ کا انتخاب کیا جہاں ہماری مسجد بن سکتی ہے عوام کی طبیعت کے لحاظ سے، ایک طلیطلہ وہاں تھوڑی دیر کے لئے گئے اور طلیطلہ کے عوام نے ہم سے بڑے پیار کا اظہار کیا اور ایک قرطبہ جس کے

مکین ہنس مُکھ ،کوئی غصہ نہیں کوئی پرانی عداوت نہیں ،کوئی تعّصب نہیں ، بڑے پیار سے ملتے تھے۔
اللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ

......سارا جائزہ لے کے مَیں نے کہا مسجد یہاں بنے گی ۔انشاءاللہ۔اوراب دس سال گزرے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ۔قریباً ڈیڑھ دو گھماؤں زمین ہم نے وہاں خرید لی اور خریدنے سے پہلے مَیں نے انہیں کہا کہ لوکل آبادی سے اور مرکز سے یہ تحریر لو کہ ہمیں مسجد بنانے کی اجازت دیں گے۔تو مقامی انتظامیہ نے بھی اور مرکزی حکومت نے بھی تحریری اجازت دی کہ یہاں تم مسجد بنا سکتے ہو۔ پھر ہم نے وہ زمین خرید لی ۔ یہ ہے اللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ اور وقت مقدر تھا۔ ہمارے مبلّغ صاحب تو کہہ رہے تھے سو سال تک دوسروں کی مساجد میں نماز پڑھیں گے۔ میں نے کہا تھا نہیں ۔انقلاب عظیم بڑی جلدی بپا ہونے والے ہیں ۔دس سال کے بعد ہمیں اجازت مل گئی۔......

وَسِّعْ مَکَانَکَ

ایک اور واقعہ اس عرصہ میں ہوا۔اللہ تعالیٰ اپنے جاں نثاروں کا امتحان بھی لیتا ہے۔۷۴ء کا واقعہ جو سب جانتے ہیں ۔حکومتِ وقت نے یہ سمجھا تھا کہ جماعت احمدیہ کو قتل کر کے سڑک کے پرے پھینک دیا اس کا لاشہ۔مگر اس وقت بہت سی باتیں اللہ تعالیٰ نے بتائیں ۔ان میں سے ایک یہ تھی وَسِّعْ مَکَانَکَ کہ مہمان تو پہلے سے بہت زیادہ آتے رہیں گے،ان کا انتظام کرو۔ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ یہ جو استہزاء کا منصوبہ بنا رہے ہیں ۔اس کے لئے میں کافی ہوں تمہارے لئے ۔ (پُر جوش نعرے) جہاں تک استہزاء کا منصوبہ تھا۔ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ ؕ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ کا نظارہ دنیا نے دیکھ لیا اور جہاں تک آنے والوں کا نظارہ تھا آج دیکھ لو وَسِّعْ مَکَانَکَ چھ سال کے اندر جماعت تعداد کے لحاظ سے بھی پاکستان میں نیز بیرونی ممالک میں کہیں سے کہیں پہنچ گئی (مزید پُر جوش نعرے) یہ بھی ایک پس منظر ہے۔واقعات بعد میں بتاؤں گا۔

مساجد بنائیں

ایک اور پس منظر۔ یورپ میں فن لینڈ کے علاوہ سکنڈے نیویا کے تین ملک ہیں ۔ ڈنمارک، سویڈن اور ناروے۔ ناروے میں سب سے بڑی جماعت ہے۔ وہاں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں نماز پڑھی جا سکے، بچوں کی تربیت وتعلیم کا انتظام ہو سکے۔......اس سال جس مسجد، مشن ہاؤس کا مَیں نے افتتاح کیا ناروے میں ، یہ پہلے مکان سے ڈیڑھ گنا بڑا مکان ہے۔ نہایت اچھی لوکیلٹی (LOCALITY)، شرفا کا محلّہ جہاں کوئی نعرہ بازی بھی نہیں ہوتی ۔ دنیا کے ہر ملک میں نعرہ بازی بھی

ہیں۔ اچھے لوگ بھی ہیں۔ بُرے لوگ بھی ہیں۔ نہایت شریف لوگوں کا وہ علاقہ ہے اور تین منزلہ وہ مکان ہے اور بڑا اچھا بنا ہوا۔ البتہ مرمت طلب تھا۔ پرانا مکان تھا۔ قریباً تیس پینتیس لاکھ کی اس کے لئے ضرورت پڑی تھی۔ پچھلے سال خریدا گیا تھا اور اس سال مَیں نے اس کا افتتاح کیا ہے۔ اور انگلستان، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ ان ملکوں میں اتنا پیسہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ اور وہاں کے میئر مجھے کہنے لگے، آپ نے بڑا خرچ کر دیا۔ میں نے کہا خرچ تو بڑا نہیں کیونکہ ہماری ضرورت کے مطابق ہے۔ کئی سو احمدی تھا۔ ان کے بچوں کی تربیت نہیں ہو رہی تھی۔ نمازیں اکٹھے پڑھنے کا انتظام نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات جو بارش کی طرح برستے ہیں ان تک وہ انعامات پہنچتے نہیں تھے۔ ان باتوں سے تقویتِ ایمان ہوتی ہے۔ کوئی جگہ ہی نہیں تھی آپس میں مل بیٹھنے کی۔ یہاں بھی آپ مساجد بنایا کریں کیونکہ جو گھروں میں پڑھتے ہیں نماز باجماعت بعض جب چھوٹی سی رنجش ہو جائے آپس میں تو ایک دوسرے کے گھر نماز پڑھنے کے لئے بھی نہیں آتے۔ بڑی بُری بات ہے۔ لیکن مَیں کہتا ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں میں رنجش تو ہو ہی جاتی ہے انسان کی۔ پھر بعد میں توبہ کر لیتا ہے۔ کیوں نہیں تم خدا کا گھر بناتے جس پر کسی انسان کا کوئی حق نہیں، اللہ کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے کہا ہے ہر موحّد جو خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنا چاہتا ہے، اس کے لئے اس کے دروازے کھلے ہیں چاہے وہ موحّد، عیسائیت میں جو موحدین کے فرقے ہیں، اس سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور مذہب سے تعلّق رکھتا ہو۔ انسان کا حق ہی نہیں کہ وہ دروازے بند کرے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کے لئے کسی کے اوپر۔ مساجد بنائیں۔......

جماعت کو ایثار پیشہ، ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے

یہ جو حالات دیکھے اصولی طور پر اس سے ہمیں یہ تاثر ملا کہ جماعت کو ایثار پیشہ، ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے۔ اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو۔ بچے دیں جامعہ کے لئے لیکن ذہین بچّے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل جاہل، خرد ماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لے کے وہ پاس ہو جاتا تھا، وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لئے آ کے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب مَیں نے یہ قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن کے بچّے لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے۔ اب اس سال بھی مَیں آیا ہوں

تو میرے سامنے ایک فہرست میں تین بچے تھرڈ ڈویژن والے پیش کر دیئے گئے کہ بچّے تھوڑے ہیں اس لئے تھرڈ ڈویژن والوں کو بھی داخل کرنے کی اجازت دے دیں۔مَیں نے اوپر تو نہیں لکھا اس کاغذ کے لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ اگر ایک بھی نہ آتا اور یہ تین آتے تو مَیں کلاس جاری نہ کرتا۔ان تین بچوں کو میں نے نہیں لینا۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے فائدے کے لئے یہ حکم دیا کہ جس رکابی میں بال آیا ہو باریک تریڑ، جو انگلی اگر پھیریں تو انگلی محسوس بھی نہیں کرے گی۔اس میں کھانا نہ کھاؤ۔کیونکہ وہاں بیکٹر یا پرورش پاتا ہے اور انسان کو انفیکشن (INFECTION) یعنی بیماری ہو جائے گی۔خدا کے جس رسولؐ نے آپ کا اتنا خیال رکھا، آپ اپنا ٹوٹا ہوا بیٹا اس کے حضور پیش کرنے کی کس طرح جرأت کرتے ہیں۔تو اصل تو مجھے فرسٹ ڈویژن کے چاہئیں۔......

قرآن کی تعلیم کامل نمونہ ہے۔اس کے نقوش پر چلو

دنیا میں اسلام کے حق میں ایک انقلاب بپا ہو رہا ہے۔یہ انقلاب آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ صحیح اسلام اس کے سامنے پیش کیا جائے۔اسلام جس کے معنی ہیں حقوق انسانی کی ادائیگی کے خواہ وہ انسان دہریہ اور خدا کو گالیاں دینے والا ہی کیوں نہ ہو۔قرآن کریم نے ہر چیز کو کھول کے بیان کر دیا۔اسلامی تعلیم کا مطالبہ کرتا ہے یہ انقلاب۔میں جب پیش کرتا ہوں بعض دفعہ کہہ دیتا ہوں۔جو تعلیم پیش کر رہا ہوں تم میں جرأت نہیں ہوگی کہ کہو کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں یا ہم یہ تسلیم نہیں کرتے۔کسی کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہنے کی کہ نہیں یہ خراب ہے، ہم نہیں مانتے۔اور قسم کے اعتراض کر جاتے ہیں۔یہ کہہ دیتے ہیں کہ کہاں کون سے مسلمان ان پر عمل کر رہے ہیں۔مَیں کہتا ہوں مَیں تمہارے پاس قرآن پیش کر رہا ہوں۔مَیں تمہارے سامنے نمونہ سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو پیش نہیں کرتا۔یہ قرآن ہے اس کی تعلیم دیکھو۔وہ نمونہ ہے کامل نمونہ۔اس کے نقوش پر چلو۔جو اس کے نقشِ قدم پر ٹھیک طرح چلا وہ ایک حد تک تمہارے لئے اسوہ بن گیا۔جو نہیں چلا وہ تمہارے لئے اسوہ نہیں ہے۔اس کی طرف کیوں دیکھتے ہو۔

پس منظر کی ایک آدھ بات دوسری بھی مَیں نے تھوڑی سی بتا دی ہے۔لیکن میں نے بتایا ہے کہ یہ تو لمبا سلسلہ ہے۔مَیں نے ایک بار آپ سے پھر باتیں کرنی ہیں۔اس موقع پر میں اس کا کافی حصہ انصار اللہ کو اُس موقع پر کچھ بتاؤں گا۔پھر خدّام الاحمدیہ میں دو یا تین تقاریر ہیں۔یہ ابھی نہیں مَیں کہہ سکتا۔اس میں مَیں بتاؤں گا۔انصار تو خدّام الاحمدیہ میں نہیں آتے لیکن ہر ضلع اپنے پانچ دس نمائندے بھیجے جو ان کو جا کے بتائیں کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں میں نے کیا کہا۔بہر حال وہ موجود رہنے

چاہئیں کیونکہ بہت سی اہم باتیں کرنے کا ارادہ ہے میرا اور اللہ توفیق دیتا ہے۔ دعا کریں آپ کہ اللہ آپ کو اور مجھے توفیق دے اور آپ کو باتیں سننے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔''﴿۳۷﴾

ورزشی وتفریحی مقابلے

سیدنا حضرت اقدس کے اس ایمان افروز افتتاحی خطاب کے بعد اجتماع کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔ بعدہٗ تقریباً پانچ بجے ورزشی مقابلوں میں رسہ کشی کے دو مقابلے ہوئے۔ پہلا مقابلہ ربوہ اور مجالس ہائے صوبہ پنجاب کی ٹیموں کے مابین ہوا۔ اس میں پنجاب کی ٹیم جیت گئی۔ دوسرا مقابلہ کراچی و سرحد اور سندھ و بلوچستان کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں اوّل الذکر ٹیم جیتی۔ والی بال کے میچ میں کراچی و سرحد کی ٹیم کا مقابلہ پنجاب کی ٹیم سے ہوا جو پنجاب ٹیم نے جیتا۔

ان کے علاوہ گولہ پھینکنا اور کلائی پکڑنا کے انفرادی مقابلے بھی ہوئے۔ مکرم شیر محمد صاحب کسووال پینتیس فٹ تین انچ گولہ پھینک کر اوّل رہے جبکہ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور مکرم احمد خان صاحب ریحان علی الترتیب دوم اور سوم قرار پائے۔ کلائی کے مقابلہ میں مکرم محمد اکبر صاحب بھیرہ اوّل، مکرم فضل الٰہی صاحب ربوہ دوم اور مکرم عطاء اللہ صاحب چک چھو رسوم قرار پائے۔

چھ بجے شام سے ساڑھے سات بجے تک نماز مغرب وعشاء اور کھانا کھانے کے لئے وقفہ ہوا۔

اجلاس دوم

نمازوں اور کھانے کے بعد دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی۔ مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد مکرم حافظ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ ضلع سرگودھا، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے علی الترتیب قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا۔

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ نے سرورِ کائنات حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ایک پہلو ''صبر واستقلال'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل اور صبر واستقلال ایسا تھا کہ اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی۔ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان تھے، آپ کی سیرت کا ہر پہلو بھی اپنے اندر کمال رکھتا ہے۔

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر سیرت صحابہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان افروز تقریر کی۔آپ نے صحابہؓ کے صبر واستقلال کے پہلو کواجاگر کرنے کے لئے بہت سے کبار صحابہؓ کے واقعات بیان کئے اور بتایا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس زمانہ میں آج بھی ہمیں وہ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔اس ضمن میں آپ نے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی قربانی کا بھی ذکر کیا۔

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ جو حضور اقدس کے حالیہ دورہ بیرونی ممالک میں آپ کے ہمراہ تھے، سفر کے ایمان افروز حالات سنائے۔تقاریر کے دوران مکرم ماسٹر برکت علی صاحب نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی مشہور نظم ''**علیک الصلوٰۃ علیک السلام**'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

دوسرا دن

اجلاس اوّل

دن کی ابتداء سوا چار بجے نماز تہجد سے کی گئی۔نماز فجر کے بعد اجلاس اوّل شروع ہوا۔اس اجلاس کا بنیادی عنوان ''درود شریف کی برکات'' تھا۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے قرآن کی آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ...... کی تلاوت فرمائی اور بڑے دلکش اور مؤثر انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی برکات پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے فضائل اور برکات پر مشتمل چند احادیث کا درس دیا۔مکرم مولانا سیّد احمد علی شاہ صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ میں سے چند حوالے پڑھ کر سنائے جن میں اس عاشقِ رسولؐ نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکت اور فضائل بیان فرمائے ہیں۔درس کا یہ سلسلہ پانچ بج کر پینتیس منٹ سے لے کر چھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔

چند ضروری اعلانات کے بعد چھ بج کر پچیس منٹ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیّبہ کے مختلف پہلوؤں پر تین تقاریر ہوئیں۔حضورؐ کی اہلی زندگی کے بارہ میں مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے پندرہ منٹ تک تقریر کی۔مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نے حضورؐ کی ''ہمدردی مخلوق'' کے موضوع پر تقریر کی اور پھر صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقِ تربیت پر نہایت دلکش اور مؤثر رنگ میں خطاب فرمایا۔سوا سات بجے صبح یہ اجلاس ختم ہوا اور ناشتہ وغیرہ کے لئے وقفہ ہوا۔

اجلاس دوم

اجلاس ٹھیک پونے نو بجے مکرم چوہدری انور حسین صاحب کی صدارت میں مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر نے ایک نظم پیش کی۔

نو بجے سے ساڑھے نو بجے تک صحابہ رسول ؐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی سیرت پر علی الترتیب مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے تقاریر کیں۔ساڑھے نو بجے مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب نے ''صد سالہ احمدیہ جوبلی کے تحت تعلیمی منصوبہ اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر ایک مؤثر تقریر کی۔

''ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار''

دس بج کر دس منٹ پر مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت کچھ نئے احمدی احباب نے خدائی القاء اور رؤیاءِ صالحہ اور الہامات کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں شمولیت کے نہایت پُر اثر اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ان میں مکرم حافظ صوفی محمد یار صاحب ملتان،مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب،مکرم سعید بلال صاحب، مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب اور مکرم ماسٹر محمد شریف صاحب وغیرہ کے واقعات شامل ہیں علاوہ ازیں مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب،مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی اس طرح کے بصیرت افروز واقعات بیان فرمائے۔

اجلاس مجلس شوریٰ

گیارہ بجے شوریٰ کا پروگرام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی صدارت میں شروع ہوا جس میں مجلس انصاراللہ کا سال ۱۹۸۱ء کا بجٹ زیر بحث آ کر منظور ہوا۔ڈیڑھ بجے سے تین بجے تک طعام اور نماز ظہر وعصر کے لئے وقفہ ہوا۔ ﴿۳۸﴾

اجلاس سوم

ٹھیک تین بجے صدر محترم کی زیر صدارت تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

ازاں بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قرآن کریم کا درس دیتے ہوئے قرآن پاک کی آیت اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَ اَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ کی نہایت پرمعارف اور لطیف تفسیر فرمائی اور مالوں اور جانوں کی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اسی میں فوزِ عظیم کا راز مضمر ہے۔

درس قرآن کریم کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعودؑ ،حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کی سیرت پر علی الترتیب مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولانا

دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے نہایت بصیرت افروز واقعات پر مشتمل تقاریر فرمائیں۔مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مکرم مولانا چراغ الدین صاحب کا مضمون بھی پڑھ کر سنایا کیونکہ انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے طلب فرمالیا تھا۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب،مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب،مکرم ملک سیف الرحمان صاحب،مکرم سید احمد علی شاہ صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پر مشتمل ایک بورڈ نے حاضرینِ جلسہ سے سوالات کئے اور تسلی بخش جوابات نہ ملنے پر بعض سوالات کی وضاحت فرمائی۔

ورزشی مقابلے

شام ساڑھے چار بجے ورزشی مقابلے ہوئے جن میں رسہ کشی، والی بال،میوزیکل چیئر اور دوڑ سوگز شامل ہے۔نتائج درج ذیل رہے:

رسہ کشی: اوّل پنجاب،دوم کراچی سرحد۔**والی بال:** اوّل ربوہ،دوم پنجاب۔**میوزیکل چیئر:** اوّل منظور احمد صاحب قریشی لاہور،دوم: محمد یوسف صاحب حیدرآباد،سوم محمد یوسف صاحب چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا۔**سوگز کی دوڑ:** اوّل: جمیل احمد صاحب طاہر ربوہ،دوم نائب صوبیدار منظور احمد صاحب ربوہ،سوم نذیر احمد صاحب ربوہ۔

اجلاس چہارم

رات آٹھ بجے اجلاس چہارم تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو کہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے کی۔مکرم حکیم نذیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم ’’جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا‘‘ سنائی۔ آٹھ بج کر دس منٹ پر مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے ’’انصاراللہ کی ذمہ داریاں‘‘ کے عنوان پر ایک مؤثر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ انصاراللہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفہ وقت کی تحریکات پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ عمل کروائیں۔ خصوصاً قرآن کریم کے انوار سے خود کو منور کر کے مجسّم نور بن جائیں اور پھر معلم کی حیثیت سے ساری دنیا کو قرآنی علوم سے منور کر دیں۔

اس تقریر کے بعد آٹھ بج کر تیس منٹ پر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے ’’تربیت اولاد‘‘ کے موضوع پر ایک پُرمغز تقریر فرمائی۔ آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر مکرم ملک مبارک احمد صاحب نے ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تبلیغ‘‘ کے عنوان سے تقریر فرمائی۔اس تقریر کے بعد رات دس بجے تک حضور انور کے حالیہ بابرکت دورہ کی چند جھلکیاں حاضرین کو دکھائی گئیں جو تازگی ایمان کا موجب بنیں۔

تیسرا دن

تیسرے دن کی ابتداء حسبِ معمول نماز تہجد کی با جماعت ادائیگی سے ہوئی جو کہ مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے پڑھائی۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی۔

اجلاس اوّل

صبح آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے قرآن کریم کا درس دیا۔ اس کے بعد پندرہ منٹ تک مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے حدیث کا درس دیا۔ بعدازاں مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ چھ بج کر بیس منٹ پر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ نے ''عاجزی اور فروتنی'' کے عنوان سے پندرہ منٹ تک تقریر کی۔ ''تکبر اور بدظنی'' کے عنوان سے مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے تقریر کی اور ان برائیوں سے بچنے کی بڑے پُر اثر انداز میں نصیحت کی۔

ذکر حبیب: سات بج کر پانچ منٹ پر مکرم قائد صاحب تعلیم کے زیر انتظام ''ذکر حبیب'' پر ایک ایمان افروز پروگرام ہوا جس میں پہلے مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل نے ایک مقالہ پڑھا۔ پھر حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر فرمائی۔ سات بج کر پینتیس منٹ پر ناشتہ کے لئے وقفہ ہوا۔

اجلاس دوم

نو بج کر پندرہ منٹ پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں اجلاس دوم شروع ہوا۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔

نو بج کر تیس منٹ پر مجلس سوال و جواب شروع ہوئی۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم ملک سیف الرحمان صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مختلف مسائل پر کئے گئے سوالات کے نہایت تفصیل سے جوابات دیئے۔ علمی معلومات کا یہ سلسلہ تقریباً پونے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

صدرِ محترم کا پُر معارف صدارتی خطاب

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نہایت پُر معارف صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ عمل صالح کے بغیر تمام عزتیں ہیچ ہیں۔ ہر قسم کی عزت خدا کے لئے ہے اور اسی کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی کو معزز کرے۔ آپ نے فرمایا

قرآن پڑھواوراس پرعمل کرو۔لوگوں کورحم کے ساتھ نصیحت کرو۔ہرنمازی ایک بےنماز کوساتھ لانے کی کوشش کر کے جلسہ سالانہ میں حسن پیدا کریں۔جلسہ کے اوقات میں اور خصوصاً نمازوں کے اوقات میں بازار بند ہونے ضروری ہیں۔فرمایا ہمارے اس جلسے کی حیثیت عام میلوں کی طرح نہیں ہے اس لئے انصار کو چاہئیے کہ وہ بچوں کو یہ تلقین کریں کہ وہ تقاریر کے دوران صرف تقاریر ہی سنیں۔اس کے بعد باقی کام کریں تو اس میں بھی ایک عزت ہے۔

اختتامی اجلاس

گیارہ بج کر دس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔گیارہ بج کر بیس منٹ پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ خوش الحانی سے سنائی۔بعدازاں مکرم ثاقب زیروی صاحب نے اپنی نظم بعنوان ''وہ ایک شخص'' پڑھ کر سنائی جو آپ نے ایک افریقن دوست کے ایمان افروز خط سے متاثر ہو کر لکھی تھی۔

گیارہ بج کر چالیس منٹ پر حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے نیز اعلیٰ کارکردگی پر اسنادِ خوشنودی تقسیم فرمائیں۔﴿۳۹﴾

خطاب حضور انور

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خطاب شروع فرمایا جو ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔

تشہد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے وجد آفریں لہجے میں ارشاد فرمایا کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے۔وہ قیامِ توحید اور عظمتِ مصطفیٰ کے لئے ہو رہا ہے اور اس ضمن میں حضور نے افریقہ کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔حضور نے فرمایا:

''بعض بہت ہی اہم باتیں مَیں خدّام،انصار اور لجنہ یعنی جماعت سے کرنا چاہتا ہوں۔اس لئے ایسی باتوں کا ذکر مَیں نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع تک ملتوی کیا ہے اور مَیں نے آپ سے کہا تھا کہ ہر ضلع کے انصار کے نمائندے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہونے چاہئیں،لیکن لجنہ میں مَیں علیحدہ تقریر میں وہ باتیں مختصراً بیان کردوں گا۔لجنہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہوتا ہے۔اُن سے علیحدہ باتیں ہو جائیں گی۔بہت سی تو ایسی باتیں ہیں جن کا میری ذات سے تعلق بظاہر نظر آتا ہے وہ تو مجھے حجاب ہوگا شاید مَیں نہ بیان کروں،لیکن حقیقت یہ ہے کہ میری ذات سے کسی چیز کا بھی تعلّق نہیں اس لئے کہ مَیں ایک نہایت ہی عاجز انسان ہوں اور جو کچھ بھی اِس وقت دنیا میں ہو رہا ہے،وہ اللہ تعالیٰ

کی سچّی توحید کے قیام کے لئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دلوں میں گاڑنے کے لئے ہو رہا ہے۔
پہلے مَیں افریقہ کے ان دو ملکوں کو لیتا ہوں جن میں مَیں گیا اس سفر میں۔ بہت پھرا، بیس تیس ہزار میل کا غالباً سفر کیا ہے مَیں نے ان دنوں میں، پھر بھی ہر جگہ نہیں جا سکا۔ مغربی افریقہ کے بہت سے ملکوں میں دل کرتا تھا کہ جاؤں جہاں نصرت جہاں سکیم، جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری کی گئی تھی، کام کر رہی ہے۔ صرف نائیجیریا اور غانا میں جا سکا۔

نائیجیریا میں انقلابِ عظیم ذہنی طور پر بپا ہو رہا ہے

نائیجیریا میں جو انقلابِ عظیم ذہنی طور پر بپا ہو رہا ہے، اُس کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے۔ ایک مثال مَیں لیتا ہوں ظاہر کی۔ جس وقت ہم وہاں پہنچے یعنی ہوائی جہاز سے اُتر کے آئے تو اس قدر اللہ کے فضل سے اور اللہ ہی کے نام کو بلند کرنے کے لئے ہجوم جمع تھا کہ میرے اندازہ سے بھی کہیں زیادہ تھا۔ کیونکہ دس سال پہلے مَیں اسی ہوائی اڈے پر اُترا تھا اور اس وقت وہاں چند سو سے زیادہ احمدی نہیں تھے اور اس بار باوجود رات ہو جانے کے ہزار ہا احمدی نمائندے (ہر جگہ کے نمائندے حاضر بھی نہیں تھے کیونکہ بہت بڑا ملک ہے وہ) وہاں پر موجود تھے اور بڑا جوش اور جذبہ تھا اُن میں۔ اور دیکھنے والی آنکھ نے اور رپورٹ کرنے والی قلم نے یہ بیان کیا یعنی وہ آنکھ اور وہ قلم جس کا احمدیت سے تعلّق نہیں۔ ادھر اُدھر رپورٹیں جاتی رہتی ہیں نا کہ اس وقت وہ زبردست استقبال ہوا کہ آج تک نائیجیریا میں کسی سربراہِ مملکت کا بھی ویسا استقبال نہیں ہوا۔ یہ جو کچھ بھی ہوا وہ مرزا ناصر احمد کے لئے نہیں ہوا بلکہ اللہ اور اُس کے رسُول کے ایک ادنیٰ خادم کے لئے ہوا۔......

صرف جماعت احمدیہ ہے جو عیسائی مشنریز کا مقابلہ کر سکتی ہے

تیسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نائیجیریا وہ ملک ہے جہاں آج سے دس سال پہلے غلط فہمیوں اور عدمِ علم کے نتیجہ میں بہت سی بدظنّیاں اور بدمزگیاں پیدا ہو گئی تھیں جماعت احمدیہ کے خلاف۔......
حالات بدلتے رہتے ہیں ملکوں میں۔ اُن کے حالات بھی بدلے اور اب یہ حال ہے، ایک مَیں مثال دوں گا یوں تو بہت سی مثالیں ہیں۔ مَیں یہاں سے جب جانے لگا دَورے پر تو، نائیجیریا سے ایک خط ملا جس کا مَیں نے کہا، جواب دے دیں۔ پھر سفر میں مجھے خط ملا اور خط یہ تھا، (یہ تبدیلی جس کو مَیں ذہنی انقلاب کہتا ہوں اس سے اس کا پتہ لگتا ہے) انہوں نے لکھا کہ فلاں صوبے میں آبادی کی نسبت کچھ اس طرح ہے کہ ایک تہائی مسلمان ہیں، ایک تہائی عیسائی ہیں اور ایک تہائی بُت پرست ہیں۔ عیسائی پادری بُت پرست لوگوں میں مشنری کام کر رہے ہیں، اُنہیں عیسائی بنا رہے ہیں اور مسلمانوں میں کوئی

ایک بھی فرقہ نہیں ہے جو ان کا مقابلہ کر سکے، اس واسطے اگر آپ اس صوبے کو عیسائی صوبہ بننے سے بچانا چاہتے تو فوری طور پر یہاں پانچ ہائر سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کالج) کھولیں کیونکہ صرف جماعت احمدیہ ہے جو عیسائی مشنریز کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ سوا تنا عظیم انقلاب بپا ہو گیا ہے وہاں۔ غانا میں بڑے مسلمان ہیں تعداد کے لحاظ سے لیکن منتشر اور پراگندہ جن کا کوئی وقار اور کوئی مقام نہیں اور جماعت نے وہاں کام شروع کیا اور پیار کے ساتھ ان کے دل جیتنے شروع کئے۔ دو جگہوں کا مجھے علم ہے جہاں شروع میں جب احمدی ہوئے تو ان کو اس قسم کے اسی طرح دُکھ اُٹھانے پڑے جس طرح بعض مقامات پر حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں احمدیت کی ابتداء میں جو احمدی اِکّا دکّا ہو جاتا تھا، گاؤں میں اُن کا حقّہ پانی بند کر کے اُن کو دُکھ پہنچائے جاتے تھے ہمارے ملک میں اور وہ ثابت قدم رہے۔......

تو ایک بڑی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور وہ ملک اس نتیجہ پہ پہنچ چکا ہے جس کا وہاں اظہار بھی کیا گیا کہ جماعت احمدیہ اس مضبوطی سے مستحکم ہو چکی ہے کہ اسے اب نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں کو بوجہ اس کے کہ وہ منتشر تھے اور اُن میں اتحاد نہیں تھا کہ کثرت کے باوجود ان کو وہاں کے لوگ نظر انداز کر رہے تھے اور کوئی اُن کو پوچھنے والا نہیں تھا، لیکن اب انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ احمدی مسلمانوں کو نظر انداز نہیں کریں گے۔

افریقہ اور یورپ، کینیڈا اور امریکہ جہاں مَیں گیا ہوں ایک بنیادی چیز ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ یہ سارے ممالک اور ان کی آبادیاں جو کچھ اُن کے پاس ہے (مذہب اور اصول تہذیب واخلاق) اُس سے مایوس ہوتی چلی جا رہی ہیں اور اسلام کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں۔ اُن کی مشکل یہ ہے کہ صحیح اسلام اُن کے سامنے پیش نہیں کیا جا رہا۔''

اسلام ایک عظیم مذہب ہے

حضور نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں عزت پائے گا، وہی دنیا کی نگاہ میں بھی معزز بن جائے گا اور آج وہی خدا کے حضور عزت پائے گا جو قرآن کریم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنے والا ہوگا۔

''اسلام ایک عظیم مذہب ہے۔ اسلام نام ہے سلامتی کا، اسلام نام ہے امن کا، اسلام نام ہے حقوق کو قائم کرنے اور اُن کی حفاظت کا، اسلام نام ہے نہ صرف حقوقِ انسانی کی حفاظت بلکہ حقوقِ اشیائے کائنات کی حفاظت کا کیونکہ اعلان کیا گیا ''رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ'''' اسلام نام ہے مرد اور عورت کی مساوات اور برابری کا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اپنی استعدادی طاقتوں کے لحاظ سے، اپنی اخلاقی رفعتوں کے لحاظ سے، اپنی روحانی عظمتوں کے لحاظ سے ایک فرد واحد ہیں کہ جس کے مقابلے

میں کوئی اور انسان نہ کسی نے پیش کیا، نہ کوئی کر سکتا ہے، نہ کر سکے گا۔ یہ اپنی جگہ درست، لیکن آپ بشر بھی ہیں، انسان بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ دنیا میں یہ اعلان کر دو کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مَیں ہر انسان کے برابر ہوں۔ کسی انسان، مرد ہو یا عورت اُس میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اور یہ اتنا عظیم اعلان ہے کہ جس وقت مَیں نے ۱۹۷۰ء میں غانا ہی میں ٹیچی مان کے مقام پر دس ہزار کے مجمع میں اور بہت سارے اُس وقت آئے ہوئے تھے بُت پرست وغیرہ بھی یہ اعلان کیا۔ اُن کا لاٹ پادری بھی آیا ہوا تھا وہاں اور کہنے والوں نے بتایا کہ وہ اس طرح اُچھلا جس طرح کسی نے اُسے سُوئی چبھو دی ہے۔......

آج وہی عزت پائے گا جو قرآن کریم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کرنے والا ہوگا

خدا تعالیٰ کی نگاہ میں جو زیادہ عزّت پائے گا، دنیا کی نگاہ میں وہی زیادہ معزز بن جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ سے گر کے نہ تمہارا مغل ہونا، نہ تمہارا سیّد ہونا، نہ تمہارا پٹھان ہونا، نہ تمہارا چوہدری ہونا، نہ راجپوت ہونا قطعاً کوئی معنے نہیں رکھتا اگر تم خدا کی بات نہیں مانتے، اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار نہیں تو مَیں سچ کہتا ہوں کہ دنیا بھی تمہیں جوتیاں مارے گی اور تمہاری کوئی عزت نہیں کرے گی۔ آج وہی عزت پائے گا جو قرآن کریم کی عزت کرنے والا ہوگا۔ آج وہی عزّت پائے گا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو اس مضبوطی سے پکڑے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت اُس سے اس دامن کو چھڑوا نہیں سکے گی۔ آج وہی عزّت پائے گا جو خدائے واحد و یگانہ کی وحدانیت کے ترانے گاتا ہوا اپنی زندگی کے دن گزارے گا۔ خدا تعالیٰ خالقِ کُل مالک کل، ساری صفاتِ حسنہ اُس میں پائی جاتی ہیں۔ ایسی عظیم ہستی ہے کہ انسان اُس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتا۔ وہ پیار کرنا چاہتا ہے اپنے بندوں سے۔ اُس نے پیدا کیا ہے بندوں کو اس لئے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کہ اُس کی صفات کی جھلک اُس کے بندوں میں ہو، وہ رنگ چڑھے، وہ حُسن ان میں پیدا ہو، وہ نور اُن کی زندگیوں سے جھلکے۔ جس کی زندگی میں اللہ کا نور چمک رہا ہو، جس کی زندگی پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن کے نقوش پائے جاتے ہوں، کون ہے جو دنیا میں اُس کی عزت نہیں کرے گا۔ لیکن تم اپنے زورِ بازو سے کسی سے بھی عزت نہیں کروا سکتے۔ یہ دنیا کی عزتیں ساری جھوٹی عزتیں ہیں۔ یہ خوشامدوں میں لپٹی ہوئی دنیا کی عزّتیں، یہ دروغ گوئی میں لپٹی ہوئی، دنیا کی عزّتیں عارضی ہیں۔ آج جو شاہی تخت پر بیٹھا ہے کل وہ آپ کو دار پر نظر آتا ہے۔ یہ تاریخ کے افسانے نہیں ہیں، یہ آج کے واقعات ہیں اس زندگی کے۔ سب بڑائیاں اسلام نے ختم کر دیں۔ مَیں تو انگریزی میں کہا کرتا ہوں۔

"ISLAM IS A GREAT LEVELLER" سب اونچے سر جو تھے ان کو ایک برابر کر کے کھڑا کر دیا۔سب بھائی بھائی برابر۔ پریس والے علیحدہ بھی ملتے ہیں بعض دفعہ۔ پھر وہ پڑ جاتے ہیں تفصیل میں۔اپنے متعلق بتلائیں کیا مقام ہے آپ کا؟مَیں نے کہا میرا مقام؟ ایک میرا مقام ہے ہدایت دینے کا،ایک میرا مقام ہے ہر احمدی میرا بھائی ہےاور ہر احمدی (یہ حقیقت ہے) سمجھدار ہے۔وہ آتا ہے،میرے ساتھ بیٹھتا ہے، بالکل بے تکلّف باتیں کرتا ہے۔عورتیں خط لکھ دیتی ہیں مجھ کو،اپنے باپ کو وہ خط نہیں لکھ سکتیں جو مجھے لکھ دیتی ہیں۔............تو اب مَیں کیا چیز ہوں یعنی اگر مَیں ان چیزوں کو اپنی طرف منسوب کروں تو سب سے بڑا دنیا کا پاگل مَیں ہوں گا مگر خدا کا فضل ہے مَیں پاگل نہیں ہوں۔ مَیں اپنے مقام کو بھی جانتا ہوں اور اپنے خدا کے مقام کو بھی پہچانتا ہوں ۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ. اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِ يْنَ

مجھ سے کینیڈا میں پوچھا ایک شخص نے کہ اسلام میں وحی اور الہام کا کیا تصوّر ہے۔ان لوگوں کی عادت ہے کہ جو بھی بتاؤ کہتے ہیں کہ بائیبل میں بھی یہی لکھا ہوا ہے۔ میرے ساتھ تو چالاکیاں کرنی مشکل ہیں۔مَیں نے کہا پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ بائیبل میں وحی اور الہام کا کیا تصوّر ہے۔اُس نے بتایا بائیبل کیا کہتی ہے۔ پھر مَیں نے اُس کو بتایا کہ اسلام میں وحی اور الہام کا یہ تصوّر ہےاور مَیں تمہیں مثال دیتا ہوں ۱۹۷۴ء کی۔ جب یہ کہا گیا کہ سوال و جواب ہوں گے اور اُسی وقت آپ نے جواب دینا ہوگا تو صدر انجمن احمدیہ نے لکھا کہ نوّے سال پر لٹریچر پھیلا ہوا ہے۔سینکڑوں کتابیں ہیں اور امام جماعت احمدیہ کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ ساری کتب ان کو زبانی یاد ہیں۔اس واسطے ایک دن پہلے آپ سوال کریں اور اگلے دن جواب مل جائے گا۔انہوں نے کہا نہیں یہی ہوگا۔طبعاً بڑی اہم ذمہ داری تھی اور پریشانی بھی۔ساری رات مَیں نے خدا سے دُعا کی۔ایک منٹ نہیں سویا، دعا کرتا رہا۔صبح کی اذان کے وقت مجھے آواز آئی بڑی پیاری وَسِّعْ مَكَانَكَ. اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِ يْنَ ہمارے مہمانوں کی فکر کرو۔وہ تو بڑھتے ہی رہیں گے تعداد میں۔اب دیکھنا ساری قناتیں اُٹھانی پڑیں آج ۔وَسِّعْ مَكَانَكَ مہمان بڑھتے چلے جائیں گے، ان کی فکر کرو، اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو، استہزاء کا منصوبہ ضرور بنایا ہےانہوں نے مگر اس کے لئے ہم کافی ہیں۔ کہتے ہیں باون گھنٹے دس منٹ میرے پر جرح کی اور باون گھنٹے دس منٹ مَیں نے خدا کے فرشتوں کو اپنے پہلو پہ کھڑا پایا۔بعض اَور باتیں بتائیں مَیں نے ان کو۔بعض لوگوں نے کہا آپ ابھی لکھا دیں ہمیں۔مَیں نے کہا لکھ لو۔وہ کہتا کہ یہ کیسے پتہ لگے یہ خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات ہے۔مَیں نے کہا مستقبل بتاتا ہے۔جو بات کہی جائے اگر وہ پوری ہو

جائے اس کا مطلب ہے خدا نے بتائی۔ خدا کے علاوہ تو آئندہ کی بات کوئی نہیں بتا سکتا۔ علاّم الغیوب صرف خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پھر مَیں نے مزید بتایا۔ مَیں نے کہا مَیں بچوں سے پوچھتا ہوں۔ بعض دفعہ کہ کوئی سچی خواب آئی۔ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے بچے دیہات میں رہنے والے، ماحول اُن کا اسی قسم کا ہے، وہ کہتے ہیں جی ہمیں خواب آئی سچی۔ کیا خواب آئی سچی؟ جی بھینس کے بچہ ہونے والا تھا اور خدا نے ہمیں خواب دکھائی کہ ''کٹی ہوئے گی تہ دیہہ (دس) دن بعد کٹی ہوگئی۔'' چھوٹی سی بات ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اُس بچے کے ساتھ بچے کی زبان میں بات کرنی ہے۔ اُس بچے کے ساتھ ابن خلدون کے فلسفہ میں گفتگو نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ۔ بچہ سمجھ ہی نہیں سکتا اُس کو۔ تو خدا تعالیٰ نے پہلے دن بچپن میں یہ سبق دینا ہے کہ مَیں ہوں اور علاّم الغیوب ہوں اور طاقتوں والا ہوں اور وہ اس کو تربیت دیتا ہے۔ آپ لوگ تو تربیت میں سُست ہو گئے۔ خدا تعالیٰ تو سُست نہیں ہوا۔ وہ ہماری جماعت کی تربیت کرتا چلا جاتا ہے۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

بعض باتیں انصار اللہ کے متعلق ہیں۔ انصار اللہ کی ذمہ داریاں ہیں زیادہ یعنی خاندان ہے شادی ہوئی ہوئی ہے، بیوی ہے، بچے ہیں، اکثر یہاں وہی بیٹھے ہوں گے۔ قرآن کریم نے کہا ہے۔ قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا پہلی ذمہ داری انسان پر اُس کے نفس کی ہے اور دوسرے نمبر پر اُس کے خاندان کی ہے۔ خدا کہتا ہے خود اپنے نفسوں کو اور اپنے خاندانوں کو خدا تعالیٰ کے غضب سے بچانے کی کوشش کرو۔ اور قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچنے اور بچانے کی تدابیر خود بیان کی ہیں۔ بڑی عظیم کتاب ہے یہ۔ صراط مستقیم جو ہے وہ خود بتایا ہمیں۔ ہر آدمی کے لئے بعض پہلو اُسی کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ دعائیں سکھائیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔ ہم سے تعلّق رکھنے والے جو پہلو ہیں وہ ہم پر اُجاگر کر، تا کہ وہ راستہ جو تیری رضا کی طرف لے جانے والا ہے اُس تک مَیں اور میرا خاندان پہنچے۔ اگر جماعتِ احمدیہ کے سارے خاندان خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں تو جماعت احمدیہ دنیا کے لئے ایک مثالی جماعت بن جاتی ہے۔''

حضور نے پُرشوکت الفاظ میں پیشگوئی فرمائی کہ وہ وقت آنے والا ہے جب دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ حضور نے احباب جماعت سے یہ عہد کرنے کی تلقین کی کہ وہ ہر حال میں خدا تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو اس مضبوطی سے تھامے رکھیں گے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے ہم سے چھڑا نہ سکے گی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:

’’آج دنیا اسلام کی طرف متوجہ بھی ہے اور نمونہ مانگتی ہے۔ ہر سفر میں، ہر موقع پر پریس کانفرنس میں یہ سوال ضرور اُٹھتا ہے کہ ہمارے سامنے نمونہ پیش کیا جائے۔ اسلام کی تعلیم پر کون عمل کر رہا ہے اور ثمراتِ اسلام کیا ہیں یعنی اسلام پر ایمان لا کر کیا حاصل ہوتا ہے اور کیا حاصل ہو رہا ہے۔ دنیوی لحاظ سے عقلمند لوگ ہیں یہ اُن کا حق ہے کہ یہ پوچھیں۔ مَیں کھل کے بات کرتا ہوں۔ مَیں تو خدا کا ایک عاجز بندہ ہوں کوئی چیز چھپا کے نہیں رکھتا۔ میرے لئے دنیوی مصلحت کوئی نہیں۔ میرے لئے سچ بولنا ایک ہی مصلحت ہے۔ کھل کے کہتا ہوں کہ دیکھو اگر ہم تمہارے سامنے کوئی ایسی چیز پیش کریں جو اُس سے اچھی ہو جو تمہارے پاس موجود ہے، تم لے لو گے اُسے۔ عقل کا یہ تقاضا ہے۔ لیکن اگر ہم تمہیں کنوِنس (CONVINCE) نہ کر سکیں، اگر ہم تمہیں باور نہ کروا سکیں کہ جو ہم پیش کر رہے ہیں وہ بہتر ہے اس چیز سے جو تمہارے پاس ہے تو تم نہیں لو گے، لیکن اگر باور کروانے میں ہم کامیاب ہو جائیں تو ہو ہی نہیں سکتا کہ تم نہ لو۔ تم چھوڑ دو گے اس کو جو تمہارے پاس ہے۔ کیونکہ تم قائل ہو گئے اس بات کے کہ جو تمہارے پاس ہے وہ اچھی نہیں، جو ہم دے رہے ہیں وہ اچھی ہے اور مَیں نے اس دفعہ تحدّی سے ان کو کہا کہ دیکھو تم نے سائنس میں بڑی ترقی کی اور ایک پہلو یہ ہے کہ تم نے اپنے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور دوسرے مہلک ہتھیاروں کے پہاڑ جمع کر لئے۔ صرف یہی نہیں، تم نے ایسے مسائل پیدا کر لئے اپنی زندگی میں اور وہ بھی بڑھتے چلے جا رہے ہیں جن مسائل کا حل تمہارے پاس نہیں

THE PROBLEMS YOU HAVEN'T GOT THE SOLUTION OF

وہ PILE UP کر لئے ہیں اور پہاڑ بن رہے ہیں ایسے مسائل کے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایک دن عنقریب آنے والا ہے جب یہ مسائل اتنے بڑھ جائیں گے جن کا حل تمہارے پاس نہیں ہوگا۔ کہ تم مجبور ہو جاؤ گے اِدھر اُدھر دیکھنے کے لئے۔ وہ دن اسلام کا دن ہے، اسلام آئے گا تمہارے پاس اور کہے گا کہ تمہارے ہر مسئلے کو مَیں حل کرتا ہوں۔ تم مجبور ہو جاؤ گے اسلام کو ماننے پر۔ تمہیں آنا پڑے گا اسلام کی طرف۔ ایک شخص نے پوچھا آپ جو کہتے ہیں، ساری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی تو اگر جنگ ہو گئی ایک اَور یعنی THIRD WORLD WAR تو جو مر جائیں گے وہ تو جمع نہیں ہوں گے۔ مَیں نے کہا۔ مَیں نے یہ نہیں کہا کہ جو مُردے ہیں وہ بھی جمع ہو جائیں گے۔ جن کو تم مار دو گے وہ تو تم نے مار دیئے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ زندوں کی ننانوے فیصد اکثریت جو ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ آج کے زمانہ کی یہ ایک حقیقت ہے جو مَیں نے ان کے سامنے رکھ دی لیکن اس حقیقت کی تفاصیل بیان کرنا یہ

جماعت احمدیہ کا کام ہے۔اس حقیقت کے مطابق اپنی زندگیوں کو بطور نمونہ ان کے سامنے پیش کرنا، یہ آپ میں سے ہر خاندان کا کام ہے۔اس واسطے عہد کرو آج کہ ہم دنیا کی لالچ میں خدا کی طرف پیٹھ کر کے اپنی زندگیاں نہیں گزاریں گے۔ہم دنیا کی خاطر کسی اور کا دامن نہیں پکڑیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو چھوڑ کے۔ہم خدا تعالیٰ کی رحمت کی بھیک مانگتے ہوئے اپنی زندگی گزاریں گے۔ ہمارے ہاتھ میں ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے پکڑا رہے گا اور انشاء اللہ دنیا کی کوئی طاقت اس دامن کو ہم سے چھڑا نہیں سکے گی۔ جو مرضی کر لے دنیا۔انشاء اللہ۔اور آپ بھی عہد کریں اور اپنے بچوں کو دین سکھائیں۔ بہت سے منصوبے مَیں نے بنائے ہیں اُن پر عمل کریں۔قرآن کریم کا منصوبہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے اس مادی دنیا میں ہیں وہ بھی آیات اللہ ہیں قرآن کریم کی اصطلاح میں۔علمی میدان میں آگے بڑھو، آگے بڑھو، آگے بڑھو۔آگے بڑھو یہاں تک کہ دنیا اس بات کی بھی قائل ہو جائے (جس طرح سپین نے اُن کو قائل کیا تھا ایک وقت میں) کہ ہر میدان میں احمدی مسلمان ہم سے آگے نکل گیا اور ہم مجبور ہو گئے ہیں اُس سے سیکھنے، اُس سے بھیگ مانگنے پر۔اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔آمین''

اس کے بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے عہد دہروایا اور پھر فرمایا۔

''ظہر اور عصر کی نماز انشاء اللہ مسجد مبارک میں ڈیڑھ بجے ہوگی اور اس کے بعد جہاں بھی کھانے کا انتظام ہے کھانا ہوگا۔ پہلے نماز ہوگی۔اگر آپ جلدی آ سکتے ہیں۔اس وقت ایک بجنے میں اکیس منٹ ہیں۔سوا ایک بجے نماز ہو سکتی ہے۔سوا ایک بجے نماز ہوگی۔یعنی ایک بج کے پندرہ منٹ پر اور اس کے بعد کھانا ہوگا، اور جتنا مرضی وقت لگائیں پھر۔''

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے وِرد کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ چودھویں صدی کو الوداع کہنے کے لئے اور پندرھویں صدی کے استقبال کے لئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کثرت کے ساتھ کریں۔ یہ ورد اتنی کثرت سے کریں کہ کائنات کی فضا اس ترانے کے ساتھ معمور ہو جائے۔ انہی الفاظ سے اس صدی کو الوداع کہیں اور انہی الفاظ سے پندرھویں صدی کا استقبال کریں۔ چنانچہ فرمایا:

''چند دنوں تک چودہویں صدی ختم ہو رہی ہے۔اس صدی کو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کے ورد کے ساتھ الوداع کہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اتنی کثرت سے پڑھیں کہ کائنات کی فضا اِس ترانہ کے ساتھ معمور ہو جائے۔دن رات اُٹھتے بیٹھتے بالکل خاموشی کے ساتھ نہیں، اونچی آواز میں بھی نہیں، اس طرح

(حضور نے دھیمی آواز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ متعدد بار دہرایا اور پھر فرمایا) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ اٹھتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے پڑھتے رہیں۔اس ندا کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہیں اور اسی ندا کے ساتھ ہم اگلی صدی کا استقبال کریں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔'' (آمین) ﴿۴۰﴾

اس سے پہلے حضور نے انصار کا عہد دہراتے وقت بھی کلمۂ شہادت ادا کرنے کے بعد بآواز بلند نہایت جذبہ اور جوش کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد فرمایا۔ساتھ ساتھ احباب جماعت نے بھی حضور کی اقتدا میں یہ بابرکت کلمہ آٹھ بار اسی جذب وشوق کے ساتھ دوہرایا۔ ﴿۴۱﴾

حضور کی تقریر کا انگریزی میں رواں ترجمہ نشر کرنے کا کامیاب تجربہ

۳۱ اخاء/ اکتوبر کو سالانہ اجتماع کے پہلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقریر کا انگریزی ترجمہ بعض سامعین تک پہنچانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔تین احمدی انجینئروں نے کمال فنی مہارت اور خلوص سے کام کر کے ابتدائی مرحلہ کامیابی کے ساتھ مکمل کیا اور اٹھارہ افراد نے حضور کے افتتاحی خطاب کا انگریزی ترجمہ کامیابی سے سُنا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی مالی سرپرستی اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی نگرانی میں اس زیر تکمیل منصوبے کے تحت جلسہ سالانہ پر بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے مہمانوں کی سہولت کے پیش نظر دو زبانوں میں ۲۲۰ مردوں اور عورتوں کے لئے انگریزی اور انڈونیشین زبان میں ترجمے کا بندوبست کرنے کا پروگرام تھا۔ یہ سارا کام تین احمدی انجینئروں نے حیرت انگیز طور پر کم خرچ میں مکمل کیا۔ابتداء میں اس سلسلے میں جب ایک کمپنی سے رابطہ قائم کیا گیا تھا تو انہوں نے سو افراد کو ایک زبان میں ترجمہ مہیا کرنے پر بیس لاکھ کا خرچہ مانگا تھا جبکہ احمدی انجینئروں نے صرف ایک لاکھ روپے کے خرچ سے دو زبانوں میں ۲۲۰ افراد تک ترجمہ پہنچانے کا بندوبست کر لیا۔

اس مقصد کے لئے ایک مترجم کا کیبن بنایا گیا جس میں ترجمہ کرنے والا بیٹھتا تھا جو کہ ہیڈ فون کے ذریعہ اردو تقریر سنتا اور ساتھ ساتھ ترجمہ کرتا جاتا۔ یہ انگریزی ترجمہ کیبن کے باہر بیٹھے ہوئے ان سامعین کے کانوں تک پہنچایا گیا جو کہ سیاہ رنگ کے ہیڈ فون کانوں سے لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر نمائندے کے سامنے ایک ٹرمینل باکس رکھا گیا جس سے وہ آواز کو بلند یا کم کر سکتا تھا۔اجتماع انصار اللہ پر یہ کام تجرباتی طور پر کیا گیا۔ بعد میں جلسہ سالانہ پر اس میں توسیع کی گئی۔ یہ منصوبہ اسی سال جنوری فروری میں شروع کیا گیا۔اس کام میں جن تین احمدی انجینئروں نے حصہ لیا ان میں مکرم منیر احمد صاحب فرخ، مکرم ملک لال خان صاحب اور مکرم کیپٹن ایوب احمد ظہیر صاحب شامل تھے۔وائرلیس کے کام میں مکرم عبدالکریم صاحب لودھی نے تعاون کیا نیز لکڑی کا سارا کام بھی انہوں نے ہی سرانجام دیا۔اس سسٹم کا سارا نظام اور مشینری کی ترتیب احمدی انجینئروں نے خود کی۔صرف ایک

مشین بازار سے لی گئی۔

۳۱ اکتوبر کو جن احباب نے مترجم کا کام کیا ان میں مکرم نسیم سیفی صاحب، مکرم خان بشیر احمد رفیق صاحب، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم شکیل صاحب شامل ہیں۔ ﴿۴۲﴾

۱۹۸۱ء

صدر محترم کا پیغام۔ مجالس انصار اللہ کے نام

نئے سال ۱۹۸۱ء کے آغاز پر صدر محترم نے مجالس کو ایک ولولہ انگیز پیغام ہدف و عمل عطا کرتے ہوئے فرمایا:

''برادران کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حسب سابق امسال بھی قائدین مجلس انصار اللہ نے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے لئے اور مجالس کے لئے جو لائحہ عمل تجویز کیا ہے، وہ مطمح نظر کے لحاظ سے بلند اور کام کے پھیلاؤ کے لحاظ سے بہت وسیع ہے اور اس کے تمام پہلوؤں پر کماحقّہٗ عمل درآمد کرنا اور کروانا کوئی آسان کام نہیں۔ بڑی بڑی مجالس میں سے بھی کئی مجالس اسکی اہل نظر نہیں آتیں کہ اس لائحہ عمل کے تمام تقاضوں کو پورا کرسکیں۔ چھوٹی اور دیہاتی مجالس کے لئے تو اور بھی زیادہ بعید از امکان نظر آتا ہے کہ وہ اتنے وسیع اور متنوّع پروگرام کے تمام پہلوؤں پر عمل پیرا ہوسکیں پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اتنا وسیع اور بلند مطمح نظر مقرر ہی کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ترقی کرنے والی بلند ہمّت قوموں کا مطمح نظر بلند ہی ہوتا ہے اور بلند ہی ہونا چاہئے۔ مسلسل اور لامتناہی ترقی کا راز مطمح نظر کی بلندی ہی میں مضمر ہے جو اس بات سے قطع نظر بنایا جاتا ہے کہ کتنے افراد اس کے آخری نکتہ عروج تک پہنچ سکتے ہیں۔

قرآن کریم ہی کو لیجئے انسان کے لئے ایسا عظیم الشان، اتنا وسیع، اتنا بلند پایہ مطمح نظر پیش فرماتا ہے کہ الّا ماشاءاللہ نظر اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ تعلیم قرآن کریم کے صرف اختلافی پہلو ہی کو لے لیجئے تو فی الحقیقت وہ صرف ایک ہی تو ہے۔ یعنی انسان کامل۔ جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

قرآن کریم کے پیش کردہ مطمح نظر کو اوّل درجہ میں حاصل کرنے والوں کی تعداد کا کسی قدر اندازہ قرآنِ کریم کی اس آیت کریمہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ

یعنی اوّلین میں سے ایک جماعت اور آخرین میں سے بہت تھوڑی تعداد میں لوگ اس عالی مرتبہ کو حاصل کرسکیں گے۔

اس امر پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ مطمح نظر ہمیشہ بلند ہونا چاہئے لیکن اس مطمح نظر کے حصول کے لئے جو لائحہ عمل بنایا جائے اس میں یہ لچک ہونی چاہئے کہ مختلف مراتب اور قوتوں کے لوگ اپنی اپنی توفیق کے مطابق اس پر کسی نہ کسی حد تک عمل پیرا ہو سکیں۔

مجلس انصاراللہ مرکز یہ بھی اسی بنیادی راہنما اصول کے پیشِ نظر مطمح نظر مقرر کرتی ہے اور لائحہ عمل تجویز کرتی ہے اور ہر مجلس سے اپنے اپنے مقام اور توفیق کے مطابق اس پر عمل پیرا ہونے کی توقع رکھتی ہے۔ ایک چھوٹی سی ان پڑھ دیہاتی مجلس اگر اپنے ممبران کو باترجمہ نہیں تو ناظرہ قرآن کریم ہی پڑھانے کا انتظام کرے۔ اگر سارا نہیں تو ایک پارہ قرآن کریم ہی پڑھانے میں کامیاب ہو جائے۔ اگر سب ممبران کو نہیں تو چند کو۔ چند نہیں تو ایک ہی کو کچھ ناظرہ قرآن پڑھایا جا سکے تو بھی ہم اس لحاظ سے اطمینان کا سانس لے سکتے ہیں کہ شعبہ تعلیم میں اس مجلس نے یقینی طور پر ایک قدم تو آگے بڑھا دیا۔

دیگر شعبہ جات میں بھی ہر مجلس سے اس کے حالات اور استطاعت اور توفیق کے مطابق ہی توقع رکھی جاتی ہے۔ اگرچہ بلند سے بلند تر معیار کی کوئی حد نہیں مگر کم سے کم معیار یہ سمجھنا چاہئے کہ تمام دنیا میں ایک مجلس بھی ایسی نہ رہے جو کسی شعبہ میں امسال بھی گذشتہ سال کے معیار پر کھڑی رہ جائے اور ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکی ہو۔ پس آگے بڑھیں اور ہر شعبہ میں آگے بڑھیں۔ سال تو دُور کی بات ہے۔ کوئی مہینہ ایسا نہ گزرے جو آپ کو اسی مقام پر کھڑا پائے جہاں گزرے ہوئے مہینہ میں آپ کو دیکھا تھا۔ کوئی ہفتہ ایسا نہ آئے جو آپ کو اسی حالت میں آ پکڑے جو گزشتہ ہفتہ میں آپ کی حالت تھی۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی مجالس سے تو کم سے کم توقع یہ ہے کہ آپ پر کوئی سورج غروب نہ ہو جو گذری ہوئی شام کے سورج کی نسبت آپ کو ہر پہلو سے آگے بڑھا ہوا نہ دیکھے اور کوئی سورج ایسا طلوع نہ ہو جو یہ گواہی نہ دے سکے کہ آپ گزری ہوئی صبح کے مقابل پر ایک بلند تر اور روشن تر مقام پر فائز ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

آخر پر میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعاؤں کے ذریعہ مدد مانگنا نہ بھولیں۔ یاد رکھیں کہ یہ دعائیں ہی ہیں جو عاجز بندوں کی حقیر کوششوں کو برکت دیتی اور رفعت بخشتی ہیں۔ اور یہ دعائیں ہی ہیں جو بے ثمر درختوں کو بھی بارآور کر دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین'' ﴿۴۳﴾

دفتری امور سے متعلق صدر محترم کی زرّیں ہدایات

سال ۱۹۸۱ء کے لئے صدر محترم نے مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب کو قائد عمومی مقرر فرمایا تھا۔ انہوں

نے سال کے شروع میں ہی صدرمحترم سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے آغازِ کار سے متعلق ہدایات کی گزارش کی۔اس خط کے جواب میں صدرِمحترم نے اپنی قلم سے دفتری امور کے بارہ میں نہایت اہم اورزرّیں احکامات تحریرفرمائے۔آپ نے لکھا:

''اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کے مطابق بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور راہنمائی اور نصرت فرمائے۔حسبِ ذیل امور کی طرف توجہ کی خصوصی ضرورت ہے۔

(۱) ڈاک خود کھولا کریں سوائے اُن خطوط کے جو میرے نام کے ہوں۔ڈاک کو ترتیب دے کر قابلِ استفسار امور الگ کرلیں اور روٹین کی محکمانہ ڈاک الگ۔قابلِ استفسار امور میں جہاں تک ممکن ہو خود تشریف لا کر مجھ سے زبانی بات کر کے فیصلہ نوٹ فرما لیا کریں۔روٹین دفتری ڈاک مجھے سرسری دکھا کر متعلقہ شعبہ کو بھجوادیا کریں۔اگر کسی شعبہ سے کسی نے استفسار کیا ہو یا شکایت ہو تو جب تک متعلقہ امور پر مناسب کارروائی نہیں ہو جاتی،میرے علم میں بات لاتے رہیں۔

(۲) رپورٹوں کی ضلع وار آمد کا گزشتہ دوسالہ ریکارڈ پیش نظر رکھتے ہوئے تدریجی ترقی پر نگاہ رکھیں اور ماہانہ تبصروں میں متعلقہ ناظمین یا زعماء کو توجہ دلاتے رہیں۔

(۳) دفتر کی از سرِنو تنظیم ہونی ضروری ہے تا کہ کارکردگی بہتر ہو۔اس سلسلہ میں بحیثیت عہدہ چوہدری ابراہیم صاحب نائب قائدعمومی کے طور پر کام کریں گے اور ہر معاملہ میں انشاءاللہ آپ کی ہدایت کے مطابق پوری مستعدی سے کام کریں گے۔میرے خیال میں فی الحال کسی اور نائب کی ضرورت نہ ہوگی البتہ ربوہ سے باہر ہونے یا رخصت کے موقعہ پر آپ کسی کو قائم مقام قائدعمومی بنانے کی سفارش کیا کریں جو موجودہ قائدین میں سے بھی ہوسکتا ہے۔

(۴) املاک کا کوئی باقاعدہ سٹاک رجسٹر اگر ہے تو غالباً مکمل نہیں۔اس کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

(۵) دفتر مرکزیہ میں عارضی طور پر انصاراللہ ربوہ کو جگہ دی گئی ہے۔کوشش کریں کہ حضرت اقدس کی طرف سے عطا کردہ قطعہ زمین پر مجلس مقامی جلد از جلد اپنا دفتر بنالے تا کہ مرکزی دفتر کی جگہ دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہوسکے۔

(۶) مرکزی دفتر کی مرمت کے علاوہ اس میں گنجائش بڑھانے۔صدر اور قائدعمومی کے لئے مناسب شکل میں کمروں کی تعیین یا تعمیر۔قائدین کے لئے الگ الگ نشستیں اور ذاتی استعمال کے لا کر مہیا کرنا وغیرہ تمام امور قابل توجہ ہیں۔مہربانی فرما کر اس ضمن (میں) عزیزم میاں غلام احمد صاحب سے رابطہ قائم کر کے مناسب سکیم تیار کروائیں اور مجلس عاملہ میں پیش کریں۔

(۷) گیسٹ ہاؤس میں بھی مجلس عاملہ کے گزشتہ سال کے فیصلہ کے مطابق مناسب تبدیلیوں اور کشادہ بیٹھنے والے اور کھانے والے کمروں کی تعمیر کا مسئلہ ابھی تک معلّق ہے۔اس کی طرف بھی میاں احمد اور قائد صاحب مال کے مشورے سے توجہ کریں۔

(۸) گیسٹ ہاؤس کا روزمرّہ کا انتظام بھی بہتری کا متقاضی ہے۔

(۹) بجٹ کی مختلف مدّات کا سرسری جائزہ لیتے رہیں کہ منظورشدہ بجٹ اور خرچ کی کیا نسبت اور رفتار ہے۔اگر خرچ تناسب سے زیادہ یا کم ہو رہا ہو تو دونوں صورتوں میں بروقت تنبیہہ ہونا ضروری ہے۔

(۱۰) مرکزی لٹریچر اب تک جتنا بھی شائع ہوا ہے۔اس کے لئے باقاعدہ خوبصورت شیشے کا شیلف بنے اور اس میں کم از کم دو نمونے محفوظ کئے جائیں۔اسی طرح بیرونی مجالس جو لٹریچر شائع کرتی ہیں (اندرونِ پاکستان یا بیرون پاکستان) اُن کے نمونے بھی محفوظ ہونے چاہئیں۔اسی طرح مجلس انصاراللہ کی ایک چھوٹی سی مرکزی لائبریری ضروری کتب پر مشتمل تیار ہونی شروع ہو جائے۔گیسٹ ہاؤس کے انتظار کے کمرہ میں بھی ایک خوبصورت کتب کا شیلف ہو جس میں ضروری کتب خوبصورت جلدوں میں مزّین ہوں۔

(۱۱) انٹرنیشنل رسائل بھی مجالسِ بیرون کی وساطت سے منگوانے کا انتظام کیا جائے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد ۸۱۔۱۔۱۰

دستور اساسی میں تبدیلی

مجلس عاملہ مرکزیہ کی سفارش پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دستور اساسی کی دفعہ ۲۳ میں بحوالہ چٹھی نمبر ۸۰۔۴۔۱۰/۲۶۳ تبدیلی منظور فرمائی چنانچہ اس دفعہ کے الفاظ یہ ہو گئے۔

’’حسب ضرورت ہر قیادت میں ایک (یا ایک سے زائد) نائب مقرر کئے جا سکتے ہیں جو باجازت صدر، عاملہ کے اجلاس میں شریک ہو سکیں گے مگر ووٹ نہیں دے سکیں گے۔‘‘﴿۴۴﴾

ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر موجود اور زیر مطالعہ ہو
صدر محترم کی طرف سے عملی تحریک کا اعلان

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء بمقام رائے پور ضلع سیالکوٹ تیس جماعتوں اور مجالس کے ایک ہزار احباب جماعت کی موجودگی میں صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں اعلان فرمایا کہ

’’انصاراللہ اور دوسرے احباب جماعت قرآن کریم سے عشق پیدا کریں اور اس عشق کا اظہار

فوری طور پر اپنے عمل سے اس طرح کریں کہ رمضان المبارک کے آغاز سے قبل ہر احمدی گھرانہ میں تفسیر صغیر موجود ہونی چاہیئے اور اس طرح سیّدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر روز تحریک شروع کی جائے کہ رمضان المبارک شروع ہونے سے قبل کوئی ایک احمدی گھرانہ بھی ایسا باقی نہ رہے جہاں حضرت المصلح الموعودؓ کی زندگی کا یہ آخری کارنامہ، تفسیر صغیر کی شکل میں موجود نہ ہو۔''

صدر محترم نے فرمایا:

''اس علاقہ میں تو مَیں خود اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔ ملک کے باقی حصوں میں ناظمین و زعماء اعلیٰ و نگران حلقہ جات میرے اس پیغام کو ہر جگہ پہنچا دیں اور اگر کسی جگہ کوئی ایسا گھرانہ ہو جو تفسیر خریدنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اس کے بارہ میں ہمیں اطلاع دیں۔''

مزید فرمایا:

''رمضان المبارک قریب ہے۔ تفسیر صغیر کی مدد سے قرآن کریم پر غور و فکر کرتے ہوئے رمضان گذاریں۔ ترجمہ سیکھیں۔ صبح شام ہر احمدی گھرانہ سے تلاوت قرآن کریم کی صدائیں بلند ہوں اور آنے والے بابرکت ایام میں قرآن کریم کی برکتوں کا نظارہ کریں۔''﴿۴۵﴾

رپورٹ سہ ماہی اوّل ۱۹۸۱ء اعداد و شمار کی روشنی میں

قیادت عمومی

(۱) چھبیس شہروں اور مقامات پر تربیتی اجتماعات اور مجالس مذاکرہ منعقد کی گئیں۔ ان میں سے گیارہ مقامات پر صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بنفس نفیس تشریف لے گئے اور پندرہ مقامات پر قائدین مرکزیہ و علماء سلسلہ نے شرکت کی۔ یہ مجالس اپنے نتائج و تاثرات کے لحاظ سے نہایت کامیاب اور مفید رہیں۔

(۲) مجالس کو کل ۲۹۸۳ خطوط و پارسل بھجوائے گئے۔ لوکل ڈاک کے ۲۵۸ خطوط اس کے علاوہ تھے۔

(۳) مجالس سے آمدہ خطوط ۱۶۸۵ تھے جن کے جوابات صدر محترم کی ہدایات کی روشنی میں دیئے گئے۔

(۴) مجالس سے ۴۳۶ ماہانہ رپورٹ کارگزاری موصول ہوئیں جن پر قائدین کے تبصرے روانہ کئے گئے۔

(۵) ہدایات ''لائحہ عمل'' پر مشتمل کتابچہ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کروا کے مجالس کو بھجوایا گیا۔

(۶) تین ماہانہ سرکلر باقاعدگی سے مجالس کو بھجوائے گئے۔

(۷) ماہانہ اجلاس عاملہ باقاعدگی سے منعقد ہوئے۔ ایک مشترکہ اجلاس قائدین ناظمین و زعماء اعلیٰ زیر صدارت صدر محترم منعقد کیا گیا۔

(۸) نائب صدر محترم کے بیرونی دورہ سے متعلق تفصیلی ہدایات اور پروگرام متعلقہ ممالک کو بھجوائے گئے نیز بیرونی ممالک کے اجتماعات پر صدر محترم کے پیغامات ارسال کئے۔

(۹) بیس اعلانات الفضل میں اور گیارہ اعلانات ماہانہ انصار اللہ میں اشاعت کے لئے بھجوائے گئے۔

(۱۰) انسپکٹران دفتر مرکزیہ کے ذریعہ اضلاع، لاہور، فیصل آباد، قصور، گجرات، سیالکوٹ، راولپنڈی، ہزارہ، آزاد کشمیر اور تھر پارکر کی ۲۱۲ مجالس کا دورہ کیا گیا۔

قیادت تحریک جدید

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خطبہ بابت سال نو تحریک جدید کا خلاصہ رسالہ کی شکل میں شائع کروا کے مجالس کو بھجوایا گیا۔

(۲) مجالس کو شعبہ تحریک جدید کے ٹارگٹ سے آگاہ کیا گیا۔

(۳) پچیس اعلانات الفضل میں شائع کرائے گئے۔

(۴) اڑتیس مجالس کا دورہ کر کے موقع پر جائزہ لیا گیا۔ ان مجالس سے بائیس معاونین خصوصی حاصل ہوئے جن میں سے تیرہ انصار تھے۔

(۵) تحریک جدید کے مالی جہاد میں بیاسی فیصد انصار شامل تھے۔

(۶) اہل قلم حضرات کو تحریک جدید کے مطالبات پر مضامین لکھنے کی تحریک کی گئی جس کے نتیجے میں گیارہ مضامین شائع ہوئے۔

(۷) پہلی سہ ماہی میں تحریک جدید کے سالِ نو ۴۰/۴۷ میں وعدہ جات کا مجموعہ میزان انیس لاکھ پچاس ہزار روپے تھا جبکہ گذشتہ سال اٹھارہ لاکھ پچاس ہزار تھا۔ اس ایک لاکھ کے اضافہ میں انصار کا معتد بہ حصہ تھا۔

قیادت تعلیم

(۱) چھتیس مجالس کے چار سو بیالیس پرچے امتحان سہ ماہی چہارم ۱۹۸۰ء کی مارکنگ کر کے نتیجہ مجالس کو بھجوایا گیا جس کے مطابق ۴۲۶ درجہ اوّل، ۱۲ درجہ دوئم اور ۴ انصار درجہ سوئم میں کامیاب قرار دیئے گئے۔

(۲) اوّل، دوئم، سوئم انصار کے اسماء گرامی الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ میں شائع کرائے گئے۔

(۳) امتحان سہ ماہی اوّل ۱۹۸۱ء کے پرچے پانچ ہزار کی تعداد میں تمام مجالس کو بھجوائے گئے۔

(۴) ماہانہ سرکلرز جاری کئے گئے۔

(۵) ناظمین و زعماء مجالس کی رپورٹوں پر تبصرے ارسال کئے گئے۔

(۶) نصاب ''بنیادی معلومات برائے انصار اللہ'' کے سلسلہ میں دوستوں کے استفسارات کے جواب

ارسال کئے گئے۔

(۷) انصار ممالک بیرون کے لئے الگ نصاب امتحان صدر محترم کے مشورہ سے تیار کیا گیا۔

قیادت مال

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۱۷۷ مجالس یعنی ۸۷ فیصد مجالس کے بجٹ تشخیص ہو چکے تھے۔

(۲) پہلی سہ ماہی میں کل بجٹ کے حصہ مرکز میں ۔/۵۳۸۳۴ روپے کی وصولی ہوئی۔

(۳) چندہ سالانہ اجتماع میں ۔/۹۶۲۷ روپے کی وصولی ہوئی۔

(۴) چندہ اشاعت لٹریچر میں ۲۳۷۰/۱۵ روپے کی وصولی ہوئی۔

(۵) انسپکٹران انصار اللہ نے مندرجہ ذیل اضلاع کی مجالس کا دورہ کیا۔ فیصل آباد، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، جھنگ، صوبہ سرحد، حیدر آباد، نواب شاہ، کراچی، تھر پارکر

آڈٹ

(۱) تمام مجالس کو نئے سال کے لئے آڈٹ کی ہدایات ارسال کی گئیں۔

(۲) ماہانہ رپورٹ فارم میں شعبہ آڈٹ کا علیحدہ خانہ برائے کوائف بنایا گیا۔

(۳) بتیس مجالس کے حسابات کی پڑتال کی گئی۔

(۴) مرکزی سرکلر کے ذریعہ ہدایات بھجوائی گئیں۔

(۵) مجلس ربوہ کے انتیس حلقہ جات کے حسابات کی پڑتال کی گئی۔

(۶) دفتر مرکزیہ کے ماہانہ حسابات و بل ہائے عملہ وسائر کی پڑتال کی گئی۔

(۷) مجالس بیرون کے لئے آڈٹ سے متعلق انگریزی میں ہدایات تیار کی گئیں۔ ﴿۴۶﴾

قیادت اصلاح وارشاد

ماڈل ٹاؤن لاہور۔ ایک سو پچپن ٹریکٹ غیر از جماعت احباب نے حاصل کئے۔ سولہ احباب جماعت کے گھروں پر غیر از جماعت دوستوں نے اکٹھے ہو کر احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ تبلیغی سوال و جواب کے دو دلچسپ پروگرام مرتب کئے گئے جن میں پچاس غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ حلقہ رحمان پورہ میں ایک تبلیغی کلاس بھی شروع کی گئی۔ بارہ احباب نے گھریلو مجالس میں غیر از جماعت رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ بیالیس ایسی گھریلو مجالس کا اہتمام کیا گیا جن میں ۱۸۵ افراد خانہ شامل ہوئے۔ ان مجالس میں برائیوں سے پرہیز، بدرسوم سے اجتناب، روزمرہ کے فقہی مسائل اور عقائد کے بارہ میں روشنی ڈالی گئی۔ مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ کی آمد پر سلائیڈز کا ایک پروگرام منعقد کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ مکرم قائد صاحب کی

موجودگی میں مجلس عاملہ ضلع کی میٹنگ میں تبلیغ کے مؤثر طریقوں پر غور کر کے کئی اہم فیصلے کئے گئے۔

ناظم آباد کراچی۔ ۳۷۵ کی تعداد میں لٹریچر غیر از جماعت دوستوں نے لیا۔ ساڑھے تین صد سے زائد غیر از جماعت دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ۲۱۲۵ روپے کا لٹریچر خرید کر تقسیم کیا گیا۔ تین اخبار نویس جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ۶۰ افراد کتب سلسلہ پڑھ رہے تھے۔ ایک دوست بیعت کر کے داخل سلسلہ ہوئے۔

ڈرگ روڈ کراچی۔ چار تبلیغی مذاکرے منعقد کئے گئے۔ ۲۱۰ غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ ۲۹ انصار باقاعدگی سے تبلیغ کرتے رہے۔

عزیز آباد کراچی۔ ۲۲۵ احباب تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ پچپن ارکان نے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ دس غیر از جماعت احباب مرکز میں تشریف لائے۔ ان میں سے دو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ۲۱۲ احباب زیر تبلیغ تھے۔ سوا تین صد کے قریب لٹریچر کی کاپیاں غیر از جماعت احباب نے حاصل کیں۔ بعض زیر تبلیغ دوستوں نے جلسہ سالانہ کی تقاریر کی بعض ٹیپس سنیں۔

انور آباد ضلع لاڑکانہ۔ تین ارکان کی اس چھوٹی سی مجلس نے آٹھ تبلیغی مذاکرات اور دو سلائیڈز لیکچروں کا اہتمام کیا۔ دو تبلیغی وفود بھیجے گئے۔ دس غیر از جماعت جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ تیس احباب زیر تبلیغ رہے۔ پانچ کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ پانچ دوستوں نے بیعت کی۔ چالیس دوستوں کو لٹریچر دیا گیا۔

سکھر۔ ایک سو دس کتب و پمفلٹس غیر از جماعت احباب نے حاصل کئے۔ اصلاح وارشاد کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت اختیار کی۔

شکار پور۔ اس چھوٹی مجلس نے دو تبلیغی مذاکرے منعقد کئے۔ ۱۲۰ غیر احمدی احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔ تین احباب سے تبلیغی خط وکتابت ہوئی۔ دو جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔

فیصل آباد۔ شہر کے مختلف حلقوں میں بیس اجلاس اصلاح وارشاد کے تحت منعقد کئے گئے۔ ڈیڑھ صد سے زائد غیر از جماعت جن میں بعض عیسائی، پادری اور طلباء بھی تھے۔ ان میں شامل ہوئے اور دلچسپ سوالات پوچھے۔ اجتماعات کو خطاب کرنے اور سوالات کے جوابات دینے کے لئے مرکز سے علماء تشریف لاتے رہے۔ گیارہ سو افراد تک پیغام حق پہنچایا۔

مغلپورہ ضلع لاہور۔ سوال وجواب کی چار مجالس کا انعقاد کیا گیا جن میں غیر از جماعت احباب تشریف لائے اور اپنے سوالات کے جوابات حاصل کئے۔

لاڑکانہ۔ پچاس غیر از جماعت احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔ اصلاح وارشاد کے ایک جلسہ میں غیر از جماعت

احباب نے شامل ہوکر سوالات پوچھے۔۱۹۸۰ء کے دوران ۵۰ بیعتیں ہوئیں۔

رحمان آباد ضلع نواب شاہ۔ سب انصار تبلیغ کرتے رہے۔بیس احباب زیر تبلیغ رہے۔ چھ نے لٹریچر حاصل کیا۔ غیراز جماعت احباب کا ایک وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا۔

اسلامیہ پارک لاہور۔ دفتر انصاراللہ میں لٹریچر رکھا گیا جہاں سے انصار اور دوسرے دوست بھی حسب خواہش لے جاتے۔اسی طرح مساجد اور مراکز نماز میں بھی لٹریچر رکھوایا گیا۔ پندرہ غیراز جماعت احباب کو جلسہ سالانہ ربوہ پر لے جایا گیا۔ تین تبلیغی وفود بھجوائے گئے۔دو غیراز جماعت علماء نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ نوحلقوں میں مجالس سوال و جواب اور سلائیڈز کے الگ الگ پروگرام معین تاریخوں کے ساتھ ترتیب دیئے گئے۔ ہر حلقہ سے تبلیغی وفود بھجوائے جاتے رہے۔دس احباب کے غیراز جماعت رشتہ داروں نے ہلٹن ہوٹل میں حضور سے ملاقات کی۔ چار سلائیڈز لیکچر کروائے گئے۔ایک سو ساٹھ انصار تبلیغ کرتے رہے۔ تین سو غیراز جماعت دوستوں نے لٹریچر حاصل کیا۔

شیخوپورہ شہر۔ پچپن انصار اپنے اپنے خاندان میں تبلیغ کرتے رہے۔کتاب ''چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم'' کی ایک سو پچاس کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

اوکاڑہ۔ ۹۰۰ کی تعداد میں لٹریچر کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ تین صد کے قریب جماعتی رسالے غیراز جماعت احباب کے نام جاری کروائے۔ دس افراد نے رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ ساٹھ افراد کو تحریری دعوت نامے بھجوائے گئے۔ چالیس کو زبانی پیغام حق پہنچایا گیا۔

ربوہ۔ قریبی دیہات میں دو وفود بھجوائے گئے اور کم وبیش بارہ افراد سے تعلق و رابطہ قائم کیا گیا۔ دو دوستوں نے بیعت کی توفیق پائی۔۲۲ افراد گرد و نواح سے ربوہ تشریف لائے۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ کو کامیاب بنانے میں پوری سعی کی گئی۔احمد نگر کا جلسہ سیرۃ النبیؐ بھی کامیاب رہا۔ان دونوں جلسوں میں غیراز جماعت احباب شامل ہوئے۔ تین انصار وقفِ عارضی میں شامل ہوئے۔ چھ انصار رشتہ داروں کو بذریعہ خط و کتابت تبلیغ کرتے رہے۔

ڈسکہ۔ کتاب ''چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم'' کی سو کاپیاں منگوا کر تقسیم کی گئیں۔

سرگودھا شہر۔ پانچ صد سے زائد افراد غیراز جماعت سوال و جواب کی ایک محفل میں شامل ہوئے۔ پچہتر غیراز جماعت دوست حضور انور کی ملاقات کے لئے دو ملاقاتوں میں تشریف لائے۔ تین بیعتیں ہوئیں۔ ضلع سرگودھا کے چار سو سے زائد غیراز جماعت دوست جلسہ سالانہ شامل ہوئے۔

دارالذکر۔ ۵۰۰ پمفلٹس اور کتابچے غیراز جماعت احباب میں تقسیم کئے۔۳۸ دوستوں کے غیراز جماعت رشتہ داروں نے جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔۳۵ غیراز جماعت احباب دعوت پر تشریف لائے اور

جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔۱۱۲ دوستوں نے لٹریچر حاصل کیا۔

گجرات۔ سات صد احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ دوصد افراد میں مفت دوائی تقسیم کی گئی۔ تین افراد پر مشتمل وفد ایک غیر از جماعت گاؤں میں گیا۔

اسلام آباد۔ ایک سلائیڈز لیکچر منعقد کیا گیا جس میں دس غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ باسٹھ غیر از جماعت دوستوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔۳۷ غیر از جماعت افراد نے جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ کو کامیاب بنانے کے لئے انصار نے مقامی جماعت کی مدد کی۔ چھ غیر از جماعت افراد جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ چودہ دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے پانچ ہزار روپے اکٹھے کئے گئے۔

مغلپورہ۔ ایک سلائیڈز لیکچر میں ۳۰ غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ دوبار سوال و جواب کی مجالس منعقد کی گئیں جن میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔

چک چھور نمبر ۱۱۷۔ قریبی دیہات میں ایک وفد بھیجا گیا۔ ۷۰ احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔

رکرتو۔ دو تبلیغی مذاکروں اور ایک سلائیڈز لیکچر کا انتظام کیا گیا۔

شاہدرہ ٹاؤن۔ چار تبلیغی مذاکرے ہوئے۔ دو ملحقہ بستیوں میں تبلیغی وفود بھیجے گئے۔ بیس افراد کو لٹریچر دیا گیا۔ ایک دوست نے بیعت کی توفیق پائی۔

چک ۸۱ جنوبی۔ ۳۵ غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہوئے۔ دو تبلیغی وفود بھجوائے گئے۔ تقریباً پانچ صد دوست زیر تبلیغ رہے۔

خوشاب۔ ۳۵ غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ۵۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

چک ۷۱ جنوبی سرگودھا۔ تین مذاکرے منعقد کئے گئے۔

ڈنگہ۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ کا انتظام کیا گیا۔

کنری۔ ایک تبلیغی مذاکرہ منعقد کیا گیا۔ پانچ وفود گرد و نواح میں بھیجے گئے۔ کتاب ’’چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم‘‘ ایک سو کی تعداد میں تقسیم کی گئی۔ ۲۰ غیر از جماعت احباب نے لٹریچر وصول کیا۔

گوٹھ علم الدین ضلع تھرپارکر۔ دو تبلیغی مذاکرے منعقد کرائے گئے۔ ۳ دیہات میں وفود گئے۔ ایک تبلیغی جلسہ میں غیر از جماعت احباب دلچسپی سے شریک ہوئے۔

سانگھڑ شہر۔ دو تبلیغی مذاکرے اور دو سوال و جواب کی مجالس منعقد کی گئیں۔

چک ۵۵/۲۔ ایل ضلع ساہیوال۔ اس چھوٹی سی دیہاتی مجلس نے خدام کے ساتھ مل کر سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا

اہتمام کیا۔اسی طرح تعلیم القرآن کلاس کا بھی انتظام کیا گیا۔

کھنڈو ضلع لاڑکانہ۔ اس مختصر مجلس نے باقاعدہ پروگرام بنا کر ۱۵ افراد کو تبلیغ کی۔

چوہڑکانہ۔ ۲ تبلیغی مذاکرے منعقد کئے گئے۔ایک سلائیڈز لیکچر ہوا۔ ۲۵ احباب زیرِ تبلیغ تھے۔ ۲۰ کو لٹریچر دیا گیا۔ S.D.A مشن کے چار بڑے پادریوں کو چائے پر مدعو کیا گیا اور مسئلہ تثلیث پر تبادلہ خیالات ہوا۔

سچا سودا۔ اس چھوٹی مجلس نے تبلیغی مذاکرہ منعقد کیا اور دس غیر از جماعت احباب کو لٹریچر دیا۔

کوٹ سوندھا ضلع شیخوپورہ۔ زیرِ تبلیغ دوستوں کا ایک وفد تحقیق کے لئے ربوہ گیا۔

چک ۴۲۶ ج ب۔ تین تبلیغی مذاکرے منعقد ہوئے۔

آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ ایکس انصار تبلیغ کرتے رہے۔دو وفود مرکز میں بھجوائے گئے۔چودہ زیرِ تبلیغ احباب کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

چک ۴ ساہووالہ۔ ایک وفد ربوہ گیا۔دس افراد نے لٹریچر حاصل کیا۔مریم آباد کے کیتھولک عیسائیوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

لاڑکانہ۔ اصلاح وارشاد کے ایک جلسہ میں غیر از جماعت احباب شامل ہوئے اور سوالات پوچھے۔پچاس احباب نے لٹریچر حاصل کیا۔

خدا آباد ضلع بدین۔ دو سلائیڈز لیکچر منعقد کئے گئے۔

منڈی بہاء الدین۔ ۴۵ احباب زیرِ تبلیغ رہے۔

معین الدین پور۔ ایک مجلس سوال وجواب کا انتظام کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔

شیخ پور گجرات۔ دو تبلیغی مذاکروں کا انتظام کیا گیا جس میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔

چک ۱۶۹ گرمولا ضلع شیخوپورہ۔ تقسیم لٹریچر اور رشتہ داروں میں تبلیغ کے علاوہ پچیس غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ربوہ گئے۔

چک نمبر ۱۴۱ ٹیل ضلع سرگودھا۔ ۵ افراد کا ایک وفد یہاں سے مرکز سلسلہ گیا۔

کجر ضلع شیخوپورہ۔ انصار نے ۲۰ رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ ۲۰ پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔

واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ مجلس کی تحریک پر پچیس غیر از جماعت احباب جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔پچیس کتب ''چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم'' تقسیم کی گئیں۔

ڈیرہ غازی خان۔ احمدیہ لائبریری روزانہ کھولی جاتی رہی۔اس میں غیر از جماعت احباب معلومات حاصل کرنے کے لئے تشریف لاتے رہے۔ ﴿۴۷﴾

خصوصی دورہ نمائندگان قیادت اصلاح وارشاد

نمائندگان مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بغرض اصلاح و ارشاد مئی و جون ۱۹۸۱ء میں جن مجالس کے پروگراموں میں حصّہ لیا ان کا مختصر تذکرہ پیش خدمت ہے۔

حلقہ کریم نگر فیصل آباد۔۳ مئی کو ۸ بجے شب حلقہ کریم نگر کے تحت مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ نے عقائد احمدیت پر مختصر تقریر کی جس کے بعد مکرم مولوی صاحب موصوف اور مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ نے ساڑھے نو بجے تک نہایت دوستانہ ماحول میں سوالات کے جوابات دیئے۔ آخر میں ڈاکٹر فضل کریم صاحب نے اپنی قیام گاہ پر تمام احباب کی چائے سے تواضع کی۔

حلقہ جھال خانوآنہ ضلع فیصل آباد۔۲۷ مئی کو حلقہ خانوآنہ میں مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے سلائیڈز دکھائیں۔ ۱۸۲ احباب کے ساتھ تقریباً اتنی ہی تعداد میں مہمان بھی شامل ہوئے اور بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین۔۲ جون کو مسجد میں مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز پروگرام دکھایا جس میں حاضرین کی تعداد ایک سو اسی تھی۔ ان میں اسی مہمان بھی شامل تھے۔

چک ۲۰ ضلع گجرات۔مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے ۳ جون کو احمدیہ مسجد میں سلائیڈز پروگرام دکھایا۔ دو سو حاضرین میں سے پچاس کے قریب مہمان دوست بھی تھے۔

بھیرہ ضلع سرگودھا۔۴ جون کو مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے مسجد احمدیہ میں سلائیڈز پروگرام دکھایا۔ دوسو حاضرین میں سے نصف کے قریب مہمان تھے جو احباب جماعت کے ساتھ آئے تھے علاوہ ازیں بہت سے بچوں اور عورتوں نے بھی یہ پروگرام دیکھا۔

ہجکہ ضلع سرگودھا۔۵ جون کو عصر کے بعد ایک مجلس کا انتظام کیا گیا اور عشاء کے بعد مکرم منیر الدین صاحب نے سلائیڈز دکھائیں جس میں حاضری ایک سو پچاس تھی۔

دارالیمن وسطی ربوہ۔۷ جون کو مسجد میں سلائیڈز کا انتظام کیا گیا۔ دیکھنے والے سینکڑوں دوست تھے۔

چک ۴۱ ضلع سرگودھا۔مورخہ ۱۱ جون بروز جمعرات چوہدری مجیب اللہ صاحب کے مکان پر سلائیڈز پروگرام دکھایا گیا۔ اس میں احباب کے ساتھ ان کے بیس مہمان بھی تشریف لائے۔ حاضرین کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ بعد نماز عشاء سلائیڈز پروگرام میں ایک سو پچاس احباب کے ساتھ ان کے پچاس غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔

حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن اور حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ۔۲۰۔۲۱ جون کو بالترتیب سیٹلائٹ ٹاؤن اور حلقہ امیر پارک میں مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے سلائیڈز دکھائیں۔ اوّل الذکر حلقہ میں امیر صاحب کی کوٹھی پر اور مؤخر الذکر

حلقہ میں زیرتعمیر مسجد احمدیہ میں سلائیڈز دکھائی گئیں۔حلقہ امیر پارک میں پروگرام کے بعد ایک گھنٹہ تک حاضرین نے سوالات بھی کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ ہر دو مقامات پر ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ حاضرین کی تعداد ہر دو جگہ پر ڈیڑھ اور تین صد کے درمیان تھی۔

سیالکوٹ۔۱۹ جون کو جمعہ سے پہلے مرکزی نمائندگان مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب اور محمد عیسیٰ صاحب نے نگران حلقہ جات کی میٹنگ میں ہدایات دیں۔ مسجد احمدیہ میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز پروگرام دکھایا۔احباب کے ساتھ ان کے ڈیڑھ سو کے قریب غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ کل حاضری دوسو پچاس کے قریب تھی۔ مستورات ان کے علاوہ تھیں۔

چک ۴۳ ضلع سرگودھا۔مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز دکھائیں۔ پانچ سو حاضرین تھے۔مکرم صدر صاحب جماعت کے ڈیرے پر انتظام کیا گیا۔عصر کی نماز سے پہلے مذاکرہ کا انتظام کیا گیا۔جس میں تیس غیر از جماعت دوستوں نے دلچسپی سے سوالات پوچھے۔

دارالنصر شرقی ربوہ۔۱۳ جون کو مسجد میں مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے سلائیڈز پروگرام دکھایا۔

مسجد القمر ربوہ۔مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے ۱۳ جون کو مسجد القمر ربوہ میں یہ پروگرام دکھایا۔

مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ۔مکرم مولوی محمد عیسیٰ صاحب اور مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مرکزی نمائندگان کی حیثیت سے ۱۸ جون کو یہاں پہنچے اور بعد نماز عصر مجلس انصار اللہ کی ایک میٹنگ میں شامل ہوئے۔مختصر میٹنگ کے بعد آخر میں دونوں علماء نے تربیتی امور سے متعلق تقاریر کیں۔اس میٹنگ میں انصار،خدام،اور اطفال نے کثرت سے شرکت کی۔ ﴿۴۸﴾

ضروری کوائف قیادت اصلاح وارشاد ۸۱۔۱۹۸۰ء

نمبر شمار	عنوان	سال ۱۹۸۰ء	سال ۱۹۸۱ء جنوری تا اگست (۸ ماہ)
۱	مجالسِ مذاکرہ کی تعداد	۱۳۲	۸۲۷ جن میں سے ۲۹ مقامات پر صدر محترم نے شرکت فرمائی۔
۲	بیعتیں جو ہمارے ریکارڈ میں آئیں	۸۳	۳۰۶
۳	تبلیغی وفود بھجوائے گئے	۱۲۳	۴۵۶
۴	سلائیڈز لیکچر	۸۸	۲۴۵
۵	تبلیغی خطوط لکھے گئے	۔	۱۴۷۸

۶	تبلیغی کیسٹ بیرون ممالک بھجوائے گئے	۔	۷
۷	کتنا لٹریچر شائع ہوا	۔	رسالہ وصال ابن مریم: ۲۰۰۰ رسالہ خاتم النبیین: ۲۰۰۰ **دوورقے:** ہمارا خدا: ۵۰۰۰، ہمارا مذہب: ۵۰۰۰، زندہ رسول ۵۰۰۰، زندہ کتاب ۵۰۰۰
۸	مرکزی نمائندگان	۔	۷۵ امجالس میں مرکز سے ۲۳ نمائندگان نے شمولیت کی جو ایک سے زائد بار دوروں پر گئے ﴿۴۹﴾

مکرم نائب صدر صاحب مجلس کا دورہ بیرونی ممالک

مجالس انصار اللہ بیرون پاکستان کو منظم کرنے کیلئے ضروری سمجھا گیا کہ مرکز سے کوئی نمائندہ ان مجالس کا دورہ کرے اور موقع پر جا کر حالات کا عمیق جائزہ لے کر مجالس کی تنظیم کے کام کو سرانجام دے چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ اس مقصد کے لئے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس کو بیرونی ممالک کے دورہ پر بھجوایا جائے۔ حضور انور نے اس تجویز کو منظور فرمالیا اور مکرم نائب صدر صاحب کے مندرجہ ذیل نوممالک کے دورے کا پروگرام تشکیل دیا گیا:

(۱)مغربی جرمنی (۲)سوئٹزرلینڈ (۳)ہالینڈ (۴)ڈنمارک
(۵)سویڈن (۶)ناروے (۷)انگلستان (۸)امریکہ
(۹)کینیڈا

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے روانگی سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا نیز بذریعہ خط دعا کی درخواست کے ساتھ عرض کیا کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو حضور احباب کے نام کوئی پیغام یا نصیحت عطا فرمائیں جو خاکسار ان ممالک کے احباب کو پہنچائے۔ جواب میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ''میرا اسلام پہنچادیں''

صدر محترم کا خط نائب صدران ممالک کے نام

نائب صدر صاحب کے مجوزہ دورہ سے قبل صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے متعلقہ ممالک کے نائب صدران کو ایک تفصیلی خط تحریر فرمایا۔ اس میں صدر محترم نے دورہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کی اہمیت واضح فرمائی۔ دورہ سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے نہایت باریکی سے ہدایات دیں اور بعض اہم فیصلے بھی سپرد قلم فرمائے۔ یہ خط بیرونی مجالس کے احیائے نو میں بنیادی لائحہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔ صدر محترم کا یہ خط یہاں درج کیا جاتا ہے:

'' کچھ عرصہ سے شدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ پاکستان کی طرح دوسرے ممالک میں بھی مجلس انصار اللہ کو ایک فعّال تنظیم کے طور پر منظّم کیا جائے۔ (۱) دستور کے مطابق عہدیداران کا تقرر ہو۔ (۲) پاکستان کی مجالس کے لئے مقررہ لائحہ عمل میں سے مختلف ممالک کے حالات کے مطابق منتخب کر کے ممالک بیرون کی مجالس کے لئے لائحہ عمل تجویز کیا جائے۔ (۳) پاکستانی مجالس کی طرح ممالک بیرون کی مجالس بھی اپنی ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھجوائیں اور علم انعامی کے مقابلہ میں شریک ہوں۔ (۴) مرکزی اجتماعات جیسے اہم مواقع پر مجالس بیرون بھی اپنے نمائندگان مرکز میں بھجوایا کریں تا مرکز کے ساتھ اُن کا تعلق اور زیادہ مضبوط اور پختہ ہو جائے اسی طرح (۵) بیرونی مجالس کے انصار مجلس انصار اللہ کے چندہ جات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور کردہ شرح کے مطابق ادا کریں اور انصار اللہ کی دوسری مالی تحریکات۔ چندہ تعمیر گیسٹ ہاؤس و دفتر تعمیر دفتر وغیرہ میں حصہ لیں۔ (۶) مجلس مرکزیہ کے آرگن ماہنامہ انصار اللہ کی اشاعت کو بیرون پاکستان بھی وسیع کیا جائے تا اس ذریعہ سے بھی مرکز کی آواز اراکین اور مجالس تک پہنچتی رہے اسی طرح یہ کہ بیرونی ممالک کی مجالس کی بیداری کے لئے دوسرے ضروری اقدام کئے جائیں۔

چنانچہ خاکسار کی درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات کی منظوری مرحمت فرمائی ہے کہ امسال چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بعض بیرونی ممالک کی مجالس انصار اللہ کا دورہ کریں اور مجالس کی بیداری کے لئے سعی کریں اور اس کی روشنی میں ان کے دورہ کا تفصیلی معین پروگرام بنا کر خاکسار کو جلد از جلد بھجوا دیں۔

مکرم نائب صدر مجلس مرکزیہ کے قیام کے دوران مجالس عاملہ کے اجلاسات بلائے جائیں نیز انصار کا اجلاس عام بھی رکھا جائے۔ جہاں اجلاس عام بلانے میں دقت ہو وہاں حتی المقدور انفرادی ملاقات کا انتظام کیا جائے۔ اور جہاں اجلاس ممکن ہو لیکن بعض دوستوں کا پہنچنا ممکن نہ ہو وہاں بھی اس کمی کو انفرادی ملاقات کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔

بعض امور کی تیاری آپ کو ان کے آنے سے قبل کرنی ہوگی تا جو کام اُن کے آنے سے پہلے آپ اور دوسرے عہدیداران مل کر انجام دے سکتے ہیں وہ اُن کے آنے سے پہلے مکمل ہو جائیں۔

(۱) مجلس وار انصار کی تجنید مکمل کی جائے۔

(۲) مجلس کی منظور کردہ شرح کے مطابق انصار کا مجلس وار بجٹ تشخیص کیا جائے۔

(۳) مرکزی گیسٹ ہاؤس اور دفتر کی تعمیر کے لئے عطایا کی تحریک کر دی جائے اور وعدہ جات کے حصول کا کام شروع کر دیا جائے۔

(۴) اس خط کے ہمراہ پروفارما (PROFORMA) ارسال ہے جو مجلس انصاراللہ کے ہر رکن سے پُر کروا لیا جائے اور اس کے مندرجات کو ایک فارم میں CONSOLIDATE کر لیا جائے۔

(۵) جس بینک میں جماعت کا اکاؤنٹ ہے اس بینک میں ''مجلس انصاراللہ مرکزیہ'' کے نام پر ایک الگ اکاؤنٹ کھلوا دیا جائے (اگر پہلے ایسا اکاؤنٹ موجود نہیں تو) اس اکاؤنٹ کے آپریٹر (OPERATOR) آپ ہوں گے۔ اس اکاؤنٹ میں چندہ مجلس کا مرکزی حصہ، چندہ سالانہ اجتماع کا مرکزی حصہ، چندہ اشاعت لٹریچر، چندہ تعمیر گیسٹ ہاؤس، چندہ ماہنامہ انصاراللہ کی رقوم جمع کروائی جائے۔ لیکن اس امانت سے صرف صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی اجازت سے رقم نکلوائی جا سکے گی۔

(۶) جن مقامات پر زعیم اعلیٰ انصاراللہ کا انتخاب ابھی تک نہیں ہوا، وہاں زعیم کی نامزدگی کر دی جائے یا زعیم کا انتخاب کروا دیا جائے۔

(۷) جنوری تا اپریل ۱۹۸۱ء مجالس ملک نے جو کام کیا ہے اُس کی رپورٹ تیار کر لی جائے۔

(۸) مجلس کے ہر قسم کے حسابات کو آخری شکل دے دی جائے تا کہ پڑتال میں سہولت ہو۔

اس خط کی رسیدگی کی فوراً اطلاع دیں اور مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ کے پروگرام کو آخری شکل دے کر جلد از جلد بھجوا دیں۔

دورہ کے دوران مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ کو صدر مجلس کے اختیار حاصل ہوں گے اور مجالس کے جملہ معاملات کے بارہ میں ہر قسم کا فیصلہ دینے کے مجاز ہوں گے۔

اندرون ملک مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ کے دورہ کے جملہ اخراجات مجلس انصاراللہ ملک برداشت کرے گی... جزاکم اللہ احسن الجزاء''

الوداعی دعائیہ تقریب

محترم نائب صدر صاحب کی روانگی سے ایک روز قبل ۹ مئی ۱۹۸۱ء کو دفتر انصاراللہ مرکزیہ کے ہال میں

ایک دعائیہ تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے فرمائی۔ تلاوت اور عہد کے بعد صدر محترم نے مکرم نائب صدر صاحب کے مجوزہ عالمی دورہ کی ضرورت واہمیت بیان کی اور جماعت کی ذیلی تنظیموں کے کردار کا تربیتی و تنظیمی پہلو بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

بعدۂ مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب قائد عمومی نے مکرم چوہدری صاحب کی خدمت میں مجلس عاملہ مرکزیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل دعائیہ ایڈریس پیش کیا۔

''بخدمت مکرمی ومحترمی جناب چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بیرونی ممالک میں مجالس انصار اللہ کی تشکیل و تنظیم کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تجویز اور سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے آنمکرم مورخہ ۱۰ ہجرت/مئی ۱۳۶۰ہش/ ۱۹۸۱ء کی صبح یورپ وشمالی امریکہ کے نو ممالک یعنی مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، انگلستان، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا میں مجالس کی عالمگیر پیمانہ پر ٹھوس بنیادوں پر تشکیل کے نہایت ہی اہم اور دوررس نتائج کے حامل عظیم مقاصد کو لے کر اپنے پہلے بین الاقوامی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔

اس تاریخی دورہ کے موقع پر ہم ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ اور کارکنان دفتر مرکزیہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی پُرخلوص دعاؤں اور تمام تر نیک تمناؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہر گام پر آپ کے شاملِ حال رہے۔ آمین۔ آپ کو صحت وسلامتی کے ساتھ اپنے دورہ کے عظیم مقاصد کے حصول میں اللہ تعالیٰ نہایت شاندار طریق پر کامیاب وکامران فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم ومحترم نائب صدر صاحب! آپ کا یہ دورہ اس لحاظ سے یادگار رہے گا کہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں کی تاریخ میں مجلس انصار اللہ کو خدا تعالیٰ سے یہ توفیق حاصل ہو رہی ہے کہ آنمکرم خاص طور پر انصار اللہ کی تنظیم کو عالمی سطح پر ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے بنفسِ نفیس تشریف لے جا رہے ہیں اور ہمیں خدا کے فضل سے یقین واثق ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور راہنمائی اور آنمکرم کی خداداد تنظیمی صلاحیتوں اور نہایت عمیق نظر کی حامل ٹھوس سائنسی اصولوں پر منصوبہ بندی کے نتیجہ میں بہت جلد دنیا کے ان ممالک میں مجالس انصار اللہ اپنی تنظیم، کارکردگی اور اپنے نتائج کے لحاظ سے اتنا بلند

مقام اور معیار حاصل کر لیں گی، انشاء اللہ کہ وہ کارکردگی کے لحاظ سے چوٹی کی پاکستانی مجالس کے مقابل پر آن کھڑی ہوں۔ خدا کرے کہ مسابقت کی یہ دوڑ آپ کے تنظیمی دورہ کے نتیجہ میں جلد تر شروع ہو جائے۔ آمین۔

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر (آمین)

والسلام

ہم ہیں آپ کی کامیاب و کامران واپسی کے منتظر
ممبرانِ مجلس عاملہ
مجلس انصار اللہ مرکزیہ......ربوہ
(۹ ہجرت/مئی ۱۳۶۰ ہش/۱۹۸۱ء)

دعائیہ ایڈریس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے خاص اس تقریب کے لئے لکھی گئی اپنی دعائیہ نظم ترنّم کے ساتھ سنائی جسے بہت پسند کیا گیا۔

جادۂ حق پر رواں ہے اک جوانوں کا جواں
پیکرِ ہمت، حمید اللہ، فخر کارواں

نظم کے بعد احباب مجلس کی چائے سے تواضع کی گئی اور آخر میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے صدر محترم کی درخواست پر دورہ کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد گروپ فوٹو ہوئی۔ ﴿۵۰﴾

حضرت خلیفۃ المسیح اور صدرِ محترم کے خطوط

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اپنے بیرونی سفر کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی خدمت میں اپنی کارکردگی کی رپورٹ باقاعدگی سے بھجواتے رہے۔ سفر کے دوران ہی آپ کو حضور اقدس اور صدر محترم کے دعائیہ اور حوصلہ افزائی کے خطوط ملتے رہے۔ دو خطوط ملاحظہ ہوں:

حضور انور کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزم مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا خط مرسلہ ۸۱/۵/۱۵ ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔ دینی، دنیاوی ترقیات دے۔ صحت وسلامتی کے ساتھ رکھے اور ہر آن حافظ وناصر ہو۔ آمین

والسلام

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۸۱/۶۰۔۵۔۲۹

صدر محترم کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۳۶۰/۱۹۸۱۔۶۔۱

پیارے برادرم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آنمکرم کی طرف سے آج ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کے دورہ جات کی رپورٹیں اکٹھی موصول ہوئیں۔ اس سے قبل سوئٹزرلینڈ اور جرمنی کے دورہ جات کی رپورٹیں بھی موصول ہو چکی ہیں۔ ماشاء اللہ آپ نے بڑی ہمت کی ہے جو انتہائی مصروف الاوقات سفر میں سے بڑی تفصیلی رپورٹیں لکھنے کا وقت نکالا۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ

آپ کی مرسلہ رپورٹوں سے پورا استفادہ کیا جا رہا ہے اور اعداد وشمار کو مرتّب کر کے ایک واضح تصویر کی صورت میں ڈھالا جا رہا ہے۔ جہاں تک یورپ کے ممالک کا تعلق ہے، پہلی مرتبہ مرکزی ریکارڈ میں اتنی روشنی پیدا ہوئی ہے کہ پوری بصیرت کے ساتھ ان ممالک کو مخاطب کیا جا سکے۔ امید ہے کہ اس مضبوط بنیاد پر انشاء اللہ تعالیٰ ایک بلند اور وسیع عمارت تعمیر ہوگی اور دیگر ممالک بھی پاکستان کے شانہ بشانہ انصار اللہ کے کاموں میں حصہ لینے لگیں گے۔ اس دورہ کی برکت صرف انصار تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ نہایت اطمینان بخش پہلو ہے کہ کیا خدام اور کیا اطفال اور کیا لجنات سبھی آپ کے اس دورہ سے بڑے خلوص کے ساتھ استفادہ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

برادرم کمال یوسف صاحب کی تجاویز بہت مفید ہیں۔ انشاء اللہ ان پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں غور کے بعد معیّن تجویز حضور کی خدمت میں پیش کر کے اجازت طلب کی جائے گی۔

جن جن احباب جماعت نے آپ کے ساتھ بھر پور تعاون کیا ہے،ان سب کو میں خود شکریہ کے خطوط لکھ رہا ہوں تا کہ حوصلہ افزائی ہو اور آئندہ پہلے سے بڑھ کر نیک کاموں میں تعاون کی روح پیدا ہو۔
حضرت شیخ مبارک احمد صاحب نے استفسار فرمایا ہے کہ DUPLICATOR کون سا لیا جائے۔ سو پونڈ والا یا ہزار پونڈ والا۔ ہماری تعلیم و تربیت کی سکیم اتنی وسیع ہے کہ PROFESSIONAL DUPLICATOR کے بغیر جو ۱۰۰۰ پاؤنڈ کا آتا ہے، گزارہ نہیں ہوسکتا۔ انصاراللہ کے مرکزی فنڈ میں کافی رقم موجود ہے۔ اس لئے پروفیشنل کیسٹ ڈوپلیکیٹر ہی لینا چاہئے۔ تاہم ابھی اسے ملتوی رکھیں۔ امریکہ سے بھی قیمت کا پتہ کرلیں۔
علاوہ ازیں ہمیں سلائیڈز کے لئے بھی ڈوپلیکیٹر سسٹم کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بھی فی الحال جائزہ لے لیا جائے۔ عبدالحفیظ صاحب کھوکھر کو بھی اس بارہ میں کچھ واقفیت ہے۔ ان کے علاوہ کئی مقامی دوست بھی فنی لحاظ سے مفید مشورہ دے سکیں گے۔ اس ضمن میں بھی انگلستان کے اعداد و شمار کا امریکہ کے اعداد و شمار سے موازنہ کے بعد فیصلہ ہونا چاہئے۔......
آج کل یہاں گرمی شدید ہے اور ساتھ ہی کام بھی زوروں پر جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے کی توفیق بخشے۔
انگلستان میں سب احباب جماعت کو محبت بھرا سلام عرض کردیں۔ کل تک پیغام برائے اجتماع بھی ارسال کردوں گا۔ حضور ایدہ اللہ آج کل اسلام آباد ہیں۔ خاص طور پر پاکستان کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت صالح علیہ السلام کے واقعہ سے سبق لینے کی توفیق بخشے۔ آمین''

دورہ کی تفصیلات

مکرم نائب صدر صاحب نو ملکی دورہ پر ۱۲ مئی ۱۹۸۱ء کو کراچی سے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے آپ فرینکفرٹ (جرمنی) پہنچے پھر یکے بعد دیگرے حسب پروگرام دیگر یورپین ممالک کے کامیاب دورہ کے بعد سان فرانسسکو (امریکہ) تشریف لے گئے۔ امریکہ اور کینیڈا کے دورہ کے بعد ٹوکیو (جاپان) اور وہاں سے ۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء کو کراچی واپس پہنچے۔
مکرم نائب صدر صاحب جہاں بھی تشریف لے گئے، احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی طرف سے ''سلام'' کا تحفہ دیا۔ مزید برآں مجالس کو ہدایت دی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ان ممالک میں دوروں کے دوران حضور اقدس کے خطابات اور پریس کانفرنسز کی TAPES کی کاپیاں اور اہم مواقع کی سلائیڈز مرکز کو ضرور بھجوائیں۔

بیرونی مجالس کے لئے مرکزی قائدین کے تیار کردہ انگریزی لائحہ عمل کی کاپی ہر مجلس کو دی گئی۔ اسی طرح دستور اساسی، لائحہ عمل انصاراللہ (اردو) اور ''راہِ ہدیٰ'' کی ایک ایک کاپی بھی مجالس میں تقسیم کی گئی۔

علاوہ ازیں آپ نے مجالس کو مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔

- عہدیداران کا تقرر ہر جگہ ہو۔ (جو خدا کے فضل سے دورہ کے دوران ہو گیا)
- انصاراللہ ماہانہ اجلاس ضرور کریں۔
- ماہانہ رپورٹ نائب صدر ملک کے توسط سے مرکز کو ہر ماہ بھجوائی جائے۔ (محترم نائب صدر صاحب نے چار ماہ کی رپورٹ عام طور پر حاصل کر کے مرکز کو بھجوادی)
- تربیت کے تحت گھروں میں باجماعت نماز کی طرف توجہ دلائی گئی۔
- ترجمہ قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی تاکید کی گئی۔
- تجنید انصاراللہ مکمل ہو (جو خدا کے فضل سے ہر مجلس کی دورہ کے دوران بھجوادی گئی)
- مجالس انصاراللہ کا بجٹ مکمل طور پر تیار کیا جائے۔
- ماہنامہ انصاراللہ کے خریدار بڑھائے جائیں۔
- وعدہ جات اور وصولی چندہ تعمیر گیسٹ ہاؤس کا کام مکمل کیا جائے
- مقامی طور پر تربیتی، تعلیمی یا تبلیغی اغراض کے لئے اگر لٹریچر شائع کرنا مقصود ہو تو نائب صدر ملک کی اجازت سے شائع کیا جائے۔

دعوت الی اللہ کے تحت محترم نائب صدر صاحب نے مندرجہ ذیل امور مجالس کے سامنے پیش کئے۔

- ان ممالک کے مقامی باشندوں میں دعوت الی اللہ کے فرض کو پورا کیا جائے۔ حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی کم از کم ایک مقامی ملکی آدمی سے تعارف، واقفیت اور دوستی پیدا کرے اور اسلام کا پیغام اسے پہنچائے۔
- مختصر تبلیغی مجالس کا انعقاد کیا جائے اور چائے وغیرہ پر بلا کر سلسلہ کا تعارف کروایا جائے۔
- انصار ہر مہینہ میں ایک دن مقرر کر کے فولڈرز تقسیم کریں۔
- لائبریریوں اور ہوٹلوں میں قرآن مجید اور دیگر کتب سلسلہ رکھوانے کا انتظام کیا جائے۔
- بیعتوں کے بجٹ تیار کئے جائیں۔

مغربی جرمنی

(۱۲ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۱ء و ۲۵ تا ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء)

- فرینکفرٹ اور ہمبرگ کی مجالس انصاراللہ پہلے قائم تھیں۔ تین مزید مقامات پر مجالس قائم کی گئیں

۱۔ نیورن برگ (NURENBERG)۔ تجنید ۵۔ مکرم کوثر احمد باجوہ صاحب کو منتظم عمومی مقرر کیا گیا۔
۲۔ ہائیل برون (HEILBRON) تجنید ۳۔ مکرم منظور احمد شاد صاحب کو منتظم عمومی مقرر کیا گیا۔
۳۔ نائے برگ (NEUBURG) تجنید ۴۔ مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب کو منتظم عمومی مقرر کیا گیا۔

جرمنی کی ان پانچ مجالس کے علاوہ گیارہ انصار متفرق مقامات پر رہائش پذیر تھے۔ ان انصار سے رابطہ کا معاملہ نائب صدر صاحب ملک کے سپرد کیا گیا اور ان کے ساتھ مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب کو بطور معتمد عمومی ان کی تنظیم کا کام سونپا گیا۔ جملہ منتظمین عمومی کی نگرانی نائب صدر ملک کے ذمہ کی گئی۔

O ۱۲ مئی کو جماعت فرینکفرٹ کے اجلاسِ عام سے محترم نائب صدر صاحب نے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ قریباً ۱۶۰ احباب اجلاس میں شامل ہوئے۔

O ۱۳ مئی کو صبح گیارہ بجے سے دو بجے تک مجلس عاملہ فرینکفرٹ اور نئی مجالس کے منتظمین کا اجلاس ہوا۔ کام کے متعلق مفصل ہدایات دی گئیں۔

O ۱۳ مئی کو تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے سہ پہر تک مجلس فرینکفرٹ اور اردگرد کے انصار کا اجلاسِ عام ہوا۔ محترم نائب صدر صاحب نے تزکیۂ نفس اور انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بیس انصار شامل ہوئے۔

O ۲۶ مئی کو ہیمبرگ میں اڑھائی بجے مجلس عاملہ اور پانچ بجے مجلس عامہ کے الگ الگ اجلاس ہوئے۔ عہدیداران اور اکثر انصار حاضر تھے۔ مجلس عاملہ کو لائحہ عمل کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں اور اجلاسِ عام میں ضروری نصائح کیں۔

O ہیمبرگ میں ۲۸ مئی کو یوم خلافت کے جلسہ میں محترم نائب صدر صاحب نے مختصر تقریر کی اور بعض ضروری تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔

سوئٹزرلینڈ

(۱۴ تا ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء)

O ۱۴ مئی کو مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ناظم اعلیٰ انصار اللہ ملک و زعیم زیورچ کے گھر عشائیہ تقریب کا اہتمام تھا جس میں مجلس عاملہ کے اراکین موجود تھے۔ محترم نائب صدر صاحب نے خطاب میں فرمایا کہ اس وقت سوئٹزرلینڈ میں مستعد انصار کی تعداد اگرچہ کم ہے لیکن ابتداء میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ تعداد کی کمی کے باوجود مجلس قائم ہو اور کام کر رہی ہو۔ آپ نے ماہانہ رپورٹ کی اہمیت بھی واضح کی۔

O بیتِ محمود میں ایک استقبالیہ تقریب ۱۵ مئی کو منعقد ہوئی۔ جس میں انصار کے علاوہ باقی احمدی افراد بھی مدعو

تھے۔محترم نائب صدر صاحب نے احباب کوحضور انور کا سلام پہنچایا۔آخر میں انصار اللہ کا اجلاسِ عام ہوا۔آپ نے اپنے خطاب میں انصار کوان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی نیز یہ کہ نماز پابندی سے ادا کریں۔ پیغامِ حق دوسروں تک پہنچائیں اوراپنا محاسبہ کریں۔

○ ۱۶ مئی کو جینوا میں انصار کے اجلاسِ عام میں زعیم کا انتخاب کروایا گیا۔نائب صدر صاحب نے انصار کو ہدایت کی کہ بچوں کی تربیت کریں۔ ہر ماہ اجلاسِ عام منعقد کریں اور لائبریریوں میں لٹریچر رکھوائیں۔

ہالینڈ

(۱۷تا۱۹مئی۱۹۸۱ء)

○ ہیگ میں مجلس انصار اللہ کا اجلاس ۱۷مئی کو ہوا۔ یہاں انصار کی تعداد۱۲تھی۔اجلاس میں ۴ حاضر تھے۔ محترم نائب صدر صاحب نے دو انصار سے بعد میں ملاقات کی۔بعض انصار باہر ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شامل نہ ہوسکے تھے۔اس اجلاس میں ۱۳میں سے۱۲ خدام بھی شامل ہوئے۔اجلاس میں انصار اللہ کا پروگرام تفصیل سے بتایا گیا۔اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں محترم نائب صدر صاحب نے تزکیہ نفس کی طرف توجہ دلائی۔

ڈنمارک

(۱۹تا۲۱مئی۱۹۸۱ء)

○ مکرم نائب صدر صاحب کے ڈنمارک کے دورہ سے چندروز قبل زعیم انصار اللہ کوپن ہیگن کا انتخاب ہوا تھا۔Svend Hansan صاحب زعیم منتخب ہوئے۔محترم نائب صدر صاحب نے ان کی منظوری دی۔ان کی خواہش پراس امر کی وضاحت کی گئی کہ جماعتی تنظیم کی موجودگی میں مجلس انصار اللہ کی کیا ضرورت ہے؟

○ ۲۰مئی کو مجلس انصار اللہ کوپن ہیگن کا اجلاسِ عام ہوا۔ چودہ میں سے دس انصار حاضر تھے۔آپ نے مجلس انصار اللہ کی ضرورت اورغرض وغایت تفصیل سے بیان کی۔مختلف شعبہ جات کے پروگرام بیان کئے اورانصار کواپنا دینی علم بڑھانے اوراولاد کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دلائی۔

○ انصار کے اجلاس کے بعد جماعت کا اجلاسِ عام ہوا جس میں مستورات بھی شامل تھیں۔محترم نائب صدر صاحب نے خطاب میں توجہ دلائی کہ جہاں خلیفۂ وقت اور پھر تنظیم ،افراد کے تزکیۂ نفس کے لئے کوشاں ہے، وہاں افراد کو بھی اپنا ذاتی محاسبہ کرنا چاہئے۔اس ضمن میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے۔

سویڈن

(۲۱تا۲۲مئی ۱۹۸۱ء)

O مالمو میں چار انصار تھے۔محترم نائب صدر صاحب نے ۲۱مئی کو سب سے ملاقات کی۔اجلاس عام میں دیگر سب احباب جماعت بھی شریک ہوئے۔آپ نے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

O ۲۲مئی کو گوٹن برگ میں محترم نائب صدر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔یہاں ایک ہی ناصر تھے۔خدام اور مستورات بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔آپ نے بچوں کی تربیت،مطالعۂ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنا صحیح نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

ناروے

(۲۲تا۲۵مئی ۱۹۸۱ء)

O گوٹن برگ سے بذریعہ کار اوسلو آتے ہوئے راستہ میں Halden کے مقام پر مکرم نائب صدر صاحب نے ۲۳مئی کو رکن انصاراللہ مکرم ڈاکٹر عزیز محمود صاحب کے گھر پر کچھ دیر قیام کیا۔چونکہ ڈاکٹر صاحب اور ان کے بچے کسی مجبوری کی وجہ سے اوسلو نہ آ سکتے تھے۔اس لئے انہیں تنظیم سے وابستگی اور کام کے متعلق وہیں توجہ دلا دی۔

O ۲۳مئی کو صبح ناروے میں اطفال کا سالانہ اجتماع تھا جس میں ان کے والدین بھی شامل ہوئے۔قریباً سبھی اطفال حاضر تھے۔انہیں نصائح کا موقع ملا اور ان میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ناصرات کا اجتماع بھی ساتھ ہی تھا۔محترم نائب صدر صاحب نے انہیں بھی نصائح فرمائیں۔

O بعد دوپہر اوسلو میں مجلس کا اجلاسِ عام اور اجلاسِ عاملہ اکٹھے منعقد ہوئے۔یہاں انصار کی تعداد آٹھ تھی۔مکرم نائب صدر صاحب نے انصاراللہ کے کام اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

O اوسلو میں خدام کی تعداد ساٹھ کے قریب تھی اور تین سال میں بعض خدام انصار میں شامل ہونے والے تھے۔خدام نے بھی اپنا اجلاس بلایا ہوا تھا۔جس میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

انگلستان

(۲۹مئی تا۱۵جون ۱۹۸۱ء)

O ۲۳مئی کو جلنگھم میں انصار کے اجلاسِ عام میں محترم نائب صدر صاحب نے بعض ضروری امور بیان کئے۔مجلس عاملہ کا تقرر کیا گیا اور بجٹ بنوایا گیا۔

O ساؤتھ آل اور اس سے ملحقہ چار مجالس ہیز،گرین فورڈ،ہانسلو اور سلو کا دورہ ۳۱مئی کو کیا گیا۔ایک ہال میں

اجلاسِ عام کا انتظام تھا۔ ۸۰/۴۰ انصار حاضر تھے۔ منتظمین کے خیال میں یہاں کے حالات کے لحاظ سے یہ بہت اچھی حاضری تھی۔ خدام اور اطفال بھی تیس کے قریب موجود تھے۔ اجلاس میں مکرم نائب صدر صاحب نے مناسب حال امور بیان کئے۔ اجلاس عام کے بعد پانچوں زعمائے مجالس کی میٹنگ میں محترم نائب صدر صاحب نے مفصّل ہدایات دیں۔

○ یکم جون کو برمنگھم میں انصار کا اجلاسِ عام میں قریب کے شہروں کے انصار بھی آئے ہوئے تھے۔ حاضری خوش کن تھی۔ مکرم نائب صدر صاحب نے بعض تربیتی امور بیان کئے اور مجلس عاملہ کا تقرر کیا۔

○ ۲ جون کو لیمنگٹن سپا اور کوونٹری کا دورہ کیا گیا۔ اجلاس میں عہدیداران کا تقرر عمل میں آیا۔ مکرم نائب صدر صاحب نے ہدایات دیں۔

○ ۴ جون کو گلاسکو مشن ہاؤس میں انصار کا اجلاسِ عام ہوا۔ مکرم نائب صدر صاحب نے ہدایات دیں۔

○ ۵ جون کو بریڈفورڈ میں مکرم نائب صدر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ شام کے وقت انصار کا اجلاسِ عام منعقد ہوا جس میں لائحہ عمل کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نماز باجماعت اور نماز جمعہ۔ نیز مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ تبلیغ کے سلسلہ میں آپ نے یہ نصیحت کی کہ ہر ناصر کم از کم ایک انگریز کو زیر تبلیغ رکھے۔ لٹریچر کی تقسیم اور لائبریریوں میں قرآن مجید رکھوانے کی تحریک کی۔

○ ۶ جون کو ہڈرزفیلڈ کے نئے خرید کردہ مشن ہاؤس میں انصار کا اجلاسِ عام ہوا۔ حاضری تسلی بخش تھی۔ خدام بھی اجلاس میں موجود تھے۔ جو انصار اجلاس میں شامل نہ ہوسکے تھے، ان کے گھروں پر جا کر ملاقات کی۔

○ ۷ جون کو مانچسٹر کے اجلاسِ عام میں سب انصار حاضر تھے اور کافی دور دور کے فاصلے سے آئے تھے۔ مکرم نائب صدر صاحب کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی زعیم صاحب نے جملہ مطلوبہ کاغذات (تجنید، بجٹ وغیرہ) تیار کئے ہوئے تھے۔ اجلاس میں انصار کے علاوہ خدام، اطفال، لجنہ بھی شامل تھی۔

○ مکرم نائب صدر صاحب نے ۱۰ جون کو لیوٹن کا دورہ کیا۔ واٹ فورڈ، ہلٹن کینز اور بعض قریبی شہروں کے انصار بھی اکٹھے ہوئے۔ اجلاس عام میں ۱۳/ ۱۸ انصار حاضر تھے۔ ضروری ہدایات دی گئیں۔

○ ۱۱ جون کو آکسفورڈ کے دورہ کے دوران اجلاسِ عام میں آٹھ میں سے پانچ انصار حاضر تھے۔

○ ۱۲ جون کو نائب صدر صاحب نے ایسٹ لندن میں خطبہ جمعہ دیا اور انصار کے اجلاس میں خطاب کیا۔

○ ۱۳، ۱۴ جون ۱۹۸۱ء کو مجالس انصاراللہ انگلستان کا سالانہ اجتماع لندن میں ہوا۔ جہاں تین مختلف اجلاسوں میں مکرم نائب صدر صاحب نے خطابات فرمائے جن میں انصاراللہ کے قیام کی غرض و غایت کے علاوہ انصاراللہ کے لائحہ عمل پر اراکین کو تفصیل سے آگاہ کیا اور عہدیداران کے اجلاسات میں ضروری ہدایات دیں۔

امریکہ وکینیڈا

(۱۵جون تا ۱۸جولائی ۱۹۸۱ء)

- ۱۶ جون کو بوسٹن شہر کا دورہ کیا۔ اجلاس میں اکثر انصار حاضر تھے۔ خدام اور مستورات بھی شریک ہوئیں۔ ضروری امور بیان کئے گئے۔
- ۱۷ جون کو نارتھ جرسی کے انصار برگن فیلڈ میں مسٹر اینڈی کے ہاں اکٹھے ہوئے۔ حاضری اچھی تھی۔ مکرم نائب صدر صاحب نے اس موقعہ پر مرکزی ہدایات انصار کو دیں۔
- مکرم نائب صدر صاحب نے ۱۸ جون کو ولنگ بورو کا دورہ کیا۔ فلاڈلفیا کے انصار بھی یہاں پہنچ گئے تھے۔ کم وبیش سب انصار نے دعا کی غرض سے جمعرات کا روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے ضروری ہدایات دیں۔
- فلاڈلفیا میں ۱۹ جون کو مکرم نائب صدر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔
- نیویارک میں ۲۰ جون کو اجلاسِ عام و عاملہ میں مکرم نائب صدر صاحب نے ضروری امور بیان فرمائے۔
- ۲۱ جون کو واشنگٹن میں جماعت کا اجلاس اور انصار کا اجلاس الگ الگ ہوئے۔ محترم نائب صدر صاحب نے دونوں اجلاسات میں ضروری ہدایات دیں۔ جماعت کے اجلاس میں حاضری ۱۰۰ تھی۔ ملکی مجلس عاملہ مقرر کی گئی۔ نیز واشنگٹن کی عاملہ کا تقرر بھی کیا گیا۔
- مکرم نائب صدر صاحب نے بالٹی مور کا دورہ ۲۱ جون کو کیا۔ یہاں آٹھ انصار تھے جن میں سے سات مقررہ وقت سے پہلے مشن ہاؤس میں حاضر تھے۔ ۱۹۴۳ء کے بیعت کرنے والے دو معمر دوست یہاں موجود تھے۔ یارک کے انصار واشنگٹن آ گئے تھے۔
- مجلس ٹورنٹو کا اجلاسِ عام منعقد ہوا۔ تیس میں سے دس انصار حاضر تھے۔ کچھ انصار باہر کی جماعتوں سے جلسہ کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد بھی قریباً دس تھی۔ محترم نائب صدر صاحب نے جماعتی تنظیم کی موجودگی میں مجلس انصاراللہ کے قیام کی ضرورت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس اجلاس میں مجلس ٹورنٹو کی مجلس عاملہ بھی نامزد کی گئی۔
- ۲۷ و ۲۸ جون ۱۹۸۱ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ تھا۔ جلسہ کے پہلے دن انصار کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں مکرم نائب صدر صاحب نے مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض وغایت اور تنظیم کا تعارف کروایا۔ جلسہ کے دوسرے دن آپ نے جماعت سے خطاب کرتے ہوئے مجلس انصاراللہ کی ضرورت اور کام کے متعلق مفصّل بیان کیا۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب کو کینیڈا کے لئے ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ یہ جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ تقریباً ۴۰۰ مردوزن حاضر تھے۔

O کینیڈا سے امریکہ واپسی پر مکرم نائب صدر صاحب نے ۲۹ جون کو ڈیٹن کا دورہ کیا۔ ڈیٹن میں انصار کی تعداد چودہ تھی۔ مقامی جماعت کی طرف سے ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا جس میں اردگرد کی جماعتوں کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ انصار بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ مکرم نائب صدر صاحب نے انصار اللہ کی تنظیم، مقاصد اور ذمہ داریوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے تربیتی پہلو پر خاص زور دیا۔ ڈیٹن شہر کے دورہ کے موقعہ پر شہر کے آنریبل میئر میکھی کے صاحب نے مکرم نائب صدر صاحب کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی۔ میئر صاحب نے حضور انور سے عقیدت کا اظہار کیا اور جماعت کی امن پسند پالیسی کی تعریف کی۔

O سینٹ لوئیس میں انصار اللہ کے اجلاس منعقدہ یکم جولائی میں ۱۴/ ۹ انصار حاضر تھے۔ اگلے روز مکرم نائب صدر صاحب نے ان انصار سے انفرادی ملاقات کی جو اجلاس میں حاضر نہ ہو سکے تھے۔

O نارتھ شکاگو میں جلسہ کے لئے ایک ہال کرایہ پر لیا گیا۔ وہاں دوسری جگہوں سے بھی انصار خدام، مستورات اور بچے کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ ۱۰۰ کے قریب کل حاضری تھی۔ جمعہ کے بعد جلسہ ہوا جس میں مکرم نائب صدر صاحب نے ضروری ہدایات دیں۔

O شکاگو میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے زمانے کی مسجد دیکھنے کی توفیق ملی۔ وہاں بھی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ تک مکرم نائب صدر صاحب سے سوالات اور استفسارات کی نشست رہی۔

O مکرم نائب صدر صاحب شکاگو سے دوبارہ مغربی کینیڈا تشریف لے گئے۔ کیلگری میں انصار کا اجلاسِ عام ہوا۔ اس کے علاوہ جماعت اور خدام کے اجلاسات بھی ہوئے۔ تینوں اجلاسوں میں محترم نائب صدر صاحب نے مناسب حال ضروری امور بیان کئے۔

O ۶ جولائی کو ایڈمنٹن میں انصار کا اجلاسِ عام ہوا جس میں چند خدام بھی شامل ہوئے۔ مکرم نائب صدر صاحب نے ضروری ہدایات کے ساتھ مرکزی لائحہ عمل پر روشنی ڈالی۔

O مکرم نائب صدر صاحب نے جس روز (۷ جولائی) وینکوور کا دورہ کیا وہ ورکنگ ڈے تھا اس لئے اجلاس کی بجائے آپ نے انصار سے فرداً فرداً ملاقات کی۔ یہاں پندرہ بیس خاندانوں پر مشتمل مختصر سی جماعت تھی۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ اردگرد مختلف جگہوں پر کافی احمدی موجود ہیں۔ محترم نائب صدر صاحب نے ان سب افراد کو جماعت اور مجلس کے ساتھ منسلک کرنے کی ہدایت کی۔

O پورٹ لینڈ کا دورہ کیا گیا۔ وہاں صرف دو انصار تھے۔ محترم نائب صدر صاحب نے ان کے ذمہ لگایا کہ اس علاقے کا سروے کر کے انصار کی فہرستیں تیار کریں اور ان کو تنظیم کے اندر لائیں۔

تجنید و بجٹ

ملک	مجلس انصاراللہ	تجنید	بجٹ
مغربی جرمنی	فرینکفرٹ	23	DM3646.34
	ہمبرگ	12	DM1681.00
	نیورن برگ	5	DM663.50
	ہائیل برون	3	DM522.60
	نائے برگ	4	DM531.40
	منتشر انصار فرینکفرٹ	11	DM1202.76
سوئٹزرلینڈ	زون I زیورچ	16	FR834
	زون II جینوا	6	FR1437
ڈنمارک	کوپن ہیگن	14	--
ہالینڈ	ہیگ	12	G1016
سویڈن	مالمو	4	SKR1637
	گوٹن برگ	1	--
ناروے	اوسلو	8	CROWN2175
امریکہ	واشنگٹن	---	-----
	نیویارک	28	$2404
	فلاڈلفیا	10	$959.32
	ڈیٹن	14	--
	سینٹ لوئیس	18	$1182.5
	نارتھ جرسی	8	$221
	شکاگو	7	$366
	کلیولینڈ	9	--
	پورٹ لینڈ	---	--
	وینکاگن	6	--

	لاس اینجلس	8	--
	بالٹی مور	8	$232
	بوسٹن	---	--
	ملوانکی	6	$694
	سان فرانسسکو	8	$110
کینیڈا	ٹورانٹو	30	--
	مونٹریال	10	--
	آٹوا	9	--
	برنٹ فورڈ	3	--
	برملیا	2	--
	کیلگری	9	$689
	ایڈمنٹن	3	$468
	وینکوور	7	$792
انگلستان	جلنگھم	---	£389.46
	ساؤتھ آل	---	--
	برمنگھم	24	--
	لیمنگٹن سپا	---	£203.55
	ایڈنبرا۔گلاسکو	8	£120.39
	بریڈفورڈ	21	£337.10
	ہڈرزفیلڈ	18	£380
	مانچسٹر	---	£318.71
	ہانسلو	22	--
	گرین فورڈ	11	--
	ہیز	8	--
	سلو	4	£86

لیوٹن، واٹ فورڈ،		
ملٹن کینز	(2+4+8)14	£272.69
آکسفورڈ	7	£232.65
کرائیڈن	16	£351.99
ایسٹ لنڈن	13	£115.91
لنڈن	128	--

کامیاب مراجعت پر استقبالیہ تقریب

بیرونی ممالک کے دورہ سے کامیاب مراجعت پر مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم نائب صدر صاحب کے اعزاز میں ۹ اگست ۱۹۸۱ء کو دفتر انصاراللہ کے ہال میں ایک تقریب استقبالیہ منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے فرمائی۔ اس تقریب میں قائدین، نائب قائدین و کارکنان دفتر مرکزیہ کے علاوہ چیدہ چیدہ بزرگان سلسلہ بھی شریک ہوئے۔ تلاوت اور عہد کے بعد مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب قائد عمومی نے مندرجہ ذیل استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب محترم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ آج سے ٹھیک تین ماہ قبل ۹ مئی ۱۹۸۱ء کو اسی جگہ اور عین اسی وقت ہم اراکین مجلس عاملہ مرکزیہ نے جن دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ آنمکرم کو یورپ اور شمالی امریکہ کے ممالک میں مجلس انصاراللہ کی تشکیل و تنظیم کے اہم اور نازک مگر اہمیت کے لحاظ سے نہایت دوررس نتائج کے حامل عالمی دورہ پر روانہ کیا تھا۔ الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بے پایاں فضل سے ان دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا جس کے نتیجہ میں ان پورے دو ماہ بارہ دن کے اس عالمی دورہ میں آپ نے لگا تار انتھک جدوجہد اور لگن اور ممکنہ انسانی حد تک دورہ کے مقاصد کے حصول کے لئے مسلسل بغیر کہیں آرام کئے یا پڑاؤ ڈالے کام کیا اور شاندار کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد آج پھر ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں۔ ہم آپ کو اس کامیاب و کامران مراجعت پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہتے ہیں۔

جناب نائب صدر صاحب! جب ہم آپ کے دورہ کے ذریعہ پیدا ہونے والے نتائج پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے دل خدا تعالیٰ کے حضور شکر و امتنان کے جذبات سے معمور ہو جاتے ہیں کہ واقعی دریائے

چناب، دریائے رائین، دریائے ٹیمز کے پلوں کے نیچے سے اور نیا گرا جھیل کے اوپر سے بہت زیادہ پانی بہہ چکا ہے اور دورہ سے قبل کے مقابلہ میں آج مجلس انصار اللہ کی عالمی حیثیت پہلے سے کہیں بڑھ کر ٹھوس، پائیدار، مستحکم اور ثمر آور ہو چکی ہے اور انشاء اللہ اس کے شیریں پھل سے آنے والی نسلیں مستفیض ہوتی رہیں گی اور وقت کے ساتھ ساتھ اس تنظیمی دورہ کی تاریخی حیثیت ثبت ہوتی رہے گی۔

جناب نائب صدر صاحب! آپ ایسے ایسے ملکوں میں بھی تشریف لے گئے جہاں مجلس کے وجود کی ضرورت کا احساس بہت کم تھا۔ آپ نے ان ممالک میں نہ صرف موقع محل کے مطابق ضرورت کا احساس اجاگر کیا بلکہ آپ نے لگاتار سفر کے اِن ۲۷ دنوں میں پچاس کے قریب (معین طور پر ۴۸) مجالس کے قیام کے ساتھ وہاں کی تجدید اور دوسرے کوائف اکٹھے کر کے مجالس کو مستحکم بنیاد مہیا کرنے کی خاطر فرداً فرداً ہر رکن انصار اللہ سے چندہ مجلس از خود لکھوانے کی بھرپور سعی کی اور آپ اپنی اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب رہے۔ آپ کی یہ کامیابی اَور بھی درخشاں ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ان ممالک ماحول، حالات اور انتہائی مادیت کے شکار معاشرہ میں رہنے والوں کو جب آپ نے دین کی ذمہ داریوں کی طرف بلایا تو بعض کے لئے اس قسم کا مطالبہ کہ مجلس کی تشکیل کرو اور پھر چندہ مجلس ''تعمیر گیسٹ ہاؤس'' میں وعدہ دو، ماہنامہ انصار اللہ لگواؤ اور سالانہ بجٹ بناؤ اور اس کے مطابق ادائیگی کرو وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب ایسی باتیں تھیں جو ان مختلف ملکوں کے ماحول و حالات میں وہاں آج تک نہ اس انداز میں کسی نے کہیں اور نہ کسی نے سنی تھیں لیکن آپ نے نہایت حکمت و دانائی اور صبر و تحمل سے ایسے انصار کو سمجھایا اور کامیابی سے سمجھایا اور انہیں قائل کیا اور یہ دوست قائل بھی ہوئے کہ واقعی انصار اللہ کی تنظیم کی موجودگی ضروری ہے بلکہ سرگرم موجودگی نہایت اہم اور ناگزیر ہے اور یہ کہ اس سلسلہ میں اب تک جو سستی، غفلت اور کوتاہی ہو چکی ہے اس کا ازالہ جتنی جلدی ممکن ہو بہتر ہے۔

آپ نے ہر ممکنہ کوشش سے انصار اللہ اور ان کے خاندان اور بچوں کے کوائف، ان کی تعلیمی اور تربیتی حالت، دینی معلومات اور سب سے بڑھ کر یہ بھی جائزہ لیا کہ ان ترقی یافتہ مگر انتہائی غلط راہ رو و مادیت زدہ ماحول کے حامل معاشروں میں احمدی بچے اپنے اصل سے دُور تو نہیں جا رہے۔ آپ کے اس جائزہ سے یہ تکلیف دہ بات بھی سامنے آئی کہ تقریباً پچاس فیصد نئی احمدی نسل ان ملکوں کی سیدنا حضرت اقدس کی زبان اردو سے بہت دور جا چکی ہے اور آپ نے انصار کو اس پہلو سے عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی اور پابند کیا کہ اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ اردو زبان بولنے لکھنے سے غافل نہ رکھا جائے کیونکہ وہ وقت جلد آنے والا ہے جب ہماری زبان

اردو بھی عالمی حیثیت اختیار کر جائے گی انشاء اللہ۔

جناب نائب صدر محترم! مَیں آپ کے اور یہاں موجود احباب کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں رہنا چاہتا ہم سب آپ کے دورہ کی کہانی آپ ہی کی زبانی سننا چاہتے ہیں۔ واقعی آپ نے دورہ کا حق ادا کر دیا ہے بلکہ ہم سب کی توقع سے بڑھ کر۔ خدا کے فضل سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ اپنے مقاصد میں بہت نمایاں طور پر کامیاب و کامران رہے ہیں۔ ۹۰ فیصد مجالس کے عہدیدارن کی تقرری، ۸۵ فیصد مجالس کی کم وبیش سو فیصد تجنید اور ۸۰ فیصد مجالس کے سالانہ بجٹ بنوانا (جن کی تاحال موصول شدہ اطلاعات کے مطابق مجموعی رقم تین لاکھ کے قریب بنتی ہے) اور بعض بڑی مجالس مثلاً لندن اور کینیڈا اور بعض امریکہ کی مجالس کے بجٹ ابھی آنا ہیں جو انشاء اللہ امید ہے کہ سال کے اختتام تک صرف ان نو ممالک کا بجٹ پاکستان کی تمام مجالس کے بجٹ کے لگ بھگ ہو جائے گا۔ یہ سب صورت حال مجلس مرکزیہ پر ایک نئی ذمہ داری عائد کر رہی ہے اور دورہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نئے حالات میں مجلس مرکزیہ کی عالمی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجلس مرکزیہ کو احسن رنگ میں نبھانے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ایک بار پھر ہم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ اپنے پہلے کامیاب عالمی دورہ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی داستانِ حالات و واقعات اور تجربات کی روشنی میں بتائیں کہ یہ سب کیسے ہوا۔ گئے آپ مغرب کی طرف تھے اور آئے مشرق کی طرف سے۔ پوری دنیا کا چکر لگا کر۔ کامیاب و کامران۔ الحمد للہ'' ﴿۵۱﴾

مکرم نائب صدر صاحب کا خطاب

استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں مکرم نائب صدر صاحب نے اراکین مجلس عاملہ کے نیک جذبات کا شکریہ ادا کیا اور بیان فرمایا کہ اس دورے میں جن ۵۷ مجالس کا قیام عمل میں آیا اس کی تفصیل یوں ہے:

یورپ میں ۱۳ مجالس، انگلستان ۷ا، کینیڈا ۸ا اور امریکہ ۱۹

دورے کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ان ممالک میں مجلس انصار اللہ کی تنظیم کے قیام کے سلسلے میں فوری توجہ کے مستحق یہ امور تھے کہ ان ممالک میں انصار کی تجنید کرنی تھی۔ مقامی، علاقائی اور ملکی سطح پر عہدیداروں کا تقرر کیا جانا تھا۔ ہر ملک کے حالات کے پیشِ نظر نسبتاً مختصر لائحہ عمل تجویز کرنا اور اس کے نفاذ کیلئے ضروری رہنمائی کرنا، مجالس کے گذشتہ کاموں کی رپورٹیں حاصل کرنا اور آئندہ سے رپورٹیں باقاعدگی سے بھجوانے کی تلقین کرنا۔ اس کے علاوہ تربیتی اور تعلیمی مساعی، تربیتِ اولاد اور اصلاح وارشاد کے سلسلہ میں بیداری

پیدا کرنا۔ ماہنامہ انصار اللہ اور دیگر مرکزی مطبوعات کو روشناس کروانا اور مرکز سے ان کو حاصل کرنے کی تحریک کرنا، بجٹوں کی تشخیص اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور مرکزی گیسٹ ہاؤس اور دفتر کی تعمیر میں بیرونی مجالس کو حصہ لینے کی تحریک کرنا نیز مجالس بیرون کی بیداری کیلئے دوسرے ضروری اقدامات کرنا شامل ہے۔

محترم چوہدری صاحب نے مزید بتایا کہ دورے میں شامل نو ممالک کے علاوہ روٹی پکانے کی مشین دیکھنے کے سلسلے میں میکسیکو گیا اور واپسی پر جاپان میں مختصر قیام کیا۔ وہاں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج اور احباب جماعت سے ملاقات کی اس طرح عملاً اس دورہ میں گیارہ ممالک شامل رہے۔ تجنید کے اعداد و شمار کے حوالہ سے محترم چوہدری صاحب نے بتایا کہ اس دوران جو ابتدائی تجنید کی گئی ہے (اور جو ابھی تشنۂ تکمیل ہے) کی رو سے بھی قبل اور بعد کے اعداد و شمار میں غیر معمولی فرق پڑ گیا ہے۔ اور اب ریکارڈ کے مطابق کئی گنا زیادہ انصار باقاعدہ تنظیم کے رکن بن چکے ہیں۔ ان ممالک میں موجود لیکن منتشر انصار کی تجنید کا کام کرنا ابھی باقی ہے۔

تربیتی مساعی کے ضمن میں محترم نائب صدر صاحب نے آگاہ کیا کہ ان ممالک کے حالات کافی مختلف ہیں۔ بہت سے انصار منتشر شکل میں مختلف جگہوں پر الگ الگ رہتے ہیں اور مسجد یا مشن ہاؤس سے اتنے دور ہیں کہ نمازوں کیلئے آنا ان کیلئے ممکن نہیں۔ جو انصار مساجد اور مشن ہاؤسز کے قریب رہتے ہیں، ان پر زور دیا گیا کہ حتی المقدور نمازیں مساجد یا مقررہ مراکز نماز میں ادا کریں اور اپنے بچوں کو بھی ضرور ساتھ لائیں۔ جو مسجد سے دور ہیں وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے گھروں میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور شروع میں کم از کم ایک نماز باجماعت اپنے گھروں میں ادا کریں۔ مکرم چوہدری صاحب نے بتایا کہ ان ممالک میں تربیتِ اولاد کا مسئلہ دوسرے بہت سے مسائل سے زیادہ اہم ہے۔ انصار کو توجہ دلائی گئی کہ بچوں کو نماز یاد کرائی جائے۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھایا جائے اور تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالی جائے۔ شعبہ تعلیم کی مساعی کے ضمن میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اصلاح وارشاد اور دعوت الی اللہ کے شعبے میں عملاً اس میدان میں سارا بوجھ مبلغین کرام کے کندھوں پر ہے۔ چنانچہ انصار کو اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ ان میں سے ہر ایک اسلام کا پیغام اپنے ملک کے لوگوں تک پہنچائے۔

مکرم چوہدری صاحب نے کہا کہ کسی بھی مجلس کی ترقی کے لئے مالی استحکام بڑا ضروری ہے۔ پس اس دورہ میں مجالس کے بجٹ تشخیص کرانے کی طرف خصوصی توجہ دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوران کی گئی کوششوں کے نتیجہ میں یورپ کا بجٹ اکثر و بیشتر تشخیص ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں جن ممالک کا کچھ کام باقی ہے، وہ انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

مکرم نائب صدر صاحب نے مزید بتایا کہ مرکز کی طرف سے جو تحریکات جاری ہیں ان پر عمل درآمد تیز تر کرنے کے لئے بھی تلقین کی گئی۔ ہر جگہ مبلغین کرام، دیگر دوستوں اور مجالس خدام الاحمدیہ نے بڑا تعاون فرمایا۔ مجھے دورے کے بارے میں بہت فکر تھا لیکن خدا کے فضل سے کسی جگہ مشکل پیش نہیں آئی اور کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ انہوں نے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہر لمحے پر حوصلہ افزائی کی اور مسلسل ہدایات سے نوازتے رہے۔

صدر محترم کا خطاب

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے صدارتی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس دورہ میں محترم چوہدری صاحب کو جو ٹھوس تنظیمی کام کرنے کی توفیق ملی وہ بہت محنت طلب تھا اور کوئی آسان کام نہیں تھا۔ لیکن باوجود اس کے کہ کام بہت مشکل اور مقابلۃً وقت بہت مختصر تھا۔ چوہدری صاحب موصوف نے بڑے تحمل اور حکمت اور صبر سے یہ کام سرانجام دیا۔ اور جب تک کام پوری طرح مکمل نہیں ہو گیا، آرام نہیں کیا۔

صدر محترم نے چوہدری صاحب کے کام کی لگن اور محنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے انہیں جن قابل دید میوزیم دیکھنے کی تاکید کی تھی، جو بے حد قیمتی علمی سرمایہ پر مشتمل ہیں، وہ بھی محض اس وجہ سے نہ دیکھ سکے کہ کام کے مقابل پر وقت بہت کم تھا اور بعض ممالک میں کام کو صفر سے شروع کر کے اس طرح آگے بڑھانا پڑا کہ الف سے ی تک ساری تجنید خود بیٹھ کر کروائی۔ دورے کی کامیابی پر مزید فرمایا کہ باہر سے جو رپورٹیں آرہی ہیں وہ بڑی حوصلہ افزاء ہیں اور یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے کہ بہت اچھے طریق پر کام شروع ہو چکا ہے اور سبھی جگہوں پر جہاں چوہدری صاحب گئے ہیں، احباب پر بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے۔

محترم صدرِ مجلس نے یہ بھی فرمایا کہ اس دورے سے اب ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بیرون ملک مجالس کا نظام سنبھالنے کے لئے مرکز میں صرف ایک قائد مجلس بیرون کافی نہیں ہے۔ اس کے لئے اب بڑے پیمانے پر دفتر قائم کرنا پڑے گا اور ابلاغ کے جدید ترین ذرائع کو استعمال میں لا کر انصار کی تعلیم وتربیت کا کام کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ صرف یہ کام ہی بہت توجہ طلب ہے اور بہت روپیہ چاہتا ہے۔ لیکن روپیہ اللہ تعالیٰ خود مہیا فرمادے گا۔ آپ نے فرمایا کہ عملاً ان ممالک میں احمدیوں نے تعلیم وتربیت کا سارا بار مبلغین پر ڈالا ہوا ہے اور ان ممالک میں خصوصی غور طلب مسئلہ تربیتِ اولاد ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مکرم چوہدری صاحب کے دورے کے تمام ماحصل کو مجتمع کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے جو تمام امور پر غور کے بعد اس دورہ سے زیادہ سے زیادہ مستقل نوعیت کے فوائد حاصل کرنے کے سلسلہ میں ایک مفصّل رپورٹ پیش کرے گی اور اس بارے میں بھی مشورہ دے گی کہ شعبہ بیرون کی تنظیمِ نو کس

طرح کی جائے۔

بعدازاں صدر محترم نے اراکین مجلس عاملہ کی طرف سے فریم شدہ ایڈریس مکرم چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے مکرم چوہدری صاحب کی واپسی کے سلسلہ میں اپنی ایک نظم ترنّم سے پڑھ کر سنائی۔ مطلع کا مصرعہ یہ تھا۔

ع خوش آمدید مجلس انصار اللہ کے سفیر!

آخر میں حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور صدرِ مجلس کی درخواست پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ ﴿۵۲﴾

نائب صدر مجلس کی طرف سے موصول شدہ مشورے اور تجاویز

محترم نائب صدر صاحب مجلس نے جماعتوں اور مجالس میں جا کر تربیتی،تعلیمی اور تبلیغی نقطہ نگاہ سے حالات کا گہری نظر سے جائزہ لے کر مقامی مجالس انصار اور احباب جماعت کی راہنمائی کی اور ضروری ہدایات دیں اور بعض مفید مشورے بھی مرکز کو ارسال کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سلسلہ میں آپ نے لکھا کہ عام طور پر احباب کے گھروں میں حضور کی کتب تھوڑی یا زیادہ ضرور موجود ہیں لیکن ان کے بچے جو اردو نہیں جانتے،(اگر چہ بعض اردو سمجھ لیتے ہیں لیکن پڑھ نہیں سکتے) ان کے لئے انگلش اور دوسری زبانوں میں حضورؑ کی کتب اور لٹریچر کی ضرورت ہے۔آپ نے مزید لکھا کہ میں نے ہر جگہ بچوں کو اردو پڑھانے کی طرف توجہ دلائی لیکن دوستوں نے زیادہ دلچسپی کا اظہار نہیں کیا حالانکہ ایسے بچے بھی ہیں جنہوں نے قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھا ہوٗا ہے اور انہیں اردو پڑھانا آسان ہے۔مرکز اس بات کو بھی اپنے لائحہ عمل میں شامل کرے کہ انصار اپنی اولادوں کو اردو پڑھانا سکھائیں۔

بیرونی مجالس سے خط وکتابت اور لٹریچر کے ضمن میں آپ نے لکھا کہ مندرجہ ذیل امور سامنے آئے یا احباب نے اس طرف توجہ دلائی ہے:۔

- بیرونی مجالس سے مرکز انگلش میں خط و کتابت کرے تا کہ ان ملکوں کے احمدی جو اردو نہیں جانتے وہ براہ راست مرکزی ہدایات کو پڑھ سکیں۔
- دستور اساسی کا انگریزی ترجمہ (بعد کی ترمیمات کو شامل کر کے) چھپوایا جائے۔
- انگریزی میں لائحہ عمل چھپوا کر بھجوایا جائے۔
- کتاب ’’راہِ ہدیٰ‘‘ کا انگریزی ترجمہ چھپوا کر بھجوایا جائے۔
- مجالس کو انگریزی میں تربیتی اور تعلیمی امور سے متعلق پمفلٹس چھپوا کر بھجوائے جائیں۔

O بنیادی معلومات کا انگریزی ترجمہ کروا کے بیرونی مجالس کو بھجوایا جائے۔ (یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ترجمہ پاکستان میں ہوجائے اور چھپوائی اور تقسیم کا کام کسی دوسرے ملک سے ہوجائے۔)

O ممکن ہوتو رسالہ ''انصاراللہ'' کا انگریزی حصہ بھی ہو۔

O مجلس انصار اللہ کی غرض و غایت اور اہمیت کے متعلق مجلس مرکزیہ کے پاس انگریزی میں بھی اور اردو میں بھی یورپ کے انصار کو پیش کرنے کے لئے لٹریچر نہیں ہے۔ایسا لٹریچر درکار ہے۔

O تعلیم کے شعبہ نے جو لائحہ عمل انگریزی میں تیار کر کے دیا ہے، اس میں زیادہ تر نئے اسلام قبول کرنے والوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ پاکستانیوں کے لئے یہ لائحہ عمل تھوڑا ہے۔ ماہانہ یا سہ ماہی امتحانات کے لئے کتب مقرر کر دی جائیں یا مرکزی امتحانات کو نرم شکل میں نافذ کیا جائے۔

O یہاں احباب کتب سلسلہ خریدنے کے خواہشمند ہیں۔لیکن کتب نہ ربوہ میں ملتی ہیں اور نہ یہاں۔ اس سلسلہ میں اصلاح وارشاد،تبشیر اور دوسرے اداروں کے شائع کردہ لٹریچر (جومہیا ہوسکتا ہو) کا جائزہ لے کر باہر کی مجالس کو اطلاع دینے کی ضرورت ہے کہ کونسی کتب مل سکتی ہیں۔

O حسابات کے نظام کے متعلق بھی معیّن ہدایات مرکز سے جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ مقامی اور ملکی سطح پر حسابات رکھنے کے لئے رجسٹروں کے نمونے بنا کر بھجوانے چاہئیں۔

O ان ممالک میں ماہنامہ انصاراللہ کے نہ ملنے کی شکایت ہے جس کی وجہ سے نئی خریداری کے لئے روک پیدا ہورہی ہے۔ عام طور پر دوست یہ تجویز دیتے ہیں کہ ایک جگہ کے رسالے اکٹھے بھجوائے جائیں۔مشن ہاؤس بھجوادیئے جائیں، وہاں کی مجلس انصاراللہ یہ رسائل خریداروں میں ہر جگہ تقسیم کر دے گی۔

محترم نائب صدر صاحب نے ناروے کے مبلغ انچارج مکرم سید کمال یوسف صاحب کی لٹریچر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تجویز بھجوائی:

''اوسلو اور دیگر مقامات میں پاکستانیوں میں تبلیغ کے لئے اگر پاکستان میں پمفلٹس کا مسودہ تیار کیا جائے اور حضور انور کی منظوری لے لی جائے اور پاکستان سے صرف اس کی کتابت کروا کے بھجوادیا جائے تو یہاں تھوڑے خرچ میں چھپ کر تقسیم کیا جاسکتا ہے اور مفید ہوسکتا ہے۔ایسا لٹریچر ان کو میسر نہیں۔اسی طرح ان کے خیال میں جو ترک یہاں آباد ہیں مجلس انصاراللہ ان کے لئے مناسب لٹریچر بمنظوری حضور اگر تیار کر دے تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔''

کمیٹی برائے مجالس بیرون کا قیام اور سفارشات

صدر محترم نے مندرجہ بالا تجاویز پر غور کرنے کے لئے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی سربراہی میں

ایک کمیٹی برائے مجالس بیرون مقرر فرمائی۔جس کے ممبران مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (قائد مجالسِ بیرون)، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (قائد اشاعت)، مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب (قائد مال) اور مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب (قائد عمومی) تھے۔اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ ۲۰ اگست ۱۹۸۱ء کو تیار کی جو صدر محترم کی خدمت میں پیش کی گئی۔

مرکز اور بیرونی مجالس کے درمیان رابطہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے کمیٹی نے تجویز کیا کہ روٹین کی یاد دہانیاں اور سرکلر براہ راست مجالس کو بھجوائی جایا کریں اوران کی نقل نائب صدر ملک اور زعیم اعلیٰ ملک کو بھی جائے۔ عہدیداران تجویز ہو کر آئیں تو منظوری براہ راست مجالس کو بھجوا دی جایا کرے اسی طرح مقامی مجالس ماہانہ رپورٹیں بھی براہ راست مرکز کو بھجوائیں اور نقل نائب صدر ملک کو۔

صدر محترم نے تجویز منظور کرتے ہوئے مزید فرمایا :

''اگر عہدیداران تجویز ہو کر آئیں اور نائب صدر ملک کی سفارش ہو تو براہِ راست اُن کو بھجوانے اور نقل نائب صدر کو بھجوانے میں مضائقہ نہیں۔اگر نائب صدر صاحب کے علم یا سفارش کے بغیر نام آئیں اور اُن سے رائے لئے بغیر منظوری دی گئی ہو مثلاً کسی علاقائی مربی سلسلہ کی سفارش ہو تو پھر ایسی منظوری نائب صدر کی معرفت ہی جانی چاہیے۔اس نوٹ کے ساتھ کہ نامناسب سمجھیں تو روک دیں۔''

دوسری تجویز یہ تھی کہ مرکز کو یہ بات اپنے لائحہ عمل میں شامل کرنا چاہیے کہ انصار اپنے بچوں کو اردو پڑھنا سکھائیں۔اس پر کمیٹی کی رائے یہ تھی کہ مرکز منصوبہ بنانے کی بجائے عمومی تحریک کرتا رہے۔لجنہ اماءاللہ اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے بچوں کے لئے شائع شدہ لٹریچر سے استفادہ کیا جا سکتا ہے نیز قاعدہ یسرنا القرآن بیرونی مجالس کو بھجوایا جائے۔

ماہنامہ ''انصاراللہ'' کے بارہ میں تجویز پر سفارش کی گئی کہ رسالہ خریداروں کو نام بنام بھجوایا جائے۔آئندہ سال چندہ کی تحریک دسمبر کی بجائے نومبر میں کی جائے۔ماہنامہ کا چندہ مجالس بیرون میں ہی جمع رہے اور خریداری کی تحریک اعتدال سے کی جائے تا چندوں کے مستقل نظام کو جڑ پکڑنے کا موقع مل سکے۔

ممالک بیرون میں انگریزی اور اردو زبان میں کتب کی فراہمی سے متعلق تجویز پر طے پایا کہ تنظیم کے اغراض و مقاصد اور اہمیت کے بارہ میں کتب کی تیاری کی جائے نیز ربوہ کے مختلف اداروں سے کتب کی فہرست بیرونی ممالک میں سرکولیٹ (CIRCULATE) کر دی جائے۔

کمیٹی نے فوری تنفیذ کے لئے سفارش کی کہ قائد مجالس بیرون کے ساتھ چار نائب قائدین مقرر کئے جائیں جو یورپ، امریکہ و کینیڈا، افریقہ اور دیگر ایشائی ممالک کے ذمہ دار ہوں۔دفتر مرکزیہ میں بیرونی مجالس کے

وسعت پذیر کام کوسنبھالنے کے لئے ایک نئے کارکن کی تجویز بھی دی گئی۔ مجالس سے تجنید اور تشخیص بجٹ منگوانے پر بھی زور دیا گیا۔ ناظمین اعلیٰ ملک مجالس کا باری باری دورہ کریں اور تمام مجالس کی فہرست مع تجنید اور فہرست عہدیداران مرکز کو بھجوائیں۔ کمیٹی کی اس سفارش پر کہ ہر زعیم مجلس اور ناظم اعلیٰ کو ہدایت بھجوائی جائے کہ وہ مہینہ میں ایک خط صدر مجلس کو ضرور ارسال کیا کریں۔ صدر محترم نے یہ ایزادی فرمائی کہ ''بحیثیت نمائندہ انصاراللہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بھی دعائیہ خطوط کم از کم ایک مہینہ کے حساب سے لکھیں''

صدر محترم نے سفارشات ملاحظہ کر کے لکھا:۔''جزاکم اللہ۔ ماشاءاللہ۔ مفید تجاویز ہیں''

فوری تنفیذ کی سفارشات کے علاوہ مستقل نوعیت کے چند اقدامات بھی طے کئے گئے جو یہ تھے۔

۱۔ تمام بیرونی مجالس کے لئے مندرجہ ذیل فارم تیار کر کے بھجوائے جائیں۔

(۱) انگریزی میں مختصر ترین ماہانہ رپورٹ فارم

(۲) بجٹ فارم

(۳) تجنید فارم

(۴) آمد و خرچ کے حسابات کا کھاتہ فارم

(۵) ناظم اعلیٰ /نائب صدر ملک کے لئے حسابات رکھنے کے لئے رجسٹر

(۶) شعبہ مال کے قواعد و ضوابط

بیشی از صدر محترم: (۷) تربیت اولاد (۸) اصلاح وارشاد

۲۔ دستور اساسی انگریزی میں تمام مجالس کو بھجوایا جائے۔ آخری ترامیم کی فہرست ساتھ شامل کر کے۔

۳۔ ماہانہ رپورٹ فارم کو مدنظر رکھ کر لائحہ عمل تیار کر کے مجالس کو بھجوایا جائے۔

۴۔ چندوں کی تمام رقوم نائب صدر ملک کے پاس انصاراللہ کے حساب میں مدوار جمع ہوں اور ان سے ہر ماہ کے آخر پر آمد و خرچ کی تفصیل مرکزی ریکارڈ کے لئے منگوائی جائے۔

۵۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر ممالک بیرون کو نمائندگی کے لئے تحریک کی جائے۔

رپورٹ پر صدر محترم نے تحریر فرمایا:

''منظور ہے۔ جزاکم اللہ۔ اب اس پر پوری قوت اور تیزی سے عمل درآمد ہونا چاہئیے۔''

دو رفقاء کار کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب دفتر انصاراللہ کے ہال میں مجلس عاملہ مرکزیہ نے اپنے دو رفقائے کار مکرم منیرالدین احمد صاحب (سابق مبلغ سویڈن) اور مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق (سابق مبلغ

ہالینڈ) کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس منعقد کی۔ آغاز تقریب تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری زعیم اعلیٰ ربوہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے قیادت اصلاح وارشاد کی جانب سے اور مکرم منور شمیم خالد صاحب قائد عمومی نے مجلس عاملہ کی طرف سے ہر دو رفقاء کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کی قابل قدر خدمات کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ اپنی اپنی نئی جگہوں لاہور اور راولپنڈی میں بطور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ متعین ہونے پر وہاں بھی مجلس کی سرگرمیوں کو مربوط طور پر آگے بڑھانے کی کوشش فرماتے رہیں گے۔ انشاءاللہ

جواب میں مکرم منیر الدین احمد صاحب نے الوداعیہ دینے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جتنا عرصہ بھی انہیں خدا کے فضل سے مجلس مرکزیہ میں صدر محترم کی راہ نمائی میں کام کرنے کا موقع ملا ہے، اس سے انہوں نے بہت کچھ سیکھا اور نئے نئے مفید تجربات بھی حاصل ہوئے۔ الحمدللہ۔ آخر میں صدر محترم نے رخصت ہونے والے دوستوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔ ﴿۵۳﴾

توسیع گیسٹ ہاؤس

۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کے ماتحت بیرون ممالک کے وفود کی شکل میں افراد جماعت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے آنے لگے۔ نیز صد سالہ جوبلی کے پیش نظر بھی ان مہمانوں کے لئے مناسب رہائش کا سوال پیدا ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ہدایت کی تعمیل میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا جس کا ذکر تاریخ انصاراللہ جلد اوّل میں آچکا ہے۔

تعمیر کمیٹی کا قیام

جماعتی وسعت کے پیش نظر اس گیسٹ ہاؤس میں توسیع کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لہٰذا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی تجویز پر ۱۱ جنوری ۱۹۸۱ء کے اجلاس عاملہ میں فیصلہ ہوا کہ گیسٹ ہاؤس کی توسیع اور دفتر انصاراللہ کی تشکیلِ نو کے لئے مندرجہ ذیل ارکان کی 'تعمیر کمیٹی' قائم ہو جو دو ہفتوں کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

۱۔ مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب	قائد مال	صدر کمیٹی
۲۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	قائد اشاعت	ممبر
۳۔ مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب	قائد عمومی	ممبر

اس کمیٹی کا اجلاس ۲ فروری ۱۹۸۱ء کو ہوا جس میں موجودہ گیسٹ ہاؤس کی تزئین نو اور ایک نئے یونٹ

کی تعمیر کی سفارش کی گئی۔ نیز کمیٹی روم اور قائدین کے لئے مزید دفاتر بنانے، موجود بلڈنگ کی فوری مرمت اور رنگ وروغن کے ضمن میں تفصیلی مشورے صدر محترم کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ یہ رپورٹ مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۴ فروری ۱۹۸۱ء میں پیش ہوئی اور غور وفکر کے بعد قرار پایا کہ بیرونی ممالک کے مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر موجودہ گیسٹ ہاؤس کے مشرقی جانب دو تین بیڈرومز پر مشتمل نیا یونٹ تعمیر کروایا جائے۔ ﴿۵۴﴾

تعمیر کمیٹی کی رپورٹ پر گیسٹ ہاؤس کی توسیع کے لئے نقشہ بنوایا گیا جس میں ۱۴×۱۶ فٹ کا پورچ، ۱۶×۹. ۱۲ فٹ کا لاؤنج، ۱۴×۱۶ فٹ کے چار بیڈرومز، ۶×۸ فٹ کے پانچ غسل خانے، چار وارڈ روبز اور سیڑھیوں کی تعمیر کا فیصلہ ہوا۔ اس نقشہ کے مطابق تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا جو بفضلہٖ جلد پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ یہ خوبصورت عمارت جدید طرز کے ڈیزائن کی حامل تھی۔ چاروں کمروں میں تین تین بیڈ ایسے بنوائے گئے جو حسب ضرورت فولڈ ہو کر دیوار میں پیوست ہو جاتے تھے۔ ہر کمرہ میں ایک چھوٹا کچن دیوار کے اندر الماری میں بنوایا گیا جس میں گیس، پانی، واش بیسن وغیرہ کی سہولت مہیا تھی۔ فرشوں پر چپس ڈلوایا گیا۔

گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے صدر محترم نے نہ صرف مجالس کو عطایا بھجوانے کی ہدایت کی بلکہ خود بھی ذی استطاعت احباب سے عطیہ دینے کی درخواست کی چنانچہ اس مقصد کے لئے مطلوبہ رقم کا انتظام بھی ہو گیا۔

توسیع عمارت دفتر

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی صدارت کے پہلے ہی سال دفتر مرکزیہ کی عمارت کا جائزہ لے کر محسوس فرمایا کہ جلسہ سالانہ اور دیگر اجتماعی تقاریب میں شامل ہونے والے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کے لئے جدید طرز کے بیوت الخلا اور غسل خانوں کی ضرورت ہے چنانچہ صدر محترم نے پہلے ان سہولتوں کی تعمیر کا فیصلہ فرمایا۔ پچھتر ہزار روپے کے صرف کثیر سے سوا بیالیس فٹ لمبے اور ساڑھے چودہ فٹ چوڑی عمارت دفتر انصاراللہ مرکزیہ کے غربی گیٹ کے ساتھ تعمیر ہوئی جس میں تین غسل خانے اور پانچ بیوت الخلا بنوائے گئے۔ نیز بیس آدمیوں کے بیک وقت وضو کرنے کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔ تین واش بیسن معہ شیشے بھی لگوائے گئے۔

کیسٹ پروگرام۔ ابتدائی خیالات اور ترقی

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے آغاز کار میں اس طرف توجہ دلانا شروع کر دی کہ موجودہ زمانہ کی سائنسی ایجادات سے ہماری جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ آپ نے دوروں کے دوران اس امر کو بھی شدت سے محسوس فرمایا کہ اجلاسات میں جو دوست تلاوت قرآن کریم یا نظم پڑھتے ہیں، ان کا تلفظ درست نہیں ہوتا اس لئے مرکز کو چاہیے کہ قرآن کریم کا کچھ حصہ اور نظمیں صحیح تلفظ کے ساتھ ریکارڈ کر کے کیسٹ بیرونی

مجالس کوارسال کی جائیں اسی طرح دعوتِ الی اللہ کے لئے مجالس سوال و جواب بھی ٹیپ ریکارڈ کر کے بھجوائی جائیں ۔کمپیوٹر سے فائدہ اُٹھانے کے بارہ میں بھی دفتری ملاقاتوں میں اپنے خیالات کا اظہار فرماتے رہتے ۔ آپ اس امر کو بھی محسوس فرمارہے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات کی کیسٹیں باہر جماعتوں میں بھجوائی جائیں کیونکہ حضور کے خطبات صرف الفضل میں ہی چھپتے جو کافی دیر سے جماعتوں میں پہنچتے نیز براہ راست خلیفہ کی آواز میں بات کا سننا اپنا ایک الگ اثر رکھتا ہے۔

یہ خیالات آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے۔صدر محترم نے دوسرے سال کے پہلے ہی اجلاس عاملہ میں قیادت تربیت اور تعلیم کی ماہانہ رپورٹوں پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''عام طور پر دیہاتی مجالس میں اچھی تلاوت کرنے والے نظم پڑھنے والوں کی کمی پائی جاتی ہے۔ تلفظ کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا ۔اس کی اصلاح ہونی بڑی ضروری ہے ۔اس سائنسی دور میں نئی ایجادات سے فائدہ اُٹھانا چاہیے ۔بہت سے لوگوں کے پاس ٹیپ ریکارڈر ہیں۔اگر ان کو مرکز کی طرف سے صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن کریم اور نظمیں ٹیپ کر کے بھجوائی جائیں تو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔ صوتی ایجادوں کا ذکر کرتے ہوئے صدر محترم نے ارشاد فرمایا کہ DUPLICATING مشین ایجاد ہوئی ہے ان TAPES کو فی الحال ضلعی لیول پر تقسیم کروایا جائے اس کے بعد تحصیل وار ہوسکتا ہے۔'' ﴿۵۵﴾

آہستہ آہستہ انصار کے اپنے دائرہ کار میں اس پر عمل درآمد کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔۱۹۸۰ء کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبات جمعہ ٹیپ ریکارڈ ہوکر باہر جماعتوں میں بھجوائے جانے لگے اور اپریل ۱۹۸۴ء تک کے قلیل عرصہ میں یہ نظام ترقی کرتے کرتے یہاں تک پہنچ گیا کہ خلیفۂ وقت کے اردو خطبات کا ترجمہ دوسری زبانوں میں بھی ہونے لگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی انصار اللہ کراچی سے خصوصی ملاقات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے قیام کراچی کے دوران از راہِ شفقت مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کو خصوصی ملاقات کا شرف بخشا۔حضور ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء شام ساڑھے پانچ بجے اپنی قیام گاہ واقع ڈیفنس سوسائٹی کے وسیع لان میں رونق افروز ہوئے۔ پہلے ناظم ضلع کراچی مکرم نعیم احمد خان صاحب کی سرکردگی میں مجلس عاملہ کے اراکین نے حضور انور سے تعارف و مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ ازاں بعد جب حضور کرسئ صدارت پر تشریف فرما ہوئے تو تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔حضور نے تمام انصار سے عہد دہروایا اور پھر

گذشتہ چھ ماہ کی کارگزاری کے بارے میں استفسار فرمایا۔مکرم ناظم صاحب ضلع نے مختصر طور پر مجلس کی مساعی بیان کی جس میں نماز فجر میں احباب کی کثرت کے ساتھ شرکت ،مختلف مساجد میں حاضری کی صورتحال، انصار کی تربیتی سرگرمیوں اور اصلاح وارشاد کے بعض امور کا ذکر تھا۔حضور انور ساتھ ساتھ اپنے قیمتی خیالات اور نصائح پر مشتمل تبصرہ فرماتے رہے۔حضور انور نے فرمایا کہ ہر چیز کی اہمیت کا اندازہ معرفت پر منحصر ہوتا ہے۔جتنی زیادہ کسی چیز کی معرفت ہوگی اُتنی ہی زیادہ اس کی محبت پیدا ہوگی۔اسی لئے اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معرفت کی ضرورت ہے۔قرآن کریم تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ہمیں چاہئیے کہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں اور جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے، وہ قرآن کریم کے مطالب اور تفسیر پر غور کریں۔ حضور نے اس کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کی طرف توجہ دینے پر بھی زور دیا نیز فرمایا کہ ہر چیز بنی نوع انسان کے لئے مسخر کی گئی ہے اس لئے انصار کو چاہئیے کہ اپنے ان تمام خدام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔حضور نے انصار کو ورزش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔اس سلسلے میں فرمایا کہ سائیکل چلانا اچھی ورزش ہے۔شعبہ تربیت نے ایک مختصر کتابچہ شائع کرکے اس موقع پر تقسیم کیا جو حضور کے گذشتہ سال کے ارشادات کے اقتباسات پر مشتمل تھا، حضور نے اسے بھی ملاحظہ فرمایا اور بعض اصلاح طلب امور کی نشاندہی کی۔

حضور پُرنور کے ساتھ یہ ایمان افروز نشست تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہی۔اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے تحفے کے ساتھ اندرونِ خانہ تشریف لے گئے۔اس اجلاس میں انصار بڑی کثرت کے ساتھ شریک ہوئے۔ضلع کراچی کی تمام مجالس اپنے زعماء اعلیٰ کی سرکردگی میں لائنوں میں حاضر تھے۔ انصار احباب نے اپنے پیارے امام ہمام کے ارشادات بڑی توجہ سے سُنے۔ ﴿۵۶﴾

قرآنی علم سیکھنے میں مہارت حاصل کرو

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو گفتگو فرمائی تھی، اس کا ملخص حضور ہی کے مبارک الفاظ میں ذیل میں درج ہے:

حضور نے فرمایا: ’’ناظم صاحب ضلع مجھے یہ بتائیں کہ انصاراللہ کہتے کسے ہیں یعنی آپ کا پروگرام کیا ہے۔آپ کیا کرتے ہیں۔اپنا تعارف کروائیں‘‘۔اس پر ناظم صاحب نے اپنی ششماہی رپورٹ پیش کی تو مساجد میں انصار کی حاضری کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا۔

مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنے کا مسئلہ

’’یہ جو مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنے کا مسئلہ ہے۔یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے کہ اگر قریب

ترین مسجد ۲۰ میل دُور ہوتو پانچوں نمازیں وہاں جا کر پڑھا کرو۔ بالکل یہ مسئلہ نہیں ہے۔...... بہت سی احادیث سے پتہ لگتا ہے اور جو صحابہ کرامؓ کا عمل تھا۔اس سے بھی پتہ لگتا ہے کہ مسجد کی وہ دُوری کہ جہاں نماز کے لئے جمع ہونا نماز با جماعت کے لئے ضروری ہے وہ ہے کہ اُس مسجد کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچ جائے۔جس کا مطلب یہ ہے کہ کراچی میں جماعت احمدیہ بکھری ہوئی ہے ۳۳ حلقے تو ہم نے انتظامی ضرورت کے لئے بنائے ہیں۔نماز با جماعت کے لئے تو ممکن ہے دوسو جگہوں کی ضرورت ہو۔۲۰۰ جگہ مَیں نے جان بوجھ کے کہا ہے۔۲۰۰ مساجد نہیں کہا یعنی جو ایک خاص گھر اللہ تعالیٰ کا بنایا جاتا ہے۔ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ ۔اور وہاں نماز کے لئے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔اس لئے کہ نماز با جماعت کے لئے اُس قسم کی مسجد کی ضرورت نہیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جُعِلَتْ لِیَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا ساری کی ساری زمین اللہ تعالیٰ نے میرے لئے ،میری امت کے لئے مسجد بنا دی۔تو اتنے فاصلے پر کہ جہاں سے آواز آ جاتی ہے وہاں کوئی ایسی جگہ ہونی چاہئے۔ جہاں دوست اکٹھے ہو جائیں ورنہ اگر آپ ایک حلقہ جس میں ایک ایسا احمدی گھرانہ بھی ہے جو اُس حلقہ کی مسجد سے دو تین میل دُور ہے اور آپ یہ امید رکھیں کہ خدا تعالیٰ کا حکم بجالاتے ہوئے اسے دو تین میل پانچ دفعہ آنا چاہئے۔ یہ تخیل غلط ہے۔اور خدا تعالیٰ نے جو سہولت اور نرمی امت محمدیہ کے لئے پیدا کی یہ اُس کے خلاف ہے۔اس لئے اگر آپ نے نماز با جماعت اس معنی میں کروانی ہے جس معنی میں کہ ہمیں کہا گیا ہے کہ اکٹھے ہوا کرو۔تو نماز پڑھنے کے لئے جگہوں کے فاصلے اتنے ہونے چاہئیں کہ بغیر لاؤڈ اسپیکر کے اذان کی آواز پہنچ جائے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض ایسے حالات ہوں کہ آپ وہاں اذان نہ دے سکیں لیکن یہ تو ایک موٹا اندازہ ہے کہ یہاں سے اذان کی آواز پہنچ جائے گی یا نہیں پہنچے گی۔......مغرب وعشاءاور صبح کی نمازیں ہو جائیں اور ظہر وعصر کے متعلق کوئی خیال ہی نہیں۔حالانکہ اگر ایک آبادی ظہر اور عصر کے وقت کسی اور جگہ اکٹھی ہوتی ہے اور صبح وشام کے وقت اُن کے گھروں کے قریب جب وہ فارغ ہوتے ہیں کسی اور جگہ اکٹھی ہوتی ہے تو دونوں جگہوں پر ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ وہ نماز با جماعت ادا کرسکیں۔‘‘

پھر تعلیم القرآن کے ذکر پر فرمایا۔’’جو شخص صحیح معنی میں تفسیر صغیر پڑھ سکتا ہے وہ صحیح معنی میں درس بھی دے سکتا ہے۔‘‘

مرکزی امتحانات

مرکزی امتحانات کے ذکر پر فرمایا۔

''جس نوجوان نے مقابلہ کا امتحان دینا ہو وہ مقابلے کی تیاری کیا کرتا ہے۔ کیوں کرتا ہے؟ اس لئے کرتا ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے اور کامیابی کے نتیجہ میں اُسے بہت سے انعامات ملیں۔ تو اس سے زیادہ انعامات جہاں ملنے کا سوال ہو وہاں کیوں نہیں وہ پڑھتا؟

اصل تو ہمارے پاس ایک ہی کتاب ہے۔ قرآن عظیم اور وہ کُتب جو قرآن کریم کے معانی بیان کرنے کے لئے لکھی جاتی ہیں یا وہ باتیں جو قرآن کریم کی طرف توجہ دلانے کے لئے کہی جاتی ہیں۔ باقی تو سارے کھلونے ہیں۔......

تو جس کو پیار نہیں ہے اپنے پیشے اور اپنے مضمون کے ساتھ اور اپنی زندگی کے ساتھ، وہ توجہ نہیں کرے گا۔ لیکن جو شخص ایسا ہو جسے پیار ہو اور ہر احمدی کے دل میں ایسا پیار ہونا چاہئے۔ پیار ہو اپنی زندگی کے ساتھ۔ اور یہ جانتا ہو کہ زندگی یہاں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اُس نے مرنے کے بعد آگے چلنا ہے۔ اُسے یہ کوشش کرنی پڑے گی کہ وہ نعماء جو مرنے کے بعد اُخروی زندگی کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں اور موعودہ ہیں یعنی جن کا وعدہ قرآن کریم میں دیا گیا ہے۔ اُن کے حصول کے لئے جو طریق بتائے گئے ہیں اور جو شرائط رکھی گئی ہیں، میں اُن کی طرف توجہ کروں۔ جس شخص کو پتہ ہی نہیں ہوگا وہ کام کیسے کرے گا۔ ہر عمل کی بنیاد معرفت پر ہے۔ یعنی اُس کو پتہ ہونا چاہئے کہ کیوں کروں۔ یہ علم ہے کیا؟ ہر عمل کی بنیاد معرفت پر ہے۔ اگر معرفت عرفان۔ شناخت کا علم نہ ہو تو عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ جس شخص کو یہ پتہ نہیں کہ موٹر کیسے چلاتے ہیں۔ وہ موٹر نہیں چلا سکتا۔ جس شخص کو یہ پتہ نہیں کہ ہوائی جہاز کیسے چلایا جاتا ہے۔ وہ ہوائی جہاز نہیں چلا سکتا۔ جس شخص کو یہ علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی کونسی راہیں کھولی ہیں وہ اُن راہوں پر چل ہی نہیں سکتا۔ یہ ایک موٹی بات ہے۔ تو کیوں نہیں توجہ کرتے۔......

تربیت کے کام تو ابھی بہت رہتے ہیں۔ انصار کا یہ تربیتی کام نہیں کہ وہ جو عمر کے لحاظ سے اُن کے DEPENDENTS ہیں اُن کی تربیت کا خیال رکھیں؟ اس رپورٹ میں غالباً یہ فقرہ نہیں آیا کہ کوئی احمدی اپنے بچوں سے تربیت کے معاملہ میں غافل نہ رہے۔''

پھر حضور کے ارشاد پر ناظم اعلیٰ صاحب نے اصلاح و ارشاد کے کام کی رپورٹ پڑھی اور بتایا کہ اس کام کی طرف توجہ ذرا گھٹ گئی ہے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ یہ احساس انصار کو ہوا یا اُن کے عہدیداروں کو ہوا۔ عرض کیا گیا کہ یہ عہدیداروں کو ہوا۔ حضور نے فرمایا۔

''اس کا مطلب ہے جن لوگوں کو ہم دعوت دیتے ہیں، وہ قبول نہیں کرتے اور کم آتے ہیں۔ ویسے عزم اور ہمت کی کمی ہے۔......اصل یہ ہے PERSONAL CONTACT اور واقفیت پیدا کریں۔

کوشش کریں تو بڑی واقفیت ہو جاتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ احمدی کے خلاف پاکستان میں تعصب بہت ہے۔ میں تو جہاں اس قسم کا کوئی اکٹھ ہوتو وہ آنکھیں دیکھا کرتا ہوں جو غضب ناک ہوں اور جن میں خون اُترا ہوا ہو، تیوریاں چڑھی ہوئیں ہوں اور غصہ کے آثار ہوں چہرے پر۔ مگر سارے مجمعے میں مجھے ایک بھی نہیں ملتا۔...... یہ ٹھیک ہے کہ غصہ بہت ہے۔ ایک خاص طبقہ ہے کوئی ۱۰۰۰/۱ یا شاید اس سے بھی کم ہوگا۔ ایک چھوٹا سا نقطہ سارے پاکستان کے نقشے کے اوپر ہے وہ بڑا غصہ دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ عارضی طور پر پاکستانی شہریوں کا بھی اس میں حصہ شامل ہو جاتا ہے جنہیں غلط باتیں کر کے غصہ دلا دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے کہ سال میں گیارہ مہینے یہ لوگ جنہیں کبھی کبھی غصہ آتا ہے وہ بغیر غصے کے زندگی کے دن گزار رہے ہوتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ آپ اُن سے بات کریں۔ اُن کو بتائیں۔

نبی اور امتی نبی میں فرق

پس حقیقت کا کسی کو پتہ ہی نہیں مثلاً نبوت کا دعویٰ ہے۔ مجھ سے سوال ہو گیا ۷۴ء میں۔ کہ کیا آپ (اُنہوں نے تو یہی کہا تھا) مرزا غلام احمد صاحب کو نبی مانتے ہیں؟ مَیں نے کہا نہیں۔ تو وہ بھی پریشان اور ابوالعطاء صاحب کہنے لگے کہ آپ نے تو ہمارے پاؤں کے نیچے سے زمین نکال دی۔ پھر مَیں خاموش ہو گیا کوئی پچیس تیس سیکنڈ کے لئے۔ پھر مَیں نے کہا ہم اُمّتی نبی مانتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے نبی کی تعریف کی ہے اور امّتی نبی کی بھی تعریف کی ہے......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نبی اُسے کہتے ہیں جو مقام نبوت کے حصول میں متبوع کا کامل تابع ہے ہی نہیں۔ ہونا ضروری نہیں اُس کا۔...... امتی نبی اُسے کہتے ہیں کہ جو اپنے نبی متبوع کے فیض کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں کرتا۔ یعنی زمین آسمان کا فرق ہے۔ ان دو تعریفوں میں اس واسطے کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کھڑا نہیں ہوسکتا جو اپنے اس دعویٰ میں سچا ہو کہ مَیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع نہیں کی پھر بھی خدا نے مجھے نبی بنا دیا۔ ہو ہی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ نبوت تو بہت بڑا مقام ہے اسے علیحدہ چھوڑو۔ کوئی چھوٹی سی چھوٹی رُوحانی خوبی کسی میں نہیں پیدا ہوسکتی جب تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل نہ کی گئی ہو۔ اور یہ زمین آسمان کا فرق ہے یعنی ایک وہ ہے جسے اِس مقام تک پہنچنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر عمل کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ بیچ میں CONSIDERATION ہی نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جو ایک قدم بھی اگر ہٹا تا ہے تو چھوٹے سے چھوٹا رُوحانی درجہ بھی اُسے نہیں مل

سکتا۔اس واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔یعنی کوئی ایسا شخص جو آپ سے علیحدہ ہو کے آپ کے مقابلے میں کھڑا ہو کے کہے۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں اور مجھے کوئی رُوحانی مقام مل گیا۔آ ہی نہیں سکتا۔ناممکنات میں سے ہے۔لیکن اُمّتی اگر ہو یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع کرنے والا ہو تو وہ صالح بھی ہوگا۔صرف اس لئے کہ اُس نے اتباع کی۔وہ شہید بھی ہوگا۔صرف اس لئے کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اپنے دائرہ استعداد کے اندر رہ کر کی۔اور وہ صدیق بھی ہوگا صرف اس لئے کہ اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی۔اور نبی بھی ہوسکتا ہے اگر وہ فنا فی محمدؐ کے بلندتر مقام تک پہنچ جائے۔یعنی اُسے سب سے بڑے ارفع مقام کے حصول کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں فنا ہونا پڑے گا۔

تو یہ ہمیں جب کہتے ہیں کہ یہ کافر ہیں تو اگر ہم نبی کے معنے میں ہی نبوت کو جاری سمجھیں تو ہم واقعی کافر ہیں یعنی ہم آپ کہتے ہیں کہ پھر ہم کافر ہیں۔لیکن ہم وہ نبوت جاری نہیں سمجھتے۔ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کو پہچانا۔اور آپؐ کی رفعت کو شناخت کیا۔ اور اس یقین پر قائم ہوا کہ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ خداتعالیٰ کا پیار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔اور اگر چلے گا تو وہ خداتعالیٰ سے سب کچھ ہی پالیتا ہے۔جتنی اُس کی جھولی ہوگی اتنی وہ بھر دی جائے گی۔......

کیا کوئی اور نبی بھی آ سکتا ہے

......ایک سوال یہ بھی کیا گیا اور کیا جا سکتا ہے کہ کیا کوئی اور نبی بھی آ سکتا ہے؟ تو امّتِ محمدیہ میں، جب ہم نے یہ تعریف کر دی تو صرف وہ امتی نبی آ سکتا ہے جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کو دی ہو اُس کے علاوہ نہیں آ سکتا۔تو جب سوال کیا گیا تو مَیں نے یہ جواب دیا کہ ہمارے نزدیک امت محمدیہ میں صرف وہ نبی ہوسکتا ہے جو آپؐ کی کامل اتباع کرنے والا ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے آنے کی خبر دی ہو۔اور ہمارے علم کے مطابق صرف ایک کی خبر دی ہے۔اگر آپ کے علم کے مطابق اَور ہوں تو مان لینا اُن کو۔لیکن بہرحال ہمیں تو ایک ہی کی خبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اہمیت

یعنی یہ یقینی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے چھوٹے سے چھوٹا روحانی درجہ بھی نہیں حاصل کیا جا سکتا۔یہ ہمیں تب پتہ لگتا ہے جب ہم قرآن کریم کے مقام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

مقام کو سمجھنے لگ جائیں۔

ہر چیز ہمارے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے

اب یہ بات چھوڑ کے ایک نئی بات کرتا ہوں۔ ہر چیز ہمارے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (الجاثیہ آیت:۱۴)

خدا تعالیٰ نے اس عالمین میں۔ اس یونیورس میں جو کچھ بھی پیدا کیا انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے انسان کو اُس میں دلچسپی لینی چاہئے۔...... مَیں نے اس واسطے بات کی کہ اکثر لوگوں کو اپنے خادموں میں کوئی دلچسپی نہیں۔ ہر چیز میں دلچسپی لیں فائدہ کے لئے۔ نہیں دلچسپی لیں گے تو پھر خرابی ہوتی ہے ہلاکت پیدا ہو جاتی ہے اس کے نتیجہ میں یعنی ہوائے نفس آ جاتی ہیں۔ جب یہ واضح ہے کہ تمہارے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے تو سوچنا پڑے گا کہ ہمارا حقیقی فائدہ کس چیز میں ہے۔ کس استعمال میں ہے۔ مثلاً پھر یہ نہیں ہو گا کہ بس شراب پی لی اُٹھ کے یا سو رکھا لیا۔ بلکہ یہ سوچنا پڑے گا کہ کہیں شراب اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ تو نہیں۔ شراب کی جہاں ممانعت ہے وہاں یہ کہا گیا ہے۔ رِجس ایک گندی چیز ہے اور اس کا پینا عملِ شیطان ہے۔ تو مَیں اس واسطے کہہ رہا ہوں آپ کو بتا رہا ہوں کہ دُنیا میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے جنہوں نے یہ فتویٰ دے دیا کہ چونکہ عرب بڑا گرم ملک ہے۔ اس لئے وہاں شراب حرام ہو گئی ورنہ حرام نہیں ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے غیر مشروط طور پر اعلان کیا۔ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ شیطانی کام ہے۔ جو یہ کرے گا وہ شیطان کا چیلہ ہو جائے گا۔"

رپورٹ کے اگلے حصے کے بارہ میں سُن کر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا۔ صف دوم کی تعریف کیا ہے؟ ناظم صاحب ضلع نے بتایا کہ جو انصار چالیس سے پچپن سال کی عمر کے ہیں وہ انصار کی صف دوم کہلاتے ہیں۔

سائیکل کا فائدہ

پھر فرمایا۔ سائیکل چلانے سے انسان کو کیا فائدہ ہے۔ اس پر ناظم صاحب ضلع نے بتایا کہ یہ ایک قسم کی ورزش ہے۔ اور تمام بیماریوں سے بچاتی ہے مثلاً دل کی بیماری وغیرہ سے۔ فرمایا۔ تمام بیماریوں سے نہیں۔ صحت کو ٹھیک کرتا ہے اور دل کے لئے سائیکل چلانا بہت اہم ہے۔......

بہترین خدمت لیں

انسان کو خدا تعالیٰ نے خالی یہ نہیں کہا کہ ساری چیزیں اس عالمین کی مَیں نے تیری خدمت پہ لگا

دیں۔ یہ بھی ساتھ ہی کہا اور وہ زیادہ بڑا انعام ہے کہ عالمین کی ہر شے سے بہترین خدمت لینے کی عقل تیرے دماغ میں پیدا کردی اور اُس طرف ہمارے ملکوں کے لوگوں کا دماغ ہی نہیں جاتا......

خوبانی اور بادام پر گلاب کا پھول

یہ جو عزم ہے کہ ہم نے زیادہ سے زیادہ خدمت لیتے چلے جانا ہے، ترقی کرنی ہے، یہ تو مسلمان کے لئے تھا۔ یہاں بھی ہے۔ جا کے پتہ لگتا ہے۔ ابھی سپین میں کچھ آثار ہیں۔ غرناطہ کا جو محل ہے۔ پہلے بھی مَیں نے بتایا تھا پانی ایسی جگہ سے لے آئے کہ ابھی تک ان کو پتہ ہی نہیں کہ مسلمان انجینئرز نے کیا طریقہ اختیار کیا تھا۔ پھر وہاں بڑی کثرت سے بادام اور خوبانی کے درخت پر گلاب کے پھول کا پیوند کر دیا۔ تو بڑے بڑے خوبانی کے اور بادام کا درخت تو بہت بڑا نہیں ہوتا۔ دس بارہ فٹ تک جاتا ہے۔ اُن کے اوپر نہایت خوبصورت گلاب کا پھول لگا ہوا۔ تو اب وہ فن وہاں کا انسان بھول ہی گیا جب مسلمانوں کو عیسائیوں نے مارا۔ گردنیں اڑائیں تو ساتھ بہت سارے جو فن تھے اُن کی گردنیں بھی اُڑا دیں۔......

آپ جوانوں کے جوان ہیں

آپ سے مَیں اس لئے باتیں کر رہا ہوں کہ آپ میرے نزدیک بڈھے نہیں ہوئے۔ جوانوں کے جوان ہیں۔ ہر وقت سوچا کریں کہ کیا آپ اپنے رب سے، ان مسلمانوں کی نسبت جو قریباً نویں ہجری میں سپین میں تھے، ان سے کم پیار کرنے والے ہیں؟ آپ کے دور میں تو مہدی آ گئے۔ آپ اُن پر ایمان لے آئے۔ تو آپ کے دل میں تو اُن سے زیادہ پیار ہونا چاہئے۔ بہت ساری اور چیزیں شامل ہوگئیں ان کی زندگی میں۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ

(اس موقع پر فضا میں طوطے اڑتے ہوئے نظر آئے تو حضور انور نے اُن کے متعلق احباب سے استفسار فرمایا۔ جواب سننے پر فرمایا) اس واسطے ہر چیز میں دلچسپی لیا کریں۔ اور یہ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ اگر یہ چیز نہ ہوتی کہ پرندے کی پرواز ہر پرندے سے مختلف ہے۔ ایک میل دور سے جانور اُڑ رہے ہوں۔ طوطا اور فاختہ تو میری آنکھ تو ایک سیکنڈ کے اندر پہچان جاتی ہے یہ کیا جانور ہے۔ اور اللہ کی شان نظر آتی ہے۔ اس طرح نہیں کہ موٹریں ایک لاکھ نکلیں۔ ایک قالب میں سے تو ایک ہی شکل اُن کی۔ پھر رنگ اُن کو مختلف کر کے MONOTONY کو توڑا گیا۔ ورنہ تو آپ

کے لئے یہ زندگی اجیرن ہو جاتی اگر ہر چیز ایک جیسی ہوتی۔ ایک ہی پھول ہوتا۔ اس کا ایک ہی رنگ ہوتا۔ ایک ہی زمانہ میں پتے گرتے۔ ویسے ہی پتے نکل آتے۔ کوئی تنوّع نہ ہوتا۔ اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کثرت شاں دلیل وحدت او۔ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں جو کثرت اور تنوّع ہمیں نظر آتا ہے، وہ دلیل ہے اس بات کی کہ اللہ ایک ہے۔ یہ بڑا گہرا فلسفہ ہے گھر جا کے سوچنا۔ ہاں مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا مَیں بتا چکا ہوں کہ قرآن سے باہر کوئی چیز نہیں۔ یہ بڑی عظیم کتاب ہے۔ قرآن عظیم جس کو ہم کہتے ہیں واقعی میں عظیم ہے۔......

قرآن پر غور کریں

قرآن کریم ایک تو روز پڑھنا چاہئے تفسیر صغیر سے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جس کو ویسے ترجمہ نہیں آتا اگر وہ متن پڑھ رہا ہو تو پتہ نہیں لگے گا۔ اگر وہ ایک رکوع دس منٹ میں پڑھے، تین منٹ میں نہ پڑھے اور ترجمہ پر غور کرے کہ یہ کیا ہے۔ کیا باتیں اس میں لکھی ہیں۔ تو نئی سے نئی باتیں آپ کو ملنی شروع ہو جائیں گی۔ کوئی ایک آیتِ قرآنی ایسی نہیں جس کے معانی چودہ سو سال میں ختم ہو چکے ہوں قیامت تک نکلتے آئیں گے۔ چُھپے ہوئے بطون اس کے اندر اس طرح رکھے ہیں۔ لیکن اُس کے لئے دُعا اور پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ ایک آدمی پاکیزہ راہوں کو اپنی طرف سے کوشش کر کے معلوم کرے اور پھر اُن پر چلنے کی کوشش کرے۔ اور دوسرے دُعا کرے۔ کیونکہ دُعا کے بغیر تو کچھ ملتا نہیں۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ بڑا عجیب اعلان ہے۔ یہ نہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرو مَیں تمہاری دعا قبول کر لوں گا۔ یہ پورے معنے نہیں دے رہا۔ کیا ہے؟ مانگو مجھ سے، مَیں تم کو دوں گا۔ کیوں نہیں مانگتے آپ؟ اپنے لئے مانگیں۔ بچوں کے لئے مانگیں۔ اس دنیا کے لئے مانگیں۔ دُنیا تو ہلاکت کی طرف جا رہی ہے۔ جانتی ہے۔ اب جاننے لگ گئی ہے۔ کہتے ہیں کچھ کریں۔

متوازن غذا

(صحت جسمانی کے ذکر پر فرمایا) اصل میں جو صحت ہے اس کا تعلق کھانے کے ساتھ ہے۔ اور اچھا کھانا جو ہے اس کا تعلق میزان کے ساتھ ہے۔ یعنی ایک BALANCE۔ قرآن کریم نے جو محاورہ چودہ سو سال پہلے بتایا تھا وہ اب انہوں نے عام کر دیا ہے یعنی BALANCED FOOD متوازن غذا۔ متوازن غذا کا مطلب ہے کہ جن بہت سارے اجزاء سے مل کے کھانا بنتا ہے، ان میں ایک توازن پیدا ہونا چاہئے تاکہ جن بہت سے کیمیاوی اجزاء سے ہمارا جسم بنا ہے، ان سارے اجزاء کی FEEDING

ہوتی چلی جائے......

اصول یہ ہے کہ جتنا ہضم ہو جائے اُتنا کھاؤ۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بُھوک ہو اُس وقت کھاؤ۔ یہاں سے شروع کرتے ہیں۔ بھوک کب ہوگی جب پہلا کھانا ہضم ہوگیا۔ تبھی بھوک لگے گی نا۔ تو اس میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ ہضم کی طرف بھی توجہ دو۔ جب بھوک ہو تو کھاؤ۔ ابھی بھوک ہو تو چھوڑ دو۔ زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ خدا نے ایک سبق سکھا دیا ہے کہ میں نے اپنی تعلیم میں تُم پر بوجھ نہیں ڈالا۔ تم کسی پر جو تمہارے ماتحت ہیں اُتنا بوجھ نہ ڈالو جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔ نہ مزدور پر ڈالو، نہ معدے پر ڈالو۔ وہ بھی تو آپ کا مزدور ہے۔

اسلام کی متاع غیروں سے احمدیوں نے چھیننی ہے

ہر میدان میں ان قوموں نے بڑی ترقی کی مثلاً جہاں مسلمان کو کرنی چاہئے تھی۔ ایک زمانہ میں کی بھی تھی اب دوسروں نے اُن میدانوں پر قبضہ کرلیا۔ اب ہم احمدیوں نے اُن سے یہ میدان چھیننے ہیں۔ پتہ ہے؟ یہ تم انصار کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کے ذہن میں یہ بات ڈالو کہ جو ہماری دولت تھی۔ متاع تھی اسلام کی وہ غیروں کے ہاتھ میں جا پڑی۔ وہ ہم نے ان سے چھیننی ہے......اس لئے میں کہتا ہوں قرآن کریم کے علوم سیکھنے میں مہارت حاصل کرو۔“

چوبیسواں سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء

مجلس کا چوبیسواں سالانہ اجتماع پندرھویں صدی کے عین آغاز پر ۳۰،۳۱ اکتوبر سے یکم نومبر ۱۹۸۱ء تک اپنے روایتی ماحول میں منعقد ہوا۔

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کی تیاری اور اہمیت پر ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اپنے خطبہ میں حضور انور نے ہر جماعت پر خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، یہ ذمہ داری ڈالی کہ اُن کے نمائندگان اجتماع میں ضرور شامل ہوں۔ حضور انور نے دعاؤں کی بھی خاص طور پر تحریک فرمائی اور صدقات دینے کا ارشاد فرمایا نیز انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو اپنے اپنے اجتماعات کے موقع پر بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اکیس اکیس بکروں کی قربانی دینے کی بھی ہدایت فرمائی۔

حضور نے تشہّد اور تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”اکتوبر کے آخر میں خدام الاحمدیہ، اطفالِ احمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ اور انصار اللہ

کے اجتماع ہوں گے۔

آج مَیں ان اجتماعات کی تیاری اور اہمیت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبۃ آیت:۴۷)

قرآن کریم کی یہ بھی ایک عظمت ہے کہ وہ ایک واقعہ کی اصلاح جب کرتا ہے تو چونکہ یہ ابدی صداقتوں پر مشتمل ہے اُس کا بیان اس طرح کرتا ہے کہ واقعہ کی طرف اشارہ بھی ہو جائے اور ایک بنیادی اصول اور حقیقت بھی بیان کردی جائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کمزوروں کے متعلق اور منافقوں کے متعلق جو جہاد میں نہیں نکلے اور بعد میں عُذر کرنے شروع کئے کہ یہ وجہ تھی اور یہ وجہ تھی، ہمارے گھر ننگے تھے، ڈکیتی کا خطرہ تھا وغیرہ وغیرہ، اس لئے ہم نہیں جا سکے ورنہ دل میں بڑی تڑپ تھی، بڑی خواہش تھی، ہمارے سینوں میں بھی مومنوں کے دل دھڑک رہے ہیں وغیرہ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو،تمہارا ارادہ تمہاری نیت کبھی بھی جہاد میں شامل ہونے کی نہیں ہوئی۔اور دلیل یہاں یہ دی جاتی ہے کہ اگر اُن کا ارادہ ہوتا،تو اس کے لئے تیاری بھی ہوتی۔جس شخص نے اُس زمانہ کے حالات کے مطابق نہ کبھی تلوار رکھی نہ نیزہ، نہ تیر کمان نہ زرہ، نہ خُود، نہ نیزے کا فن سیکھا، نہ تلوار چلانے کی مشق کی، نہ تیر کمان ہاتھ میں پکڑا، وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ عارضی ضرورتوں کی وجہ سے مَیں اس جہاد سے محروم ہو رہا ہوں ورنہ دل میں تڑپ تو بہت ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دل میں اگر تڑپ ہوتی، اگر تمہارا ارادہ اور نیت خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی ہوتی تو اُس کے لئے تمہیں تیاری کرنی پڑتی۔......

خدام اور انصار اور اطفال اور ناصرات سے کہتا ہوں کہ آج کی جنگ جن ہتھیاروں سے لڑنی ہے اُن ہتھیاروں کی مشق، مہارت اور آپ کا ہنر اور پریکٹس کمال کو پہنچی ہوئی ہو۔شکل بدلی ہوئی ہوگی۔ اُس زمانے میں دفاع کے لئے اور دشمن کے منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے مادی اسلحہ کی بھی ضرورت تھی غیر مادی ہتھیاروں (بصائر وغیرہ) کے استعمال میں بھی ان کو مہارت حاصل تھی۔مگر ہمارے ہتھیار صرف وہ بصائر ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے کیا ہے بصائر سے مراد دلائل ہیں۔بصیرت کی جمع بصائر ایک تو ہے ناآنکھ کی نظر۔ایک ہے روحانی نظر جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں رُوحانی طور پر وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں دھڑک رہتے ہوتے ہیں۔

ایک تو ہماری جنگ بصائر کے ساتھ ہے اور بصائر کہتے ہیں وہ دلیل جو فکری اور عقلی طور پر برتری

رکھنے والی اور مخالفین کو مغلوب کرنے والی ہو۔ ہمارے ہتھیار (نمبر دو) نشان ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کا اظہار جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اس لئے اور اس وقت عطا کرتا ہے جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ لڑ رہے ہوں۔ اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اسے جذب کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے بصائر سیکھنے، دعائیں کرنے کے جو مواقع ہیں اُن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس واسطے جو آنے والے ہیں ان کو آج ہی سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ، جس مقصد کے لئے بلایا جا رہا ہے، انہیں پورا کرنے کے سامان کرے۔ ہمیں بلایا جا رہا ہے باتیں دین کی سننے کے لئے، کچھ باتیں کہلوانے کے لئے، ہم تقریریں کرتے ہیں یہاں آ کے۔ خدا کرے اُس میں بصائر ہوں، آیات کا ذکر ہو، نور ہم نے پھیلانا ہے وہ نُور ہم حاصل کرنے والے ہوں، اپنی زندگیوں میں اسے قائم کرنے والے ہوں، اپنے اعمالِ صالحہ میں اس کو ظاہر کرنے والے ہوں، ظلماتِ دُنیا کو نُور میں بدلنے والے ہوں۔

جو اجتماع ہو رہے ہیں اس میں دو طرح کے نظام ہیں جن کی پوری تیاری ہونی چاہئیے۔ ایک تو جو شامل ہونے والے ہیں۔ خدام، اطفال، ناصرات، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ۔ فرداً فرداً ان کو تیار ہونا چاہئیے۔ ذہنی طور پر چوکس اور بیدار مغز لے کر یہاں آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت اور اُس کے نُور اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار اور خدا تعالیٰ کے عشق سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس جائیں۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ استغفار کریں۔ لاحول پڑھیں۔ شیطان کو اپنے سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔ خدا سے دعائیں مانگیں کہ ہماری زندگی کا جو مقصد ہے حاصل ہو۔ ایک ہی ہے مقصد ہماری زندگی کا۔ اُس کے علاوہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں اور مقصد یہ ہے کہ اس دنیا میں آج سارے انسانوں پر اسلام اپنے دلائل، اپنے نُور، اپنے فضل، اپنی رحمت، اپنے احسان کے نتیجہ میں غالب آئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نوعِ انسانی جمع ہو جائے۔

دوسری تیاری کرنی ہے منتظمین نے۔ وہ بھی بغیر تیاری کے کچھ دے نہیں سکتے۔ ایک تو وہ ہیں جو لینے والے ہیں اور معطی حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لئے میں نے کہا اُس کا دروازہ کھٹکھٹاؤ تا کہ تمہاری جھولیاں بھر جائیں۔ ایک ہیں دینے والے اور جو دینے والے ہیں اُن کو قرآن کریم نے دو تین لفظوں میں بیان کیا کہ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا مومن مومن میں فرق ہے۔ ایک وہ گروہ ہے جو محض عام مومن نہیں بلکہ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا جن کے متعلق مَیں نے پچھلے خطبے میں بتایا تھا خدا نے یہ کہا کہ اے محمدؐ! وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال آیت ۶۵) کہ تیرے لئے وہ مومن کافی ہیں

جو تیری کامل اتباع کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وحی پر پورا عمل کرنے والے اور توحیدِ خالص پر قائم اور اُن راہوں کی تلاش میں لگے رہنے والے جن راہوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم ہیں اور اُن نقوشِ قدم کو دیکھ کر اُن راہوں کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہیں۔ کامل متبعین۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ خدا تعالیٰ کی وحی کو ہی سب کچھ سمجھنے والے اور اس سے باہر کسی چیز کی احتیاج نہ رکھنے والے۔

ایسا بننا چاہئیے منتظمین کو بھی۔ دعاؤں کے ساتھ۔ آپ اپنا پروگرام بناتے ہیں۔ اس میں برکتیں بھی پڑسکتی ہیں اور برکتیں نہیں بھی پڑسکتیں۔ دعائیں کریں گے تو بابرکت ہو جائیں گے۔ دعائیں کریں گے تو آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک فقرہ دُنیا میں ایک انقلابِ عظیم بپا کر دے گا۔

میں تو بڑا عاجز بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ پچھلے سال ہی دَورے پہ میرے منہ سے یہ فقرہ نکلوایا کہ LOVE FOR ALL AND HATRED FOR NONE ہر ایک سے پیار کرو، کسی سے نفرت نہ کرو۔ اتنا اثر کیا اس فقرے نے کہ ابھی مہینہ ڈیڑھ ہوا، ہالینڈ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوا۔ ہیگ میں ہماری مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ وہاں کے مئیر کو انہوں نے بلایا۔ وہ آئے۔ مئیر کی ان ملکوں میں بڑی پوزیشن ہوتی ہے۔ اور انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں تُم احمدیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تمہارے امام نے جو تمہیں یہ سلوگن دیا تھا کہ LOVE FOR ALL AND HATRED FOR NONE کہ ہر ایک سے پیار کرو۔ نفرت کسی سے نہ کرو، میں تُم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تم ہالینڈ کے گھر گھر میں یہ فقرہ پہنچا دو کیونکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ایک فقرہ انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ ایک گھنٹے کی تقریر سوکھے گھاس کی طرح ہاتھ سے چھوڑو، زمین پر گر جائے گی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو، انسان کامیاب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے ہوئے منتظمین ان اجتماعات کا انتظام کریں اور خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت مانگتے ہوئے شامل ہونے والے ان میں شامل ہوں تاکہ ہم اپنی زندگیوں کے مقصد کو پانے والے ہوں۔ آمین۔

اس بات کی ذمہ داری کہ ہر جماعت سے چھوٹی ہو یا بڑی، نمائندہ ان اجتماعات میں آئے سوائے اس کے کہ بعض اِکّا دُکّا استثنائی طور پر ایسی جماعتیں ہیں جس میں سارے ہی خدام ہیں، بڑی عمر کا وہاں کوئی نہیں۔ نئی جماعت بن گئی نوجوان کی۔ وہاں سے کوئی انصار اللہ کے اجتماع میں ممبر کی حیثیت سے نہیں آئے گا۔ بعض ایسے ہو سکتے ہیں کہ جو دو چار وہاں بڑی عمر کے ہیں اور ابھی خدام الاحمدیہ کی عمر کا کوئی نہیں۔ اطفال اور ناصرات کی عمر کے تو یقیناً ہوں گے وہ کوشش کریں کہ جن کی نمائندگی ہو سکتی ہے،

وہ ہو جائے۔

ہر جماعت کی نمائندگی اپنے اپنے اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ اس کی ذمہ داری ایک تو خود ان تنظیموں پر ہے۔ لیکن اس کے علاوہ تمام اضلاع کے امراء کی مَیں ذمہ داری لگاتا ہوں اور تمام اضلاع میں کام کرنے والے مربیوں اور معلموں کی یہ ذمہ داری لگاتا ہوں کہ وہ گاؤں گاؤں، قریہ قریہ جاکے، جاتے رہ کر، ایک دفعہ نہیں، جاتے رہ کر اُن کو تیار کریں کہ کوئی گاؤں یا قصبہ جو ہے یا شہر جو ہے، وہ محروم نہ رہے۔ نہ پنجاب میں، نہ سرحد میں، نہ بلوچستان میں، نہ سندھ میں اور اس کے متعلق مجھے پہلی رپورٹ امرائے اضلاع اور مربیان کی طرف سے عید سے دو دن پہلے اگر مل جائے تو عید کی خوشیوں میں شامل یہ خوشی بھی میرے لئے اور آپ کے لئے ہو جائے گی۔ اور دوسری رپورٹ پندرہ تاریخ کو یعنی جو اجتماع ہے خدام الاحمدیہ کا غالباً ۲۳ کو ہے تو اس سے پہلے جمعہ کو، سات دن پہلے وہ رپورٹ ملے کہ ہم تیار ہیں۔ ہر ضلع سے، ہر گاؤں، ہر قریہ، ہر قصبہ، ہر شہر اُس ضلع کا جو ہے اس کے نمائندے آئیں گے۔

یہ انتظام جو ہے جس کے متعلق میں بات کر رہا ہوں اس کے بھی آگے دو حصے ہوں گے۔ ایک کے متعلق میں نے پہلے بات کی تھی جو یہاں کے رہنے والے ہیں۔ ایک کے متعلق مَیں اب بات کر رہا ہوں جن کا تعلق باہر سے ہے۔

اور دوسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت نوع انسانی ایک خطرناک، ایک ہولناک ہلاکت کی طرف حرکت کر رہی ہے۔ اس قسم کی خطرناک حرکت ہے، جو انسان کو تباہ کرنے والی ہے اور عقل میں نہیں اُن کے آنہیں رہی بات کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔

اس واسطے تمام احمدی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ اور فراست عطا کرے کہ اپنے ہی ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان نہ کرے۔ اور خدا تعالیٰ ان کو اس عظیم ہلاکت سے جس کے متعلق پیشگوئیاں بھی ہیں، بچالے۔ ہر انذاری پیشگوئی دعا اور صدقہ کے ساتھ ٹل جاتی ہے۔ ان کو تو سمجھ نہیں، انہوں نے اپنے لئے دعا نہیں کرنی۔ مجھے اور آپ کو تو سمجھ ہے۔ ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور صدقہ دینا چاہیئے۔ اجتماعات پر صدقہ دینا چاہیئے نوع انسانی کو ہلاکت سے بچانے کے لئے۔ اپنی طاقت کے مطابق ہم صدقہ دیں گے اجتماعات کے موقع پر۔ لجنہ اور خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ یہ تین انتظامات اکیس اکیس بکروں کی قربانی نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ان اجتماعات کے موقع پر دیں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ذمہ داریوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ فضل کرے انسان پر کہ وہ بہکا ہوا انسان اندھیروں میں بھٹکنے والا انسان اُس روشنی میں واپس آ جائے جو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوع انسانی کی بھلائی اور ترقیات کے لئے آسمانوں سے لے کر آئے ہیں۔'' ﴿۵۷﴾

صدر محترم کی طرف سے خصوصی اپیل

صدر محترم نے بھی اجتماع میں شرکت کے لئے ایک اپیل ماہنامہ انصاراللہ اور روزنامہ الفضل میں شائع کرائی نیز جہازی سائز کے پوسٹر بھی شائع کرائے گئے جنہیں مساجد اور دیگر نمایاں جگہوں پر آویزاں کیا گیا۔ آپ نے لکھا:

''نئی روح، نئی زندگی اور ولولۂ تازہ سے ہمکنار کرنے والا

چوبیسواں سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ

۳۰۔۳۱ اخاء و یکم نبوت ۱۳۶۰ ہش بمطابق ۳۰۔۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

انابت الی اللہ، دُعاؤں اور ذکر الٰہی کے زندگی بخش ماحول میں اپنی پاکیزہ روایات کے ساتھ مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

پندرھویں صدی ہجری کے اس پہلے اجتماع انصاراللہ کو سیّدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت اپنے انفاسِ قدسیہ سے برکت دیں گے۔ سیّدنا حضور ایدہُ اللہ نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء میں اس اجتماع کی اہمیّت کے پیشِ نظر تمام مجالس انصاراللہ کی سو فیصد نمائندگی کو لازمی قرار دیا ہے۔

پس اپنے محبوب آقا ایدّہُ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیّک کہتے ہوئے جوق در جوق تشریف لائیے۔ تمام مجالس کی نمائندگی سو فیصد ہو اور کوشش کریں کہ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ اجتماع میں شریک ہوں۔

اے ابراہیمی طیُور! اپنی روح کو ایک نئی جِلا بخشنے اور اجتماع کے روح پرور ماحول میں کچھ زندگی بخش لمحات کے گزارنے کے ان قیمتی مواقع سے خود بھی فائدہ اُٹھائیں اور اپنے بچوں۔۔ اطفال اور خدّام۔۔ کو بھی تربیت کے ان اَنمول مواقع سے مستفیض کرنے کے لئے کثرت سے اجتماع انصاراللہ میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مجالس نوٹ فرمائیں کہ امسال انصاراللہ کا سالانہ اجتماع مسجد اقصیٰ سے ملحق جلسہ سالانہ کے میدان میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

مرزا طاہر احمد صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ''

پندرھویں صدی کا پہلا سالانہ اجتماع

چوبیسواں سالانہ اجتماع ۳۰ اکتوبر تا یکم نومبر ۱۹۸۱ء اپنی مخصوص روحانی اور پاکیزہ روایات کے ساتھ تین دن جاری رہ کر اور ترقی کے گراف کو بلند سے بلندتر کرتے ہوئے، کامیابیوں اور کامرانیوں کے نئے ریکارڈ کے ساتھ بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔ اس بابرکت اجتماع کے دوران اللہ تعالیٰ کا خاص احسان رہا کہ ہمارے پیارے آقا نے باوجود اس کے کہ حضور کی طبیعت کچھ روز سے ناساز رہی تھی۔ رُوح پرور افتتاحی اور اختتامی خطابات سے نوازا اور دل و دماغ کو جلا عطا کرنے والے زندگی بخش ارشادات سے اپنے خدام کو سرفراز فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اجتماعات میں مجالس کی نمائندگی کو لازمی قرار دیا تھا۔ حضور کے اس پیغام کا جماعتوں اور مجالس میں پہنچنا تھا کہ ہر طرف ہل چل، سرگرمی اور زندگی کی ایک نئی لہر نظر آنے لگی اور پورے ملک سے اطلاعات موصول ہونے لگیں کہ مجالس انصار اللہ اپنے اپنے نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہی ہے۔ سابقہ سالوں میں تو یہی معمول تھا کہ دو اڑھائی صد مجالس کی طرف سے اجتماع سے قبل نمائندگان کی اطلاع موصول ہو جاتی تو اسے بہت ہی بڑی کامیابی سمجھا جاتا تھا لیکن امسال حضور کے ارشاد کے بعد اجتماع سے قبل چھ صد مجالس نے اپنے نمائندگان کے نام صدر محترم کی خدمت میں بھجوا دیئے۔ نتیجۃً کل ۸۵۲ مجالس سے باقاعدہ نمائندوں کی تعداد ۱۳۱۶ تھی جس نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔

تمام مجالس کی نمائندگی کے علاوہ یہ تحریک بھی کی گئی تھی کہ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں بھی پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے جوق در جوق مرکز پہنچے اور اس کثرت سے پہنچے کہ منتظمین کے لئے رہائش اور خوراک کے انتظامات میں ہنگامی بنیادوں پر ردّ و بدل ضروری ہو گیا۔ امسال کل اراکین مجلس کی تعداد ۴۶۰۰ رہی اس طرح حاضری کا بھی نیا ریکارڈ قائم ہوا۔

علاوہ ازیں اجتماع کا پروگرام اپنی دلکشی کے باعث زائرین کو بھی اپنی طرف کھینچتا رہا۔ اور خدام، اطفال اور دوسرے معزز دوست بھی اپنے احمدی دوستوں کے ہمراہ اجتماع میں آتے رہے، ایسے زائرین کی تعداد ۳۱۸۳ رہی۔ اس لحاظ سے بھی اجتماع نے کامیابی کی نئی بلندیوں کو چھو دیا۔

امسال مندرجہ ذیل آٹھ بیرونی ممالک سے بھی گیارہ انصار بطور نمائندہ اس مرکزی اجتماع میں شریک ہوئے۔ ایران، کینیڈا، جرمنی، سری لنکا، افغانستان، بنگلہ دیش، بھارت، انگلستان۔

قبل ازیں منعقد ہونے والے تمام مرکزی سالانہ اجتماع دفتر انصار اللہ کے احاطہ میں گراسی پلاٹ پر منعقد ہوتے رہے۔ قریباً آٹھ دس سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے ایک خطاب میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے اجتماع کو کھلے میدان میں منتقل کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا بہرحال یہ سعادت ۱۹۸۱ء میں

صدر محترم اور مرکزی مجلس عاملہ کے حصہ میں آئی کہ مرکزی دفتر کی تمام پُرکشش سہولتوں، گراسی پلاٹ، سرسبز ماحول، درختوں کے سائے، شہر اور بازار کے قریب تر ہونا، دارالضیافت اور رہائشی بیریکس کی قربت نیز گرد و غبار نہ ہونے اور سب سے بڑھ کر تمام دفاتر کا نئی جگہ شفٹ کرنے کا مسئلہ۔ یہ سب باتیں اس حق میں تھیں کہ اجتماع اسی روائتی جگہ پر ہی منعقد ہو لیکن یہاں سب سے بڑی روک جگہ کی قلت تھی اور اُس کا حل سوائے کھلے میدان میں منتقل ہونے کے اور کوئی نہیں تھا۔ ان تمام امور و مسائل اور نئے مقام اجتماع میں درپیش امور کے سلسلہ میں صدر محترم نے اجتماع کی انتظامیہ کمیٹی مقرر فرمائی جس نے مختلف جگہوں کا معائنہ کر کے یہی فیصلہ کیا کہ جلسہ سالانہ کے میدان کے گرد و غبار کو قابو میں لا کر وہاں دفاتر، طعام گاہ اور کھیل کا میدان تیار کیا جائے اور اجتماع کا پنڈال مسجد اقصیٰ کے وسیع و عریض صحن میں قائم کیا جائے جو کہ سابقہ مقام اجتماع سے دو اڑھائی گنا زیادہ وسیع و عریض ہو۔

نئی جگہ اجتماع منتقل کرنے سے انتظامیہ کمیٹی کو ایک خدشہ یہ لاحق تھا کہ رہائش گاہ سے اجتماع گاہ کا فاصلہ پہلے سے تین چار گنا بڑھ گیا ہے، اس وجہ سے اجتماع کی حاضری پر کہیں منفی اثر نہ پڑے لیکن ایسے تمام خدشے بے بنیاد ثابت ہوئے اور اجتماع کے علمی پروگرام کے علاوہ نماز تہجد میں بھی یہ دیکھنے میں آیا کہ صبح سوا چار بجے ہی پنڈال کا نصف صحن پُر شوق نمازیوں سے پُر ہو چکا تھا۔ تہجد اور نماز فجر میں حاضری ڈیڑھ دو ہزار کے لگ بھگ ہو جاتی۔ سابقہ پُرکشش اور قُرب کے حامل اجتماع گاہ میں بھی اتنی زیادہ حاضری تہجد کے وقت نہیں ہوتی تھی۔ اور یہ بھی ایک وجہ تھی کہ بعض دوستوں نے تجویز پیش کی تھی کہ اجتماع پر تہجد اور نماز فجر اجتماع گاہ میں ادا کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے ربوہ کے انصار کو بھی باہر کی مجالس کے انصار کی طرح ناشتہ اور کھانا مہیا کیا جائے لیکن یہاں نظارہ یہ تھا کہ رہائشی جگہ اور نئے اجتماع گاہ میں چار گنا فاصلہ بڑھ جانے اور مقام اجتماع شہر سے باہر منتقل ہو جانے کے باوجود نماز تہجد میں حاضری نے پہلے سالوں کے تمام گلے شکوے دھو دیئے۔ یہ پہلو بھی اپنوں کے لئے تقویت ایمان اور دوسروں کے لئے حیرانی کا باعث بنا۔ الحمدللہ

دوسرے تمام علمی پروگرام بھی ذوق شوق سے سنے گئے۔ انصار تو حاضر ہوتے ہی تھے، خدام اور اطفال بھی اس کثرت سے اس اجتماع میں شریک ہوئے کہ بہت سے احباب کو پنڈال سے باہر بیٹھ کر تقاریر سننا پڑیں۔

اس دفعہ پہلی بار انصار کو سائیکلوں پر اجتماع میں آنے کی باضابطہ تحریک کی گئی۔ چنانچہ امسال پچیس مجالس کے بانوے انصار اجتماع پر سائیکلوں پر آئے، ان کو سندِ خوشنودی عطا کی گئی۔ اس میں گجرات اوّل، فیصل آباد دوم اور سرگودھا سوم رہا۔ اس کے علاوہ قصور، بہاولپور، گوجرانوالہ، تھرپارکر سندھ اور شیخوپورہ وغیرہ سے بھی انصار سائیکلوں پر آئے۔ سب سے طویل فاصلہ تھرپارکر سے آنے والے دو انصار نے طے کیا۔ انہوں نے قریباً آٹھ سو میل کا سفر چھ روز میں طے کیا۔ سب سے زیادہ عمر کے ناصر مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب گجرات تھے، ان

کی عمر چھیاسٹھ سال تھی۔ان بانوے انصار سے میں سے سات کا تعلق صف اوّل سے تھا۔ ﴿۵۸﴾

یہ اجتماع پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع تھا،اس لئے داخلہ کے لئے ایک بڑا دروازہ تعمیر کیا گیا تھا جس پر ایک بینر آویزاں کیا گیا۔اس پر تحریر تھا، پندرھویں صدی ہجری، غلبۂ اسلام کی صدی، تمام بنی نوع انسان کو مبارک ہو، آمین۔اسی طرح پنڈال میں سٹیج کے اوپر اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا بینر اور مختلف اطراف میں دیگر ایمان افروز اقتباسات کے بینرز آویزاں تھے۔

اجتماع کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس کا افتتاح پندرھویں صدی ہجری کے دوسرے سال کے عین پہلے دن یعنی یکم محرم الحرام کو بروز جمعۃ المبارک حضور انور نے اپنے پُر اثر خطاب سے فرمایا۔نئے سال کا آغاز اس سے زیادہ بہتر اور مؤثر انداز میں نہیں سوچا جا سکتا تھا اور اس لحاظ سے بھی یہ اجتماع یادگار رہے گا کہ اس اجتماع میں حضور نے جو ارشادات فرمائے، وہ جماعت احمدیہ، افراد جماعت احمدیہ اور بنی نوع انسان کے مقدر کو بدلنے اور بہتر سے بہتر بنانے اور ایک فرد وقوم کی سرگرمیوں میں توازن پیدا کرنے کی بنیادی شان کے حامل ہوں گے۔ انشاءاللہ۔چونکہ اس اجتماع کی اختتامی تقریر میں حضور پُر نور نے دوسرے اہم ارشادات کے علاوہ ایک انتہائی دور رس اہمیت کا حامل یہ اعلان فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیموں میں توازن قائم رکھنے کے لئے ایک مجلس توازن قائم کی جائے گی جو مختلف شعبوں کے کوائف معین شکل میں مرتب کر کے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرے گی۔اس طرح ہر شعبہ کے بنیادی اعداد وشمار تمام ترقیاتی منصوبوں کی بنیاد مہیا کریں گے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اس تحریک پر کہ اجتماعات پر اکیس اکیس بکروں کا صدقہ دیا جائے،مورخہ ۳۰ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک صبح آٹھ بجے مسجد اقصیٰ کے جنوبی جانب صدر محترم نے تیز دھار چُھری ہاتھ میں پکڑ کر منتظمین ومعاونین اجتماع کے ہمراہ اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد سات بکرے ذبح کر کے گوشت صدقہ میں تقسیم کیا گیا۔اسی طرح ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کی صبح کو بھی سات سات بکرے یعنی اجتماع کے تینوں دن کل اکیس بکرے صدقہ میں دیئے گئے۔ ﴿۵۹﴾

اجتماع میں حضور انور کے عہد ساز تاریخی خطابات کے علاوہ کارروائی کے چیدہ چیدہ حصوں کی متحرک رنگین فلم تیار کی گئی۔خصوصی انتظامات کے تحت وڈیو کے شعبہ کی نگرانی اور کیمرہ مین کے فرائض مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب نے انجام دیئے۔ ﴿۶۰﴾

افتتاح

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰ اخا ۱۳۶۰ ہش/ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء تیسرے پہر مقام اجتماع، مسجد اقصیٰ ربوہ میں تشریف لا کر چوبیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

حضورانور تین بج کر چالیس منٹ پر مسجد اقصیٰ کی غربی سمت سے تشریف لائے۔ مسجد کے باہر حضورانور کا استقبال صدر مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مجلس عاملہ کے ارکان نے کیا۔ حضور کی آمد کے ساتھ ہی سٹیج سے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب رکن خصوصی مجلس عاملہ مرکزیہ نے حضور کو اَھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ ساتھ ساتھ جملہ انصار نے بھی یہی کلمات دوہرائے۔ حضور کی آمد پر سٹیج سے یہ نعرے لگائے گئے۔ نعرہ تکبیر اللہ اکبر، ختم المرسلین زندہ باد، خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، انسانیت زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد۔

ان نعروں کے دوران حضور سٹیج پر تشریف لا چکے تھے۔ جب تک نعرے لگتے رہے حضورانور بھی کھڑے رہے۔ جملہ حاضرین حضورانور کے استقبال میں کھڑے تھے۔ حضورانور بھی زیرلب نعروں کا جواب دیتے رہے۔ بعدازاں حضور نے احباب کرام کو السّلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہا اور کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور جملہ انصار کو بیٹھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

حضورانور کے جلوہ افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے کی۔ بعدازاں حضور منبر پر تشریف لائے اور فرمایا۔ ''انصار کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرائیں''۔ تمام انصار کھڑے ہو گئے اور حضور نے انصار کا عہد دہرایا۔ بعدازاں مکرم اعجاز احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا شیریں کلام ؏ 'حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی' ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد چار بجے حضورانور منبر پر تشریف لائے اور اپنا افتتاحی خطاب فرمایا۔

افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

حضور نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کے بعض بنیادی عقائد کے بارہ میں تفصیلی ذکر فرمایا اس سلسلہ میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے کئی حوالے پیش فرمائے۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات اور ہر وصف میں یکتا ہیں اور نسل آدم میں آپ کی کوئی نظیر نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص چھوٹے سے چھوٹا رتبہ اور درجہ بھی حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ حضورؐ کی کامل اتباع نہ کر رہا ہو۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ وجود ہیں جو آپؐ کے عکسِ کامل اور روحانی فرزند ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام، تقریر اور تحریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت ہے جو ہمیں کسی اور کے دل میں نظر نہیں آتی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اُس عظیم الشان ہستیؐ کے عشق میں ہمیں معمور کر دیا ہے۔ حضور کے اس معرکۃ الآراء خطاب کا ملخص حضور ہی کے الفاظ میں ہدیہ قارئین ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

دینِ اسلام تعلیم اور ہدایت اور ایک لائحہ عمل ہے

''دینِ اسلام ایک تعلیم بھی ہے اور ایک ہدایت بھی اور ایک لائحہ عمل انسانی زندگی کے لئے بھی ہے۔ اور ایک عشق کا جذبہ اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ہے۔ ہم جو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ہمارے سامنے جماعت احمدیہ کے عقائد جنہیں ہم اسلام کی تعلیم اور ہدایت سمجھتے ہیں، وہ آتے رہنے چاہئیں۔ یہ ہدایت قرآن کریم میں ہے۔ اِس قرآن کی تفسیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشکلوں میں کی ہے۔ ایک اپنے ارشادات میں اور ایک اپنے عمل سے۔ ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد بہت سی بدعات دینِ اسلام میں داخل ہوگئیں۔ ایک علاقے کی بدعتیں ہیں اور ایک بین الاقوامی بدعتیں ہیں۔ علاقے علاقے کی بدعتوں کے دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن پیار کرنے والوں کو بھیجا جن کے متعلق کہا گیا تھا۔ ''عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ'' اس ارشادِ نبوی کے جو آپ کا ارشاد ہے، بہت سے معانی ہیں اس میں۔ ایک معنی اس کے یہ بھی ہیں جس کی طرف ہمیں توجہ دلائی گئی کہ جس طرح بنی اسرائیل کے انبیاء حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح امتِ موسویہ کی طرف بحیثیت امت موسویہ نہیں آتے تھے بلکہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ بعض دفعہ سینکڑوں ہوتے تھے۔ وہ سارے کے سارے کُل امتِ موسویہ کو تو مخاطب نہیں کرتے تھے۔ اُن کے دائرے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیئے تھے۔ وہ اپنے اپنے دائرہ میں بنی اسرائیل کی اصلاح میں کوشاں رہتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے حقیقی توحید پر قائم رہنے والے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتباع، اپنے اپنے دائرہِ استعداد میں، کرنے والے اپنے اپنے خطّہ میں اسلام کی خدمت کر رہے تھے مثلاً ہندوستان میں جو ہمارے بزرگ گزرے ہیں (اللہ تعالیٰ اُن پر بڑی رحمتیں نازل کرے۔) اُن کا مشن ساری دُنیا کی طرف نہیں تھا۔ یعنی اُن میں سے کسی نے یہ کوشش نہیں کی (اور تاریخ اس پر گواہ ہے کہ) افریقہ میں جا کے اسلام میں جو بدعتیں پیدا ہوگئیں، اُن کو دور کریں یا یورپ میں جا کر وہ تبلیغ کریں۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ، مدفون ہیں لاہور میں، انہوں نے اپنے اس علاقے کو سنبھالا اور ہزارہا غیر مسلموں کو اُن کی برکات اور فیوض سے جو اُنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی تھیں یہ توفیق ملی کہ وہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ تو جو کیفیت انبیائے بنی اسرائیل کی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد وہی کیفیت تھی صلحاء امت کی مگر وہ نبی نہیں تھے لیکن اللہ کا مکالمہ مخاطبہ

ہوتا تھا اُن سے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضِ رُوحانی سے حصہ لینے والے عاشق خدا کے بھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اور دینِ اسلام کے بھی اور قرآن کریم کے بھی۔ وہ انبیائے بنی اسرائیل کی طرح اپنے اپنے خطّہ میں دینِ اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے تھے۔

آنحضرت ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات جو ہے وہ بڑی عظیم ہے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس عظیم ہستی سے جو تعارف کرایا ہے، اُس کے نتیجہ میں ہمارے سینے اور ہماری رُوح محمدؐ کے عشق سے معمور ہو گئی ہے۔ ہمیں کہا گیا ہے۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ جہاں تک رسالت اور تبلیغِ رسالت کا تعلق ہے سارے رسول برابر تھے یعنی جو خدا نے اُن کو آگے پہنچانے کا کہا، وہ آگے پہنچایا اُنہوں نے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل شریعت لانے والے نبی جن کی طرف شریعت آئی، جو اُن کا فرض تھا۔ وہ انہوں نے ادا کیا احسن رنگ میں۔ اپنی اپنی امت تک خدا کی وحی کو پہنچایا۔......

جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں تو وہ تو ''ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلے'' یعنی کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ کہتے ہیں ایک لاکھ بیس ہزار یا چوبیس ہزار انبیاء آئے۔ ان ایک کے علاوہ جتنے انبیاء تھے رسالت کے لحاظ سے۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ہم اُن پر درود بھیجتے ہیں۔ ہمارے دل میں اُن کی قدر ہے۔ خدا کا پیار حاصل کیا اُنہوں نے ہمارے دل میں بھی خدا تعالیٰ نے اُن کا پیار پیدا کیا۔ لیکن جتنے بھی ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل میں نبی پیدا ہوئے، انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے روحانی فیوض کے نتیجہ میں اور اُن کی کامل اتباع کی وجہ سے نبوت حاصل نہیں کی۔ لیکن یہ ایک شخص ہے۔ یکتا و یگانہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ یہ اعلان کیا گیا کہ نبوت کا مقام تو علیحدہ رہا، کوئی روحانی درجہ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، کوئی شخص حاصل نہیں کر سکتا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہر رُوحانی درجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتبّاع کے نتیجہ میں حاصل کیا جائے گا۔ یہ مَیں آپ کو اپنا عقیدہ بتا رہا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا۔ اچھی طرح یاد رکھیں۔ اس لئے ہم یہ بات ماننے پر مجبور ہیں کہ اگر نبی کے یہ معنے ہیں جو ایک لاکھ بیس یا چوبیس ہزار انبیاء کی زندگی میں ہمیں نظر آئے کہ نبی متبوع سے اُنہوں نے نبوت حاصل کرنے کے لئے یا روحانی فیوض حاصل کرنے کے لئے کچھ نہیں پایا۔ یہ معنے ہیں اگر نبی کے اور یہی معنے ہیں نبی کے جیسا کہ ابھی مَیں بتاؤں گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی معنے کئے ہیں۔ اور اگر یہ درست ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کوئی شخص

چھوٹے سے چھوٹا روحانی رُتبہ اور درجہ بھی حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ کامل اتباع اپنی استعداد کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ کر رہا ہو۔ تو پھر ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نبی کی مذکورہ تعریف کی رو سے کوئی نبی نہیں۔......

ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان اور رفعت اور بلندی اور قُرب الٰہی کی پوری اور حقیقی معرفت رکھتا ہے اور اس کے دل میں ایک ایسی محبت پیدا ہوتی ہے آپ کے لئے کہ کسی اور کے دل میں ویسی پیدا نہیں ہوسکتی اور کامل اِتباع کرتا ہے اور ہمیں خدا تعالیٰ کے ذکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود میں محو رکھتا ہے۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہر وہ رُوحانی فیض حاصل کرسکتا ہے جو پہلے انبیاء نے براہ راست خدا تعالیٰ سے حاصل کیا۔ یعنی بالفاظ دیگر جو کامل طور پر اور سچے معنے میں اُمتّی بن جاتا ہے اور اپنا وجود محمدؐ کے وجود میں کھو دیتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)، اس کے لئے مکالمہ مخاطبہ کے دروازے کھلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوتا ہے۔......

پس ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کی شان یہ تقاضا کرتی تھی کہ وہ تمام فیوضِ رُوحانی اور مدارجِ روحانی جو پہلے انبیاء کو مختلف امتوں میں ملے، وہ آپؐ کی امت کو آپؐ کی اتباع اور پیروی کے نتیجہ میں ملیں۔ اس لئے امت محمدیہ میں خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہا ہے۔ آج بھی کھلا ہے اور قیامت تک کھلا رہے گا۔......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتی نبی ہیں

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امتی نبی مانتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین رکھتے ہیں اس لئے کہ جب ہم آپ کا کلام دیکھتے ہیں تو آپ کے کلام، تقریر اور تحریر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنی محبت پاتے ہیں کہ امت محمدیہ کے کسی اور دل میں وہ محبت نظر نہیں آ رہی۔ اور جو خدا تعالیٰ نے محمدؐ کے طفیل آپ کو عطا کیا (گھر سے تو کچھ نہ لائے) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو پایا، وہ اس سے زیادہ ہے جو ان سارے بزرگ اولیاء امت نے پایا جو تیرہ سو سال کے زمانہ میں گزر چکے ہیں۔ یہ ایک کیسا روحانی فرزند پیدا ہوگیا امت محمدیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ جس کے دل کی کیفیت اپنے نبی متبوع کے دل کی لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ کی سی کیفیت تھی۔ جس کا دل اُس انسان کے لئے بھی دُکھی ہوا جو آسٹریلیا میں رہنے والا ہے۔ اُس کے لئے بھی دُکھی ہوا جو امریکہ میں اور کینیڈا میں اور ساؤتھ امریکہ میں رہنے

والا ہے اور سب کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اُس نے خدا سے مانگا اور خدا نے اُسے دیا۔ اس لئے نہیں دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کو کھڑا کرنا تھا۔ اس لئے دیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت (جسے دُنیا بھول چکی تھی) سے دوبارہ دنیا کو روشناس کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس کامل ہیں

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ مبعوث ہوئے۔ ساری دُنیا کو آپ نے مخاطب کیا۔ آپؐ کے یہ رُوحانی فرزند جو ہیں، انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو کچھ اس طرح پکڑا کہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کہ ایک ایسا غلام آپؐ کا پیدا ہو جو آپ کی طرح ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اپنی کمر کسے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چُن لیا۔ یہ ہے ہمارا عقیدہ۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ امتی نبی ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس کامل ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ پہلے بزرگ گزرے وہ بھی عکس تھے مگر عکسِ کامل نہیں تھے جیسا کہ اُن کی زندگیوں کی تاریخ ہمیں بتا رہی ہے۔ جو شخص اپنی کوشش اور سعی اور جدو جہد اور عشق کی مستی میں ایک خطّہ ارض میں چکر لگا رہا ہے، وہ اس کے ساتھ کیسے مل جائے گا جس کی ساری دنیا میں آواز گونج رہی ہے۔ پس آپ اُمّتی نبی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ آپؐ کے رُوحانی فرزند تھے۔ محبوب تھے آپؐ کے۔ اُمّت مسلمہ جس میں کروڑوں خدا رسیدہ اولیاء پیدا ہوئے اور بڑے پایہ کے پیدا ہوئے، اپنے اپنے رنگ میں۔ اُن سب میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ صرف ایک پہ پڑی اور اس کے متعلق فرمایا کہ جب اُسے ملو میرا اسلام اسے پہنچا دو۔

تیسرا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ امتِ محمدیہ میں امتی نبی صرف ایک ہوگا۔ جو آنا تھا وہ آ گیا۔...... پہلے بزرگوں کو دیکھو۔ امتِ مسلمہ میں جو مجدد پیدا ہوئے تھے، ان پر بھی جب سو سال گزر گیا اُن کا زمانہ ختم ہو گیا۔ پھر نئے آنے والوں نے نئے سرے سے شروع کر دیا کام۔ تسلسل ختم ہو گیا۔ اُن کا کام بھی ختم ہو گیا۔ اُن کی افادیت بھی ختم ہو گئی۔ اُن کے اثرات بھی ختم ہو گئے۔ وہ ایک خاص زمانے کے لئے ایک خاص خطہ ارض کے لئے تھے۔ جس کے سپرد خدا یہ کام کرے کہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرو اور اُسے یہ کہے کہ تیری جماعت کو زندگی صرف سو سال کی دوں گا۔ کام تیرے سپرد تین سو سال کا ہے اور زندگی ایک سو سال کی۔ خدا تعالیٰ تو یہ نہیں کہہ سکتا کیونکہ کوئی نقص اس کی طرف منسوب نہیں ہوسکتا۔ اس لئے حقیقت یہ ہے کہ یہ اُمّتی نبی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں کچھ اُس طرح تڑپا کہ خدا نے ایک ہزار سال کے لئے اُسے اُمتی نبی اور مجدد الف آخر بنا دیا۔......

''حقیقۃ الوحی'' میں آپ فرماتے ہیں:

''غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور اُمور غیبیہ میں اس امّت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمّت میں سے گزر چکے ہیں۔ اُن کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے مَیں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صُلَحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔'' (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶۔۴۰۷)

ایسا شخص کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق جو نبی نہیں، اُمّتی نبی ہے۔ یہ یاد رکھیں۔ آپ نے کہا ہے کہ مجھے کبھی خالی نبی نہ کہا کرو۔ امتی نبی کہا کرو جیسا کہ میں نے ابھی بتایا نبی کے معنی امتی نبی کے معنی سے بالکل مختلف ہیں۔ اگر ہم نبی کہیں تو نعوذ باللہ یہ کہہ رہے ہوں گے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام روحانی مدارج بغیر اتباعِ وحی قُرآنی کے حاصل کئے۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ آپ تو بدعات کو مٹا کر خالص اسلام قائم کرنے کے لئے، ان راہوں کو روشن کرنے کے لئے آئے تھے جن راہوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش ہمیں نظر آتے ہیں۔

مجدد، امام، مسیح، خلیفہ یہ لفظ ہم استعمال کرتے ہیں۔ ان کے متعلق ہر ایک کا ذکر کر کے آپ نے فرمایا ہے کہ میں آخری ہوں۔ چنانچہ ''لیکچر لاہور'' میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''تب سخت لڑائی کے بعد جو ایک رُوحانی لڑائی ہے، خدا کے مسیح کو فتح ہوگی اور شیطانی قوتیں ہلاک ہو جائیں گی اور ایک مدت تک خدا کا جلال اور عظمت اور پاکیزگی اور توحید زمین پر پھیلتی جائے گی اور وہ مدت پورا ہزار برس ہے جو ساتواں دن کہلاتا ہے۔ بعد اس کے دُنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو وہ مسیح میں ہوں۔'' (لیکچر لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۷۹)

''لیکچرلدھیانہ'' میں آپ فرماتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہی فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے (اس آخری زمانہ میں) کھڑا کیا ہے۔'' (لیکچرلدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ ۲۷۹)

حضرت مسیح موعودؑ غلبہ اسلام کے لئے آئے

......ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بات، ہر وصف میں یکتا ہیں۔ کوئی نظیر آپؐ کا نہیں ملتا اس آدم کی نسل میں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ آپ یکتا ہیں ہر صفت میں۔ اس صفت میں بھی یکتا ہیں کہ جو رُوحانی فیوض آپؐ کی اتباع کے نتیجہ میں نوع انسانی کو مل سکتے ہیں اور ملے۔ مل رہے ہیں اور آئندہ ملتے رہیں گے وہ اُن رُوحانی فیوض سے کہیں زیادہ ہیں اپنی وسعتوں کے لحاظ سے بھی، اپنی رفعتوں کے لحاظ سے بھی اور اپنی شان کے لحاظ سے بھی جو پہلے شرعی انبیاء کی امتوں کو ملے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کے معنی ہیں براہ راست موہبتِ باری تعالیٰ کے نتیجہ میں نبوت مل گئی۔ .... ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص اپنی استعداد کے دائرہ میں جتنا جتنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا ہے اُتنا اُتنا اُسے مل جاتا ہے۔ اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ پہلوں نے اپنی استعداد کے مطابق پایا لیکن اس کثرت سے نہیں پایا مکالمہ مخاطبہ کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ نبی کا مقام پاتے۔ نہ وہ زمانہ ایسا تھا۔ زمانہ کی ضرورت بھی یہ مطالبہ نہیں کر رہی تھی کہ وہ مہم جس کے نتیجہ میں اسلام نے ساری دُنیا میں پھیلنا تھا، اُس کا اجراء کر دیا جاتا، اعلان کر دیا جاتا کہ شروع ہو گئی ہے۔ پہلے کسی زمانہ میں ایسے حالات نہیں پیدا ہوئے۔ لیکن ایک طرف حضرت مسیح موعود، مہدی معہود علیہ السلام کی پیدائش کے ایّام۔ دوسری طرف دُنیا نے ترقیات کر کے سارے نوع انسانی کو ایک خاندان بنانے کے لئے سامان پیدا کر دیئے۔ ریڈیو ہے۔ ٹیلی ویژن ہے۔ کتب کی اشاعت ہے۔ ہوائی جہاز ہیں۔ اُس سے بھی زیادہ تیز چیزیں اب بنانی شروع کر دیں۔ اب خود ہوائی جہاز ہماری آواز کی جو رفتار ہے اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اُڑنے لگ گئے ہیں۔ چند گھنٹوں میں ہزاروں میل کا سفر کر کے پہنچا دیتے ہیں ہماری کتابیں دوسرے ملکوں میں۔

تو امت واحدہ بننے کے سامان پیدا ہوئے۔ امّت واحدہ بنانے کا سامان پیدا کر دیا۔ وہ پیارا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب، آپؐ کا خادم۔ بقول خود مہدی کے آپ کا نالائق مزدور جو مرضی کہہ لو۔ لیکن وہ محمدؐ کا ہے۔ اور محمدؐ سے جدا نہیں ہے۔

مَیں نے آپ کو بتایا ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس غرض سے غلبہ اسلام کے لئے آئے۔ آپ نے سوچا کہ ہمارے اس عقیدہ نے ہر احمدی کے کندھوں پر کیا ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ اپنے قول اور فعل سے دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔''

اس کے بعد حضور کی اقتداء میں تمام حاضرین نے روح پرور آواز میں آٹھ بار لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وِرد کیا اور پھر حضور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر تشریف لے گئے۔ ﴿۶۱﴾

اجلاس دوم

حضور انور کے خطاب کے بعد کھیلیں ہوئیں اور پھر مغرب وعشاء کی نمازیں با جماعت ادا کی گئی۔ طعام کے بعد رات ساڑھے سات بجے اجلاس دوم شروع ہوا اس اجلاس کے صدر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب رکن خصوصی مجلس مرکزیہ تھے۔ صاحب صدر اور دیگر حاضرین ومقررین سٹیج کے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اور مقرر بھی بیٹھ کر تقریر کرتے تھے۔ تلاوت قرآن کریم سے اس اجلاس کا آغاز ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ عاشق حسین صاحب نے کی۔ بعد ازاں حیدرآباد کے مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور نے نہایت پُراثر انداز میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ع ''اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے'' ترنم سے سنایا۔ ﴿۶۲﴾

درس قرآن کریم

نظم کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے قرآن مجید کا پُر معارف درس دیا۔

درس کے آغاز میں آپ نے سورۂ مائدہ کی حسب ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ○

اور پھر فرمایا:

''حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیغمبر! جو کچھ بھی تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے وہ سب لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو اپنی رسالت کے مقصد کو پورا کرنے والا نہیں ہوگا۔ اپنی رسالت کے مقصد میں

ناکام ہو جائے گا۔ اللہ لوگوں سے تجھے بچانے کی ذمہ داری لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

اس آیتِ کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے جو انداز اختیار فرمایا گیا ہے۔ یہ دراصل ساری قوم کو سُنانے والی بات ہے۔ بعض دفعہ اپنے پیاروں کو مخاطب کر کے بظاہر ایک سخت لہجہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اور مراد یہ ہوتی ہے کہ دوسرے سن لیں اور ان کو کان ہوں کہ اگر ہم اس پیارے کے ساتھ بھی اس معاملے میں یہ سلوک کریں گے یا کرتے ہیں تو پھر تم جو ادنیٰ درجہ کے اور دوسرے لوگ ہو کیسے اس فرض کی ادائیگی سے بچ سکتے ہو۔ مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جب تبلیغ فرض کی گئی اور اس حد تک فرض کی گئی کہ فرمایا کہ اس سے ادنیٰ کوتاہی کے نتیجے میں ہم یہ سمجھیں گے کہ تم رسالت کے مقصد میں ناکام ہو گئے ہو۔ تو کیا نعوذ باللہ من ذالک۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ایک دُور کا بھی احتمال ہوسکتا تھا کہ آپؐ کوتاہی کرتے۔ ہرگز نہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر جو چیز فرض کی جارہی ہے۔ آپ کے ماننے والوں کو سنایا جارہا ہے کہ اگر اس رسول سے وابستہ ہو تو اس مقصد میں تمہیں اس رسول کی پیروی کرنی پڑے گی اور اس کی پوری پوری مدد کرنی پڑے گی۔ ورنہ یہ عجیب بات بن جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اکیلے کو ساری دنیا میں تبلیغ کرنے کا حکم ہو اور ماننے والے آزاد ہوں کہ تم بے شک بیٹھے رہو۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو بالکل سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ دُور کا بھی اس بات کا امکان نہیں۔ چنانچہ دوسری جگہ تمام امت محمدیہ کو بھی اس حکم میں شامل فرمالیا گیا۔ صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پیش نظر نہیں اور بہت سی آیات ہیں جہاں تبلیغ کا عام حکم ہے۔ کہیں تحریص کے رنگ میں۔ کہیں امر کے طور پر۔ چنانچہ جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح عبادت فرض ہے

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا (حم السجدہ آیت:۳۴)

دُنیا میں بہت سی پیاری باتیں کرنے والے ہوتے ہیں مگر ان سے زیادہ حسین بات کون کرسکتا ہے جو اپنے رب کی طرف بلاتے ہیں۔ چنانچہ اور بہت سے مقامات پر بھی مومنوں کو واضح طور پر بھی تبلیغ کا حکم دیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (النحل آیت:۱۲۶)

حضرت مصلح موعود نے اس کی تشریح میں اسی امر کے پہلو پر زور دیا اور فرمایا کہ اُدْعُ میں ہر مومن مخاطب ہے اور ہر ایک کو حکم ہے۔ یہ فرض کفایہ نہیں ہے کہ جس سے بچ کر کچھ لوگ یہ سمجھیں کہ باقی

نیکیوں میں ہم حصہ لے رہے ہیں۔ نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ چندے دے رہے۔ تبلیغ نہ بھی کریں تو کیا فرق پڑتا ہے بلکہ ہر مومن اس میں مخاطب ہے اور ہر ایک پر تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح عبادت فرض کی گئی ہے۔ اور اس لئے بھی فرض ہے کہ تبلیغ تو جہاد کا اوّل حصہ ہے۔ ظاہری جہاد کی تو کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے لیکن مومن تو کسی وقت بھی جہاد سے فارغ نہیں ہوتا۔ اور قرآن کریم مسلسل مومن کو جہاد کی تعلیم دے رہا ہے تو وہ وقت جو امن کے وقت میں بظاہر، وہ وقت جب تلوار نہیں اُٹھ رہی ہوتی اس وقت مومن کا جہاد، ہی تبلیغ ہے۔

پس تبلیغ کے فریضے سے کسی وقت بھی کسی کا غافل رہنا جائز نہیں ہے۔ اگر ویسے کوئی انسان فرض چھوڑ دے بظاہر وہ سمجھتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں پہنچتا۔ لیکن اَمر واقعہ یہ ہے کہ فرائض کوئی ایسی چیز نہیں جن کے چھوڑنے یا نہ چھوڑنے سے نقصان کوئی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ احمدی جو تبلیغ کرتے ہیں اور وہ احمدی جو تبلیغ نہیں کرتے ان دونوں کے حالات پر اگر آپ غور کریں۔ ان کی اولادوں کے مستقبل اور ان کے حالات پر غور کریں، ان کے اقتصادی اور دوسرے حالات پر غور کریں تو آپ یہ محسوس کریں گے کہ زمین وآسمان کا فرق ہے اس احمدی میں جو تبلیغ کرتا ہے اور اس میں جو تبلیغ نہیں کرتا۔ بے انتہاء برکتیں وابستہ ہیں اس کے ساتھ۔ اور فرض چیز سمجھی کی جاتی ہے جب اس کے نتیجے میں کوئی ایسی چیزیں حاصل ہوتی ہوں جن کے فقدان سے انسان نامکمل ہو جائے۔

پس تبلیغ اسی طرح فرض ہے جس طرح عبادت فرض ہے۔ جس طرح روزے فرض ہیں۔ جس طرح حج فرض ہے۔ اور اس سے کوئی مفر نہیں ہے۔ اس سے بچ کے کوئی انسان کامل مومن نہیں بن سکتا۔ یہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی زندگی اور آپ کے اعمال سے سو فیصد ثابت ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے رفقاء کی زندگی اور ان کے اسوۂ حسنہ سے یہ چیز اس طرح روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ اس میں کوئی بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

تبلیغ کے نتیجہ میں ابتلا

اب مَیں اس آیت کے دوسرے حصے کی طرف آتا ہوں۔ اور قرآن کریم پر غور کرنے سے یہ عجیب پُر لطف بات معلوم ہوتی ہے کہ جہاں بھی تبلیغ کا مضمون بیان ہوا ہے وہاں یہ دوسرا پہلو بھی ساتھ ہی بیان فرما دیا۔ (تبلیغ) فرض کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ معاً یہ فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) خدا تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ درمیانی حالت کا بظاہر ذکر موجود نہیں۔ لیکن ’’بچانے‘‘ سے پتہ چلا کہ ایک طوفان برپا ہونے والا ہے۔ تبلیغ کے نتیجہ میں اور جہاں بھی

آپ تبلیغ کا مضمون پائیں گے اس طوفان کا ذکر بھی آپ پائیں گے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اور یہ حکیم کا کام ہے کہ جب کسی چیز کا حکم دے تو اُس سے پیدا ہونے والے عواقب سے بھی باخبر کر دے۔ تبلیغ کے نتیجے میں امن پھیلنا چاہئیے۔ تبلیغ کے نتیجے میں محبت بڑھنی چاہئیے۔ یہ مقصد ہے لیکن ہوتا کیا ہے؟ خدا متنبہ کر رہا ہے کہ اس میدان میں بھولے پن میں یونہی نہ چھلانگ مار دینا۔ اس کے نتیجہ میں تم پہ سختیاں ہوں گی۔ بڑی بڑی آزمائشیں پڑیں گی۔ بہت بڑے بڑے ابتلاؤں میں ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ بتا رہا ہے کہ زندگی کے خطرے درپیش ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اتنے خوفناک خطرے ہیں کہ انسان کے بس میں نہیں ہے آپؐ کو بچانا۔ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ سے ایک یہ بھی مفہوم نکلتا ہے کہ خطرہ اتنا عظیم ہے کہ خدا کے سوا کوئی تجھے بچا نہیں سکے گا۔ اللہ ہی ہے جس کی طرف تجھے جھکنا پڑے گا۔

شدید خطرات میں خدا کے سوا کوئی بچا نہیں سکتا

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مبلغ کی زندگی میں اپنے اپنے چھوٹے پیمانے پر ویسے ہی حالات ہوتے ہیں اور ساتھ یہ بھی پیغام اس کو ملتا ہے کہ جب خدا کی خاطر تم مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہو۔ (اس وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کو مختلف رنگ میں پڑھیں تو یہ یہ چیزیں سامنے آئیں گی۔ مَیں وہ بیان کرنا چاہتا ہوں) اور خدا کی خاطر تم خطرات مول لو گے تو وہ ایسے شدید خطرات ہوں گے کہ خدا کے سوا کوئی تمہیں بچا نہیں سکے گا۔ چنانچہ جماعت کی زندگی میں جتنے بھی ابتلاء آئے ہیں (آپ اپنی تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھ لیجئے) وہ سارے کے سارے ایسے ابتلاء تھے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے ممکن ہی نہیں تھا کہ یہ جماعت بچ کے نکل جاتی۔ کسی کمپیوٹر میں آپ جماعت کے حالات اور مخالفتوں کے حالات ڈال کر دیکھ لیں۔ (جو انسان آج کل کمپیوٹر بناتے ہیں ان کو FACTS سے FEED کرتے ہیں۔) تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ تم ہلاک ہونے والے ہو۔ کبھی بچ نہیں سکتے اور ہر دفعہ جب بھی خدا کا کوئی پیغمبر آتا ہے۔ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جو ابتلاء ہوتے ہیں وہ ایسے ہی شدید ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جا کر آپ واپس مڑ کر اپنے تصور کو لے جائیے جو حالات نظر آتے ہیں۔ ان کے غالب آنے کا تو کیا سوال ان کی بقا کی راہ میں ہر روز ہر شب حائل تھے۔ جتنا وقت گزرتا جاتا تھا اتنا ہی ان کا زندہ رہنا اور بچنا ناممکن ہوتا چلا جاتا تھا۔ شدید سے شدید تر دشمنیاں اور شدید سے شدید تر مصائب ان کے سامنے آتے تھے۔ لیکن وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا جو ازلی ابدی اصول ہے وہ وہاں بھی پورا ہوتا نظر آیا۔ پس مبلّغ کو خدا تعالیٰ یہ بتا رہا ہے کہ تم تو بہرحال

امن اور محبت سے تبلیغ کرو گے لیکن اس کے نتیجے میں مشکلات ضرور پیدا ہوں گی اور شدید پیدا ہوں گی۔ اور خدا وعدہ کرتا ہے کہ مَیں بچاؤں گا کیونکہ خدا کے سوا تمہیں کوئی بچا نہیں سکے گا۔

تبلیغ کے ساتھ دعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے

دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ مومن کے لئے پیغام کہ جب خدا وعدہ کرتا ہے تو اس وقت خدا ہی کی طرف جھکنا۔ دُنیا کی طرف نہ جانا کیونکہ تمہارے لئے مفر اور کوئی نہیں۔ بچنے کی اور کوئی جگہ نہیں۔ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اللہ کے سوا۔ پس اس وقت تمہارے بچنے کا طریق دعائیں ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ دعا کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک مبلغ مبلغ بن ہی نہیں سکتا جب تک بار بار اپنے رب کی طرف اس کی توجہ پیدا نہ ہو اور اپنے رب سے مدد نہ چاہے۔ اور مشکلات اس تعلق میں مدد دیتی ہیں۔ وہ مبلغ جس کا راستہ آسان ہو، اس کو دعا کی طرف ایسی توجہ پیدا نہیں ہوتی جتنی ایسے مبلغ کو ہوتی ہے جس کو بار بار مصائب تنگ کرتے ہیں۔ دکھ پہنچتے ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ وہ محبت اور پیار میں ان کو پیغام پہنچاتا ہے۔ وہ دشمنیاں جھولی میں بھر کر گالیوں اور پتھروں کی صورت میں اس پر برساتے ہیں۔ اس وقت خدا یاد آتا ہے اور جتنا خدا یاد آتا ہے اتنا ہی تبلیغ میں طاقت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ تبلیغ کے اندر غیر معمولی عظمت آجاتی ہے۔ ورنہ خالی انسانی باتوں سے تبلیغ کامیاب نہیں ہوا کرتی۔ اس میں یعنی مصیبتوں میں جو مومن کو تبلیغ کے نتیجہ میں دیکھنی پڑتی ہیں۔ حکمت یہ ہے کہ حقیقت میں مومن دنیا کی تقدیر بدل سکتا ہی نہیں۔ بالکل ایک کمزور چیز ہے۔ اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور دنیا اتنی سخت اور ظالم ہو چکی ہوتی ہے کہ ان کے دلوں پر بھی اس کا بس نہیں ہوتا نہ ان کے دماغوں پر بس ہوتا ہے۔ بس کس کا ہوتا ہے؟ خدا تعالیٰ کا۔ اور مومن کے دل کی آہیں ہیں جو خدا تعالیٰ کے رحم کو کھینچتی ہیں اس وقت اور وہ اس کی خاطر مدد کو آتا ہے اور دنیا کی تقدیر بدلا کرتا ہے۔ اور یہ آہیں اس دشمنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر یہ دشمنی کا PHENOMENON نہ ہو اور تبلیغ کا رستہ آسان ہو جائے تو انبیاء کی موومنٹس (MOVEMENTS) از خود اپنی موت مر جائیں۔ یہ دشمنیاں ہی ہیں جو تعلق باللہ کو قائم رکھتی ہیں اور مومن کو ایسی چکی میں سے گذارتی ہیں جس سے ان کی زندگی میں فنا کی بجائے بقا پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشگی پا لیتے ہیں۔ ان موتوں سے جو وہ روز دیکھتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ جب بچانا خدا نے ہے اور تمہیں یہ بھی اختیار نہیں کہ تبلیغ چھوڑ کے بچ جاؤ۔ تو پھر لازماً خدا کی طرف متوجہ رہنا اور وہ تمہیں ضرور بچائے گا۔

دُعا اور مشکلات کا مفہوم

پس دُعا اور مشکلات کا مفہوم جو اس (آیت) میں بتایا گیا اس مفہوم کو اور طریق سے اللہ تعالیٰ نے دوسری آیات میں کھول دیا ہے۔ مثلاً جو آیات ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں۔ ان میں آخر پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ (حٰم السجدۃ آیت ۳۵)

تبلیغ کا یہاں بھی حکم دیا۔ ساتھ ہی عداوت کا بھی ذکر کر دیا کہ جب تبلیغ کرو گے تو تمہارے متعلق شدید دشمنیاں پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن دشمنیاں پیدا کرنا تبلیغ کا مقصود نہیں ہے۔ اور تمہاری طرف سے نہیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور ان دونوں باتوں کا جواب آگے دے دیا۔ فرماتا ہے۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ اگر تم ہر برائی کا بدلہ حُسن سے دو گے، ہر ظلم کا بدلہ احسان سے دو گے تو تمہارا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں محبت اور دوستیاں اور پیار کا ماحول قائم ہو اور ان کا مقصد دشمنیاں پیدا کرنا ہے۔ یہ ہم تمہیں بتاتے ہیں، لازماً تم جیتو گے اور دشمنیاں ہار جائیں گی۔ نتیجہ یہ نکلے گا فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ اچانک تم کیا دیکھو گے کہ تمہارے اور ایک ایسا شخص جس کے درمیان بظاہر شدید عداوت پائی جاتی ہے۔ اچانک اس کا دل پھر جائے گا اور وہ بے حد محبت کرنے والے دوست میں تبدیل ہو جائے گا۔ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ کا مطلب فدائی دوست جو اپنی جان چھڑکنے کے لئے تیار ہو۔

صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے

تو مقصد مبلغ کا دشمنیاں پیدا کرنا نہیں ہوتا۔ ہاں دشمنیاں راستے کے کانٹے ضرور بنتی ہیں اور آخری مقصد محبت کی جنت تک ساری دنیا کو پہنچانا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس جنت تک ضرور پہنچو گے لیکن ایک شرط ہے۔ وہ شرط کیا ہے؟ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ (حٰم السجدۃ آیت: ۳۶) اس راہ میں صبر کرنا پڑتا ہے۔ اور صبر بھی اسی لئے کہ صبر کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی طرف انسان جھکتا ہے۔ صبر ایسی کیفیت کا نام ہے۔ (ایک پہلو صبر کا یہ ہے) کہ انسان اپنے آپ کو ایسا بے بس دیکھے کہ اپنی طرف سے کچھ نہ کر سکے۔ وہ بے بسی جو غم پیدا کرتی ہے اس کا نام صبر ہے اور ایسا دکھ جس سے چارہ کوئی نہیں۔ مومن اس وقت اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور صبر کی طاقت سے اس کی دعاؤں کو رفعت ملتی ہے۔ اگر صبر نہ ہو تو دُعاؤں میں کوئی طاقت نہیں۔ جو مثلاً گالیاں دینے لگے، جو دل کی بھڑاس وہاں نکال لے گا وہ کیا چیز ہو گی جو رات کو وہ خدا کے حضور سجدوں میں نکالے گا۔ دن کے رُکے ہوئے آنسو ہوتے ہیں جو رات کو آنکھوں سے برسا کرتے ہیں۔ پس صبر کے نتیجے میں ہی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی دراصل اور رنگ

میں وہی مضمون بیان فرمایا جو وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تجھے بچائے گا۔
بڑا وسیع مضمون ہے۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔ مَیں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ تمام انصار کو ہم مجلس عاملہ مرکزیہ جو ہر وقت یاد دلاتی رہتی ہے تو یونہی کوئی نئی بات نہیں بنی ہوئی۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ قرآن کریم نے اس کے خطرات سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ اس کے عواقب سے بچنے کا بھی وعدہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تم ہمارے زیادہ قریب ہو۔ ہم تمہیں بچائیں گے۔ ایک نئی زندگی جو ہم سے تم پاؤ گے اس کا لطف ہی اور ہے۔ اس لئے انصار پر زور دیا جاتا ہے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ تمام انصار انشاء اللہ اس سال پہلے سے بھی بڑھ کر تبلیغ میں صرف کریں گے۔ اور آخری بات میں یہ عرض کرتا ہوں کہ دعا یہ کریں کہ اے خدا ہمیں موت نہ دینا جب تک ہم تیرے حضور کامیاب مبلغ نہ بن چکے ہوں۔ آمین'' ﴿۶۳﴾

بقیہ کارروائی

حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس درسِ قرآن کے بعد مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے درسِ حدیث دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوش تبلیغ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے تبلیغ کی فضیلت، ثواب اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے جوشِ تبلیغ کا ذکر کیا۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیا۔ مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی اور انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کے واقعات سنائے۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے ''سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ'' پر تقریر کی اور حضور کے جوشِ ایمانی اور تبلیغِ دین کی دلی تڑپ کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

سلائیڈز

اس اجلاس کا آخری پروگرام سلائیڈز دکھانے کا پروگرام تھا جو لگ بھگ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ قائد اصلاح و ارشاد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے خانہ کعبہ، قادیان، تبلیغِ دین اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر مشتمل نہایت خوبصورت سلائیڈز دکھائیں اور رواں تبصرہ بھی کیا۔ سلائیڈز میں زیادہ تعداد قادیان دارالامان کی تھیں جن میں قادیان کے تمام اہم اور قابلِ دید مقامات کی خوبصورت تصویر کشی کی گئی تھی۔ یہ طویل پروگرام انصار نے نہایت دلچسپی اور محویت سے دیکھا۔ رات کے ساڑھے دس بجے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح سے یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ ﴿۶۴﴾

اجلاس شوریٰ

۳۱۔اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ گیارہ بجے قبل دوپہر صدر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں شوریٰ انصار اللہ کا اہم اجلاس منعقد ہوا۔

وَسِعْ مَکَانَکَ کا روح پرور نظارہ

کارروائی کے آغاز سے قبل تمام نمائندگان کو ضلع وار نظام کے تحت بٹھانے کا انتظام کیا گیا۔مقام اجتماع میں رسیوں کے حلقے بنا کر نمائندگان کے لئے جگہ مخصوص کر دی گئی تھی مگر چونکہ نمائندگان گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں تشریف لائے تھے،اس لئے انہیں بہت تھوڑی جگہ میں سمٹ کر بیٹھنا پڑا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے کی۔تلاوت کے بعد انصار نے کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔پھر صدر محترم نے فرمایا کہ نمائندگان کرام کو جگہ کی جو تنگی محسوس ہو رہی ہے، وہ شکوہ کی جگہ نہیں بلکہ شکر کا مقام ہے کہ حضور کی مبارک تحریک پر نمائندگان اتنی بڑی تعداد میں تشریف لائے ہیں کہ وسیع انتظامات کے باوجود جگہ کی تنگی پھر بھی محسوس ہو رہی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جس پر ہم اس کا جتنا بھی شکر کریں، کم ہے۔اس موقع پر صدر محترم نے منتظم صاحب شوریٰ کو ہدایت فرمائی کہ حلقہ شوریٰ کو وسیع کر دیا جائے تا کہ تمام نمائندگان کو آرام سے بیٹھنے کے لئے جگہ مل سکے۔صدر محترم کے ارشاد کی فوراً تعمیل کی گئی۔ ﴿۶۵﴾

انتخاب صدر و نائب صدر صف دوم

ایجنڈا کے مطابق سب سے پہلے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب ہونا تھا۔یہ انتخاب حضور انور کے نامزد نمائندہ کی صدارت میں ہونا تھا لہٰذا صدر محترم نے اعلان فرمایا کہ ایجنڈا کی پہلی شق پر اب قائد صاحب عمومی کارروائی کریں گے۔حضرت صاحبزادہ صاحب سٹیج سے اتر کر حلقہ شوریٰ سے بھی باہر تشریف لے گئے تا کہ انتخاب کی کارروائی ان کی عدم موجودگی میں تکمیل پائے۔قائد عمومی مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب نے نمائندگان کو آگاہ کیا کہ انتخاب کروانے کے لئے حضور انور نے مکرم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اپنا نمائندہ نامزد فرمایا ہے، وہ سٹیج پر تشریف لا کر اجلاس کی صدارت کریں گے اور اگلے تین سال کے لئے صدر اور نائب صدر صف دوم کا انتخاب کروائیں گے۔مکرم محمود احمد صاحب شاہد کے سٹیج پر آنے کے بعد ان کی صدارت میں کارروائی شروع ہوئی۔

مکرم قائد صاحب عمومی نے مجلس شوریٰ کو بتایا کہ دستور اساسی کے مطابق مجالس سے صدر اور

نائب صدر صف دوم کے عہدوں کے لئے جو نام تجویز ہو کر آئے وہ مجالس کو بھجوائے گئے تا کہ نمائندگان اپنی اپنی مجالس کی رائے کے مطابق ووٹ دے سکیں۔ اس کے بعد صدر مجلس کے لئے نام پیش کئے گئے جن پر رائے لی گئی۔ نمائندگان نے بھاری اکثریت سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حق میں سفارش کی۔

نائب صدر صف دوم کے بارہ میں بتایا گیا کہ مجالس کی طرف سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے کے نام تجویز ہو کر آئے تھے لیکن مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی عمر ۴۷ سال سے تجاوز کر چکی ہے اس لئے قواعد انتخاب کے مطابق ان کا نام تجویز نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اب صرف مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف کا نام ہی پیش کیا جاتا ہے۔ تمام نمائندگان نے متفقہ طور پر مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے حق میں رائے دی۔

انتخاب کی کارروائی مکمل ہونے پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ شوریٰ کی سفارشات حضور کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ بعد میں ابھی شوریٰ کا اجلاس جاری ہی تھا کہ دو بجے بعد دوپہر مکرم محمود احمد صاحب نے سٹیج پر تشریف لا کر اعلان کیا کہ حضور انور نے شوریٰ کی سفارشات کو منظور فرما لیا ہے لہٰذا آئندہ تین سال کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نائب صدر صف دوم ہوں گے۔

دستور اساسی میں تبدیلیاں

بعدہٗ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۲ زیر غور آئی جو مجلس انصار اللہ رجوعہ ضلع جھنگ کی طرف سے ان الفاظ میں تھی۔

''دستور اساسی میں بعض سُقم اور تضاد معلوم ہوتے ہیں جن کو دور کرنے کے لئے تجویز ہے کہ مجلس شوریٰ انصار اللہ ماہرین دستور سازی اور اردو دان حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کرے جو دستور اساسی کو از سر نو ترتیب دے کر مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش کرے۔''

اس تجویز پر بحث شروع کرتے ہوئے مجلس رجوعہ کے زعیم مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب نے کہا کہ اس سلسلہ میں پچھلے سال جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی کارگزاری رپورٹ پہلے پیش ہونی چاہئیے۔ چنانچہ صدر محترم کے ارشاد پر مذکورہ کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے بتایا کہ اس کمیٹی کا دائرہ کار دستور اساسی کی صرف ایک شق یعنی قاعدہ نمبر ۱۶۵ پر غور کرنے تک محدود تھا نہ کہ پورے دستور اساسی پر۔ دوران بحث حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا نے یہ رائے دی کہ اس تجویز میں ''ماہر دستور سازی'' اور ''اردو دان'' کے الفاظ موزوں نہیں لہٰذا انہیں حذف کر دیا جائے۔ صدر محترم نے بھی اس سے اتفاق کیا اور ترمیم پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔

ازاں بعد صدر محترم نے اس تجویز اور مجوزہ ترمیم پر نمائندگان کو اظہارِ خیال کا موقع دیا چنانچہ مکرم

شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی، مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب ربوہ، مکرم بشیر الدین کمال صاحب راولپنڈی اور مکرم شیخ عبدالمنان صاحب راولپنڈی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی مجوزہ ترمیم کو منظور کرنے کا مشورہ دیا جس سے نمائندگان نے بھی اتفاق کیا۔ چنانچہ اس کے بعد تجویز کے الفاظ یوں ہو گئے۔

''دستور اساسی پر دوبارہ تفصیلی غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ اگر اس میں کوئی سُقم یا اشکال ہوں تو ان کو دور کیا جا سکے۔''

صدر محترم نے نمائندگان سے یہ مشورہ لیا کہ آیا کمیٹی کی سفارشات دوبارہ شوریٰ میں پیش ہوں یا مجلس عاملہ مرکزیہ کی وساطت سے ہی آخری منظوری کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیش کی جائیں۔ اس سلسلہ میں مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور، مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب حیدر آباد، مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب رجوعہ، مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب گجرات، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب فیصل آباد، مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور اور مکرم خلیق عالم فاروقی صاحب کراچی نے باری باری اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس بات سے اتفاق کیا کہ اس پر غور کرنے کے لئے کمیٹی مقرر ہو مگر اس تجویز کے آخری حصہ پر رائے لینے کے لئے یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا کمیٹی کی سفارشات مجلس عاملہ مرکزیہ کی وساطت سے حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش ہوں یا مجلس شوریٰ کی وساطت سے۔ نمائندگان کی بھاری اکثریت نے اس بات کے حق میں رائے دی کہ کمیٹی کی سفارشات پر مجلس عاملہ مرکزیہ غور کر کے اپنی سفارشات آخری منظوری کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کرے۔ ازاں بعد کمیٹی کی تشکیل کا مرحلہ پیش آیا۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ کی تجویز پر نمائندگان کی بھاری اکثریت کی رائے کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا کہ صدر محترم خود مناسب اور موزوں افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمائیں جو اپنی سفارشات مجلس عاملہ مرکزیہ کو پیش کرے۔ اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد کے بارہ میں فیصلہ صدر محترم کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔ صدر محترم نے فرمایا کہ ناظمین اضلاع اور انفرادی طور پر نمائندگان شوریٰ بھی اس بارہ میں مجھے بذریعہ خطوط ایک ماہ کے اندر اندر مشورہ دیں کہ اُن کے علاقوں کے ایسے کون کون سے انصار ہیں جنہیں اس کمیٹی کا ممبر بننا چاہیئے۔ پھر ایک مناسب حال کمیٹی کا اعلان کر دیا جائے گا۔

زعیم اعلیٰ کا انتخاب: سب کمیٹی نے دستور اساسی کی شق نمبر ۱۶۵ کو اس شکل میں منظور کرنے کی سفارش کی۔

''زعیم اعلیٰ کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا ناظم ضلع یا پریذیڈنٹ یا اُن کے نمائندے کی نگرانی میں ہوگا۔'' اور بقیہ حصہ حسب سابق رہنے دیا جائے۔

دورانِ بحث مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنی آراء پیش کیں۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور، مکرم بشیر الدین کمال صاحب راولپنڈی، مکرم صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب لاہور، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب

پانی پتی لاہور، مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب ربوہ، مکرم میاں محمد افضل صاحب ایران، مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی انگلستان، اور مکرم منور شمیم خالد صاحب قائد عمومی۔ مجلس شوریٰ کی بھاری اکثریت نے اس بات کے خلاف رائے دی کہ قاعدہ نمبر ۱۶۵ میں مجوزہ تبدیلی کا کام بھی نئی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور یہ فیصلہ کیا کہ اس قاعدہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بدل کر منظور کر لیا جائے۔ ''زعیم اعلیٰ کا انتخاب مرکزی نمائندے کی نگرانی میں ہوگا۔''

سالانہ اجتماع اور ربوہ کے انصار: اس کے بعد ایجنڈا کی تجویز نمبر ۳ زیر غور آئی جس کے الفاظ یہ ہیں

''ربوہ کے انصار کو اجتماع کے دوران کھانے میں شامل کرنے سے متعلق مجلس شوریٰ نے گذشتہ سال ایک سب کمیٹی کے سپرد یہ معاملہ غور کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ اس سلسلے میں مکرم صدر صاحب سب کمیٹی اپنی رپورٹ برائے غور پیش کریں گے۔''

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر سب کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سب کمیٹی کے سپرد دو معاملے کئے گئے تھے۔ ایک دستور اساسی کی شق نمبر ۱۶۵ پر غور اور دوسرے اجتماع کے موقع پر ربوہ کے لئے کھانا فراہم کرنے کا مسئلہ۔

اجتماع کے موقع پر ربوہ کے انصار کے لئے کھانے کا انتظام کرنے کے سلسلے میں سب کمیٹی کی سفارش یہ تھی کہ چونکہ ربوہ کے انصار کو اجتماع کے دوران کھانے میں شامل کرنے کے لئے بجٹ میں خاصا اضافہ کرنا ضروری ہے جس کی ابھی گنجائش نہیں ہے اس لئے سر دست ہر سال صدر محترم خود ایسے انصار کا مناسب کوٹہ مقرر کر دیں کہ جن کے لئے گھروں پر جا کر کھانا مشکل ہو۔ ایسے انصار کے لئے کھانا مہیا کر دیا جایا کرے۔

اس تجویز پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنی آراء پیش کیں۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور، مکرم ملک محمد الدین صاحب تر گڑی، مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور، مکرم سید عبد الغفور شاہ صاحب شیخوپورہ، مکرم رانا عطاء اللہ صاحب حیدر آباد، مکرم غلام احمد صاحب چغتائی مظفر گڑھ، مکرم خلیق عالم صاحب فاروقی کراچی، مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب کراچی، مکرم اعجاز احمد صاحب ایاز کا چیلو سندھ، مکرم منیر احمد صاحب سرگودھا، مکرم محمد برہان شاہد صاحب، مکرم میاں محمد افضل صاحب ایران اور مکرم محمد سلیم صاحب ربوہ۔

مکرم خواجہ وجاہت احمد صاحب کراچی اور مکرم غلام احمد صاحب چغتائی مظفر گڑھ کی طرف سے چندہ سالانہ اجتماع کی شرح بڑھانے کے بارہ میں مختلف ترامیم بھی پیش ہوئیں۔

بحث کے دوران صدر محترم نے بعض نہایت اہم امور پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ نمائندگان کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہئے کہ جس تجویز کا اثر بجٹ پر پڑتا ہو، اس پر رائے دیتے وقت انہیں یہ بھی بتانا چاہئے کہ اس طرح بجٹ میں متوقع اخراجات کی رقم کہاں سے مہیا کی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر مجالس اپنا بجٹ تیار کرتے

وقت انصار کی آمد کی صحیح تشخیص کیا کریں تو ہماری بہت سی مشکلات حل ہوسکتی ہیں اور ہماری آمد میں نمایاں اضافہ ہوسکتا ہے۔ووٹنگ پر نمائندگان کی بھاری اکثریت نے سب کمیٹی کی سفارش کو منظور کرنے کے حق میں رائے دی۔

موجودہ مہنگائی اور بجٹ کی بعض مدّات: ایجنڈا کی چوتھی شق قیادت مال سے متعلق تھی جس کے الفاظ یہ تھے

''موجودہ مہنگائی کی وجہ سے تجویز ہے کہ

(ا) چندہ سالانہ اجتماع ڈیڑھ فیصد سے بڑھا کر دو فیصد کر دیا جائے۔

(ب) چندہ اشاعت لٹریچر ایک روپیہ سے بڑھا کر دو روپے سالانہ کر دیا جائے۔

(ج) حصہ مجلس مقامی اٹھائیس فیصد سے بڑھا کر تیس فیصد کر دیا جائے''

مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کی پیش کردہ اس تجویز پر مکرم عبدالرشید غنی صاحب قائد مال مرکزیہ، مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب ربوہ، مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب لاہور، مکرم منیر احمد صاحب سرگودھا، مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سیالکوٹ اور مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور نے اپنی اپنی آراء پیش کیں۔آخر میں صدر محترم نے فرمایا میرے نزدیک اس تجویز کی تینوں شقیں رد کر دینی چاہئیں کیونکہ اصل خرابی بجٹ کی صحیح تشخیص نہ کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔اگر مجالس اپنے بجٹ صحیح تشخیص کریں اور پھر اس کے مطابق وصولی بھی ہو تو کسی بھی چندہ کی شرح کو بڑھانے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ بعدۂ جب نمائندگان سے رائے لی گئی تو بھاری اکثریت نے صدر محترم کی رائے سے اتفاق ظاہر کیا اور اس طرح یہ تجویز مسترد ہوگئی۔

بجٹ انصاراللہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء: ایجنڈا کی آخری شق۔بجٹ آمد و خرچ مجلس انصاراللہ مرکزیہ بابت سال ۱۹۸۲ء منظوری کے لئے پیش کیا گیا۔مکرم قائد صاحب مال نے بجٹ کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ، مکرم محمد اسحٰق صاحب لاہور، مکرم منیر احمد صاحب سرگودھا، مکرم محمد اسلم صاحب سیالکوٹ، مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب لاہور نے بحث میں حصہ لیا۔ بحث کے بعد نمائندگان شوریٰ نے متفقہ طور پر آئندہ سال کے بجٹ آمد و خرچ کو (جو چھ لاکھ سترہ ہزار روپے پر مشتمل تھا) منظور کرنے کی سفارش کی۔

پونے تین بجے بعد دوپہر شوریٰ انصاراللہ کا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۲۶﴾

پیغام حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب

پندرھویں صدی ہجری کے اس پہلے تاریخی اجتماع کے لئے صدر محترم نے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سے بطور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک پیغام ارسال فرمانے کی درخواست کی تھی چنانچہ آپ نے (۷ ستمبر ۱۹۸۱ء کو) ایک مختصر مگر نہایت جامع اور از حد ایمان افروز پیغام ارسال

فرمایا جسے مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب قائد مجالس بیرون نے پڑھ کر سنایا۔ آپ نے فرمایا:
''مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے واجب التعظیم محترم صدر کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار گذارش کرتا ہے کہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ جب دلائل اور حقائق کے میدان میں عاجز آ چکے تو انہوں نے سلسلہ کی روز افزوں ترقی کو روکنے کی نئی نئی ترا کیب اختیار کرنا شروع کیں۔ تاریخ سلسلہ میں یہ بھی ایک انوکھا سبق آموز باب ہے۔ مخالفین حق اگر مخلصانہ طور پر مثلاً شیانِ حق کی حیثیت سے فکر کریں تو آج جب سلسلہ پر بانوے سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت روزِ روشن کی طرح سلسلے کی حقانیت کا متواتر اعلان کرتی چلی جارہی ہے۔ یہی امر ان کی تشفّی کے لئے کافی ہونا چاہئیے۔ لیکن افسوس کہ ضد پر قائم ہیں اور بصیرت کا فقدان ہے۔

۱۹۷۴ء کے خونفشاں واقعات کا سلسلہ بھی اس زنجیر کی ایک کڑی ہے۔ جب معاندینِ سلسلہ کا ایک گروہ پیٹ بھر کر خونریزی کر چکا اور خدام سلسلہ کے اموال اور جائیدادوں کا اتلاف کر چکا تو نام نہاد علمائے اُمت میں سے ایک طبقہ نے حکومت کے اربابِ حل وعقد کو اس امر پر آمادہ کیا کہ جماعت احمدیہ پاکستان کو آئین اور قانون کے شکنجے میں کھینچ کر کُچلا جائے۔ چنانچہ پاکستان کی مجلس قوانین ساز نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن اپنے اختیار کردہ ریزولیوشن کی شکل میں وہ شکنجہ تیار کیا۔ اپنے زعم میں تو انہوں نے جماعت کو کچل دینے اور سلسلے کی پاکستان میں آئندہ ترقی کو مسدود کرنے کا سامان بہم پہنچا لیا۔ لیکن ہوا کیا؟ ہوا وہی جو اللہ تعالیٰ قادر و مقتدر کی غیرت حق ہمیشہ سے صادر کرتی چلی آتی ہے۔ یعنی انصار اللہ کے معاندین ایک چال چلے۔ وَمَكَرُوْا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں خائب و خاسر کرنے کی اپنی حکیمانہ تدبیر کی۔ وَمَكَرَ اللّٰهُ۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی تدبیر غالب ہوا کرتی ہے۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اٹل قانون ہے اور اُس کی لاتبدیل لاتحویل سنت ہے۔
كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ

چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ پارلیمنٹ پاکستان کی کارروائی اور ریزولیوشن کی اشاعت کا ایک زبردست ردّعمل یہ ہوا کہ متلاشیانِ حق نے تحقیق حق کی خاطر جوق در جوق مرکز سلسلہ کی طرف رجوع کرنا شروع کیا اور ان میں سے ایک بھاری کثرت کو قبولِ حق کی توفیق عطا ہوتی چلی جارہی ہے۔

جب پارلیمنٹ نے اپنی کارروائی کے دوران جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دعوت دی کہ حضور بنفس نفیس پارلیمنٹ کی کمیٹی کے روبرو اپنے عقائد کی تفصیل پیش کریں اور حضور کو اس ضابطہ سے، جو اختیار کیا گیا، یہ اندیشہ ہوا کہ ممکن ہے کمیٹی کے ارکان حضور کی

خفّت پر آمادہ ہوں اور حضور حالتِ کرب میں اللہ تعالیٰ کی دہلیز پر دردمندانہ طور پر طالب ہدایت ونصرت ہوئے تو خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور یہ بشارت حضور کو دی گئی وَسِّعْ مَكَانَكَ. اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ خفت کا ارادہ رکھنے والوں کی فکر نہ کرو۔ ہم خود ان کے مقابل تمہاری حفاظت کریں گے اور جو تدبیر وہ اختیار کرنے والے ہیں۔ اس کے نتیجے میں سلسلہ کی طرف رجوع خلائق ہوگا۔ سلسلے میں نئے داخل ہونے والوں کی تعلیم وتربیت اور ان کی روحانی خوشحالی کے لئے ابھی سے سامان کی فکر کرو۔ اللہ اللہ! کس قدر حق تعالیٰ کو اپنے مومن ومخلص بندوں کی دلداری مطلوب ہے اور کس قدر غیرت اپنے قائم کردہ سلسلے کے لئے وہ رکھتا ہے اور ظاہر کرتا ہے۔ فَسُبْحَانَ اللّٰه وَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ۔

تو ہمیں یہ فکر تو ہرگز ہرگز کبھی لاحق نہیں ہونی چاہئیے کہ معاندین سلسلہ کبھی سلسلے یا جماعت کو من حیث الجماعت کوئی گزند پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پختہ وعدے مومنین کی نصرت کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صادق الوعد اور قویٌ عزیز ہے۔ البتہ ہمیں ہر لحظہ یہ فکر رہنی چاہئیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مومن قرار پائیں اور اس کی رحمت اور نصرت کے مستوجب اور مورد رہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا:

عدو جب بڑھ گیا شور وفُغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

یہ ایک نہایت لطیف نکتہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ میں نہاں ہو گیا، اُسے کیا خطر اور اُسے کیا خوف۔ جو تیر اس پر چلایا جائے گا وہ گویا اللہ تعالیٰ پر چلایا گیا اور اس کا حشر معلوم۔ لیکن اللہ تعالیٰ میں نہاں ہونے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ میں نہاں وہی ہو سکے گا جو کُلّی طور پر صفاتِ الٰہیہ کا مظہر اور عکس ہوگا۔ فتدبروا۔

پھر اللہ تعالیٰ میں نہاں کیسے ہوں؟ اور نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے کیسے سامان ہو؟ اور ہم ان کے لئے کیسے نمونہ ٹھہریں؟

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

وَاٰخِرُ دَعْوٰنا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ“

والسلام خاکسار طالب دعا

ظفراللہ خان ﴿۶۷﴾

ذکر حبیب

اس پیغام کے بعد ”ذکر حبیب ؑ “ کے موضوع پر مکرم آدم خاں صاحب امیر جماعت مردان نے جذب وعشق کے واقعات سنائے۔

اجتماعی طعام میں حضور کی شرکت

افتتاحی اور اختتامی خطابات کے علاوہ حضور انور از راہِ شفقت اجتماع کے درمیانی روز یعنی ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ءکو رات کے کھانے پر بھی تشریف لائے اور جملہ انصار کے ہمراہ رات کا کھانا تناول فرمایا اور اجتماعی دعا کروائی۔کھانے کا انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے کھلے میدان میں شامیانے لگا کر کیا گیا تھا۔﴿۶۸﴾

صدرمجلس کا خصوصی خطاب

اجتماع کے آخری دن حضور انور کے خطاب سے پہلے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک انصار سے خطاب فرمایا۔تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد صدر محترم نے فرمایا:

اللہ کے احسانات کا حدو شمار نہیں

”اللہ تعالیٰ کے احسانات کا حق تو زبان بھی ادا نہیں کرسکتی۔اعمال کا اس حق کو ادا کرنا تو اور بھی بعید بات نظر آتی ہے۔انسان اگر غور کرے تو روزمرہ کی زندگی ہی میں اس کو اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات نظر آئیں گے کہ ممکن ہی نہیں کہ ان کا حق ادا ہو سکے۔اور جماعتی زندگی میں جماعت احمدیہ کی زندگی میں جو بحیثیت احمدی ہمیں احسانات کا ایک لامتناہی سلسلہ بارش کی طرح برستا ہوا دکھائی دیتا ہے، ان پر تو اگر ہماری نسلیں قیامت تک شکر ادا کرتی رہیں تو اس ایک نسل کے احسانات کا شکریہ بھی ادا نہ کرسکیں جس نے اس زمانے میں وہ احسانات اللہ تعالیٰ کے، بارش کی طرح برستے ہوئے دیکھے ہیں۔

جہاں تک مجلس انصاراللہ کا تعلق ہے محض اس کے فضل اور رحم اور کرم کے ساتھ یہ سال بہت ہی خوش کن گزرا ہے۔ ہر میدان میں اس کے فضل کے ساتھ پہلے سے بہت ترقی عطا ہوئی۔تمام شعبوں میں ایک نئی بیداری کا احساس نظر آیا اور اس اجتماع کے موقع پر جو حاضری کا معیار تھا۔اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ ”سیکھنے“ اور ”پانے“ کی تمنا انصار میں پہلے سے بڑھتی چلی جارہی ہے۔اس کا

معیار یہ ہے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کے موقع پر جو زیادہ سے زیادہ حاضری ہوتی ہے، اگر اس کا موازنہ عام تقریروں کی حاضری سے کیا جائے تو پھر پتہ چلتا ہے کہ کس حد تک ذمہ داری کے احساس کے کچھ نہ کچھ پالینے کی خواہش لوگوں میں پائی جاتی ہے۔حضور کی تقریر پر تو کشاں کشاں ہر احمدی چلا ہی آتا ہے۔اس کا کوئی بھی معیار ہو، وہ یہ برداشت ہی نہیں کرسکتا کہ گھر میں بیٹھا ہوا ہو اور حضور کی تقریر ہو رہی ہو۔لیکن وہ کشش، جو بے پناہ کشش اللہ تعالیٰ نے خلافت کو عطا فرمائی ہوئی ہے، وہ وقتی طور پر نہ رہی ہو، عام مقررین غریب میرے جیسے،کوئی خاص کمال کسی قسم کا نصیب نہ ہو ان کو۔ بظاہر یا حقیقت میں جو بھی شکل ہو۔اس پر لوگوں کا تشریف لے آنا،صبر کے ساتھ بیٹھے رہنا ایک غیر معمولی زندگی کی علامت ہے۔خالصۃً للہ وقف کرنے والے لوگ ہی ایسا کر سکتے ہیں۔

حیرت انگیز وفا کا نمونہ

اتنی حیرت انگیز وفا کا نمونہ دکھایا ہے انصار نے کہ اس نظارے سے دل عش عش کر اُٹھتا تھا اور بے اختیار دل سے دعائیں نکلتی تھیں۔بعض معمر بزرگ اسّی، اسّی سال کے دس دس گھنٹے مسلسل بیٹھے ہیں۔ ان میں ایسے بھی تھے جو علم وفضل کے لحاظ سے ایک خاص مقام پر ہیں اور عام روزمرہ کی تقریریں سننے سے ان کو کوئی خاص علمی فائدہ نہیں پہنچتا تھا۔ جانتے تھے ان باتوں کو مثلاً حضرت مرزا عبدالحق صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتب بار بار پڑھ چکے ہیں۔تو اس لالچ میں تو نہیں بیٹھتے تھے کہ مجھے کوئی چیز نئی ملے،نئی بھی ملتی ہے ضرور ہر انسان کو کچھ نہ کچھ مگر محض ایک وفا کا تقاضا تھا۔ایک اطاعت کا تقاضا تھا کہ خدا کے نام پر جو مجلس اکٹھی ہوئی ہے اس میں بیٹھ کر برکت حاصل کرنی ہے۔صبح کی تہجد کی حاضری بھی خدا کے فضل سے بہت ہی خوش کن تھی۔

نیک عادات کو دوام بخشیں

اس اظہارِ تشکر کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس عادت کو دوام بخشیں اپنی اگلی نسلوں میں۔ جو قابل فکر بات ہے، وہ یہ ہے کہ ہماری اگلی نسلیں دینی مجالس کی اہمیت سے اس طرح واقف نہیں ہیں جس طرح یہ نسل جو اس وقت سامنے بیٹھی ہوئی ہے۔اس کا نتیجہ ایک بہت ہی تکلیف دہ نظارے کی شکل میں ہمیں جلسہ سالانہ کے موقع پر نظر آتا ہے کہ سلسلہ کے مقررین بڑی محنت سے تقریریں تیار کرتے ہیں۔ان میں اگر بیٹھے ہوئے کوئی انسان ساری تقاریر کو سن لے تو ایک بدلی ہوئی شکل لے کر وہاں سے نکلے گا لیکن بھاری تعداد نوجوانوں کی،نئی نسلوں کی باہر پھر رہی ہوتی ہے بازاروں میں میلوں کی طرح۔ اپنے وقت کو ضائع کر رہی ہوتی ہے اور صرف ایک دو تقریروں پر انہوں نے نشان لگائے ہوتے ہیں جو

ان کی پسند کے مطابق کی تقریریں ہیں۔ حالانکہ بہت ہی بڑی ایک نہر نہیں بلکہ ایک قلزم جاری ہوتا ہے عرفان کا اور علم کا۔ اس زمانے میں اور خدا کی برکتیں جو اترتی ہیں وہ اس کے سوا ہیں تو علمی استفادے کے سوا ان لوگوں میں بیٹھ رہنا ہی بابرکت ہے اور برکت کا موجب ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کہاں ذکر الٰہی ہو رہا ہے۔ ایسی مجلس میں کچھ فرشتے پہنچے جہاں ذکر الٰہی ہو رہا تھا۔ وہ واپس گئے (یعنی عروج فرمایا جو بھی اس کے معنی ہیں) اور خدا کے حضور عرض کیا کہ اے خدا! تیرے کچھ بندے محض تیری خاطر بیٹھے ہوئے تھے اور تیرا ذکر کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان بندوں کو میں نے بخش دیا۔ ان کے سارے گناہ بخش دیئے۔ اس پر ایک فرشتے نے عرض کی کہ اے خدا! ان میں ایک وہ بھی تھا جو ذکر الٰہی کی وجہ سے وہاں اکٹھا نہیں ہوا تھا۔ وہ راستہ چلتے ہوئے مجلس دیکھ کے کچھ دیر کے لئے رک گیا تھا۔ تو خدا نے فرمایا جو لوگ میرے ذکر کی خاطر اکٹھے ہوتے ہیں، ان میں اتنی برکت ہوتی ہے کہ ان کے ساتھی بھی بخشے جاتے ہیں۔ وہ بھی برکت پا جاتے ہیں۔

پس اتنا رحیم و کریم، بے انتہا رحمتیں فرمانے والا خدا جن کو نصیب ہو جائے، اس کی رحمتوں سے محروم اس حد تک ہو جائیں کہ ان لوگوں میں بیٹھنا بھی نصیب نہ ہو سکے جو خدا کے ذکر کی خاطر اکٹھے ہوئے ہیں تو بہت بڑی محرومی ہے۔ اس لئے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم آیت ۷) صرف اپنے کو نہ بچاؤ بلکہ اپنے بچوں اور اپنی اولادوں کو بھی آگ سے بچاؤ۔ اور وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر آیت ۱۹) ہر انسان، ہر جان نگران رہے کہ وہ آئندہ عاقبت کے لئے بھی اور اس دنیا میں بھی کیا پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہے۔ اگلی نسلوں کے لئے کیا نمونے بھیج رہا ہے؟

نیکیوں کو اگلی نسلوں میں جب تک راسخ نہ کر لیں چین کا سانس نہ لیں

اس نقطہ نگاہ سے انصار کی (تربیت کے لحاظ سے میں عرض کر رہا ہوں) پہلی ذمہ داری ہے کہ جو کچھ انہوں نے پایا ہے اس ماحول میں یا اس سے پہلے ساری عمر میں جو کچھ بھی کمایا نیکیوں کی صورت میں، اس کو اگلی نسلوں میں جب تک رائج اور راسخ نہ کر لیں، چین کا سانس نہ لیں۔ اور یہ کام دعاؤں کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ مسلسل، بار بار کی دُعا اور التجا خدا کے حضور کہ اے خدا زندگی تو تیرے بس میں ہے۔ میرے بس میں نہیں۔ میری تمنا یہ ہے کہ میں اچھی، پاک نسلیں چھوڑ کے جاؤں جو تیرے ذکر کو ہمیشہ زندہ رکھیں اور تیری محبت ان کے دلوں میں بسی رہے اور کوئی غیر کی محبت تیری محبت کے بدلے داخل نہ ہو سکے بلکہ تیری محبت ہی اور محبتوں کو جنم دینے والی ہو۔ کسی غیر کی دشمنی ان کے دل پر غالب نہ

ہو۔ جو دشمنی ہو وہ تیری رضا کی خاطر ان سے ہو جو تیرے دشمن ہیں اور ہمیں توفیق عطا فرما۔ ہم بے بس ہیں علم کے لحاظ سے، قوتِ قدسیہ کے لحاظ سے اور بہت سی کمزوریاں ہمارے ساتھ لاحق ہیں جن کی وجہ سے ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہمیں توفیق عطا فرما۔ اپنے فضل سے ہمارے تھوڑے میں بہت برکت ڈال اور اس چین کے ساتھ ہم آنکھیں بند کر رہے ہوں کہ اپنے پیچھے احمدیت کے بہت ہی نیک پاک اور عمدہ رہنے والے اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ کے نمونے چھوڑ رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بیرونی ممالک میں بفضلہٖ تعالیٰ بیداری کی لہر پیدا ہو رہی ہے

دوسری بات مَیں شعبہ بیرون سے متعلق عرض کرنی چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال شعبۂ بیرون میں ہمیں بہت ہی نمایاں کامیابیاں عطا ہوئی ہیں۔ اس وقت تفصیل سے جائزہ پڑھنے کا تو وقت نہیں ہے۔ وہ انشاءاللہ شائع کر دیا جائے گا۔ مقابلہ جو ہے ہمارے اپنے پچھلے سالوں سے، وہ اتنا ہے کہ انسان کی رُوح بے حد شکر کے ساتھ خدا کے آستانہ پر جھک جاتی ہے۔ زمین و آسمان کا فرق پڑ چکا ہے، پچھلے ایک سال میں۔ اس کی ایک وجہ تو مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کا دورہ بھی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دوسرے عمومی بیداری کی خدا کی طرف سے ایک لہر چل رہی ہے۔ اس میں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مثلاً انڈونیشیا کا تو کسی نے دورہ نہیں کیا تھا، نائیجیریا کا تو کسی نے دورہ نہیں کیا تھا، مگر ان کی کیفیتیں اتنی بدل گئی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ انڈونیشیا سے جو بجٹ موصول ہوا ہے بغیر کسی دورے کے، وہ پاکستانی روپوں میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب بنتا ہے اور ان کی ستر کے قریب مجالس میں سے ابھی صرف چودہ کا بجٹ موصول ہوا ہے۔ باقی سب کا موصول ہونے والا ہے تو اس سے آپ اندازہ کریں کہ کس طرح دنیا میں خدا کے فرشتے احمدیت کے دیوانوں کو جگا رہے ہیں۔ ہشیار کر رہے ہیں اور لائحہ عمل کے نئے میدانوں میں کودنے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ تحریک جدید کا شعبہ انصار کے سپرد جس حد تک ہے، اس میں اپنی ذمہ داری کو ادا کریں تا کہ بیرونی دُنیا کا حق ادا کر سکیں جس حد تک بھی ہماری توفیق ہو۔

بہت دعائیں کریں باہر جانے والوں کے لئے

دوسرے دعائیں بہت کریں باہر جانے والوں کے لئے، باہر جانے والوں سے مراد یہ ہے کہ جو احمدی ہمارے رشتہ داروں میں سے، ہمارے عزیزوں میں سے باہر جاتے ہیں وہ ہمارے ماحول سے نکل کر باہر پہنچتے ہیں اور وہاں احمدیت کے ایمبسیڈر، سفیر بن جاتے ہیں۔ جس حد تک وہ عدم

تربیت یافتہ ہوں، اتنے ہی ناقص سفیر بنتے ہیں بلکہ بعض دفعہ منفی سفیر بھی بن جاتے ہیں اور جس حد تک وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں رنگین ہوں اس حد تک وہ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور ماں باپ کے لئے رحمتوں کا موجب بنتے ہیں۔ جہاں احمدیت پھیلاتے ہیں اس کا ثواب ان کے اس ماحول کو بھی پہنچتا ہے اور اس مجلس کو بھی پہنچتا ہے جہاں انہوں نے تربیت پائی تھی۔

تو یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔ اپنے تمام عزیزوں کو خط و کتابت کے ذریعے سمجھائیں کہ وہاں نیک نمونہ قائم کرو، شرمندگی کا موجب نہ بنانا پاکستان کو۔ خدا نے ہمیں پہلے توفیق عطا فرمائی تھی۔ ہماری ماؤں بہنوں کو توفیق عطا فرمائی تھی کہ اپنے کپڑے دے کے، زیور دے کے، آٹے بچا کے اور اگر دو، دو آنے بچے تو وہ بھی پیش کر دیئے۔ اس طرح وہ مشن قائم ہوئے ہیں۔ اس کی تاریخ کو دیکھو۔ ان لوگوں کی تاریخ کو دیکھو جنہوں نے اپنی نو بیاہتا بیویوں کو چھوڑ دیا اور آپ بھی بوڑھے ہوئے اور وہ بھی بوڑھی ہو گئیں تب ان ملکوں سے واپس آئے۔ جن کو بلانے کے لئے کرائے تک ہمارے پاس نہیں ہوا کرتے تھے۔ اس پس منظر میں تم وہاں پہنچے ہو۔ تمہاری اپنی کوئی خوبی نہیں ہے۔ یہ تمہارے بڑوں کی قربانیوں کا ثمرہ ہے جو تم کھا رہے ہو۔ اس دولت کے نتیجے میں اندھے نہ ہو جانا اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا۔ جس کا جو رشتہ دار (انصار اللہ میرے مخاطب ہیں) جہاں جہاں بھی بیرون ملک پایا جاتا ہے۔ اس کو خصوصیت کے ساتھ، درد کے ساتھ نصیحتوں کے خط لکھنا شروع کرے۔ یہاں آئیں تو ان کو سمجھائے اور دعائیں کرے ان کے لئے۔ بیرونی دنیا میں جو کام بڑھ رہا ہے اس کا ہم پر تقاضا ہے کہ جو میں خاص طور پر آپ سے عرض کرنا چاہتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ کا دل مہبطِ انوار ہوتا ہے

سائیکل کی جو مہم حضور نے جاری فرمائی ہے۔ یہ ایک قسم کی پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتی تھی۔ جب حضور نے سائیکل مہم شروع کی کہ سائیکل سوار بنو اور سائیکل کے ذریعہ باہمی رابطہ پیدا کرو تو اس زمانے میں تو پیٹرول کا کوئی مسئلہ ہی نہیں پیدا ہوا تھا۔ ابھی تک آئل ویپن (OIL WEAPON) کا تصور دنیا کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ جو تیل سے براہِ راست تعلق رکھتے تھے، ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ اگلے ایک دو سال میں کیا حالات ظاہر ہونے والے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا تصرف تھا۔ اس کو میں الہام تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ جب تک خلیفۂ وقت نہ کہے کہ یہ الہام ہوا تھا، اس وقت تک کوئی بھی نہیں کہہ سکتا، نہ حضور نے فرمایا۔ لیکن جماعت خدا تعالیٰ کی براہِ راست نگرانی میں حرکت کر رہی ہے اور خلیفۂ وقت اس نگرانی کا مرکز ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ کا دل مہبطِ انوار ہوتا ہے اور

اس کے ذریعے سے وہ اپنی رہنمائی میں ایسی تحریکات جاری فرما دیتا ہے جو آئندہ دنیا کے نقشے سے تعلق رکھتی ہیں۔اس لئے قطع نظر اس کے کہ فی ذاتہٖ اطاعت میں بہت بڑی برکت ہے۔ بے انتہاء برکت ہے، حضور کی یہ تحریک فی ذاتہٖ بھی مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات سے تعلق رکھنے والی ایک عظیم الشان تحریک تھی۔

اب تو زمانے نے بھی یہ بتا دیا کہ دوسری قومیں بھی آپ کے پیچھے آ کر سائیکل کو پکڑ رہی ہیں۔ جرمنی میں، دوسرے یورپین ممالک میں اب تو یہاں تک بھی رواج ہوا کہ وزراء بھی اپنے دفتروں میں سائیکلوں پر جانے لگے ہیں۔ابھی حال ہی میں امیریکن سائنٹسٹ (AMERICAN SCIENTIST) میں ایک پیپر آیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اب سائنٹسٹس (SCIENTISTS) سائیکل کو بہتر بنانے کی طرف دوبارہ متوجہ ہو گئے ہیں اور نئی نئی قسمیں، ورشنز (VERSIONS) ایجاد کر رہے ہیں۔

تو لیڈر تو ہم ہیں۔ ہماری خاطر ہی یہ ایجادیں ہو رہی ہیں۔خدا تعالیٰ نے جب پہلے اپنے خلیفہ کو بتایا تو صاف مطلب یہ تھا کہ آئندہ دنیا کے سائیکل سواروں کی لیڈر جماعت احمد یہ ہوگی۔ پس اس نقطہ نگاہ سے آپ زیادہ سنجیدگی سے اس کی طرف توجہ کریں اور جہاں تک ممکن ہے، لوگ اس میں شامل ہوں۔سرگودھا والے بیس لے کے آئے ہیں۔لیکن یہ تو 'لہولگا کے شہیدوں میں داخل ہونے' والی بات ہے۔اٹھائیس میل سے بیس کا کیا فرق پڑ جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں حضرت مرزا عبدالحق صاحب بھی، ابھی بھی خدا کے فضل سے سائیکل پر آ سکتے ہیں۔ بڑے باہمت جوان ہیں۔ایسا جوانوں کا جوان، اٹھاسی سال کا امیر جن کو نصیب ہو، ان کو اور زیادہ جوہر دکھانے چاہئیں۔ دور دور سے ضلع کے مختلف کناروں سے لے کے آئیں۔ (مکرم مرزا صاحب کہتے ہیں بیس نہیں سنتالیس نے ''لہو لگا کے شہیدوں'' میں داخلہ لیا ہے)

اصلاح وارشاد

اصلاح وارشاد سے متعلق اس سال کی رپورٹ خدا کے فضل سے بہت ہی حوصلہ افزا اور خوشکن ہے۔بعض باتیں تیاری میں کچھ وقت لیا کرتی ہیں اور ان کا پھل کچھ مدت کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔اگر اصلاح وارشاد کی عادت باقی نہ رہی ہوتی تو میرا اندازہ تھا کہ اس کی تیاری میں چند سال لگیں گے۔میں نے شروع میں عرض بھی کیا تھا کہ ہمارے ارادے تو خدا کے فضل سے بڑے ہی رہیں گے۔مومن کو خدا نے گھٹیا، چھوٹا ارادہ رکھنے کا حق ہی نہیں دیا۔ارادے تو بلند بانگ ہی ہوں گے۔تو مومن سے اللہ تعالیٰ جو توقع رکھتا ہے اس کے پیش نظر ہم سکیم بناتے ہیں۔لیکن جہاں تک توفیق کا تعلق ہے کائنات کا جو نظام

جاری ہے، اس کے مطابق ہی ملا کرتی ہے۔ رفتہ رفتہ ہی توفیق ملا کرتی ہے۔ تو جو اندازہ تھا کہ دو چار سال میں پھل نکلے گا اس سے بہت پہلے خدا کے فضل سے پھل نکلنا شروع ہو گیا۔ اس پر وہی مثال یاد آ گئی کہ ایک بادشاہ نے ایک بوڑھے سے سوال کیا تھا کہ یہ جو تم آج کھجور کے درخت لگا رہے ہو اس کا پھل تو تمہارے مرنے کے بعد پیدا ہونا ہے۔ دیوانے! تم نے یہ کیا سلسلہ شروع کر رکھا ہے؟ اس نے کہا بادشاہ سلامت! دیوانہ نہیں ہوں۔ میں نے ان کا پھل کھایا جو مر چکے۔ وہ لگا کر ہمارے لئے چھوڑ گئے تھے۔ اگلے آئیں گے تو میرے ہاتھ کا لگایا ہوا پھل کھائیں گے۔ اس طرح ایک نسل کے احسان کا بدلہ دوسری نسل کو ادا کیا جاتا ہے۔ بادشاہ کے منہ سے بے اختیار ''زہ'' نکل گیا کہ کیا خوب۔ اور اپنے وزیر کو اس نے حکم دے رکھا تھا کہ جب میں زہ کہہ دوں تو ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی اس کو فوراً پکڑا دیا کرو جس سے خوش ہو کر میں نے زہ کہا ہو۔ وہ تھیلیاں بادشاہ کے ساتھ رہا کرتی تھیں۔ اس نے فوراً ایک ہزار اشرفیوں کی تھیلی اس بڈھے کو پکڑا دی۔ بڈھے نے آگے سے کہا بادشاہ سلامت! آپ تو کہتے تھے کہ یہ درخت میرے مرنے کے بعد پھل دیں گے۔ انہوں نے تو میری زندگی میں ابھی پھل دے دیا۔ بادشاہ نے کہا 'زہ' تو وزیر نے دوبارہ اسے تھیلی پکڑا دی۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت! میں یہ عجیب واقعہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں کی کھجوریں تو سال میں ایک دفعہ پھل دیتی ہیں میری کھجوروں نے تو دو دفعہ پھل دے دیا۔ بادشاہ نے کہا 'زہ'۔ جب وزیر تھیلی پکڑا رہا تھا تو اس نے کہا یہاں سے چلو ورنہ یہ بڈھا ہمارے سارے خزانے خالی کر دے گا۔

پس آپ بھی ان نعمتوں پر اپنے خدا کا اس طرح شکر ادا کریں کہ خدا کے منہ سے ہمارے لئے زہ نکلے اور ہم بے انتہا رحمتوں اور فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ یہ وہ بادشاہ ہے جس کے خزانے کبھی خالی نہیں ہو سکتے جو اس جگہ کو چھوڑ کر کبھی دوسری جگہ نہیں جایا کرتا، جہاں اس کے بندے شکر گزار ہوں۔ وہاں فرشتے ڈیرے ڈال دیا کرتے ہیں۔ وہاں 'زہ' کی بارش ہونے لگتی ہے۔

شکر ادا کرنے والا دل مانگنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو تھوڑی تھوڑی تحریکات شروع کیں وہ اتنی پھیلیں اور ان میں اتنی برکت پڑی۔ وہ کس طرح پڑی؟ اس لئے کہ آپ شکر کرنے والا دل رکھتے ہیں۔ بظاہر ایک چھوٹا سا واقعہ بھی ہوتا تھا تو اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا بے حد ذکر کر کے ساری جماعت کو سناتے تھے اور بار بار خدا کی طرف سے 'زہ'، 'زہ' کی آوازیں بلند ہوتی تھیں اور فرشتے تعمیل حکمِ ربی میں رحمتوں کے اور خزانے کھولتے جاتے تھے اور کھولتے چلے جا رہے ہیں اور ہمیشہ کھولتے چلے جائیں گے۔

پس مجلس انصار اللہ کی حیثیت سے ہمیں بھی شکر ادا کرنے والا ایسا دل مانگنا چاہئیے کہ جو آئندہ خدا کی بے پناہ، بے انتہا رحمتوں کی ضمانت دینے والا دل ہو۔ ہمارے اپنے بس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ جو بھی معمولی سی کوشش ہوئی ہے۔ بالکل ادنیٰ سی کوشش ہے لیکن اس کا پھل جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے، اعداد وشمار میں کسی کو معمولی نظر آئے مگر ہر احمدی جس کا دل شکر کی عادت رکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ بھی نصیب ہوا ہے یہ ہماری کوششوں سے نہیں ہوا، محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوا ہے۔

تمہیں خود مبلّغ بننا پڑے گا

گزشتہ سال ۱۹۸۰ء میں وہ مجالس جنھوں نے مذاکروں میں حصہ لیا یا مذاکرے کرائے ان کی تعداد ۱۳۲ تھی اور تین سال پہلے چند گنتی کی مجالس تھیں۔ ۱۳۲ پر بھی ہمارا دل بے حد شکر سے خدا کے حضور جھکا۔ لیکن ۱۹۸۱ء میں یہ تعداد خدا کے فضل سے ۸۲۷ ہو چکی ہے۔ ہر ضلع میں بے حد ڈیمانڈ (DEMAND) پیدا ہوگئی ہے۔ اس لئے اب مرکز والے سوچ رہے ہیں کہ جو سکیم شروع کر بیٹھے ہیں، اس کو نباہ بھی سکیں گے یا نہیں اور یہاں سے آدمی نہیں مل سکتے اور واقعہ یہ ہے کہ آدمی مل بھی نہیں سکیں گے۔ کیونکہ یہ سکیم حضرت مصلح موعودؓ کی جاری کردہ سکیم ہے کہ ہر گھر مبلغ بن جائے۔ ہر گھر میں مجلسیں لگ جائیں۔ آخر آپ جانتے تھے۔ بڑے حساب دان تھے۔ سیکنڈوں میں لاکھوں کروڑوں کا حساب زبانی کرلیا کرتے تھے جبکہ حساب دان حیران رہتے تھے کہ ہم قلم، دوات اور کاغذ لے کر اتنا حساب نہیں کر سکتے جتنا حضرت صاحب زبانی کر لیتے ہیں۔ تو چونکہ حساب دان تھے اس لئے ساتھ ہی آپ نے جماعت کو متنبہ فرما دیا کہ دیکھو! مربی پر انحصار نہیں کرنا، مرکزی علماء پر انحصار نہیں کرنا، جو سکیم میں تمہیں دے رہا ہوں اس کے لئے ممکن ہی نہیں کہ مرکز اتنے آدمی مہیا کردے کہ جو ہر گھر میں پہنچ کر آپ کی مدد کریں۔

آپ نے فرمایا تمہیں خود مبلّغ بننا پڑے گا۔ تمہیں خود خدا کا پیغامبر بننا پڑے گا اور اس کے لئے تیاری کے سلسلہ میں آپ نے وہی بات کہی جس قسم کا اقتباس کل آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات میں سے سنا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں جو بھی طاقت ہے اس کے ساتھ تبلیغ شروع کرو۔ اسلام تمہیں تکلیف مالا یطاق نہیں دیتا۔ تمہیں یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم پہلے بڑے عالم بنو۔ علم کی تو کوئی حد بھی نہیں ہوتی۔ بظاہر کوئی کتنا بڑا عالم بن جائے۔ علم کے ایسے بے شمار سمندر باقی ہیں جہاں سے ایک قطرہ بھی اس نے نہیں چکھا ہوگا۔ تو فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے، اپنی طاقت کے مطابق وہ لے کر تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہو۔ ہرگز انحصار نہیں کرنا۔ خوف نہیں کھانا۔ فرمایا توکّل یہ ہے اور توکّل کا راز اس بات میں ہے کہ خدا نے جو تمہیں دیا ہے وہ اس کی راہ میں دے دو۔ اس لئے

انتظار بالکل نہیں کرنا۔ کسی جاہل کے لئے، کسی بے علم کے لئے اب کوئی عذر نہیں ہے کہ جب تک مجھے علم نہیں ہوگا، میں تبلیغ نہیں کر سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتنی پیاری بات فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو صحابہ اور غلام عطا ہوئے تھے، وہ تو اُمی تھے اور اُمی بن کے انہوں نے دنیا کو علم دینا شروع کر دیا اور وہ مسیح جس کے نام پر میں آیا ہوں، اس کے ماننے والے بھی اَن پڑھ محض تھے اور اس کے باوجود وہ تبلیغ سے باز نہیں آئے۔ ان کو جو کچھ علم تھا اور معرفت تھی اس کو لے کر وہ نکل کھڑے ہوئے۔

اصل تبلیغ کی دولت تقویٰ ہے نہ کہ علم

فرمایا اصل تبلیغ کی دولت تقویٰ ہے نہ کہ علم۔ تم تقویٰ کے ساتھ نکل کھڑے ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں بہت برکت پڑے گی۔ اس ضمن میں مَیں ایک مثال کئی دفعہ مجالس کے سامنے پیش کرتا رہا ہوں۔ بہت پیاری مثال ہے۔ میں ایک دفعہ مانگٹ اونچے گیا۔ وہاں کے جہاں خاں صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ صحابی جنہوں نے آپ کے وصال سے پہلے آخری بیعت کی ہے۔ وہ ابھی زندہ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہاں احمدیت کس طرح آئی تھی؟ بہت سادہ پنجابی میں بات کرنے والے تھے، بڑے پیارے انداز میں۔ انہوں نے کہا کہ پیغام اس طرح پہنچا تھا کہ ایک دفعہ جب ہماری آنکھ کھلی تو ایک مسافر دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا اور کُنڈی کھٹکھٹا کر کہہ رہا تھا کہ امام مہدی آ گیا ہے۔ جس نے ماننا ہے، مان لے۔ جس نے نہیں ماننا اس کی مرضی۔ میں نے حجت پوری کر دی۔ گھروں کے دروازے کھٹکھٹا کر وہ مسافر چلا گیا۔ لیکن اس کے دل میں کوئی ایسا جذبہ ایمانی تھا، ایسا تقویٰ تھا جسے خدا نے قبول فرمایا اور پھر فرشتوں نے وہ کنڈیاں کھٹکھٹانی نہیں چھوڑیں جب تک وہ لوگ احمدی نہیں ہو گئے۔ کثرت کے ساتھ وہ کنڈی کھٹکھتی رہی جو ان کے دلوں کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے قادیان آدمی بھیجے اور وہ جا کر احمدی ہوئے۔ واپس آ کر انہوں نے پیغام دیئے اور جو سعید روحیں تھیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نجات پا گئیں۔

بناء تقویٰ اور دعا پر رکھیں

تو کنڈی بھی نہیں کھٹکھٹائی جاتی کسی احمدی سے؟ اصل کنڈی تو خدا نے کھٹکھٹانی ہے۔ دلوں کا اختیار تو نہ میرے بس میں ہے، نہ آپ کے اور نہ دنیا کے کسی عالم کے بس میں۔ اللہ تعالیٰ تو قرآن کریم

میں یہ راز کھول رہا ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے کہ اے محمد! دل تیرے قبضہ میں بھی نہیں ہیں، وہ میرے قبضے میں ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں (دو انگلیوں کو یوں حرکت دے کے، پھیر کے) کہ دل تو صرف میرے رب، اللہ کے قبضے میں ہیں۔ جس طرح دو انگلیوں میں کوئی چیز ہو اس طرح وہ جب چاہے، ان کو پھیر دے، جب چاہے بدل دے۔ تو دلوں کو پھیرنا ہے ہی خدا کا کام۔ کبھی علم سے بھی دل پھرے ہیں؟۔ ایسے علماء مَیں نے دیکھے ہیں احمدیوں میں بھی جنہوں نے ساری عمر بعض لوگوں سے بحثوں میں ٹکریں لی ہیں اور اپنی طرف سے بڑی بڑی شکستیں دی ہیں مگر دل تبدیل نہیں ہو سکے۔ بعض مخالف ایسے ہوتے ہیں۔

اس لئے آپ بناء تقویٰ پر رکھیں اور دعا پر رکھیں اور کام شروع کر دیں اور بالکل نہ رُکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ اور غیر معمولی برکت بھر دے گا۔ مرکز آدمی بھیج سکتا ہے، نہیں بھی بھیج سکتا۔ آ جائے تو بہتر، نہ آئے تو خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کام سے باز نہ آئیں اور یہ کام جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔

قیادت عمومی

اب میں قیادت عمومی کے سلسلے میں ایک ایسی بات عرض کرنی چاہتا ہوں جس کا سب شعبوں سے تعلق ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں تفصیل سے سمجھانے والی۔ رات میں نے ناظمین سے عرض کیا تھا کہ جب آپ کو یہ پیغام دیئے جاتے ہیں تو کچھ آپ بھول جاتے ہیں، کچھ آپ کے پیغامبر بھول جاتے ہیں اور ہمارا نظام پیغامبری کا بڑا ہی ناقص ہے۔ تبھی تو خدا تعالیٰ بڑی تفصیل سے جائزہ لینے کے بعد چنتا ہے کہ کس کو حق ہے پیغام پہنچانے کا؟ ہر کس و ناکس کو حق ہی نہیں ہوتا۔ بڑی محنت کرنی پڑتی ہے پیغام رسانی میں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ ایک دفعہ جماعت کی تربیت کے سلسلے میں بتا رہے تھے کہ پیغام رسانی اتنا مشکل کام ہے کہ کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جب پرنس آف ویلز ہندوستان آیا تو فوج میں پیغام رسانی کا ایک مقابلہ ہوا۔ ایک طرف صرف یہ پیغام دیا گیا تھا کہ پرنس آف ویلز آ گئے، دوسری طرف سے وہ پیغام یہ بن کر نکلا کہ 'دو پیسے مل گئے' تو اس سے اندازہ کریں کہ لوگ پیغاموں کو کس طرح بگاڑا کرتے ہیں۔

صحیح پیغام پہنچانا محنت کا کام ہے

تو اس پر بہت محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ایک تو میری یہ گزارش ہے کہ ناظمین اضلاع اور تمام عہدیداران اس کو بہت اہمیت دیں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

خطاب فرمانا ہے۔ ہماری طرف سے نوٹ ہو کر چھپے گا، وہ الگ بات ہے۔ پہلے تو اپنے دل پر نقش کریں۔ جن کے پاس کاغذ، پنسل ہے، وہ اس کا خلاصہ نوٹ کریں اور اپنا امتحان لیں کہ واپس جا کر کس حد تک جماعتوں کو وہ پیغام من وعن پہنچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جب وہ چھپی ہوئی رپورٹ ملے گی تو پھر جائزہ لیں کہ کہیں ''دو پیسے مل گئے'' کا پیغام تو نہیں پہنچایا۔ صحیح پیغام پہنچانا محنت کا کام ہے۔ اس کے لئے ذہن کو تربیت دینی پڑتی ہے۔ اس لئے اس کا آغاز اس طرح ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی یہ تقریر جس میں حضور انصار، خدام کو ہدایات جاری فرمائیں گے، تمام عہدیداران (صرف ناظمین اضلاع پیش نظر نہیں ہیں) ان کو ذہن میں مستحضر کرتے چلے جائیں اور بعد میں ذہنی جگالی کریں کہ کتنی تقریر ہمیں یاد رہی اور اس تقریر میں کتنے پیغام تھے اور پھر ان کو ان سب مجالس تک پہنچائیں جو خواہ حاضر ہوئی ہوں یا نہ ہوئی ہوں اور ہر ایک یہ کام کرے۔ یہ ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ امید ہے اس پر انشاء اللہ تعالیٰ پیغام رسانی کا بہت نیک آغاز ہمارے ہاں شروع ہو جائے گا۔

تو دیکھا یہ گیا ہے کہ پیغام رسانی میں ابھی ہم بہت کمزور ہیں۔ چنانچہ جس طرح ایک زمیندار کرتا ہے کہ ایک طرف سے کھالے (نالی) میں پانی چلاتا ہے، پھر جا کے دیکھتا بھی ہے کہ پانی کھیت میں پہنچا بھی ہے کہ نہیں، اس طرح مجلس مرکزیہ بھی کرتی رہتی ہے۔ ہدایتیں جاری کر کے صرف ہدایت دینے پر بناء نہیں کر بیٹھتی۔ مجالس میں جا کر دیکھتی ہے کہ پانی کا کوئی قطرہ پہنچا بھی ہے کہ نہیں۔ لیکن میں نے پیچھے جو دورے کئے ہیں، اس لحاظ سے اس کی رپورٹ تو بڑی افسوسناک ہے۔ کئی ہدایتیں بڑی اچھی طرح سمجھائی گئیں، لکھائی گئیں۔ جب مقامی مجالس سے پوچھا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کو کوئی اطلاع ہی نہیں پہنچی تھی، خبر ہی کوئی نہیں تھی اس لئے میں نے سوچا کہ میں بعض باتیں یہاں آپ کے سامنے کروں تا کہ آپ سب کو معلوم ہو کہ ہم کس نہج پر رپورٹوں کا کام چاہتے ہیں اور کس طرح رپورٹیں بنتی ہیں اور آئندہ کس طرح بنیں گی۔

جو رپورٹ فارم مجلس نے تیار کروایا، اس پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن جب آپ دیکھیں گے تو اس بات سے اتفاق کریں گے کہ وہ بہت ہی مشکل ہے۔ ہر شعبہ سے اتنی توقعات وابستہ کی گئی ہیں کہ اگر فل ٹائم (FULL TIME) زعیم انصار اللہ بھی ہو یعنی اس کام کے لئے اس کی زندگی وقف ہو، تب بھی بمشکل حق ادا کر سکتا ہے۔ اس کے حل کے طور پر مشورہ ہوا کہ اس کو آسان کر دیا جائے۔ تھوڑا کر دیا جائے۔ مگر کس کو کاٹیں، کس کو چھوڑیں؟ جب انسان چھُری چلاتا ہے، اس وقت پتہ چلتا ہے کہ کتنا مشکل کام ہے۔ ہر شعبے میں ہر اندراج، اہم اندراج ہے اور اسے چھوڑا بھی نہیں

جاسکتا۔تو اس کا ہم نے فی الحال یہ حل تجویز کیا کہ نسبتاً ایسا آسان فہم فارم تجویز کیا جائے جس سے لوگ ڈریں نہیں اور خوفزدہ ہوکر کام سے باز نہ آجائیں اور آسان کر کے ایسا طریقِ کار تجویز کیا جائے کہ رفتہ رفتہ مجالس ان سارے کاموں کو کرلیں۔ان کو پتہ ہی نہ لگے کہ ہم نے کتنا مشکل کام کرلیا ہے۔مشکل سمجھ کر اگر آغاز کریں گے تو نہیں ہو سکے گا۔انگریزی میں ایک محاورہ ہے کہ

HE DID NOT KNOW IT WAS IMPOSSIBLE SO HE WENT FORWARD AND DID IT.

کہ ایک آدمی کو پتہ نہیں تھا کہ ناممکن کام ہے۔وہ آگے بڑھا اور کرلیا۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سامنے کچھ بھی ناممکن نہیں

تو چیزیں اپنے علم سے ناممکن بنتی ہیں۔اگر یقین کامل ہو تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے سامنے تو کچھ بھی ناممکن نہیں۔ہماری اصطلاحوں میں بعض چیزیں ناممکن ہوتی ہیں۔اس لئے حوصلہ پیدا کرنے کے لئے ہم نے یہ تجویز سوچی ہے۔اب میں اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔شعبوں کو کارکنان نے کس طرح پڑھنا ہے اور کس طرح ان پر عمل کرنا ہے اور کس طرح کروانا ہے۔اب مثلاً تعلیم ہے، تعلیم میں بہت سے اندراجات ہیں۔بعض لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم اَن پڑھ ہیں۔ہماری مجلس اَن پڑھ ہے۔ہم دو بابے (بوڑھے) ہیں، ہم کیا کر سکتے ہیں؟ جب میں ان سے سوال کرتا ہوں تو پتہ چلتا ہے اور وہ خود مان لیتے ہیں کہ ہاں کام کی گنجائش تھی۔ہمیں خیال ہی نہیں آیا۔یہ سمجھانا ناظم ضلع اور ان کے کارکنوں کا کام ہے اور اپنے زعماء کی تربیت کریں اور ان کو بتایا جائے کہ کس طرح کام کرنا ہے۔مثلاً ایک صاحب تھے۔انہوں نے کہا کہ میں اَن پڑھ ہوں اور یہ بھی کہا کہ میں اس مجلس میں اکیلا ہوں۔مجلس موجود ہے۔میں نے کہا آپ کا کوئی بچہ پڑھا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا، ہے اللہ کے فضل سے۔میں نے کہا پھر آپ پڑھانے کی بجائے پڑھنا شروع کردیں۔یہ بھی تو تعلیم ہے۔اپنے بچے سے کہیں کہ دیکھو! میں نے تم پر کتنے احسان کئے ہیں۔میں خود اَن پڑھ تھا لیکن تمہیں پڑھنے والا بنادیا اور میرے اس احسان کی وجہ سے تمہاری آئندہ نسلوں کی تقدیر بدل جائے گی۔قرآن کریم فرماتا ہے کہ تم احسان کا بدلہ اتارو۔تفسیر صغیر پکڑو اور مجھے اس کے سبق دینے شروع کرو۔بچے کی بھی تربیت ہورہی ہوگی، آپ کی بھی ہو رہی ہوگی اور آپ رپورٹ میں یہ لکھیں گے کہ سو فیصدی انصار یعنی ایک، خدا کے فضل سے تفسیر صغیر کا مطالعہ کررہے ہیں۔جن مجالس میں ہزار انصار ہیں ان سے آپ آگے بڑھ جائیں گے فیصدی کے حساب سے۔تو کتنا آسان کام ہے۔وہ کہنے لگے بہت آسان ہے۔میں انشاءاللہ کروں گا۔

آسان کام کے ذریعے کام کو آگے بڑھائیں

تو میری مراد یہ ہے کہ ہر مجلس کی توفیق دیکھ کر اس کے لئے لائحہ عمل میں سے ایسا کام تجویز کرنا جو اس کی طاقت میں ہو اور وہ بشاشت کے ساتھ اس کو قبول کرے اور کہے کہ ہاں میں اس کو کر سکتا ہوں، یہ ہے ایک حکیم، صاحب نظر ناظم ضلع کا کام اور اسے اپنے ساتھیوں کو ٹریننگ دینی پڑے گی۔ ناظم ضلع اکیلا تو ہر جگہ پھر نہیں سکتا۔ کوئی کہیں کام کر رہا ہے، کوئی کہیں کام کر رہا ہے۔ ایک ٹیم بنانی پڑے گی۔ اپنے کام کو آسان کرنا پڑے گا۔ پھر اس آسان کام کے ذریعے کام کو آگے بڑھانا پڑے گا۔ پھر یہ بھی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ہم کتنی مجالس میں کتنی دیر میں پہنچیں گے۔ ضروری نہیں ہے کہ پہلے سال ہی تمام مجالس تک اس ٹیم کی بھی پہنچ ہو سکے۔ کیونکہ بہت کام ہے۔ آگے جا کر میں بتاؤں گا۔ چھوٹا چھوٹا کام بھی بہت بڑھ جائے گا۔ تو حصہ رسدی تقسیم کریں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک مجلس کے سپرد سارے شعبے پہلی ہی ملاقات (VISIT) میں، پہلی دفعہ ملنے پر نہ کئے جائیں۔ مثلاً ایک آدمی ہے۔ اگر آپ نے اس کو تھوڑا سا تعلیم کا کام دے دیا اور کُنڈے کھٹکھٹانے کا کام بھی دے دیا تو اس پر کافی بوجھ ہے۔ جس کو عادت نہیں، اس کے لئے تھوڑا سا بھی کافی بوجھ ہوا کرتا ہے۔ پہلے اس میں بشاشت پیدا ہونے دیں۔ اپنے مرکزی رجسٹر میں یہ لکھیں کہ فلاں مجلس، جس کا یہ نام ہے، اس میں اتنے انصار ہیں۔ ان کے سپرد ہم نے تربیت، تعلیم اور تبلیغ کے یہ یہ کام کئے ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم یہ کام کر سکتے ہیں۔ اگلا کام یہ ہے کہ یہ کام معین کرنے کے بعد وہ مرکز کو اطلاع کریں کہ فلاں مجلس سے آپ اس رپورٹ کی توقع رکھیں۔ اگر اس بارے میں وہ رپورٹ نہیں کرتی تو پھر وہ اپنے وعدے سے منحرف ہوگئی ہے پھر ہمیں لکھیں، ہم جائیں گے۔ پس آپ ان مجالس کو سمجھائیں۔ ان کو کہیں کہ تمہارے لئے رپورٹ فارم خواہ کتنا چھپا ہوا ہو، اس وقت صرف اتنا ہے کہ تم نے یہ بتانا ہے کہ اپنے بچے سے کتنی دفعہ پڑھا تھا۔ تربیت کے ضمن میں کتنے گھروں کی کنڈیاں نماز پڑھوانے کے لئے کھٹکھٹائی تھیں اور پیغام مسیح موعودؑ دینے کے لئے تم نے کتنے گھروں کو بیدار کرنے کی کوشش کی تھی۔ گفتگو کر لی۔ پیغام پہنچا دیا۔ جو توفیق تھی، کیا۔ اگر کوئی یہ رپورٹ مہینہ میں ہر روز نہیں کرتا اور پانچ دن، دس دن بھی کرتا ہے تو ایک بڑی بھاری مضبوط رپورٹ بن جائے گی اور بڑی فائدہ مند رپورٹ ہوگی۔

جماعت احمدیہ کا ایک ذرّہ بھی بیکار نہیں

میں نے تربیت کے سلسلے میں ایک مثال پہلے بھی بیان کی تھی، اب دوبارہ بیان کرتا ہوں۔ بوڑھے بیکار نہیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کا ایک ذرّہ بھی بیکار نہیں ہے۔ جو بستر مرگ پر پڑے ہیں وہ بھی بیکار نہیں

ہیں کیونکہ بسترِ مرگ والوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جس خدا کا تصور پیش کرتے ہیں، اس پر روح وجد میں آکر مست ہو جاتی ہے۔حضور فرماتے ہیں کہ وہ بوڑھا جس کے بال سفید ہو چکے ہیں اور آخری عمر کو پہنچ چکا ہو، جب وہ دعا کرتا ہے تو خدا شرماتا ہے کہ میں کیسے انکار کروں۔دیکھیں! حضرت زکریا علیہ السلام نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا:

رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا (مریم:۵)

کہ اے میرے آقا! میری تو ہڈیاں گل گئیں بڑھاپے کی وجہ سے اور سر بھڑک اٹھا ہے۔لیکن اپنے بندے کا عجز بھی دیکھ اور اپنے بندے کا توکل بھی تو دیکھ کہ آج تک دعا سے مایوس نہیں ہوا۔ایسی عظیم الشان دعا تھی کہ عرش کے پائے ہلا دیئے اس نے۔ناممکن کو ممکن کر کے دکھا دیا۔بوڑھا خاوند، بوڑھی بانجھ عورت اور اسی سے خدا نے کہا کہ ہم تجھے ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔پھر انہیں ایک عظیم الشان بیٹا عطا ہوتا ہے جو یحیٰ بنا دیا گیا۔ہمیشہ کی زندگی پانے والا۔چونکہ آپ کو شہادت نصیب ہونی تھی اس لئے یحیٰ نام میں یہ پیشگوئی بھی موجود تھی کہ ہم تمہیں ایک ہمیشہ کی زندگی پانے والا بیٹا دے رہے ہیں۔

بہرحال جو بھی شکل ہے، میں کہتا ہوں، اگر دعا کا فن سیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ایک ذرہ بھی بیکار نہیں ہے۔ان بڈھوں کے پاس جا کر عاجزی کیا کریں کہ بابا! خدا کے لئے ہمارے واسطے دعا کرو۔ہمیں کچھ توفیق نہیں ہے۔کام بہت زیادہ ہے۔دعائیں کر کے ہمارے ساتھ شامل ہوں اور پھر رپورٹ میں لکھیں کہ فلاں ناصر بزرگ کے پاس جا کر دعا کروائی، اس کو بھی دعا کی عادت ڈالی اور اللہ کا فضل ہو گیا۔اگر وہ پہلے دعا کا عادی نہیں تھا تو اب عادی بن گیا ہے اور ہمیں خدا کے فضل سے اس کی دعاؤں سے فائدے بھی پہنچنے شروع ہوں گے اور پہنچیں گے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

کسی کو بیکار نہیں سمجھنا

تو کسی کو بیکار نہیں سمجھنا۔یہ ہے بہت ہی اہم بنیادی پیغام اور اس سلسلے میں آگے بڑھ کر آپ ان سے استفادے کی راہیں ڈھونڈیں۔جب انسان کسی چیز کو بیکار سمجھ کر ردّی میں پھینک دیتا ہے تو اس کے فائدے کا سوچتا بھی نہیں۔اور جو قومیں زندہ ہوتی ہیں وہ اپنی گندی سے گندی چیز کو بھی بیکار نہیں سمجھتیں، ان سے بھی فائدے اٹھا جاتی ہیں۔اب گند سے کھاد لی جارہی ہے۔جاپان کے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ وہاں غسل خانوں میں تھیلیاں لٹکی ہوئی ہیں پبلک کی جگہوں میں جہاں لوگ قضائے حاجت کے لئے جاتے ہیں اور زمینداروں نے خود بوتھ بنا کے تھیلیاں لٹکائی ہوئی ہیں۔کہتے

ہیں ہمیں کھاد ملے گی۔ہمیں اور کیا چاہیئے ۔اس لئے مسافر کو آرام مل جائے اور ہمیں کھاد مل جائے تو دونوں کا فائدہ ہے۔اتنی احتیاط کرتی ہیں وہ قومیں جو ویسے اتنی امیر ہیں کہ وہ ہماری نسبت کروڑوں گنا زیادہ کھاد خرید کر استعمال کر سکتی ہیں،اتنی زیادہ امیر قومیں ہیں لیکن خدا کی کائنات کا ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہونے دیتیں۔تبھی تو امیر ہوئی ہیں۔ہماری طرح رہتیں تو امیر ہو ہی نہیں سکتی تھیں۔

جماعت احمدیہ کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراست کا بہت بڑا مقام ملا ہے۔اپنا ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہونے دینا یعنی اپنی طاقت کا۔بہت بڑی طاقت ہے مسیح موعودؑ کی جماعت۔اس ساری طاقت کو آپ استعمال کریں تو آناً فاناً انقلاب برپا ہو جائے گا جس کے لئے خوابیں دیکھی جاتی ہیں کہ پتہ نہیں کب آئے گا؟ یہ عادت ڈالیں کہ ہم نے اس کو استعمال کرنا ہے۔

ہر احمدی فعّال ہے۔آپ تلاش کریں

پس جب زعماء واپس جائیں گے تو اپنی اپنی سوچ، اپنی اپنی فکر کے مطابق ہر آدمی کے متعلق سوچیں کہ انصار اللہ کے کام میں اس سے مَیں کیا فائدہ اٹھا سکتا ہوں اور شعبہ وار فائدے کی کوشش کریں۔میں نے عرض کیا تھا کہ سندھ کے ایک گاؤں ناصر آباد میں دو بابے (بڈھے) تھے ایک ہدایت اللہ صاحب اور ایک عبدالحئی صاحب زعیم کے والد،ان لوگوں نے اُن کو ایک پرانے کپڑے کی طرح پھینکا ہوا تھا کہ جی، یہ اس قسم کے تو بابے ہیں۔ہم کام کیا کریں۔میں نے کہا میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں،ابھی ان سے سوال کرتا ہوں اور آپ کو پتہ لگ جائے گا۔ان سے میں نے پوچھا کہ آپ پانچ وقت نماز پہ آتے ہیں نا۔انہوں نے کہا جی ہاں،اللہ کے فضل سے آتے ہیں۔یہی کام ہے اور ہم نے کیا کرنا ہے۔بڈھے ہو چکے ہیں۔میں نے کہا نماز پہ آتے وقت کچھ لوگوں کے دروازے کھٹکھٹا سکتے ہیں کہ میاں! نماز کے لئے آؤ۔کیوں نہیں آتے۔مسجد قریباً خالی تھی،جس وقت کی مَیں بات کر رہا ہوں بہت تھوڑے لوگ تھے۔انہوں نے کہا اور ہمیں کیا چاہئیے ،ہماری زندگی کام آ جائے گی۔ہم تو بیکار بیٹھے وقت گزار رہے ہیں۔ہمیں اور کیا چاہیے۔ہمیں کام دیں۔ہم کام کرتے ہیں اور اگلی دفعہ میں گیا تو مسجد خدا کے فضل سے صحن تک بھری ہوئی تھی،ان دو کے دروازے کھٹکھٹانے سے۔

تو ردّی کا کوئی کپڑا ابھی ہمارے پاس نہیں ہے۔ہر احمدی فعّال ہے۔اس میں برکتیں ہیں۔آپ تلاش کریں۔آپ کو مل جائیں گی۔اس لئے تربیت کے شعبے میں بھی آپ استفادہ کریں اور جب ناظمین زعماء کو سمجھانے کے لئے دورہ کریں تو ان کو صرف سمجھانا نہیں ہے، ان کو پریکٹیکل کر کے دکھانا ہے۔ہمارے ملک کا معیار بہت چھوٹا ہے۔یہاں صرف پیغام رسانی بھی کام نہیں آتی بلکہ پیغام رسانی

کے بعد ہاتھ سے پکڑ کر بتانا پڑتا ہے۔اس لئے اس قسم کے دورے کروائیں۔ پہلے خود تربیت دیں۔اس کے بعدان کا نمائندہ اس گاؤں میں جا کے بیٹھے اور جو کہے، وہ کروا کے دکھائے اور پہلی رپورٹ بنوا کے دکھائے اور پھر مرکز کومطلع کرے کہ ہم نے یہ کام فلاں گاؤں میں کرلیا ہے۔

اب ناظمین کہیں گے کہ جی، ہمارے پاس اتنے بڑے کام ہیں۔ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔میں عرض کرتا ہوں کہ جس خدا نے یہ تعلیم دی ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا (البقرہ:۲۸۷)اس کی جماعت کا کوئی کارندہ بھی اس تعلیم کو بھلا کر آپ پر بوجھ نہیں ڈال سکتا۔میں تو صرف اتنی گزارش کر رہا ہوں کہ آپ جو توفیق پاتے ہیں،اس کے مطابق اگر ایک سو میں سے پانچ مجالس کی بھی پہلے مہینے میں اس طرح تربیت کر سکتے ہیں تو پانچ کی کریں۔پانچ مجالس میں سے دو کی کر سکتے ہیں تو دو کی کریں لیکن حکیمانہ انداز میں ان باتوں کو رجسٹر میں لکھ رکھیں۔''

آپ نے فرمایا

''انشاءاللہ تعالیٰ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح سوا گیارہ بجے تک یہاں پہنچ جائیں گے۔میں اس سے چند منٹ پہلے یہ خطاب ختم کر دوں گا۔میں بھی حضور کے استقبال کے لئے باہر جاؤں گا اور باقی قائدین بھی حسب سابق باہر تشریف لا کر استقبال کریں۔اس عرصے میں مکرم محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے سپرد ہو گا سٹیج۔ان کی قیادت میں ہی آپ نعرے بھی لگائیں۔اپنی محبت کا اظہار جس طرح بھی خلوص سے کرنا ہے،کریں۔اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد پیار اور محبت اور خلوص کی جزائے خیر عطا فرمائے جو خلیفۂ وقت کے لئے ہر دل میں موجزن ہے۔''

عہد کو نباہنا آپ کا کام ہے

''تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تربیت کے معاملے میں ہم آپ پر ہرگز زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔اتنا ڈالیں گے جو آپ کہیں گے کہ ہم یہ بوجھ برداشت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔اس کے مطابق جب آپ یہ عہد کر لیں تو اس عہد کو نباہنا تو بہرحال آپ کا کام ہے۔

تو ناظمین اضلاع مجلس عاملہ میں غور کر کے پہلے یہ جائزہ لیں کہ اگلے دو یا تین مہینے میں ہماری مجالس کی جو کیفیت ہے،اس کو کس حد تک بدلنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے۔ چھوٹے سے کام سے بھی وہ شرمائیں نہیں۔اگر وہ یہ لکھیں کہ ایک مہینے میں ہم نے پانچ مجالس میں ایک ایک باجماعت نمازی کا اضافہ کر لیا ہے تو میرے نزدیک یہ بہت بڑا کام ہے۔خدا کی عبادت مقصود زندگی ہے۔اگر ایک ضلع یہ کہہ دے کہ ایک مہینے میں خدا کے حضور میں نے تحفہ پیش کیا ہے کہ پانچ احمدی

انصار یا جوان یا بچے جو باجماعت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اب حاضر ہونے لگ گئے ہیں۔ یہ کوئی معمولی کام ہے؟ آپ نے تو مقصد پالیا۔ فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کہنے کے مستحق ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا مقصد ہی اسی قسم کے چھوٹے موٹے کام ہیں۔ دنیا کی نظر میں چھوٹے ہوں گے لیکن انقلاب دنیا میں انہی کاموں سے برپا ہونے ہیں اور کسی چیز سے برپا نہیں ہونے۔ تو ناظمین یہ کام اس طرح شروع کریں۔

شعبہ مال

اگلا حصہ مثلاً وقف جدید یا تحریک جدید ہے۔ اگر پانچ آدمی چندہ دے رہے ہیں اور ایک چھٹے کا اضافہ ہوسکتا ہے تو تلاش کریں اور زعیم سے کہیں کہ کیوں نہیں اضافہ ہوا۔ وہ کہے گا کہ جی میری بات نہیں مانتے۔ آپ کہیں کہ اچھا میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ ساتھ چلیں، منت کریں، پیار کی بات کریں، لوگ مان جاتے ہیں، بہت جلدی تیار ہو جاتے ہیں۔ یونہی وہم ہے۔

ایک مجلس کی مجھے رپورٹ آئی کہ جی وہ ساری مجلس قریباً نادہندہ ہے اور زعیم صاحب نے کہا کہ ان کا علاج ہی کوئی نہیں۔ یعنی لفظ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ تو استعمال نہیں کیا مگر اس مفہوم کی جو سیاہی اُن کے منہ پر پھیری جا سکتی تھی، وہ انہوں نے پھیر دی تھی کہ یہ ایک گئی گزری مجلس ہے، اسے آپ بھول جائیں۔ آپ ہماری جواب طلبی کرتے رہتے ہیں۔ ہم آگے سے کیا کریں۔ میں نے اُن سے کہا آپ آرام سے بیٹھیں۔ میں نے قائد صاحب مال سے کہا کہ آپ پہلی چٹھی اپنے دستخطوں سے بھیجیں اور پھر مجھے بتائیں اور پندرہ بیس دن یا زیادہ سے زیادہ مہینہ ہی ہوا ہو گا، ان زعیم صاحب کی طرف سے چٹھی آئی کہ سارے چندہ دینے لگ گئے ہیں۔ اب کتنی بدظنی تھی مسیح موعود کی جماعت پر۔ میرا تجربہ ہے کہ اکثر و بیشتر بہت اچھے ہوتے ہیں۔ الّا ماشاءاللہ کچھ بہت سخت دل ہوتے ہیں مگر وہ بھی بالآخر ٹوٹ جاتے ہیں۔ آپ منت اور زاری کے ساتھ، پیار اور محبت کے ساتھ اس طرح کہیں کہ جی آپ وقف جدید کی تحریک میں حصہ لینے سے محروم ہیں۔ تھوڑا سا دے دیں۔ توفیق مل جائے گی پھر خدا آپ ہی بڑھا دے گا۔ وہ شامل ہو جائیں گے۔ یہی تحریک جدید کا حال ہے۔ چند پیسے بھی کوئی دے تو قبول کر کے اس دینے والے پر احسان کریں۔

پہلی اصلاح نیت کی صفائی اور پاکیزگی ہے

جہاں تک مال کا تعلق ہے اس ضمن میں میں ایک بات خصوصیت کے ساتھ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اکثر مجالس کا بجٹ درست نہیں۔ اور یہ بہت تکلیف دہ شکل ہے۔ بجٹ کی صورت یہ ہے کہ بعض

اضلاع تو اتنے کمزور ہیں خدا تعالیٰ کے سامنے صحیح صورتِ حال پیش کرنے میں۔ خدا تعالیٰ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ چندہ تو وہ نہ مجھے دیتے ہیں نہ انصار اللہ کے انسپکٹر کو دیتے ہیں۔ نہ خلیفۃ المسیح کو دیتے ہیں۔ احمدی کا چندہ تو سارے کا سارا خالصتہً للہ ہے۔ کوئی بھی درمیان میں اور وجود حائل نہیں۔ یہ محض واسطے ہیں۔ یہ کارکنان سلسلہ تو آپ کو تحریک کر کے خود بھی ثواب میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں۔ وہ خادم ہیں۔ جس طرح گورنمنٹ کے محصل ہوتے ہیں، وہ اپنی جیب میں تو چندہ نہیں ڈال سکتے۔ ان کے نام پر کب کوئی چندہ دیا کرتا ہے۔ اگر گورنمنٹ کسی پٹواری سے اپنا سایہ اُٹھا لے تو وہ ناجائز تو الگ رہا، جائز بھی آپ سے نہیں لے سکتا۔ اس لئے کہ اس کا اختیار ختم ہو گیا۔ تو دیتے آپ کس کو ہیں؟ جب تک آپ اس بات کو مدنظر نہیں رکھیں گے، اُس وقت تک مالی امور کی اصلاح ہو ہی نہیں سکتی۔

پس پہلی اصلاح نیت کی صفائی اور پاکیزگی ہے۔ کثرت کے ساتھ اس پیغام کو بار بار دوہرائیں اور نہ شرمائیں اس بات کی تکرار میں۔ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مالی اور جانی قربانی کی اتنی تکرار پائی جاتی ہے کہ اسے دیکھ کر انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا غیور انسان کہ کائنات میں اُس جیسا کوئی انسان پیدا نہیں ہوا۔ آپ کے منہ سے خدا نے اتنا سوال کروایا ہے، اتنا منگوایا ہے کہ دنیا میں کسی مانگنے والے نے کبھی اس طرح مختلف اداؤں کے ساتھ، مختلف طریق سے دنیا سے نہیں مانگا ہوگا کہ خدا کے لئے، اپنے لئے نہیں۔ اپنے لئے تو آپؐ فرمایا کرتے تھے، میں کوئی اجر تم سے نہیں چاہتا۔ اللہ کے لئے دو اور اس طرح دو جس طرح اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ہوتی ہے۔

چندہ کی اصل روح

یہ ہے چندہ کی روح۔ اس روح کو جب تک ہم لوگوں پر پوری طرح کھول نہیں دیتے، اس وقت تک نہ بجٹ ٹھیک ہو سکتے ہیں، نہ چندوں میں برکت پڑ سکتی ہے۔ نہ اصلاح احوال ہو سکتی ہے، نہ کسی دینے والے کو اس کا ثواب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی یہ راز ہمیں سکھا دیا کہ دینا ہے تو کس طرح دینا ہے۔ حضور نے یہ جو فرمایا کہ مراتم پر کوئی اجر نہیں ہے تو جب اس کے بعد اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى کہا تو لازماً یہ مطلب نکلے گا کہ حضور اپنی ذات کو جب مستثنیٰ کر بیٹھے ہیں تو اپنا اجر اپنے بچوں کو کس طرح دلوا سکتے ہیں۔ اپنے قریبیوں کو کس طرح دلوا سکتے ہیں۔ یہ تو اس طرح کی بات ہے جیسا کوئی پیسے لینے والا کہتا ہے مجھے نہ دو، میرے کلرک کو دے دو۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے خلاف

ہے یہ ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ کہتے ہیں میں تو کسی اجر کا متقاضی نہیں۔ میرا اجر خدا پر ہے۔ میری اولاد کا اجر بھی خدا پر ہے۔ ان کو تو آپ نے ہمیشہ کے لئے صدقوں سے باز رہنے کا حکم دے دیا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ پھر یہ ترجمہ کیا جائے کہ آپ میری اولاد کو پیسے دے دیا کرو، مجھے نہ دیا کرو۔ یہ میرا اجر ہے۔ **نعوذ باللہ من ذلک**۔ اصل کیا پیغام ہے۔ وہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام نے ہم پر کھولا اور معرفت کا ایک دریا بہا دیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام نے یہ تشریح فرمائی کہ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی سے مراد یہ ہے کہ دو خدا کو لیکن اس طرح نہ دینا گویا کہ نعوذ باللہ کوئی احسان ہو رہا ہے اور تمہارے دل میں اس سے کوئی بڑائی پیدا ہو کہ ہم نے دے دیا ہے۔ اس طرح دینا جس طرح بہت قریبی اپنے قریبیوں کو دیا کرتے ہیں جیسے مثلاً ماں اپنے بچہ کو دیتی ہے۔ ماں جب بچہ کو کچھ دیتی ہے اور بچہ آگے سے نخرہ کرتا ہے اور نہیں لیتا تو کیا ماں یہ سمجھتی ہے کہ شکر ہے پیسے بچ گئے۔ آرام آ گیا، چلو اس نے نہیں کھایا، جائے جہنم میں۔ میری روٹی بچ گئی۔ ماں کا دل تو کٹ جاتا ہے، اس کی تو اپنی بھوک مر جاتی ہے۔ وہ کہتی ہے میرے بچہ نے آج نہیں کھایا۔ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ کس حکیم کا دروازہ کھٹکھٹاؤں کہ میرے بچہ کا معدہ ٹھیک ہو جائے اور مجھ پر بوجھ ڈالے۔ مانگنے والا بچہ اسے زیادہ پیارا لگتا ہے۔ پس اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی میں انسان اس طرح دیتا ہے کہ اگر قبول نہ ہو تو روتا ہوا واپس آتا ہے۔ قبول ہو جائے تو کھلکھلاتا ہوا، اچھلتا کودتا ہوا واپس آتا ہے کہ الحمد للہ قبول ہو گیا۔

خدا کے حضور تو صرف پاک وصاف پہنچے گا

غرض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے جو معرفت کا ایک عظیم الشان نکتہ دیا تھا، الحمد للہ کہ آپ کے غلام نے آ کر وہ نکتہ کھولا تو اس میں سے معرفت کا ایک سمندر نکل آیا۔ یہ مراد ہے کہ آپ یہ بھی سکھائیں کہ چونکہ آپ نے خدا کو دینا ہے اس لئے خدا کے حضور تو صرف پاک وصاف پہنچے گا۔ اور آپ نے اس طرح دینا ہے کہ جب نامقبول ہو تب آپ روئیں۔ اس بات پر نہ روئیں کہ زیادہ مانگا جا رہا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسکی مثال دے کر اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی کے مضمون کو خود کھول دیا۔ فرماتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایسے لوگ پہنچے جو غریب اور بے کس تھے اور جن کے پاس مال دینے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ انہوں نے کہا ہماری جانیں پیش ہیں۔ اے خدا! تو وہ جان قبول کر لے جو تو نے ہمیں عطا کی ہے۔ جو چیز تو نے عطا کی ہے وہی ہم دے سکتے ہیں۔ ہمارے پاس مال کوئی نہیں۔ اور اُن کی جانیں قبول کرنے کے لئے بھی اسلام کو مال کی ضرورت تھی مثلاً سواریاں۔ ہتھیار وغیرہ جن کو آگے بھجوانا تھا۔ خدا گواہی دیتا ہے وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ

لَآ اَجِدُ مَآ اَحۡمِلُكُمۡ عَلَيۡهِ تَوَلَّوۡا وَّ اَعۡيُنُهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوۡا مَا يُنۡفِقُوۡنَ ○

(ترجمہ) اور نہ ان لوگوں پر (کوئی الزام ہے) جو تیرے پاس اس وقت آئے جب جنگ کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس لئے کہ تُو اُن کو کوئی سواری مہیا کر دے۔ تو تُو نے جواب دیا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جس پر تمہیں سوار کراؤں اور (یہ جواب سُن کر) وہ چلے گئے اور (اس) غم سے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ افسوس اُن کے پاس کچھ نہیں جسے (خدا کی راہ میں) خرچ کریں۔ کس پیار سے خدا نے اُن آنسوؤں کو دیکھا ہوگا۔ فرماتا ہے وہ میرے بندے روتے ہوئے واپس گئے کہ جانیں لے کر آئے تھے، وہ بھی رد ہو گئیں، وہ بھی مقبول نہیں ہوئیں۔ کیا کریں کہاں جائیں؟

اپنے روپوں پر کبھی ناز نہ کرنا

یہ ہے اِیۡتَآئِ ذِی الۡقُرۡبٰی اس طرح چندہ دیں گے خواہ وہ انصار اللہ کا ہو خواہ وہ تحریک جدید کا ہو۔ خواہ وہ چندہ عام ہو یا چندہ وصیت ہو۔ تو یہ چندے ہیں جن پر خدا کی محبت اور پیار کی نظریں پڑیں گی۔ وہ روپے نہیں رہیں گے۔ وہ ساری کائنات کی دولتوں سے بڑھی ہوئی دولتیں بن جائیں گی۔ اس طرح پیش کرنے کا راز سکھائیں۔ مجھے چندہ کی زیادتی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی تعلیم جو میں نے سنی ہے خطبات کے ذریعے اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اس مسئلے کو جماعت پر اتنا کھول چکے ہیں کہ جماعت کے کام تو خدا نے کروانے ہیں، تم اپنے روپوں پر کبھی ناز نہ کرنا۔ وہم میں بھی نہ مبتلا ہونا کہ ان پیسوں سے خدا نے کام بنانے ہیں۔ وہ خدا جو ساری جماعت کا خدا ہے یہی انصار کا بھی تو خدا ہے۔ انصار بھی تو جماعت کا ایک معمولی حصہ ہیں۔ اس لئے انصار پر بھی خدا اسی طرح فضل کرتا ہے اور پیسوں کی کمی نہیں آنے دیتا۔ ایمان میں کمی کا خطرہ ہے۔ جو کچھ دیا جاتا ہے اس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے، اس لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ ناظمین اور ان کے کارندے زیادہ توجہ اس بات پر دیں اس سال خصوصیت کے ساتھ کہ وہ دوستوں کو چندہ کا فلسفہ سمجھائیں۔ ان کو بار بار بتائیں کہ جو کچھ دینا ہے اس کو پاکیزگی کے ساتھ دو اور یہ محسوس کر کے دو کہ جس خدا نے تمہیں دیا ہے، اس خدا کو تم دوبارہ حساب پیش کر رہے ہو۔ اگر جماعت یہ بات سمجھ جائے اور بہت سے عارف لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ اور بھی آہستہ آہستہ سمجھ جائیں گے تو پھر یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ بجٹ غلط بنے۔ غلط بجٹ بنانے اور غلط آمدنی لکھوانے کی جرأت تو کوئی تب کرے اگر نعوذ باللہ، اللہ تعالیٰ بھول جاتا ہو کہ اس نے اپنے بندے کو کیا دیا تھا مثلاً اگر کوئی باپ اپنے بچہ کو پچاس روپے مہینہ جیب خرچ دیتا ہو۔ وہ ایک دن اس سے کہے کہ مجھے کچھ ضرورت پیش آ گئی ہے، تم پچاس روپے کا چوتھا حصہ مجھے واپس کر دو تو وہ بچہ آگے

سے کہے کہ ابا آپ نے تو مجھے صرف چار آنے دیئے تھے۔ تو چار آنے کے حساب سے ایک آنہ میں واپس کر دیتا ہوں۔ تو یا تو وہ بچہ پاگل ہوگا یا اپنے باپ کو پاگل سمجھ رہا ہوگا لیکن یاد رکھو اپنے رب کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ کوئی آدمی خدا کو کس طرح دھوکہ دے سکتا ہے؟۔ پھر ایسی جرأت ہی کیوں کرتا ہے جو خدا کو دھوکا دینے کے مترادف ہو۔ دراصل اس کا نفس اُسے دھوکا دیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میں خدا کو تو دھوکا نہیں دے سکتا لیکن یہ ناسمجھ چندہ لینے والے جو خدا کی نمائندگی کررہے ہیں، ان کو تو دھوکا دے ہی سکتا ہوں۔ پس وہ خدا کو براہ راست دھوکہ دینے کی بجائے اس کے مومن بندوں کو دھوکہ دے کر گویا بالواسطہ خدا کو دھوکہ دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو دھوکے دینے والوں میں ہی اپنے ماننے والوں کو دھوکا دینے والوں کو بھی شامل کرلیا۔ قرآن کریم کا یہ بہت ہی عظیم الشان نکتہ ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کہ اللہ ہی کو نہیں اُن لوگوں کو بھی وہ دھوکا دینے کی کوشش کررہے ہیں جو ایمان لائے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ اللہ کو تو ویسے کوئی دھوکا دے ہی نہیں سکتا۔ کوئی اس کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اصل نفسیاتی مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ایمان لانے والوں کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں جو عملاً خدا کو دھوکا دینا ہوتا ہے۔ تو خدا فرماتا ہے نہ تم اللہ کو دھوکا دے سکتے ہو اور نہ ان لوگوں کو دے سکتے ہو جو ایمان لائے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے جھوٹ نہیں بولنا۔ آمد صحیح بتائیں

پس ایسے بجٹ بھی میرے علم میں آئے ہیں کہ احمدیوں کی اوسط آمد بعض ضلعوں کی ایک سو چھ روپے ماہانہ بنتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ مسیح موعود کی جماعت تو ایتاء کے لئے بنائی گئی تھی نہ کہ فقیر بننے کے لئے۔ خدا تعالیٰ تو جماعت پر اتنے فضل فرماتا ہے، اموال میں اتنی برکت دیتا ہے، اتنی رحمتیں کرتا ہے کہ آپ زکوتیں دینے کے بعد، ٹیکس دینے کے بعد لازمی اور طوعی چندے دیتے ہیں۔ لیکن مذکورہ اضلاع کے بجٹ کی رو سے اگر ایک احمدی کی اوسطاً ایک سو چھ روپے ماہانہ آمد ہے تو ایسے لوگ تو زکوٰۃ لینے والے بن گئے۔ کتنی بڑی ناشکری ہے اور کتنا بڑا بہتان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر۔ کتنا بڑا الزام ہے اللہ کی رحمتوں پر کہ مسیح موعود کی جماعت ایک ضلع میں ساری کی ساری زکوٰتی بن گئی ہو یعنی زکوٰۃ لینے والی بن گئی ہے دینے والی نہیں۔ حالانکہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم تو وہ بہترین امت تھے جس کو اس دنیا میں دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تا کہ ساری دنیا پر احسان کرو اور ہر قسم کا فیض تمہاری طرف سے اُن کی طرف جاری ہو۔ ہوا بھی یہی ہے کہ خدا نے تو فضل کئے ہیں مگر آمد چھپانے والوں کے دل میں خیال ہی نہیں کبھی آیا کہ ہم

اپنے خدا کو اس کے فضلوں کا کیا جواب دے رہے ہیں۔اس انتہائی تکلیف دہ صورت حال کا ایک علاج میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر بعض کمزور دل چندہ کی شرح سے ڈرتے ہیں تو میں نے ناظمین کو بتا دیا ہے اور آپ سب سے بھی میں عرض کرتا ہوں کہ آپ بے شک شروع میں شرح کے ساتھ چندہ نہ دیں۔ جو توفیق ہے وہی دیں لیکن خدا تعالیٰ سے جھوٹ نہیں بولنا۔ آمد صحیح بتائیں اور کہیں کہ ہمیں ہزار روپیہ ملتا ہے، ہمارے حالات ایسے ہیں کہ ہم ایک روپیہ چندہ دیں گے۔تو جب تک آپ کا بنایا ہوا دستور مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں یہ چندہ معاف کر دوں، میں نے کہہ دیا ہے میں معافی کا اعلان پہلے ہی کر رہا ہوں۔ جو احمدی سچ بولے گا اور کہے گا کہ مثلاً میری ایک لاکھ روپے آمد ہے لیکن میں صرف ایک روپیہ دے سکتا ہوں، میں اسی وقت یہ اعلان کرتا ہوں کہ ایسے شخص سے ہم صرف ایک روپیہ پر ہی راضی ہوں گے لیکن اس کا بجٹ صحیح بنے گا اور بجٹ میں یہ لکھا جائے گا کہ آمد تو زیادہ ہے مگر مجلس فلاں شخص سے وصولی کے لحاظ سے صرف ایک روپے کی پابند ہے۔ اس کھلی رخصت کے بعد آمد غلط لکھوانے کی کون سی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔اس لئے سب سے پہلے دلوں کی اصلاح کریں۔سچائی کی عادت ڈالیں۔ یہ چھوٹا سا کام ایک نکتے میں جمع ہو جاتا ہے۔اس میں اتنی برکتیں پڑیں گی کہ سارے شعبے اس سے سنور جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔سچائی کے ساتھ دیں گے تو آپ کے ایک پیسے میں بہت برکت ہوگی۔ جھوٹ کی ملونی ہوگی تو لاکھوں کروڑوں بھی بے برکت اور بے فائدہ ہوں گے اور اللہ کی سرکار میں قبول کے لائق نہ ہوں گے۔'' ﴿۶۹﴾

ورزشی و علمی مقابلے

اجتماع کے موقع پر علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوئے اور حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب سے قبل ان مقابلوں میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے انصار کو اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔
تقریری مقابلہ: مکرم بابو محمود احمد صاحب حیدر آباد اوّل، مکرم بشیر الدین کمال صاحب راولپنڈی دوم، مکرم محمد شفیق صاحب بشیر آباد سوم۔ **والی بال:** ربوہ ٹیم اوّل (کپتان مکرم چوہدری محفوظ الرحمان صاحب)۔ پنجاب ٹیم دوم (کپتان میجر سید سعید احمد صاحب لاہور)۔ **رسہ کشی:** ربوہ ٹیم اوّل (کپتان مکرم بشارت احمد صاحب)۔ پنجاب ٹیم دوم (کپتان مکرم عبد الستار صاحب خادم گوجرنوالہ)۔ **کلائی پکڑنے کا مقابلہ:** مکرم محمد اکبر صاحب بھیرہ اور مکرم بشارت احمد صاحب ربوہ اوّل، مکرم نوازش علی صاحب بھلوال دوم۔ **گولہ پھینکنے کا مقابلہ:** مکرم لطیف احمد صاحب فیصل آباد اوّل، مکرم سراج الحق صاحب ضلع اٹک دوم۔ **سو میٹر دوڑ:** مکرم مہر جمیل احمد صاحب احمد نگر اوّل ، مکرم محمد یوسف صاحب چک ۳۸ جنوبی سرگودھا دوم ، مکرم رفیق احمد صاحب کھاریاں سوم ۔ **میوزیکل**

چیئرریس: مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ گوجرانوالہ اوّل، مکرم رشید احمد صاحب قریشی رحیم یار خان دوم۔

اختتام

یہ اجتماع یکم نومبر بروز اتوار دن کے ایک بجے اگلے سال پہلے سے زیادہ کامیابی اور خیر وخوبی سے منعقد ہونے کے لئے اختتام پذیر ہوگیا۔ اختتامی روز حضور انور گیارہ بج کر اٹھارہ منٹ پر مقام اجتماع تشریف لائے۔

امسال انعام لینے والوں کے لئے ایک جگہ مخصوص کر دی گئی جہاں سے وہ نام پکارنے پر ترتیب کے ساتھ سٹیج پر آتے اور حضور سے انعامات لیتے۔

کارکردگی کے لحاظ سے اضلاع کے مقابلہ میں امسال بھی ضلع فیصل آباد اوّل رہا اور مکرم احمد دین صاحب ناظم ضلع نے حضور کے دستِ مبارک سے سند خوشنودی حاصل کی۔ دوسرے نمبر پر ضلع کراچی رہا۔ مکرم نعیم احمد صاحب ناظم ضلع کراچی موجود نہ تھے۔ اس لئے ان کے قائمقام مکرم شریف احمد صاحب وڑائچ نے سندِ خوشنودی حاصل کی۔ تیسرے نمبر پر ضلع سرگودھا رہا۔ ناظم ضلع مکرم چوہدری غلام رسول صاحب نے سندِ خوشنودی حاصل کی۔ ﴿۷۰﴾

اختتامی تقریب

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی۔ بعدازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا شیریں کلام ترنم سے سُنایا۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ 'لاہور' نے اپنی تازہ ترین نظم بعنوان ''فریاد۔ ربّ عزّ وجل کی بارگاہ میں'' اپنی مخصوص لحن میں سنائی۔ اس کے بعد حضور انور نے انعامات تقسیم فرمائے۔

اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

تشہّد وتعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں مجلس انصار اللہ میں زندگی کے آثار بڑھنے کا ذکر فرمایا اور پھر تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے مضمون پر عارفانہ روشنی ڈالی اور اس ضمن میں صفاتِ باری تعالیٰ کی روح پر ور تشریح فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو اختیار کرنے کے چار پہلوؤں کا ذکر فرمایا:

اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور زمین وآسمان میں موجود ہر چیز اس کی پاکیزگی کے ترانے گا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف مذہب اسلام ذات خداوندی کا یہ اعلیٰ تصور پیش کرتا ہے۔

دوم یہ کہ اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور تمام رذائل سے بکلّی منزہ ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی صفاتِ حسنہ کے رنگ سے متصف ہو جانے کا حکم دیا ہے اس لئے اللہ نے ایسے سامان پیدا کر

دیئے ہیں اور انسان میں ایسی صلاحیتیں پیدا کر دی ہیں کہ وہ خدا کا رنگ اپنے اوپر چڑھا سکے۔
سوم یہ کہ اللہ کی ذات وصفات میں کوئی تضاد نہیں۔ یہ کائنات اللہ کی ذات وصفات کی مظہر ہے۔ ہر چیز خدا کی پاکیزگی بیان کرتی ہے اور اس لحاظ سے سارے عالمین کی ہر چیز انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ ساری کائنات میں ایک مکمل توازن اور میزان قائم ہے۔ صرف اور صرف خدا کی واحد ذات ہے جو ہر چیز پر اثر ڈالتی ہے لیکن اور کوئی چیز اُس کی ذات پر اثر نہیں ڈال سکتی۔
چہارم یہ کہ انسان اپنی ہر ضرورت خدا تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔ فطرتِ انسانی میں یہ ہے کہ خدا سے طلب کرے اور حقیقتِ کائنات یہ ہے کہ صرف خدا دینے والا ہے اور اس وقت تک لطف نہیں آ سکتا جب تک دینے والا خدا نہ ہو اور لینے والا انسان نہ ہو۔
حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو یہ چاروں باتیں ہیں۔ ہماری جماعت کی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ اور ساری جماعت کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اسے بھول کر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ﴿۱۷﴾ چنانچہ حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی صفت الحی

''اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اَلْحَیّ ہے۔ یعنی اپنی ذات میں زندہ اور ہر قسم کی زندگی اور حیات بخشنے والا۔ ایک قسم یہ ہے کہ وہ انصار اللہ میں زندگی کے آثار بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ پچھلے سال انصار اللہ کی جو مجالس اس اجتماع میں شامل ہوئیں، ان کی تعداد سات سو پچپن اور جو نمائندگان آئے ان کی تعداد گیارہ سو بیاسی تھی۔ سال رواں میں جو مجالس شامل ہوئی ہیں، ان کی تعداد آٹھ سو بیالیس یعنی ستاسی زیادہ اور نمائندگان تیرہ سو پانچ یعنی ایک سو تئیس زیادہ۔ یہ آٹھ سو بیالیس مجالس شامل ہوئی ہیں اور کل مجالس نو سو چھتیس ہیں۔ تو جو رہ گئی ہیں، ان کو اپنی فکر کرنی چاہئے اور ہمیں ان کی بہت فکر کرنی چاہئے۔
کل مَیں اس آج کی تقریر کے متعلق سوچ رہا تھا کہ کس مضمون پر مَیں کچھ کہوں تو ایک بہت وسیع مضمون اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا۔ اتنا وسیع کہ مجھے بڑی کوشش کر کے سمیٹنا پڑا۔ اور بنیادی چار باتیں مَیں نے اس مضمون میں سے اٹھائی ہیں اور وہ مضمون تھا تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنی زندگی میں پیدا کرو۔ یہ بہت بڑا مضمون ہے۔
بنیادی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات دو پہلو رکھتی ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا کہ وہ اَلسُّبُوْحُ ہے۔ عربی میں اس کا تلفظ دونوں طرح ہے ''س'' کی زبر کے ساتھ بھی اور پیش کے ساتھ بھی۔ اور اَلْقُدُّوْسُ ہے۔ لغت میں ہے کہ اَلسُّبُوْحُ اور اَلْقُدُّوْسُ ساری عربی زبان اس

شکل میں صرف دو لفظ اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بار بارتوجہ ہمیں دلائی کہ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (الحشر آیت:۲۵)اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ پاک اور منزہ ہے ہر عیب سے۔اور مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جو کچھ زمین وآسمان میں ہے سب اس کی پاکیزگی کے ترانے گاتے ہیں۔......

دوسری بنیادی بات اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق قرآنی تعلیم میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اوراس کواپنی ذات اورصفات اورمحامد میں من کلّ الوجوہ کمال حاصل ہے''......

تیسری بنیادی تعلیم خداتعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق قرآن کریم میں یہ دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں تضادنہیں پایا جاتا۔اوراس کا ذکر سورۃ الملک میں بھی ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہیں کوئی تفاوت اورفتورنظرنہیں آئے گا۔......کوئی ایک چیز ایسی نہیں سارے عالمین میں،اس یونیورس (UNIVERSE) میں،اس کائنات میں کہ جوانسان کی خدمت کرنے سے انکارکرے۔ ہرلحاظ سے تضاد سے پاک اور اختلال اوروہن،کمزوری سے پاک۔یعنی نہ اس میں کوئی تضاد ہےاورنہ کوئی کمزوری۔

یہ جوتضادنہیں بلکہ ہر چیز ایک دوسرے کی پیدائش کی جوحکمت ہے،اس کے ساتھ تعاون کرنے والی ہے۔اس سے آگے ایک اور چیزنکلی کہ اس ساری کائنات میں ''میزان'' اور''توازن'' پایا جاتا ہے۔یہ بڑا عجیب اصول ہےقرآن کریم میں وَضَعَ الْمِيْزَانَ (الرحمٰن آیت:۸)یعنی ساری کائنات میں تضادنہیں،میزان ہےاور جوریسرچ اب ہورہی ہے نئی سےنئی،وہ اس حقیقت کاملہ کوجوقرآن کریم نے بیان کی ہے،سچا ثابت کررہی ہے۔توازن کا مطلب یہ ہے کہ اس کائنات میں،عالمین میں کامل نسبتیں قائم ہیں۔''............

ہر چیز خدا سے مدد مانگتی ہے

''اور چوتھی بنیادی چیز خداتعالیٰ کی صفات میں یہ ہے کہ ہر چیز اوراسی طرح انسان صرف خداتعالیٰ سے اپنی ضرورتیں طلب کرتا ہے۔......

یہ جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ان کی بنیادی باتیں جوہمیں قرآن کریم سے معلوم ہوئیں،ان میں سے میں نے چار اٹھائیں ۔ اب ہماری اپنی زندگی،جماعت احمدیہ کی زندگی جوبٹی ہوئی ہے جماعت احمدیہ کی تنظیم اورذیلی تنظیموں میں۔ انصاراللہ ہے،لجنہ ہے،خدام الاحمدیہ ہے۔ پھر خدام الاحمدیہ کے ساتھ اطفال لگے ہوئے ہیں۔لجنہ کے ساتھ ناصرات لگی ہوئی ہیں ۔ ہماری زندگی پر یہ

چاروں بنیادی حقیقتیں اثر انداز ہوتی ہیں اور اگر ہم اس حقیقت کو بھول جائیں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔“

پاک زندگی گزاریں

اس کے بعد حضور نے نصیحت فرمائی کہ صفاتِ حسنہ کا رنگ اپنی زندگی پر چڑھاؤ۔ چنانچہ فرمایا:

”پہلی بات یہ تھی کہ ہر عیب سے پاک ہے خدا تعالیٰ اور اس پاکیزگی کے ترانے ساری کائنات گا رہی ہے۔ .... اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو وہ پسند کرتا ہے۔ ہمیں پاک زندگی گزارنی چاہئے۔ ہمارے سارے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں کہ ہمیں پاک زندگی گزارنے کی تربیت دیں اور اس قابل بنائیں کہ ہم پاک زندگی گزارنے لگیں۔ اس کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی وہ نواہی میں ہے۔ نہ کرو۔ یعنی ہر گند سے بچالیانا۔ گندہ کھانا مت کھاؤ وغیرہ وغیرہ۔ سارے نواہی ہیں۔ احکام قرآنی آگے دو حصوں میں منقسم ہوتے ہیں۔ ایک کا تعلق خدا تعالیٰ کی سبوحیت اور قدوسیت سے ہے اور دوسرا جو گروہ ہے احکام کا، اس کا تعلق صفات حسنہ سے ہے۔ تو جن احکام کا تعلق خدا تعالیٰ کی سبوحیت اور قدوسیت سے ہے، انہیں ہم نواہی کہتے ہیں۔ جو گند کو دور کر کے اس قابل بناتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت انسان کی طرف مائل بہ توجہ ہو سکے۔ مثلاً ایک شخص جو خدا تعالیٰ سے پیار کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت رکھتا ہے اور اس کے عشق میں مست ہے اس کو سب سے زیادہ دکھ دینے والی بات یہ ہے کہ اس کے محبوب اللہ کو گالی دے۔ اس سے زیادہ اور کوئی بات تکلیف دہ نہیں اس کے لئے ہو سکتی۔

گالیوں کا بدلہ لاٹھی سے نہیں پیار سے لینا

اب اس وقت جماعت احمدیہ (یہ میں ایک اور بیچ میں بات لے آیا ہوں۔ پھر اُس طرف جاؤں گا) کے لئے سب سے زیادہ دکھ دہ دو باتیں بن گئیں۔ نمبر ایک اللہ تعالیٰ کے خلاف باتیں سننا اور گالیاں سننا۔ ۷۴ء میں اور اب بھی مخالفین بہت گالیاں دیتے ہیں تو ہمارے نوجوان بڑے جوش میں آجاتے ہیں۔ مَیں ان کو کہا کرتا ہوں (جو مَیں تعلیم اب بتا رہا ہوں آپ کو) کہ جب ہم ان گالیوں کے بدلے لے چکیں گے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں، پھر ان گالیوں کی طرف آئیں گے جو ہمیں دی گئیں، پھر ان گالیوں کی طرف آئیں گے جو ہمیں دی جا رہی ہیں۔ اس وقت تو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا اپنی ذات کے متعلق۔ اور ان کا بدلہ لاٹھی سے تو ہم نے نہیں لینا۔ ان کا بدلہ یہ ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنے والے کا بدلہ یہ ہے کہ ہم اس شخص کے دل میں محمدؐ کا پیار پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

تو مَیں بتا رہا تھا کہ سب سے زیادہ دکھ دہ بات ایک مسلم مومن کے لئے یہ ہے کہ اتنی عظیم ہستی جس

کی وہ معرفت رکھتا ہے، جس کی نعماء سے اس کی جھولیاں بھری ہوئی ہیں، جو ہر دُکھ کے وقت اس کے دُکھ درد کو دور کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے، جو اتنا پیار کرنیوالا ہے کہ اس کی خطاؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے موسلا دھار بارش کی طرح اپنی نعمتیں اس کے اوپر برسا رہا ہے، اس کو کوئی گالیاں دینے لگ جاتا ہے۔ سب سے زیادہ دکھ دہ یہ بات ہے مگر حکم یہ ہے۔ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ (الانعام:۱۰۹) یہ مَیں نواہی میں سے، جو روکنے والی چیزیں ہیں ان میں سے سب سے سخت یہ لے رہا ہوں وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ تو ساری نواہی جو کہتے ہیں نہ کر، نہ کر، نہ کر، یہ نہ کر، یہ نہ کر، یہ نہ کر۔ وہ ساری نواہی جو ہیں وہ انسانی زندگی سے گند کو اور ناپاکی کو دور کرنیوالی ہیں۔ اس واسطے ہمارے سارے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں جو ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی سے ناپاکی کو دور کرنے والے ہوں۔

اللہ کی صفات حسنہ کا رنگ اختیار کرو

اب میں اوامر کی طرف آتا ہوں۔ سب سے مقدم یہ ہے کہ صفات حسنہ کا رنگ اپنی زندگی پر چڑھاؤ۔ خدا تعالیٰ اپنی صفات میں اور محامد میں من کل الوجوہ کامل ہے۔ اور قرآن کریم کے سارے اوامر ہر حکم جو ہے وہ خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کا رنگ ہمارے اوپر چڑھانے والا ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کی تعلیم کو کُلی طور پر فالو (FOLLOW) کرنیوالے ہوں اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (یونس آیت:۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر وحی قرآنی کی اتباع کرنے والے ہوں تو ہماری زندگی ساری کی ساری ایسی ہو جائے جس میں اللہ تعالیٰ کے نور اور اس کی چمک دنیا کو نظر آئے۔

ربوبیت کی صفت پیدا کرو

میں ساری صفات کا تو اس وقت ذکر نہیں کر سکتا' ایک کا کروں گا۔ جس طرح نواہی کے ضمن میں میں نے لیا تھا کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ اسی طرح اوامر میں جو وسعت کے لحاظ سے سب سے بڑی بات ہے، وہ امر میں لیتا ہوں۔ وہ امر ہے، ربوبیت۔ اللہ رب ہے۔ ہمیں کہا ہے کہ جہاں تک تمہیں خدا طاقت اور استعداد دے، اندرونی طور پر بھی یعنی اپنی سوسائٹی میں بھی' اپنے ماحول میں بھی اور ساری دنیا میں بھی جہاں بھی مدد کی اور ربوبیت کی ضرورت ہو جہاں تک تمہیں خدا تعالیٰ طاقت دے، وہ تمہیں کرنی چاہیے۔ ہماری زندگی اپنے وسائل کے لحاظ سے محدود ہے (میں نے ''ہماری'' جب کہا ''جماعت احمدیہ کی'' میری مراد ہے) جماعت احمدیہ کی زندگی اپنے وسائل کے لحاظ سے محدود ہے لیکن اپنے فرائض کے لحاظ سے غیر محدود ہے۔ اس واسطے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو رنگ ہمیں نظر آتا ہے وہ محض انسانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ کل کائنات کے متعلق آپؐ کی رحمت جوش مارتی نظر آتی ہے۔

ہمارے پروگرام ایسے ہونے چاہئیں جن کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اس صفت پہ ہو کہ ہم نے پرورش کرنی ہے (بہتوں کو شائد سمجھ نہ آئے میرے ذہن میں کیا ہے) ہم نے پرورش کرنی ہے اس بچے کی جو ہمارے گھر میں پیدا ہوتا ہے اسلامی رنگ میں۔ ہم نے اسلامی رنگ میں پرورش کرنی ہے اس بچے کی جو ہمارے ہمسائے میں پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے پرورش کرنی ہے اس بچے کی جو ہمارے محلے میں پیدا ہوتا ہے یا ہمارے شہر میں پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے پرورش کرنی ہے اس بچے کی جو اسلامی رنگ میں جو ہمارے ملک میں یا دوسرے ممالک میں پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے پرورش کرنی ہے اس بچے کی جو جماعت احمدیہ میں پیدا ہوتا ہے اور ہم نے پرورش کرنی ہے (ربوبیت کی صفت اپنے میں پیدا کرنے کے لئے) اس بچے کی جو جماعت احمدیہ میں نہیں بلکہ جماعت احمدیہ سے باہر دنیا کے کسی خطہ، کسی جگہ، کسی محلے، کسی گھر میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ ہمارا آئیڈیل (IDEAL) ہے۔ آج ہمارے لئے یہ ممکن نہیں لیکن ہماری جدوجہد اور کوشش یہ ہے جو ہمارے لئے جو آئیڈیل مقرر کیا ہے خدا نے کہ تمہیں ایک دن ایسا کرنا ہوگا، اس کے لئے تیاری کریں۔

استعدادوں کی کامل نشوونما

اس کے لئے صفات حسنہ پیدا کریں تو پہلے اپنی ذات آتی ہے۔ میں بڑی دیر سے کہہ رہا ہوں اب دہراؤں گا لیکن اختصار کے ساتھ کہ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کرنا فرض ہے ہر اس شخص کا جو ہم میں پیدا ہوا اور ابھی اگر وہ بچہ ہے تو جو اس کے ذمہ دار ہیں اور گارڈین ہیں، ان کا یہ فرض ہے۔ اس کے بغیر ہم جو ایک وسیع فرض کا میدان ہے اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک ہم اپنے اندر، جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی نشوونما کو کمال تک نہیں پہنچاتے، ہم آگے بڑھ کر دوسروں کے گھروں میں نور اور حسن لے کے کیسے پہنچ سکتے ہیں۔''

مجلس توازن کا قیام

حضور نے ذیلی تنظیموں کے اندر توازن پیدا کرنے کی ہدایت دی۔ اس ضمن میں آپ نے مجلس توازن کے قیام کا اعلان بھی کیا چنانچہ فرمایا:

''ہماری جو تنظیمیں ہیں ان کے اندر ایک توازن ہونا چاہئے۔ اس طرف ابھی تک توجہ شائد اس لئے نہیں تھی کہ ابھی ابتداء تھی، نشوونما تھی، اس لئے مَیں نے انتظامی ڈھانچے میں بھی کچھ تبدیلیاں

سوچی ہیں۔......

ایک تو مجلس توازن مَیں قائم کرنا چاہتا ہوں جس میں جماعت احمدیہ، انصاراللہ اور خدام اور لجنہ کے نمائندے (جس شکل میں بھی ہوں) آئیں اور وہ میزان پیدا کریں۔ ہماری ایک تو مظہر ایسوسی ایشن ہے، ایک تو جماعت ہے وہ سب کے اوپر حاوی ہے اور نیچے دوسری ایسوسی ایشنز ہیں۔ ہم سب (صدرانجمن احمدیہ اور ذیلی تنظیمیں) ایک جہت کی طرف پورا زور لگا کر ہی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جس طرح رسہ کشی میں سارے رسہ کھینچنے والے ایک ہی طرف زور لگا رہے ہوتے ہیں۔ اگر پانچ اینگل (ANGLE) کا بھی فرق پڑ جائے کسی ایک رسہ کھینچنے والے کا تو ٹیم ہار جاتی ہے۔ ایک سدھائی میں وہ رسہ کھینچا جائے تبھی ٹیم جیتتی ہے ورنہ نہیں جیتتی۔ اس واسطے ایک سدھائی کی طرف ایک سیدھا پوائنٹ یعنی مقصد کا درجہ رکھنے والا نقطہ مرکزی ہمارے سامنے ہے۔ ضروری ہے کہ صراط مستقیم پر چل کے نقطۂ مرکزی یعنی اصل مقصد کی طرف آگے بڑھ رہے ہوں۔

ایک نئی بنیادی بات مجلس توازن کا مَیں اعلان کر رہا ہوں۔ یہ ایک مہینے کے اندر قائم ہو جائے گی۔ صدرانجمن احمدیہ، انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ ذمہ دار ہیں اور پھر لجنہ سے بھی مشورہ کریں۔''

انصاراللہ کے نظام میں تبدیلی

اس کے بعد حضور نے مجلس انصاراللہ کے نظام میں تبدیلی کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ اب مرکز میں مزید چار نائب صدران ہوں گے جن کے ذمہ شعبہ جات کی نگرانی ہوگی اور وہ مہینے میں ایک دفعہ حضور کو رپورٹ بھجوانے کے پابند ہوں گے۔

''دوسری بات مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خداتعالیٰ کی صفات حسنہ کا رنگ اپنے اخلاق پر چڑھانا۔ یہ عمل اعمال صالحہ میں آتا ہے۔ یہ عقیدہ نہیں ہے، اعمال صالحہ میں ایک تو انفرادی اعمال ہیں، دوسرے اجتماعی اعمال ہیں۔ ان سارے اجتماعی اعمال کو اصل مقصد یعنی ٹارگٹ پر پوری طاقت کے ساتھ ہٹ (HIT) کرنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ خدام الاحمدیہ کہیں ہٹ کر رہی ہے اور انصاراللہ اور لجنہ کہیں اور ہٹ کر رہے ہیں۔ اس واسطے مجلس توازن ایک دوسرے کی نگرانی کرے گی۔ اب جو میں دوسری بات کہنے لگا ہوں، وہ اور ہے۔ (حضور انور نے محترم صدر صاحب انصاراللہ سے یہ دریافت کرنے کے بعد کہ صدر کے نیچے کتنے شعبے ہیں، فرمایا) صدر کے نیچے چودہ شعبے ہیں اور بہت سی نصیحتیں ان کو کی گئی ہیں۔ میں ان کا ہدایت نامہ کل لے گیا تھا۔ وہ میں نے کل دیکھا تو پھر میں نے سمجھا کہ اس میں کوئی ترمیم کرنی میرے لئے مشکل ہے۔ مجھے سارا کچھ بدلنا پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ ہر شعبے کے قائد کو بھی یاد نہیں

ہوگا۔اگر میں انہی کو پوچھوں کہ بتاؤ کتنی ہیں تمہاری لکھی ہوئی ہدایات تو وہ مجھے نہیں بتا سکیں گے۔ یہ طریق یعنی وعظ کر کے خاموش ہو جانا، یہ پرانے زمانے کے واعظوں کا تو کام ہوگا، نہ خلیفہ وقت کا یہ کام ہے، نہ خلیفہ وقت کے جوارح یعنی عہدیداروں کا یہ کام ہے۔ان کا کام تو ہے عمل، عمل، عمل۔

عمل کے لئے میں نے سوچا کہ جو اس وقت صدر اور نائب صدر ہیں ان کے علاوہ چار چار نائب صدر ہوں گے اور ان کے ذمے ایک سے زائد شعبے ہوں گے تین تین' چار چار اور وہ مجھے مہینے میں ایک بار صرف یہ رپورٹ دیں گے کہ ان شعبوں میں کیا کام ہوا۔یعنی عمل کے متعلق ہر مہینے رپورٹ دیں گے اور ہر مہینے مرکز میں ایک دفعہ مجلس توازن کی یہاں میٹنگ ہوا کرے گی۔ جب مجھے توفیق ہوگی میں بھی بیچ میں بیٹھوں گا۔ ہر مہینے باہر سے بھی لوگ آئیں گے اور ہر مہینے اس میں جو ممبر نہیں، ان کے ایک حصے کو بلایا جائے گا۔مثلاً سارے پاکستان کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ہر سہ ماہی میں ایک حصہ آجائے گا۔یعنی ہر سال میں ایک دفعہ وہ یہاں آئیں گے۔ان کے سامنے باتیں ہوں گی اور جلسہ سالانہ پر غیر ملکیوں کو بھی بیچ میں شامل کیا جائے گا۔''

جسمانی صحت کے لئے سکیم

حضور نے لجنہ، خدام اور انصار کی جسمانی صحت کے لئے بھی ایک سکیم جماعت کے سامنے رکھی چنانچہ فرمایا:

لجنہ کے لئے کلب بنائیں

''اور یہ عمل کی اب میں بات کر رہا ہوں۔یعنی صفات حسنہ کا رنگ ہو اور اس میں تضاد نہ ہو۔میں نے لجنہ سے کہا کہ ہر لجنہ ممبرات لجنہ کے لئے' (کھیل کود اور ورزش کے لئے، وہاں بیٹھنے کے لئے، باہم نیکی کی باتیں کرنے کے لئے) کوئی کلب بناؤ۔ یہ اب سات، آٹھ سو کلبز چھ مہینے یا سال میں نہیں بن سکتیں۔اس واسطے درجہ بدرجہ ہم آگے بڑھیں گے۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ کم از کم پنجاب کی ہر تحصیل میں ایک ایک کلب بن جائے۔اور اس کے ذمہ دار لجنہ کے علاوہ انصار اور خدام الاحمدیہ ہوں۔......

تو یہ جواب مجلس توازن بنے گی، ان کا کام ہے کہ اسے پورا کریں۔میں عمل چاہتا ہوں۔اس سال ہر تحصیل میں لجنہ کی ایک کلب قائم ہو جائے۔

خدام کے لئے کھلی زمین مل جائے

اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ کو تو کھلی زمین ہی مل جائے، دیوار کی ضرورت نہیں۔ ہر ایسی مجلس میں

جہاں بہت تھوڑے خدام نہیں کافی ہیں، وہاں وہ اکٹھے ہوں۔ وہاں میر وڈبہ کھیلیں، گلی ڈنڈا کھیلیں، ایک بڑی اچھی ورزش ہے، بہت ہی اچھی، جو انڈونیشین سٹوڈنٹس (جب میں پڑھا کرتا تھا) مدرسہ احمدیہ میں لے آئے تھے اور میں بھی وہاں ان کے ساتھ کھیلتا رہا ہوں۔ وہ کھیل بڑا چوکس دماغ رکھ کے کھیلنی پڑتی ہے، وہ خدام الاحمدیہ کو سکھانے کے لئے یہاں سے گاؤں گاؤں لوگ بھیج دیں گے۔ یہ بڑی معصوم کھیل ہے، کوئی چیز نہیں چاہیئے۔ بس زمین چاہیئے اور ایک چھوٹی سی سوٹی چاہیئے لکیریں ڈالنے کے لئے اور اپنے ہاتھ چاہئیں اور دماغ۔ اور بڑی ورزش ہو جاتی ہے۔ دوڑیں، چلیں، ہر روز ورزش کریں۔ صحت کے لئے متوازن غذا بھی، بیلنسڈ ڈائٹ (BALANCED DIET) بھی چاہیئے اور اس کا ہضم کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ بنیوں کی طرح اتنا بڑا پیٹ، سارے جسم سے بھی بڑا نکل آتا ہے۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔

انصار کے لئے بہترین ورزش سیر کرنا ہے

اور انصار جو ہیں جو بڑی عمر کے انصار ہیں۔ انصار کے دو حصے ہیں عمر کے لحاظ سے بھی اور صحت کے لحاظ سے بھی۔ جو صحت اور عمر کے لحاظ سے بڑی عمر کے ہیں، ان کے لئے بہترین ورزش سیر کرنا ہے۔ ان کو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ وہ چار پانچ میل سیر کیا کریں صبح۔ نماز پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں اور گرمیوں میں ٹھنڈے ٹھنڈے اور سردیوں میں بُکّل مار کے سیر کو نکل جائیں اور چند میل سیر کریں۔ روزانہ کریں چھوڑنا نہیں اس کو۔ اس ورزش کے متعلق آپ انصار نے توجہ دینی ہے اور خدام الاحمدیہ نے بھی آپ کو پکڑنا ہے۔

اصل عزت خدا کے لئے ہے

میں نے اعلان کیا تھا کہ جسمانی لحاظ سے جماعت احمدیہ کے افراد کو دنیا میں سب سے زیادہ صحت مند ہونا چاہیئے اور اپنی اس صحت کو دنیا کے مفاد میں خرچ کرنے والا ہونا چاہیئے۔......

تو ہم خادم ہیں۔ یہ جو دنیوی عزتیں ہیں جن کے تماشے آپ روز دیکھتے ہیں اس کے بارے میں قرآن کریم نے ہمارے سہارے کے لئے بڑا عجیب اعلان کر دیا تھا۔ **فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا** (النساء آیت: ۱۴۰) صحیح عزت، ہر قسم کی عزت، ساری کی ساری عزت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس سے آپ لیں۔ بڑی عزت دیتا ہے۔ ہمارا ایک مبلغ عام سے آدمی کے طور پر یہاں پھر رہا ہوتا ہے۔ آپ کے سامنے سے گزرتا ہے۔ آپ اس کی قدر ہی نہیں پہچان رہے ہوتے۔ جب وہ افریقہ میں جاتا ہے اور وہاں صدر مملکت سے دفتر میں ملنے جاتا ہے تو وہ اس کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ عزت خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ جو آپس میں لوگوں نے عزتیں بانٹیں۔ اس کے لئے آپس میں سر بھی اڑائے۔ یہ تو دنیا اپنا کھیل

کھیل رہی ہے۔ہم نے تو خدا تعالیٰ کے کام کرنے ہیں اور وہ کھیل نہیں۔ہم نے تو سنجیدگی کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کرنی ہے۔''

ترقیات کے غیر محدود دروازے کھولنے والی صفت

حضور نے خطاب کے آخر میں خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم رکھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کی صفات کی چوتھی بنیاد ہے: كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ (الرحمٰن آیت:۳۰) اور اس کو باندھا ہے اس آیت سے يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زمین و آسمان کی ہر شئے اپنی ضرورت اس سے مانگتی، اس سے پاتی ہے۔ عجیب اعلان ہے۔ یہاں اگر ٹھہر جاتا قرآن کریم تو اس کی عظمت تو ظاہر ہو جاتی لیکن كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ کے ساتھ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہہ کے انسانوں کو شامل کیا ہے۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ کہہ کہ یہ اعلان کیا کہ ترقیات کے غیر محدود دروازے تمہارے اوپر ہم نے کھول دیئے ہیں۔اس کی صفات کا ہر جلوہ پہلے سے مختلف ہوتا ہے۔انسان کا خدا تعالیٰ کے قرب کی طلب میں ہر قدم پہلے سے آگے بڑھنا چاہئے۔اس لئے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ سے فائدہ اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق، ہر آن اس کے حضور عاجزانہ متضرعانہ دعا کے ساتھ قائم کرنا ضروری ہے جو ممکن نہیں جب تک ہم نہایت عاجزی کے ساتھ اس کے حضور نہ جھکیں اور اسی کی مدد سے اس کے ساتھ زندہ تعلق کو قائم کریں۔

غیر محدود ترقیات کے دروازے یہ اعلان کھولتا ہے۔اللہ کے فضل سے ہر قدم فلاح اور رفعت کی طرف بڑھتے رہنا چاہئے کیونکہ (یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فقرہ ہے) ''انسان اپنے تمام کمالات اور تمام حالات اور تمام اوقات میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت کا محتاج ہے''۔اس واسطے ہر احمدی کو انفرادی طور پر اور جماعت کو جماعتی طور پر اور جماعت احمدیہ کو اجتماعی طور پر اپنے تمام کمالات اور تمام حالات اور تمام اوقات میں خدا تعالیٰ کی ربوبیت کے حصول کیلئے کوشش کرنی چاہئیے اور خدا کی رضا کو حاصل کر کے اپنی زندگی کے مقصود کو پالینا چاہیے تا کہ دنیا میں ایک ایسی جماعت ہو جو کسی اور کو دکھ دینے کا سوچے بھی نہ۔سب کے سُکھ کا سامان پیدا کرنے کی نیت سے اپنا قدم آگے بڑھا رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے آمین۔''

اس کے بعد حضور نے فرمایا:

''اب ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ایسے حالات پیدا کرے کہ آج وہ جو اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے والے ہیں، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرنا شروع کر دیں۔اور آج وہ جو انسانیت میں فساد اور

دُکھ پیدا کرنے والے ہیں، وہ امن اور سُکھ پیدا کرنے کی کوشش کرنے لگ جائیں۔ اور آج وہ انسان جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہیں، وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجائے اور آپؐ کی بے شمار، بے انتہا برکتوں اور فیوض سے حصہ لینے لگے اور یہ دُکھیا انسانیت خوش حال، خوش باش انسانیت بن جائے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں، جماعت احمدیہ کو یہ توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے اپنی تمام ذمہ داریاں، اپنی پوری توجہ اور پوری محنت اور پوری طاقت سے ادا کریں۔ اور خدا ہماری کوششوں کو قبول کرے اور اپنی رضا کی جنتیں ہمارے لئے مقدر کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن ہر جگہ سفر اور حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اپنی برکتیں آپ کے اوپر برسائے۔ آپ کو اہل بنائے اس کا کہ جو کہا وَاَسۡبَغَ عَلَيۡكُمۡ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (لقمان آیت:۲۱) وہ عملاً پوری ہوں اور آپ کو احساس ہو اور آپ شکر گزار بندے بن کے اپنی زندگی گزارنے والے ہوں۔ آؤ اب دعا کر لیں۔"

طویل اور پُرسوز اجتماعی دعا کروانے کے بعد حضور انورؒ نے پُرشوکت آواز میں اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فرمایا اور انصار کو الوداع کہتے ہوئے مقام اجتماع سے ایک بج کر پانچ منٹ پر تشریف لے گئے۔ اس طرح سے حضور انور تقریباً پونے دو گھنٹے انصار کے درمیان رونق افروز رہے۔ ﴿۷۲﴾

شرکاءِ اجتماع کے بابرکت تاثرات

اس بابرکت، علمی اور تربیتی اجتماع نے شرکاء کے قلوب و اذہان پر کیسے روح پرور اثرات مرتب کئے۔ اس سلسلہ میں کراچی کے ایک دوست نے صدر محترم کی خدمت میں لکھا کہ "میں پہلی دفعہ اجتماع انصاراللہ میں خدا کے فضل سے شامل ہوا ہوں اور ربِ غفور سے دعا گو ہوں کہ مجھے اب ہمیشہ ہی اس اجتماع میں شامل ہونے کا موقع عطا فرماتا رہے...... ایسی ایمان افروز مجالس میں بار بار آنے کا موقع ملے۔ آمین۔ آج تک اس اجتماع کے اثرات دل و دماغ پر اسی طرح قائم ہیں جیسے اب بھی اجتماع میں بیٹھا ہوا ہوں۔ الحمدللہ۔ نیز مکرر درخواست ہے کہ تقاریر کے ٹیپ مجھے ضرور بھجوا دیں۔ میں نقل کر کے اپنے حلقہ احباب کو سناؤں گا۔ انشاءاللہ۔" ﴿۷۳﴾

سائیکل سفر برائے شمولیت اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دور دور سے انصار سالانہ اجتماع پر سائیکلوں کے ذریعے آئے۔ اس ضمن میں مکرم شیخ انوار احمد صاحب سامانوی کی دلچسپ روداد قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے:

"میں نے امسال اجتماع انصاراللہ پر بہ توفیق ایزدی لیہ سے ربوہ تک سائیکل پر سفر کر کے شمولیت کی۔ کل سفر قریباً ۱۷۰ میل تھا۔ دورانِ سفر دو راتیں احمدی بھائیوں کے ہاں قیام کیا۔ ایک رات ایک شریف النفس مخیّر

اور مہمان نواز غیر از جماعت دوست مکرم سید غلام حسین صاحب آف تقی آباد کے ہاں قیام کیا۔ان کا ڈیرہ بھوانہ سے دس بارہ میل پہلے آتا ہے۔بفضل اللہ تعالیٰ باسٹھ سال سے تجاوز کر چکا ہوں۔الحمدللہ صحت اچھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے چاہا اور توفیق ملی تو انشاءاللہ آئندہ بھی اجتماع کے موقع پر سائیکل پر ربوہ آنے کا بہت شوق ہے۔متعدد دوستوں سے ملنے کا موقع ملا۔کبھی کسی کے دریافت کرنے پر کہاں سے آ رہے ہو کہاں جاؤ گے،انہیں بتایا گیا کہ لیہ سے ربوہ جا رہا ہوں۔میرے بڑھاپے اور طویل سفر کے متعلق حیرت کا اظہار کیا جاتا بلکہ بہت حد تک ہمدردی کا بھی اظہار ہوتا۔پورے سفر میں خاکسار نے کسی کی زبان سے ناگوار لفظ نہیں سنا۔جھنگ شہر کے باہر برلب سڑک قدیمی مسجد احمدیہ ہے جس کی دیوار پر جلی حروف میں ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا۔نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے'' لکھا ہوا ہے۔یہاں پہنچ کر خاکسار کو شدید پیاس لگی تھی۔مسجد سے ملحق ایک مکان جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ کسی احمدی بھائی کا گھر ہوگا،خاکسار نے پانی طلب کیا۔صاحب خانہ نے خاکسار کو بیٹھک میں بٹھایا اور میرے سفر کے بارے میں دریافت کیا۔جب خاکسار نے انہیں بتایا کہ بندہ سائیکل پر ربوہ جا رہا ہے تو بہت حیران ہوئے اور خوشی کا بھی اظہار فرمایا۔یہ دوست غیر از جماعت ایک زرگر ہیں اور ان کا مکان احمدیہ مسجد سے مشرق میں ملحق ہے۔پون گھنٹہ تک ان سے نہایت خوشگوار ماحول میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔انہوں نے نہ صرف پانی پلایا بلکہ چائے بھی پلائی اور کھانے کی بھی پُر زور پیشکش فرمائی۔اس وقت وہ اس قدر متاثر تھے جو بیان سے باہر ہے۔خاکسار نے انہیں جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمائی اور مجھ سے بار بار واپسی پر آنے کا وعدہ لیا۔مجھے کامل امید ہے کہ یہ دوست انشاءاللہ جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں گے۔

دوسری جگہ ایک غیر از جماعت معزز رئیس سید غلام حسین صاحب کے ڈیرے پر رات کو قیام کرنے کا اتفاق ہوا۔یہ بزرگ عمر رسیدہ ہیں۔باوقار شخصیت کے مالک ہیں۔عشاء کے وقت ناچیز بلا تکلف ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات بسر کرنے کی درخواست کی۔سید صاحب موصوف کے دریافت فرمانے پر جب خاکسار نے بتایا کہ ربوہ جا رہا ہوں،بہت تکریم سے پیش آئے اور نہایت اچھا کھانا کھلایا۔شاندار بستر دیا اور صبح کو نہایت عمدہ ناشتہ دیا۔ربوہ آ کر خاکسار نے ان کی خدمت میں شکریہ کا خط تحریر کیا۔راستے میں سائیکل خراب ہو گیا۔کم وبیش خاکسار کو بیس بائیس میل پیدل بھی چلنا پڑا۔تقی آباد پہنچنے سے قبل بھی ایک راہ گیر کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے کا وعدہ کیا۔الحمدللہ سفر کے دوران ذکر الٰہی اور دعائیں کرنے کا خوب موقع ملا۔ناچیز ۲۲ اکتوبر کی شام کو ربوہ پہنچا تھا۔بفضلِ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی ساری کارروائی سے بھی خاکسار نے استفادہ کیا اور اس کے بعد انصار اللہ کے اجتماع سے بھی خوب فائدہ اٹھایا۔اللہ تعالیٰ آئندہ سال بھی خاکسار کو سائیکل پر اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔''﴿۴۷﴾

۱۹۸۲ء

نئے سال پر صدر محترم کا پیغام عہدیداران کے نام

۱۹۸۲ کے آغاز پر صدر محترم نے عہدیداران کو خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے نئے سال کے پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی مندرجہ ذیل الفاظ میں تلقین فرمائی:

''برادران کرام!

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته

اپنے رب کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مدد مانگتے ہوئے ہم اپنے نئے سال ۱۳۶۱ ہش/۱۹۸۲ء کا آغاز کر رہے ہیں۔سالِ رواں کے لئے جو لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے، وہ مجالس کی خدمت میں اس تلقین کے ساتھ پیش ہے کہ پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں اور اسی سے مدد مانگتے رہیں۔ ہمارے سارے منصوبے اور ساری کوششیں بے کار ہیں اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہو۔ ہماری مساعی میں میٹھے پھل نہیں لگ سکتے اگر آسمان سے اس کی رحمت کا پانی نازل نہ ہو۔ پر اسی سے مدد مانگتے ہوئے، اس کے کرم پر نظر لگائے، نئے سال کے پروگرام پر خلوص اور محنت اور لگن کے ساتھ گامزن ہوں۔ کَانَ اللّٰہُ مَعَکُم''

تربیتی دورہ صوبہ سرحد

صدر محترم کی ہدایت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اجازت سے مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت نے ۱۴ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۲ء صوبہ سرحد کے بعض مقامات کا تربیتی دورہ کیا۔

۱۴ اپریل کو مسجد احمدیہ اٹک (کیمبل پور) میں ملک رشید احمد صاحب ناظم ضلع کے زیر اہتمام بعد نماز عشاء نو تا گیارہ بجے مجلس سوال و جواب کے بعد تربیتی تقریر اور پھر سلائیڈز کے ذریعہ جماعت کی بیرونی ممالک میں مساجد، کالج، ہسپتال اور اشاعت قرآن کا کام دکھایا گیا۔ اگلے روز بعد نماز فجر درس دیا گیا۔

۱۵ اپریل کو کامرہ میں ایک دوست کے مکان پر بعض مہمانوں کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ رات کو مسجد احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی میں تقریباً سوا گھنٹہ سلائیڈز دکھائیں۔ نماز فجر کے بعد تربیتی درس دیا۔

۱۶ اپریل کو مردان میں تربیتی امور پر خطبہ جمعہ دیا اور رات ساڑھے سات تا نو بجے احباب کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ بعد نماز فجر تربیتی درس دیا گیا۔

۱۷ اپریل کو رسالپور میں ایک دوست کے مکان پر ساڑھے سات سے ساڑھے نو بجے تک تقریر کی اور سلائیڈز دکھائیں۔ بعض مہمان بھی موجود تھے۔ بعد نماز فجر درس دیا گیا۔

۱۸ اپریل کو پبّی میں ایک دوست کے مکان پر پہلے سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ پھر دو پہر کو سلائیڈز دکھائی گئیں۔اسی روز شام کو پشاور میں ایک بزرگ کے مکان پر ساڑھے پانچ بجے تا پونے نو بجے علمی نشست ہوئی۔تقریر کے بعد سوالات کے جواب دیئے گئے۔ستر سے زائد حاضرین تھے۔

۱۹ اپریل کو ناظم صاحب ضلع کے زیر اہتمام پشاور یونیورسٹی ٹاؤن میں ایک صاحب کے مکان پر خطاب کے بعد احباب کے تحریری سوالوں کے جواب دیئے۔ پونے آٹھ سے نو بجے تک سلائیڈز دکھائی گئیں۔حاضری اسّی کے قریب تھی۔

۲۰ اپریل کو پشاور شہر کی ایک عمارت میں بعد نماز عصر،تقریر کے بعد مہمانوں کے سوالات کے جواب دیئے اور سلائیڈز دکھلائیں۔ یہ پروگرام سوا سات بجے شام تک جاری رہا۔جس میں ستر اسی احباب تھے۔شام کو بازید خیل میں سینکڑوں مرد وزن کو ایک گھنٹہ تک سلائیڈز دکھائیں اور وہ جگہ بھی دیکھی جہاں حضرت شہزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید خوست سے آنے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔اسی مسجد میں نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔

۲۱ اپریل مسجد احمدیہ کوہاٹ سے ۸۰ میل دور بنوں اور پھر ۹۰ میل پر ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچے۔ مقامی کارکنان کے تعاون سے بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ۸ تا ۹ بجے سلائیڈز دکھائی گئیں۔اسّی نوے حاضرین تھے۔

۲۳ اپریل کو خطبہ جمعہ و نماز صرف تین احمدی اشخاص نے ایسی جگہ پڑھا جہاں بیس پچیس غیر از جماعت احباب نے بھی یہ تربیتی خطبہ سنا۔۲۶ اپریل کی رات کو شاہ صاحب بخیر و عافیت ربوہ واپس پہنچ گئے۔ ﴿۷۵﴾

مجالس مذاکرہ وسلائیڈ پروگرام

قیادتِ اصلاح وارشاد مرکزیہ کے زیر اہتمام مختلف اضلاع میں جو مجالس مذاکرہ اور سلائیڈز پروگرام ہوئے،ان کا خاطر خواہ اثر محسوس کیا گیا۔۱۹۸۲ء کی پہلی سہ ماہی میں پچیس اہم مقامات پر سلائیڈز لیکچر ہوئے اور بیس مقامات پر مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں جن سے اندازاً آٹھ ہزار سے زائد دوستوں نے استفادہ کیا۔ ان پروگراموں میں مرکزی نمائندگان بھی شرکت کرتے رہے۔

شیخوپورہ شہر۔رحیم یار خان شہر۔سکھر شہر۔حیدرآباد کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس میں یہ پروگرام ہوئے۔

ضلع گجرات: کھاریاں۔فتح پور۔موونگ۔منڈی بہاؤالدین۔شیخ پور

ضلع جہلم: جہلم شہر۔منگلا ڈیم۔

ضلع گوجرانوالہ: امیر پارک گوجرانوالہ۔ راہوالی۔سادھوکے۔گوجرانوالہ شہر۔گرمولہ ورکاں۔پیرکوٹ۔

ضلع لاہور: پرانی انارکلی۔حلقہ وحدت کالونی۔مغلپورہ

ربوہ: مسجد مبارک۔دارالنصر غربی۔

کراچی: احمدیہ ہال۔گیسٹ ہاؤس۔ڈرگ روڈ۔مارٹن روڈ۔اورنگی ٹاؤن۔ ﴿۷۶﴾

حوالہ جات

﴾۱﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جنوری ۱۹۷۹ء صفحہ ۲ تا صفحہ ۶

﴾۲﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ مارچ ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۷

﴾۳﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۹

﴾۴﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۳

﴾۶﴿ روزنامہ الفضل ربوہ یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۴

﴾۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۲۔۴

﴾۸﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۔۸ و ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۲۔۳

﴾۹﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۳ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۰﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۸

﴾۱۱﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۲﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۸ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۳﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۹ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۴﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۶﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۸﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۱۹﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۲۰﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴾۲۱﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۴۔۶

﴾۲۲﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نومبر دسمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۱۔۲۴ و ۶۸

﴾۲۳﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ اگست ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۔۶

﴾۲۴﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۔۸

﴾۲۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۸

﴿۲۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نومبر۔دسمبر ۱۹۷۹ء ضمیمہ صفحہ ۵۔۲۳
﴿۲۷﴾ ہدایات برائے مجالس ۱۹۸۰ صفحہ ۳ تا ۸ و روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸ فروری ۱۹۸۱ء صفحہ ۵
﴿۲۸﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۲۔۳
﴿۲۹﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ
﴿۳۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ۔۱۵ مئی ۱۹۸۰ء صفحہ ۴
﴿۳۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ یکم جولائی ۱۹۸۰ء صفحہ ۸
﴿۳۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۱
﴿۳۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ ستمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۱
﴿۳۴﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۱۲
﴿۳۵﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۱۶
﴿۳۶﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۵
﴿۳۷﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۔۷
﴿۳۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ دسمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۵
﴿۳۹﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۵
﴿۴۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۷ تا ۱۱
﴿۴۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۱۔۸
﴿۴۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۸
﴿۴۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۱ء صفحہ ۵
﴿۴۴﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۴، روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۶
﴿۴۵﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۴ و روزنامہ الفضل ربوہ ۸ جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۱ و ۸
﴿۴۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۸۔۴۰
﴿۴۷﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۵۔۴۰
﴿۴۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲۸ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶
﴿۴۹﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۰
﴿۵۰﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۵۔۳۷
﴿۵۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۵

﴿۵۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۴ ستمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۔۴ و ۸
﴿۵۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۷
﴿۵۴﴾ رجسٹر روئیداد اجلاسات مجلس عاملہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۶ء
﴿۵۵﴾ رجسٹر روئیداد اجلاسات مجلس عاملہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۶ء
﴿۵۶﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶ و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ ضمیمہ ستمبر اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ا
﴿۵۷﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۔۶
﴿۵۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۸
﴿۵۹﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۴۔۵
﴿۶۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ا
﴿۶۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ا
﴿۶۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۸
﴿۶۳﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۸۔۱۳
﴿۶۴﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۸
﴿۶۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۴۔۵
﴿۶۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ فروری ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۳۔۳۷
﴿۶۷﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ
﴿۶۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ا
﴿۶۹﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ مارچ ۱۹۸۲ء صفحہ ۹۔۱۱ و اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۹۔۱۰ و ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ
﴿۷۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ا و ۱۶ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶
﴿۷۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ا
﴿۷۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۸
﴿۷۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۸ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۵
﴿۷۴﴾ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۸۲ء صفحہ ۶ و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۹۔۴۰
﴿۷۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱ مئی ۱۹۸۲ء صفحہ ۵
﴿۷۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جولائی ۱۹۸۲ء صفحہ ۴۰

متفرق مگر اہم امور

اجلاسات برائے انتخابِ صدر و نائب صدر صفِ دوم

دستورِ اساسی کے مطابق مجالس انصاراللہ صدر مجلس اور نائب صدر صفِ دوم کے لئے جو نام تجویز کر کے مرکز کو ارسال کرتی ہیں، اُن پر مرکزی مجلس عاملہ غور کر کے اپنی سفارشات خلیفہ وقت کو بھجواتی ہے۔ حضور کی منظوری کے بعد مجوزہ نام مجلسِ انتخاب میں پیش کر کے اراکین سے رائے لی جاتی ہے۔ یہ انتخاب خلیفہ وقت کے مقرر کردہ نمائندہ کی صدارت میں ہوتا ہے جو اراکین کی رائے حضور انور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی منظوری کے بعد دونوں عہدیدار اپنی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک کے انتخابات کی تفصیل پیش ہے۔

انتخاب برائے سال ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء

برموقع شوریٰ منعقدہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء زیر صدارت مکرم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب

مجوزہ نام برائے صدر مع تعداد ووٹ

نام	ووٹ	نام	ووٹ
مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	۵۰	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	۴۴۰
مکرم شیخ مبارک احمد صاحب	۱۴	مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	۳

مجوزہ نام برائے نائب صدر صف دوم مع ووٹ

نام	ووٹ	نام	ووٹ
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	۵۴۳	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	۶۳

منظوری از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

عہدہ	نام
صدر	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
نائب صدر صف دوم	مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

انتخاب برائے سال ۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۴ء

برموقع شوریٰ منعقدہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء زیر صدارت مکرم محمود احمد صاحب شاہد بنگالی صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

منظوری از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

عہدہ	نام
صدر	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
نائب صدر صف دوم	مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مسندآرائے خلافت ہوئے۔ ۱۱ جون ۱۹۸۲ء کو حضور انور نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کو صدر مجلس نامزد فرمایا۔

مجلس عاملہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ

صدرِ محترم ہر سال دستورِ اساسی کے مطابق مجلس عاملہ تجویز کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجواتے ہیں۔ منظوری کے بعد ممبران عاملہ صدر محترم کی خدمت میں اپنے شعبہ کی سکیمیں پیش کر کے رہنمائی لیتے ہیں۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک جن احباب کو خدمت کی توفیق ملی، ان کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔

اراکین خصوصی

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فیصل آباد

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا

۱۹۷۹ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ (آپ نے معذرت پیش کی جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو منظور فرمالیا۔)

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ربوہ

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ربوہ

۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۱ء۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن

۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب کراچی

۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ربوہ

۱۹۸۱ء ۔ مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر ربوہ

۱۹۸۲ء۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب سوئٹزرلینڈ

۱۹۸۲ء۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب غانا

۱۹۸۲ء۔ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ

۱۹۸۲ء۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب امریکہ

۱۹۸۲ء۔ مکرم یحییٰ پتو صاحب انڈونیشیا

۱۹۸۲ء۔ مکرم سوینڈ ہینسن صاحب ڈنمارک

نائب صدر

۱۹۷۹ء۔مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (اپریل ۱۹۷۹ء سے جماعتی ذمہ داریوں کے تحت لندن چلے گئے)

۱۹۸۰ء تا ۱۱ جون ۱۹۸۲ء۔مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

۱۹۸۲ء۔مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب (سبکدوشی: ۱۷ مئی ۱۹۸۲ء)

۱۹۸۲ء۔مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

۱۷ مئی ۱۹۸۲ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء۔مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

نائب صدر صف دوم

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء۔مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب

۱۹۸۲ء۔مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

قائد عمومی

۱۹۷۹ء۔مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب

۱۹۸۰ء۔مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی

۱۹۸۱ء۔مکرم منور شمیم خالد صاحب

۱۹۸۲ء۔مکرم میجر عبد القادر خان صاحب

قائد تربیت

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۰ء۔مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب

۱۹۸۱ء۔مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

۱۹۸۲ء۔مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

قائد تعلیم

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء۔مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب

۱۹۸۲ء۔مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب

قائد مال

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب

قائد تجنید

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب

قائد اصلاح وارشاد

۱۹۷۹ء۔ مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر۔ مئی سے مکرم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب

۱۹۸۰ء۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب

۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب

قائد ذہانت وصحت جسمانی

۱۹۷۹ء۔ مکرم چوہدری منور احمد صاحب خالد

۱۹۸۰ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

۱۹۸۱ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

۱۹۸۲ء۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

قائد مجالس بیرون وقلمی دوستی

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب

قائد اشاعت

۱۹۷۹ء۔ مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب

۱۹۸۰ء۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی

۱۹۸۱ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

۱۹۸۲ء۔ مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب

قائد ایثار

۱۹۷۹ء۔ مکرم غلام احمد صاحب عطاء (معذرت ۱۶ مئی ۱۹۷۹ء)

۱۶ مئی ۱۹۷۹ء تا دسمبر ۱۹۸۰ء۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب

۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب

قائد تحریک جدید

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

قائد وقف جدید

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب (سبکدوشی: ۱۷مئی ۱۹۸۲ء)

۱۷مئی ۱۹۸۲ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء۔ مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب

آڈیٹر

۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب

زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ

۱۹۸۲ء۔ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب

نوٹ:۔ ۱۹۸۲ء سے زعیم اعلیٰ ربوہ کو صدر مجلس کا نامزد کردہ اور مجلس عاملہ مرکزیہ کا رکن بنا دیا گیا۔

اجلاسات مرکزی مجلس عاملہ

مرکزی مجلس عاملہ کا باقاعدہ اجلاس ایک مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ ہونا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں صدر مجلس حسبِ ضرورت کسی بھی وقت اجلاس طلب کر سکتے ہیں۔ ان اجلاسات میں خلیفۂ وقت کی ہدایات کے تابع مجلس کی ترقی اور بہبود کے لئے غور و فکر کیا جاتا ہے نیز قائدین اپنی کارگزاری کی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ صدر مجلس اس کا جائزہ لے کر رہنمائی کرتے ہیں۔ مجلس عاملہ کے فیصلوں کی روشنی میں ماتحت مجالس کو ہدایات جاری ہوتی ہیں۔

صدر مجلس کی دردمندانہ اپیل

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو اراکین مجلس عاملہ کے نام ایک دردمندانہ اپیل کی۔ آپ نے قائد صاحب عمومی کے نام تحریر کیا۔

''میں آج کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شامل نہیں ہوں گا۔ میری جگہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔

میری طرف سے صرف اتنا پیغام پہنچا دیں کہ تمام شعبوں سے متعلق میں یہ حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ بفضلہٖ تعالیٰ مناسب رفتار سے ترقی ہو رہی ہے اور صورت حال اطمینان بخش ہے۔ جملہ قائدین اس پہلو سے اپنے کام کا اور شعبہ کا جائزہ خود لے لیں کہ کیا جو ذمہ داری ان کے سپرد ہے، وہ کماحقہٗ سرخروئی کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں یا نہیں۔

نیز یہ سوال بھی میری طرف سے کریں کہ کیا تمام قائدین اپنے شعبہ کے لئے دعا سے اللہ تعالیٰ کی

مدد مانگتے ہیں یا نہیں۔ اگر بالالتزام توجہ سے ایسا نہیں کرتے تو اب شروع کر دیں‘‘

کارروائی اجلاسات

یہ اجلاسات صدر مجلس یا ان کے قائم مقام کی صدارت میں منعقد ہوتے ہیں۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا ہے اور پھر عہد دہرایا جاتا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے ۱۰ جون ۱۹۸۲ء تک مجلس عاملہ کے کل اکیالیس اجلاسات ہوئے۔ مرکزی عاملہ کے چند اجلاسات کی کارروائی مختصر رپورٹ کی شکل میں بطور نمونہ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

اجلاس مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۷۹ء

مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۷۹ء بوقت پانچ بجے شام زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں منعقد ہوا۔ حسبِ معمول قائدین نے اپنی اپنی ماہوار رپورٹیں پڑھ کر پیش کیں جن پر صدر محترم نے تبصرہ کرتے ہوئے قائدین کو ضروری ہدایات دیں۔

بعدہٗ چندہ ماہنامہ انصاراللہ میں اضافہ کی تجویز زیر غور لا کر طے کیا گیا کہ فی الحال سالانہ چندہ دس روپے سے بڑھا کر بارہ روپے سالانہ کر دیا جائے اور مستقل فیصلہ کے لئے یہ معاملہ آئندہ شوریٰ انصاراللہ کے ایجنڈا میں رکھا جائے۔ یہ اضافہ فوری طور پر قابلِ نفاذ ہوگا۔

صدر محترم نے فرمایا ’’اگر میں ہی ہر ضلع اور حلقہ کا دورہ کروں اور کام کی رفتار تیز کرنے اور صحیح صورت میں ادا کرنے کے لئے ہدایات دوں تو پھر اتنا وسیع کام تو ایک سال میں بھی ختم نہ ہوگا۔ لہٰذا میری تجویز یہ ہے کہ قائدین کرام کو مختلف ٹیموں میں تقسیم کر دوں اور ہر ٹیم اپنے ذمہ بعض علاقے لے لے اور وہاں اجلاس اور اجتماع منعقد کر کے ہر کارکن اور ناصر بھائی کے کام کا جائزہ لیں۔ اس غرض کے لئے میں مختصر طور پر چند اصولی ہدایت دے دیتا ہوں۔ موقع کی مناسبت سے مرکزی نمائندگان ان کو مدّنظر رکھیں۔

۱۔ جو انصار بہت بوڑھے ہیں یا اَن پڑھ ہیں اور انہوں نے مجلس کے لئے کہیں کوئی کام نہیں کیا بلکہ ایک طرح عضو معطل ہو کر رہ گئے ہیں، ایسے بزرگوں سے ذاتی طور پر وعدہ لیں کہ وہ مجالس کے لئے کوئی نہ کوئی کام کریں مثلاً وہ ان کو جو نماز باجماعت میں سستی دکھاتے ہیں، اپنے ہمراہ مسجد میں لایا کریں۔ اگر وہ ہر روز یہ کام نہ کر سکیں تو فی الحال ہر دوسرے دن یا ہفتہ میں ایک دو دفعہ ہی یہ نیک کام انجام دیا کریں۔ نیز اس مجلس کے عہدیداروں خصوصاً زعیم صاحب یا نائب زعیم صاحب کو اس نیک کام کا ذمہ دار قرار دیں اور وہ اپنی رپورٹوں میں خصوصی طور پر اس کا ذکر کیا کریں۔

اس ضمن میں تمام انصار بھائی اپنے تمام گھر والوں کا جائزہ لیں۔ اگر ان کے بچے نماز باجماعت میں غفلت

کرتے ہیں اور قرآن کریم کی روزانہ تلاوت نہیں کرتے ہیں یا قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ نہیں پڑھے ہوئے تو ان کی اس سستی کو دور کرنے کے لئے گھر والوں اور زعماء مجالس کو ذمہ دار قرار دیں اور ان سے ہر ماہ رپورٹ کا مطالبہ کریں۔

۲۔ ہر ناصر چند ایک احادیث یاد کرے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور خلفاءِ کرام کی سیرت کے چند پہلو یاد کریں اور دوسروں کو ان سے مستفید کریں۔

۳۔ ہر احمدی دوست سے وعدہ لیں کہ وہ تین چار دوست اپنے زیرِ تبلیغ رکھے اور ان میں سے کم از کم ایک بھائی کو سال میں احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔

۴۔ نزدیکی علاقوں مثلاً جھنگ۔ فیصل آباد۔ سرگودہا۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ ساہیوال۔ ملتان۔ جہلم وغیرہ سے غیر از جماعت دوستوں کو کم از کم ایک دفعہ ربوہ ضرور لایا جائے۔ غیر احمدی احباب کا کرایہ وہاں کی مقامی یا ضلعی جماعت برداشت کرے اور اگر کسی جگہ یہ ناممکن ہو تو مرکز کی طرف رجوع کریں جو ان کی راہنمائی کرے گا۔

۵۔ اس امر کا پوری طرح جائزہ لیں کہ کون کون سی مجالس رپورٹ باقاعدگی سے نہیں بھجوار ہیں اور رپورٹس لائحہ عمل کے مطابق معین شکل میں نہیں آ رہی ہیں اور ان کا قدم ترقی کی طرف نہیں اُٹھ رہا۔ انہیں کام کو بہتر بنانے کے لئے ہدایات دیں لیکن ایک احتیاط ضرور کریں کہ چھوٹی دیہاتی مجالس کو ان کی طاقت اور علم سے بڑھ کر ہرگز مکلّف نہ کیا جائے بلکہ اپنی اپنی توفیق کے مطابق جیسی رپورٹ بھی وہ کرسکیں انہیں کرنے کو کہا جائے۔

اس کے بعد صدر محترم نے قائدین کرام کو بعض نہایت ضروری ہدایات دیں۔

اجلاس مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۷۹ء

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۷۹ء کو ماہانہ اجلاس زیرِ صدارت صدر محترم منعقد ہوا۔ قیادت تعلیم، صف دوم، اشاعت، تحریک جدید، وقف جدید، مال، تربیت، آڈٹ اور زعامت علیاء ربوہ کی رپورٹس پر حسب ضرورت تبصرہ ہوا۔

۱۔ مجالس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری کی تعداد اس ماہ پچھلے ماہ سے کم رہی۔

صدر محترم نے فرمایا کہ دفتر پیچھا کرے اور مجالس کو یاد دہانی کروائے۔ اسی طرح ناظمین کو بھی لکھا جائے۔ جو قائدین باہر دورہ کر کے آتے ہیں اور مجالس ان سے وعدہ کرتی ہیں کہ آئندہ رپورٹیں باقاعدہ بھجوائی جائیں گی، اس کی نگرانی کی جائے۔

۲۔ ربوہ کی رپورٹ پر فرمایا کہ آئندہ کے لئے تقابلی جائزہ پیش کیا جایا کرے۔

۳۔ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس ماہ میں نیکی اختیار کرنے کا ایک خاص ماحول پیدا ہو

جاتا ہے۔کمزور طبائع میں بھی ابھار پیدا ہوتا ہے اور مساجد نمازیوں سے بھری بھری نظر آتی ہیں۔اس ماہ کی برکت سے جو دوست نئے نمازی بنیں،ان کی باقاعدہ فہرستیں بنائی جائیں اور ان کو حکمت اور نرمی کے ساتھ یہ امر ذہن نشین کروانے کی کوشش کی جائے کہ نماز سارا سال جاری رکھی جائے۔قیادت تربیت اس سلسلہ میں خاص کوشش کرے اور پروگرام بنائے۔گھروں میں جا کر دوستوں کو سمجھایا جائے اور یہ ایک مہم کی صورت میں کیا جائے۔

اجلاس مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۷۹ء

مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۷۹ء کو صدر محترم کی صدارت میں اجلاس منعقد ہوا۔درج ذیل قیادتوں کی طرف سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری بابت ماہ جولائی پیش ہوئی۔تعلیم۔ وقف جدید۔ اصلاح و ارشاد۔تجنید۔ تحریک جدید۔عمومی۔ذہانت وصحت جسمانی۔آڈیٹر۔تربیت۔

صدر محترم نے رپورٹس سے متعلق بعض اصولی اور مستقل ہدایات ارشاد فرمائیں۔

۱۔ رپورٹس میں معین اعداد وشمار کا گذشتہ سال اور گذشتہ ماہ سے مقابلہ ہو۔

۲۔ ہر قیادت کی رپورٹ دو حصوں پر مشتمل ہونی چاہیئے۔

ا باہر کی مجالس کے کام کا خلاصہ

ب قیادت متعلقہ نے دوران ماہ خود کیا کام کیا۔

۳۔ ہر قیادت اپنا ٹارگٹ مقرر کر کے رپورٹ میں ذکر کرے کہ اس وقت تک اس ٹارگٹ میں سے اس قدر کامیابی ہوسکی ہے اور باقی کے لئے کوشش ہو رہی ہے۔

۴۔ جن مجالس کا دورہ ہو گیا ہے ان مجالس کی کارکردگی کا ایک خاکہ تیار کیا جائے جس سے یہ معلوم ہو کہ دورہ سے قبل معین اعداد وشمار کیا تھے اور دورہ کے بعد کیا ہیں۔ترقی یا کمی کا جائزہ لیا جائے اور اصل کمزوری کا کھوج لگایا جائے اور پھر اس کی اصلاح کی جاوے۔

۵۔ قائد عمومی کی رپورٹ میں اس امر کا ذکر بھی آنا چاہیئے تھا کہ ضلع سیالکوٹ میں کام کو بہتر بنانے کے لئے ضلع مختلف سیکٹروں میں تقسیم کر کے وہاں نگران مقرر کیے گئے ہیں۔نیز سالانہ اجتماع کی تیاری کے سلسلے میں بھی ذکر آنا چاہیے کہ فلاں فلاں کام ہو گئے ہیں اور کتنی خط وکتابت ہوئی اور آئندہ اجتماع کے لئے فلاں فلاں انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

۶۔ زعیم اعلیٰ ربوہ کی مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی رکنیت کے متعلق یہ فیصلہ ہوا کہ اس سلسلہ میں دستور اساسی میں اضافہ کرنے کے لئے باقاعدہ شوریٰ کے ایجنڈے میں تجویز پیش کی جائے۔اس وقت زعیم اعلیٰ صاحب مبصر کی حیثیت سے مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس میں شریک ہوئے ہیں۔عاملہ کی رائے میں ان کا اجلاس

میں شریک ہونا مفید اور ضروری ہے۔اس لئے ان کی رکنیت کے لئے حسب قواعد کارروائی ہو۔ ﴿۱﴾

اجلاس مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء

مجلس عاملہ مرکزیہ کا اجلاس بتاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۱ء بعد نماز مغرب پونے آٹھ بجے زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب گیسٹ ہاؤس میں منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ممبران نے شمولیت فرمائی۔

مکرم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب قائمقام نائب صدر و قائد تعلیم ،مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقف جدید،مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید،مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب قائد اشاعت ،مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد،مکرم عبدالرشید صاحب غنی قائد مال،مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر قائد تجنید،مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب قائمقام قائد مجالس بیرون،مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب قائد عمومی،مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نائب قائد عمومی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے کی بعد ازاں صدر محترم نے انصار کا عہد دہرایا اور قائد صاحب عمومی نے گذشتہ دو اجلاسوں کی روئیداد پڑھ کر سنائی۔ رپورٹ میں ایک قرارداد تعزیت میں وفات کے ساتھ حسرت آیات کے الفاظ کے استعمال پر صدر محترم نے فرمایا کہ یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں لہٰذا ان الفاظ کو رپورٹ سے خارج کر دیا گیا۔ باقی تمام رپورٹ کو عاملہ نے درست قرار دیا اور صدر محترم نے منظوری عطا فرمائی۔

ایجنڈا کے مطابق قائدین نے اپنی اپنی ماہانہ رپورٹیں بابت ماہ اپریل اجلاس میں پیش کرنا تھیں لیکن صدر محترم نے فرمایا کہ تمام قائدین سے رپورٹیں جمع کر لی جائیں بعد میں مطالعہ کر کے تبصرہ کروں گا۔ لہٰذا تمام رپورٹیں اکٹھی کر لی گئیں۔

اس کے بعد صدر محترم نے قائدین کو مندرجہ ذیل ہدایات سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ باوجود اس کے میرے پاس وقت کم ہوتا ہے لیکن پھر بھی مجالس کی ماہانہ رپورٹوں کا مطالعہ ضرور کرتا ہوں۔اس سلسلہ میں میرا تاثر یہ ہے کہ قائدین یا تو رپورٹیں خود نہیں دیکھتے یا پھر ان کے مطالعہ کا رد عمل اور نتیجہ سامنے نہیں آتا۔ یہ بات واضح ہے کہ قائدین اپنے اپنے شعبہ کے ذمہ دار ہیں اور اپنا خود ہی محاسبہ کریں۔ رپورٹوں کے بارہ میں دیکھا گیا ہے کہ اکثر دیہاتی مجالس کی رپورٹیں خالی ہوتی ہیں اور یہ صورت حال ان کے اپنے مخصوص ماحول اور تعلیم کی کمی اور تجربہ کے نہ ہونے کی وجہ ہے۔ وہ اتنے لمبے چوڑے فارم کو پُر نہیں کر سکتیں۔اب یہ قائدین کا کام ہے کہ دیہاتی مجالس کی راہنمائی کریں،ان کو سمجھائیں ہر شعبہ کا ٹارگٹ،ایک معین کام کی شکل میں دیں اور اس طرح ان کا کام آسان کریں۔نگران حلقہ جات سے کام لیں اور دیہاتی مجالس کو چھوٹے چھوٹے کام مکمل کرنے کو دیں اور اس طرح

اپنے شعبہ کو متحرک کریں۔

صدر محترم نے فرمایا جہاں تک شہری مجالس کا تعلق ہے۔تو میرا تاثر یہ ہے کہ ٹھوس کام کم اور رپورٹ میں لفاظی زیادہ ہوتی ہے۔اپنے دورہ سیالکوٹ کے سلسلہ میں صدر محترم نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ مرکزی ہدایات اور لائحہ عمل کو ناظمین اور نگران حلقہ جات آگے مجالس تک پہنچاتے ہی نہیں۔ یہ دیکھا ہی نہیں جاتا کہ پانی کنویں سے کھیتوں تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں۔۲۸ مجالس میں سے ۲۱ مجالس اجلاس میں حاضر تھیں لیکن کسی ایک مجلس کو بھی مرکزی پروگرام کا علم نہیں تھا۔ کام آنکھیں بند کر کے ہو رہا ہے۔ ذمہ داری قائدین کی ہے کہ مرکزی پروگرام کو ہر مجلس تک پہنچائیں۔مثلاً تفسیر صغیر کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا۔ یہ حضور اقدس کی بابرکت تحریک ہے۔اسے نافذ کرنا قائد صاحب تعلیم کا کام ہے۔لیکن یہ تحریک ہر مجلس تک پہنچائیں گے تو اس پر عمل ممکن ہوگا۔ اس طرح ہر قیادت اپنے شعبہ کا تھوڑا تھوڑا کام دیہاتی مجالس کو دیں تو سال کے اختتام پر بہت کچھ کیا جا سکتا ہے بہرحال کام بتدریج اور مسلسل ہونا چاہیئے۔

اصلاح وارشاد کے بارہ میں فرمایا کہ اس شعبہ کا تفصیلی پروگرام چارٹ نقشے تو بہت کچھ ہیں لیکن پھر بھی پتہ چلتا نہیں کہ کیسے کام کرنا ہے۔مجالس سوال و جواب بہت مفید لیکن جب تک تبلیغ کے جذبہ اور اخلاص کو ٹھوس چینل میں نہیں ڈالا جاتا، اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں۔مرکزی نمائندگان کے دورہ جات سے جو بیداری اور جذبہ خدمت دین پیدا ہوتا ہے، اس کی آبیاری ضروری ہے ورنہ یہ جذبہ پھر سرد پڑ جاتا ہے۔ رپورٹوں میں اصلاح وارشاد کا کالم بھی اکثر خالی ہوتا ہے۔آخر بیعتیں جاتی کہاں ہیں؟ لہٰذا اصلاح وارشاد کا کوئی نقطہ آغاز معین کر کے پھر کام کو آگے بڑھائیں اور تدریجی ترقی کا رجسٹر میں ریکارڈ ہو۔تبلیغ کرنے کے اہل انصار کی فہرستیں موجود ہوں۔مجالس سوال و جواب میں احمدیوں کی شرکت بھی ضروری ہے۔اور اردگرد کی مجالس کو بھی بلایا جائے۔ بڑی مجالس کے اردگرد مختلف اضلاع کے سیکٹر وار نقشے بھی موجود ہوں۔مختلف اضلاع کو اپنے نائبین کے سپرد کریں۔ یہ کام اتنا بڑا ہے کہ آٹھ دس نائبین بھی کم ہیں۔مجالس سوال و جواب کی ٹیپس (TAPES) تیار کرانا ضروری ہے۔ مقامی مجالس کو پابند کیا جائے کہ ریکارڈنگ کا انتظام کریں اور ایک نقل مرکز کو قیمتاً مہیا کریں۔ یہ ٹیپس دوسرے مقامات پر استعمال ہوں گی۔مکرم نائب صدر صاحب کے ذریعہ غیر ممالک کو بھی یہ ٹیپس بھجوائی ہیں، بہت خوش کن نتائج سامنے آرہے ہیں۔ بہرحال مرکزی عہدیداران مجالس سوال و جواب کے لئے اسی شرط پر جائیں گے کہ ساری کارروائی ٹیپ کرنے کی ذمہ داری مقامی مجالس پر ہوگی۔

صدر محترم نے قیادت تجنید کے بارہ میں فرمایا کہ صحیح کام نہیں ہو رہا ہے۔ بہت کام کی گنجائش ہے۔ قائد صاحب تجنید، قائد مال کے ساتھ مل کر پروگرام بنائیں۔تجنید ٹھیک کرائیں۔کراچی کی ایک مجلس پر کام کیا تو

تجنید ۴۰ سے ۱۶۰ تک جا پہنچی ۔احمد نگر کی تجنید ۴۵ سے ۱۰۵ تک ہوگئی ۔تو تجنید کے لئے کیٹا لاگنگ ، کیبنٹ کارڈ سسٹم ،مجالس کی تعداد، نئے شامل ہونے والوں کی تعداد۔سب توجہ طلب ہیں ۔

نیز فرمایا قیادت عمومی ماہانہ رپورٹوں کی ضلع وار فائلیں تیار کر کے دفتر میں تبصرہ کے لئے رکھوائے تا کہ تلاش میں آسانی ہواور ایک وقت میں کئی دوست فائلوں کا مطالعہ کر سکیں ۔

ماہنامہ انصار اللہ کے گذشتہ تین سال کے آمد وخرچ کا گوشوارہ اور ماہنامہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مکرم قائد صاحب اشاعت کی درخواست بابت حصول گرانٹ مبلغ دس ہزار روپے اجلاس میں پیش ہوئی ۔ ماہنامہ کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کا جائزہ لیا گیا۔صدر محترم نے فرمایا۔ بیرون ملک خریداری بڑھانے سے آمد میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ بقایا داران سے چندہ وصول کیا جائے ۔دس ہزار گرانٹ کی درخواست پر فیصلہ ہوا کہ یہ رقم گرانٹ کے طور پر نہیں بلکہ فی الحال بطور قرض دی جائے ۔ دعا کے بعد رات نو بجے اجلاس برخاست ہوا۔ ﴿۲﴾

تعداد مجالس سال بہ سال

۱۹۷۹ میں مجالس انصار اللہ کی تعداد ۸۴۳ تھی جو ۱۹۸۲ میں بڑھ کر بفضلہٖ تعالیٰ ۹۴۰ ہوگئی ۔الحمدللہ

سال	تعداد مجالس
۱۹۷۹ء	۸۴۳
۱۹۸۰ء	۸۸۷
۱۹۸۱ء	۹۳۷
۱۹۸۲ء	۹۴۰

مجلس مشاورت جماعت احمدیہ میں نمائندگی

جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کے باہمی رابطہ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۴۵ء میں فیصلہ فرمایا تھا کہ جماعت احمدیہ کی مرکزی مجلس مشاورت میں ذیلی تنظیموں کے دو دو نمائندے شامل ہوں ۔مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک جن احباب کو نمائندگی کی سعادت ملی ۔اُن کی فہرست پیشِ خدمت ہے۔

۱۹۷۹ء مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب ۔مکرم چوہدری منور احمد خالد صاحب

۱۹۸۰ء مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب ۔مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

۱۹۸۱ء مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب ۔مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب

۱۹۸۲ء مکرم پروفیسر عبد الرشید غنی صاحب ۔مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر

ناظمین علاقہ انصاراللہ

۱۹۷۹ء میں ملک کے بعض حصوں کو علاقوں میں تقسیم کر کے وہاں ناظمین علاقہ کا تقرر کیا گیا۔ مندرجہ ذیل انصار کو اس حیثیت میں خدمت کی توفیق ملی:۔

صوبہ سرحد: مکرم چوہدری رکن الدین صاحب، جون ۱۹۷۹ء سے مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب پشاور۔

صوبہ سندھ: مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب سکھر۔

صوبہ بلوچستان: مکرم میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ۔

آزاد کشمیر: مکرم شریف احمد صاحب چغتائی۔

ناظمین اضلاع انصاراللہ

دستور اساسی مجلس انصاراللہ کے مطابق ضلع کے اعلیٰ عہدیدار کو ناظم ضلع کہتے ہیں۔ ضلع کی جملہ مجالس کو بیدار رکھنا اور مرکزی ہدایات اور لائحہ عمل پر پوری طرح عمل کروانا ناظم ضلع کے فرائض میں داخل ہے۔ ناظم ضلع اپنی مجلس عاملہ کو نامزد کر کے صدر مجلس سے منظوری حاصل کرتے ہیں۔ مجلس عاملہ ضلع کا اجلاس ہر تین ماہ میں ایک بار ضروری ہے نیز ہر سال ضلعی مجالس کا سالانہ اجتماع منعقد کروانا ناظم ضلع کا فرض ہے۔ ناظم ضلع کو ہر ماہ اپنے کام کی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں بھجوانا ہوتی ہے۔

۱۹۸۲ء تک ناظمین اضلاع کا باقاعدہ انتخاب ہوتا تھا جس میں ماتحت مجالس کے زعماء شریک ہوتے تھے اور یہ انتخاب تین سال کے لئے ہوتا تھا۔ صدر مجلس اس کی منظوری عطا فرماتے تھے۔ ۱۹۸۳ء سے دستورِ اساسی کا یہ قاعدہ تبدیل ہو گیا اور ناظم ضلع کا تقرر بذریعہ نامزدگی قرار پایا جو صدرِ مجلس ایک سال کے لئے کرتے ہیں۔ ﴿۳﴾ ذیل میں ناظمین کے اسماء کی فہرست سال تقرری کے ساتھ دی جاتی ہے۔

ہزارہ ڈویژن: ۸۲۔۱۹۷۹ء سید منیر احمد ہاشمی صاحب

پشاور: ۱۹۷۹ء خان عبدالسلام خان صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء محمد رشید میر صاحب

مردان: ۱۹۷۹ء بادشاہ گل صاحب

بہاولپور: ۱۹۷۹ء مرزا ارشد بیگ صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء چوہدری نذیر احمد صاحب

بہاولنگر: ۱۹۷۹ء چوہدری غلام نبی صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء مولوی محمد شفیع صاحب

جھنگ: ۱۹۷۹ء میاں ناصر علی صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء چوہدری عبدالغنی صاحب

جہلم: ۸۲۔۱۹۷۹ء سید بشیر احمد شاہ صاحب

ڈیرہ غازیخان: ۸۲-۱۹۷۹ء میاں غلام رسول اعوان صاحب

رحیم یارخان: ۱۹۷۹ء ملک بشیر احمد صراف صاحب

راولپنڈی: ۱۹۷۹ء ڈاکٹر سید ضیاء الحسن صاحب، بعدہ عبدالعزیز صاحب، جولائی ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۲ء محمد سعید احمد صاحب، ۱۹۸۲ء کرنل دلدار احمد صاحب

سیالکوٹ: ۸۲-۱۹۷۹ء بابو قاسم الدین صاحب

ساہیوال: ۱۹۷۹ء چوہدری نصر اللہ خان باجوہ صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب

سرگودھا: ۱۹۷۹ء چوہدری رشید احمد صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء چوہدری غلام رسول وڑائچ صاحب

شیخوپورہ: ۸۲-۱۹۷۹ء ملک لطیف احمد سرور صاحب

فیصل آباد: ۸۲-۱۹۷۹ء چوہدری احمد دین صاحب

قصور: ۸۲-۱۹۷۹ء چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب

گوجرانوالہ: ۱۹۷۹ء چوہدری ظفر اللہ صاحب بعدۂ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء ڈاکٹر عبدالقادر صاحب

گجرات: ۸۲-۱۹۷۹ء سید رفیق احمد شاہ صاحب

لاہور: ۸۲-۱۹۷۹ء ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب

ملتان: ۸۲-۱۹۷۹ء قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل

وہاڑی (اس سے قبل ضلع ملتان کا حصہ تھا): ۸۲-۱۹۸۰ء ماسٹر شمس الدین سیال صاحب

مظفر گڑھ: ۱۹۷۹ء رشید احمد صاحب طارق بعدۂ عبدالسمیع صاحب انجینئر، ۸۲-۱۹۸۰ء منشی غلام محمد بھٹی صاحب

بدین: ۱۹۷۹ء چوہدری محمد اقبال صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء مہر منیر احمد صاحب

حیدرآباد: ۱۹۷۹ء چوہدری محمد اسماعیل خالد صاحب بعدۂ چوہدری عبدالغفور صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء رانا عطاء اللہ صاحب

خیرپور: ۸۲-۱۹۷۹ء محمد اشرف صاحب

سکھر، شکارپور، جیکب آباد، گھوٹکی: ۸۲-۱۹۷۹ء قریشی عبدالرحمان صاحب

سانگھڑ: ۱۹۷۹ء کیپٹن شیر زمان صاحب، جون ۷۹ء سے صوبیدار ملک نور محمد صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء چوہدری محمد سلیم ناصر صاحب

لاڑکانہ: ۱۹۷۹ء ہدایت اللہ صاحب، جولائی ۱۹۸۰ء محمد اصغر ابڑو صاحب، ۱۹۸۲ء-۱۹۸۱ء ماسٹر عبدالحکیم ابڑو صاحب

نواب شاہ: ۱۹۷۹ء ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء سید میاں محمد سلیم شاہجہانپوری صاحب

تھرپارکر: ۱۹۷۹ء صوفی نذیر احمد صاحب، جون سے مولوی محمد عبداللہ صاحب، ۸۲-۱۹۸۰ء چوہدری منور احمد خالد صاحب

دادو: ۱۹۷۹ءڈاکٹر محمد سلیم صاحب اعوان، جون ۷۹ء سے شیخ مختار احمد صاحب

کراچی: ۸۲۔۱۹۷۹ء نعیم احمد خان صاحب

کوئٹہ: ۸۲۔۱۹۷۹ء میاں بشیر احمد صاحب

کوٹلی آزاد کشمیر: ۱۹۷۹ء شریف احمد چغتائی صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء ڈاکٹر محمد ظفر کلیم صاحب

میرپور آزاد کشمیر: ۸۲۔۱۹۸۰ء ماسٹر عبدالحق صاحب

زعمائے اعلیٰ انصاراللہ

وہ مقام جہاں مجلس ایک سے زائد حلقوں پر مشتمل ہو وہاں زعیم اعلیٰ کا تقرر ہوتا ہے اور وہ جگہ یا مقام جہاں حلقے نہ ہوں وہاں زعیم مقرر ہوتا ہے۔ ﴿۴﴾ حلقہ کے تمام زعماء اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ زعیم اعلیٰ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے جس کی منظوری صدر مجلس دیتے ہیں۔ زعیم اعلیٰ کا تقرر تین سال کے لئے ہوتا تھا لیکن ۱۹۹۸ء سے یہ مدت دو سال ہے۔ سوائے زعیم اعلیٰ ربوہ کے جو ایک سال کے لئے مقرر ہوتے ہیں اور صدر مجلس ان کو نامزد کرتے ہیں۔

۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک جن انصار کو زعیم اعلیٰ کی حیثیت سے کام کی توفیق ملی ان کے نام درج کئے جاتے ہیں:

(نوٹ: جس سال میں زعامت علیاء کا قیام ہوا ہے۔ اُس کے مطابق اندراج کیا گیا ہے۔)

ربوہ: ۱۹۷۹ء چوہدری محمد شریف صاحب، ۱۹۸۰ء تا جولائی ۱۹۸۲ء مولوی فضل الٰہی صاحب انوری، جولائی ۱۹۸۲ء سے مولوی محمد بشیر شاد صاحب

اسلام آباد: ۱۹۷۹ء شیخ عبدالوہاب صاحب، ۱۹۸۰ء حشمت علی صاحب

راولپنڈی شہر: ۸۲۔۱۹۷۹ء مرزا مبارک بیگ صاحب

راولپنڈی صدر: ۸۲۔۱۹۷۹ء ملک محمد شریف صاحب

فیصل آباد شہر: ۸۲۔۱۹۷۹ء چوہدری عبدالغنی صاحب

سرگودھا: ۸۲۔۱۹۷۹ء قریشی محمود الحسن صاحب

سیالکوٹ: ۱۹۷۹ء بابو قاسم الدین صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء صوبیدار میجر ضیاء الدین صاحب،

گوجرانوالہ: ۱۹۸۱ء قریشی عبدالحمید صاحب، ۱۹۸۲ء محمد افضل منیر صاحب

دارالذکر لاہور: ۸۲۔۱۹۷۹ء میجر عبداللطیف صاحب

دہلی گیٹ لاہور: ۸۲۔۱۹۷۹ء محمد صدیق شاکر صاحب

اسلامیہ پارک لاہور: ۸۱۔۱۹۷۹ء چوہدری نصیر احمد صاحب، ۱۹۸۲ء حمید اسلم قریشی صاحب

مغلپورہ لاہور: ۱۹۷۹ء چوہدری غلام رسول صاحب بعدۂ عبدالحکیم صاحب ۸۲۔۱۹۸۰ء عبدالحکیم صاحب

ماڈل ٹاؤن لاہور: ۱۹۷۹ء میجر غلام احمد صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء چوہدری افتخار احمد صاحب

ملتان شہر: ۱۹۷۹ء میاں عبدالحفیظ صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء ڈاکٹر محمد شفیق سہگل صاحب

ناظم آباد کراچی: ۸۲۔۱۹۷۹ء چوہدری شریف احمد وڑائچ صاحب

صدر کراچی: ۱۹۷۹ سید سعید خالد صاحب، ۸۲۔۱۹۸۰ء رفیع الدین احمد صاحب

ڈرگ روڈ کراچی: ۸۲۔۱۹۷۹ء چوہدری محمد اقبال منہاس صاحب

مارٹن روڈ کراچی: ۸۲۔۱۹۷۹، سید احمد ناصر صاحب

عزیز آباد کراچی: ۸۲۔۱۹۸۰ء چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

پشاور شہر: ۸۲۔۱۹۷۹ء خان عبدالسلام صاحب

منڈی بہاؤالدین: ۸۲۔۱۹۷۹ء سید محمد احمد صاحب

کوئٹہ: ۸۲۔۱۹۷۹ء میاں بشیر احمد صاحب

مرکز میں اجلاسات ناظمین کا باقاعدہ انعقاد

بانی مجلس انصاراللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ:

''ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ کے آستانہ پر جھکانا ہے۔ تمام دنیا کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرنا ہے۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت قائم کرنا ہے مگر یہ عظیم الشان کام اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں، اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔'' ﴿۵﴾

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں انصاراللہ کے لائحہ عمل پر پوری طرح عمل درآمد کے لئے جہاں خط و کتابت اور دورہ جات سے تنظیم کی مضبوطی کا کام لیا جاتا ہے وہاں ناظمین علاقہ و اضلاع اور زعماء اعلیٰ مجالس سے مرکزی عہدیداروں کا رابطہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دور صدارت میں اس طرف خاص توجہ دی گئی۔ صدر محترم نے مرکز میں ناظمین اور زعماء اعلیٰ کے اجلاسات کے انعقاد کی طرف توجہ فرمائی اور اس کا باقاعدہ انتظام کیا۔ قرار پایا کہ ہر سال ناظمین علاقہ و ضلع اور زعمائے اعلیٰ کے کم از کم تین اجلاس ربوہ میں منعقد ہوں۔ چنانچہ عام طور پر ایک اجلاس سال کے شروع میں، دوسرا سال کے وسط میں اور تیسرا مرکزی اجتماع کے موقع پر منعقد ہوتا رہا۔ اجلاسات میں ناظمین اور زعماء اعلیٰ اپنی مشکلات پیش

کر کے مجلس مرکزیہ سے اس کا حل معلوم کرتے۔اس طرح مرکز کو میدانِ عمل میں کام کرنے والے کارکنان کی مشکلات کا علم بھی ہو جاتا۔ان اجلاسات کے نتیجہ میں قائدین مرکزیہ اور دیگر عہدیداران کے باہمی افہام وتفہیم سے کام کرنے کے جذبہ کو نئی جلا ملی۔ناظمین اور زعماء اعلیٰ صدر محترم اور قائدین کی ہدایات سے ایک نئی امنگ لے کر ربوہ سے واپس جاتے اور مجالس میں بیداری کی نئی لہر پیدا کرنے کا موجب بنتے۔خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بہت گہرا اثر ہوا اور تنظیم میں تر و تازگی، باہمتی اور عزم پیدا ہوا۔

صدر محترم کی زیر نگرانی قیادت عمومی اس بات کا اہتمام کرتی کہ تمام ناظمین اور زعماء اعلیٰ ان اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوں۔جو دوست اپنی مجبوری کی وجہ سے شامل نہ ہو سکتے،ان کا نمائندہ اجلاس میں بلایا جاتا۔اگر پھر بھی کوئی رکن اجلاس سے غیر حاضر رہتا تو اسے اجلاس کی کارروائی لکھ کر بھجوا دی جاتی۔

ذیل میں بعض اجلاسات کی مختصر روداد بطور نمونہ وراہنمائی پیش کی جاتی ہے۔

اجلاس مؤرخہ ۹ فروری ۱۹۷۹ء

مؤرخہ ۹ فروری ۱۹۷۹ء کو ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ کا ایک اجلاس دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں ہوا جس میں صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مجالس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے درج ذیل ہدایات دیں۔

(ا) تمام ناظمین، ضلع کی تمام مجالس کا کم از کم دو سال میں دورہ کریں اور ان کے اجلاس میں شمولیت کر کے ان کی رہنمائی کریں۔اگر کوئی ناظم اس سے زیادہ دفعہ یہ کام کر سکیں تو اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے گا۔

(ب) ہر ماہ اپنی رپورٹ باقاعدگی سے بھجوائیں اور اس امر کا پوری طرح خیال رکھیں کہ ہر مجلس مرکز میں ہر ماہ رپورٹ بھیجے خواہ کسی ماہ میں مجلس نے کوئی کام نہ بھی کیا ہو۔

(ج) تمام اراکین انصاراللہ نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دیں۔وہ خصوصیت سے نماز باجماعت ادا کریں اور قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سیکھیں۔ہر مجلس کی طرف سے اس کا انتظام ہو نیز ہر رکن چندہ باشرح ادا کرے اور چُھپے ہوئے انصار کو ظاہر کیا جائے اور ان کی تربیت کی جاوے۔

اجلاس مؤرخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۹ء

مؤرخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۹ء بوقت سوا نو بجے دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس ناظمین، زعمائے اعلیٰ اور ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مجالس کی بہتر کارکردگی کے لئے لائحہ عمل پر غور کیا گیا۔اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے کی۔بعد ازاں عہد دہرایا گیا۔

صدر محترم نے افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ ۹ فروری کے اجلاس کے فیصلہ جات کو کماحقہٗ عملی جامہ نہیں پہنایا گیا اس لئے اس اجلاس کی کارروائی یا جو فیصلہ جات یہاں ہوں، ان پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ نیکی کی باتوں کو غیر حاضر دوستوں تک پہنچائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اچھی باتیں جاری کی جائیں اور بُری باتیں روکی جائیں۔ اس لئے اس اجلاس میں شامل ہونے والوں کا فرض ہے کہ یہاں جو باتیں بتائی جائیں، ان کو آگے پہنچایا جائے۔ اس طرح سب انصار تک یہ آواز پہنچ جائے۔ سب سے بڑھ کر یہ امر ضروری ہے کہ دعاؤں سے کام لیا جائے۔

اس کے بعد صدر محترم کی اجازت سے مندرجہ ذیل قائدین مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ مکرم قائد عمومی صاحب، مکرم نائب صدر صاحب صف دوم، مکرم قائد صاحب مال، مکرم قائد صاحب تعلیم، مکرم قائد صاحب تربیت۔ وقت چونکہ تھوڑا تھا اس لئے صدرِ محترم نے باقی قائدین کا صرف تعارف کروایا اور عمومی رنگ میں ان کے کام کی طرف توجہ دلا دی۔ نیز فرمایا کہ

(۱) حسب قواعد ہر ضلع میں آڈیٹر مقرر ہونا چاہیئے تا کہ وہ حسابات آڈٹ کر سکیں اور اپنی ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

(۲) مرکز نے سال رواں کے لئے لائحہ عمل منظور کر کے اسے ''ضروری ہدایات'' کی شکل میں طبع کروا کر عہدیداروں کو بھجوا دیا ہے۔ جنہوں نے آج تک اسے نہ پڑھا ہو وہ مہربانی کر کے اب اسے پڑھیں اور اسے مسلسل زیر نظر رکھیں اور جائزہ لیتے رہیں کہ اس وقت آپ نے کون سا کام کرنا ہے۔ لائحہ عمل کا مطالعہ آپ کا محاسبہ کرتا رہے گا۔

(۳) ٹیم ورک (TEAM WORK) کی طرف توجہ فرمائیں۔ اس طرف مجالس کی خاطر خواہ توجہ نہیں جس کے نتیجے میں کارکردگی بڑی متاثر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرشتوں کا نظام مقرر کر کے ہمیں نمونہ دیا ہے۔ کام نہ کرنے کی بنیادی وجہ ٹیم ورک کا نہ ہونا ہے۔ تمام عہدیدار اپنی ٹیم بنائیں۔ اس سے طاقت بڑھے گی۔ تقسیم کار سے بوجھ بٹ جائے گا۔ تھوڑی تگ و دَو سے زیادہ نتیجہ نکلے گا۔ قرآن کریم نے جو پیدائش عالم کا منظر پیش کیا ہے وہ ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

ٹیم میں کئی دماغ مل کر اچھی اچھی باتیں سوچیں گے۔ شروع شروع میں کافی محنت کرنی پڑے گی۔ جب ٹیم مہیا ہو جائے گی تو کام آسان ہو جائے گا۔ ٹیم پہلے دن ہی اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوگی۔ مسلسل جدوجہد اور دعا کی ضرورت ہوگی۔ یہ امر ہمیشہ مدّنظر رکھا جائے کہ ان ٹیموں کو غلط رنگ نہ دیا جائے۔ جماعت میں کسی تفرقہ کا موجب نہیں ہونا چاہیئے۔ پارٹی بازی ہرگز نہ ہو۔ لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ یہ خدمت کرنے والے

لوگ ہیں۔

(۴) انصاراللہ کے کام کے لئے آپ کو وقت دینا پڑے گا۔آپ میں سے اکثر ایسے ہوں گے کہ آپ نے باقاعدگی سے ایک گھنٹہ بھی روزانہ نہیں دیا ہوگا۔آپ ہر ہفتہ اپنا جائزہ لینا شروع کردیں کہ آپ نے پچھلے ہفتے کتنا وقت دیا۔پچھلے ہفتہ صرف پانچ منٹ تھے،اب زیادہ کریں اور متواتر وقت دیا جائے۔

(۵) تجنید کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے تمام ایسے احمدی دوست جو چالیس سال سے اوپر ہیں،ان کو باقاعدہ انصار کی فہرست میں شامل کیا جائے۔تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بعض فعال مجالس سے بھی کوشش کرنے پر نئے انصار کا پتہ چلا ہے۔سست مجالس سے تو بہت سے انصار شامل ہونے کی توقع ہے۔اس لئے جملہ انصار کو تنظیم میں شامل کیا جائے۔

(۶) **تبلیغ**:آج کل اصلاح وارشاد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اس وقت لوگ ذہنی طور پر اس کے لئے تیار ہیں۔تبلیغ کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے۔اس وقت عملی طور پر زیادہ تر انصار ہی فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔لیکن مجلس کی سطح پر اس کا ریکارڈ نہیں۔مثلاً چوہدری اقبال احمد صاحب منہاس زعیم اعلیٰ ڈرگ روڈ کراچی (جو اجلاس میں موجود تھے) کو تبلیغ کا جنون ہے اور وہ اعلیٰ رنگ میں یہ فریضہ سرانجام دیتے ہیں مگر رپورٹ میں اس کا ذکر نہیں آتا۔

اس وقت تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ مجلس کی طرف سے وفود کو ربوہ لایا جائے۔ان کی حضور سے ملاقات کروائی جائے اور ربوہ کی سیر کروائی جائے۔اس سے مؤثر ذریعہ اور کوئی نہیں۔اس لئے ناظمین وزعمائے اعلیٰ اس سال کم ازکم یہ ٹارگٹ رکھیں کہ ہر مجلس کی طرف سے سال میں کم ازکم ایک وفد ربوہ لایا جائے۔جس وقت آپ کو نتیجہ معلوم ہوگا اور چسکا پڑے گا تو پھر کسی توجہ دلانے کی ضرورت نہ رہے گی۔آپ ابتداء کر کے دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو شمار کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نئے احمدی ہوئے ہیں،وہ نہ صرف خود مخلص ہیں بلکہ ان کا اخلاص دیکھ کر پرانے احمدیوں میں بھی نمایاں تبدیلی ہوئی ہے۔اس سے تبلیغ اور تربیت دونوں ذمہ داریاں پوری ہوتی ہیں۔تبلیغ کے بغیر احمدیت کے پیغام کو آپ آگے نہیں پہنچا سکتے۔اس لئے اس طرف خاص توجہ فرمائی جائے۔

(۷) آخری اور ضروری بات دعا کی ہے۔سب سے بڑا سبق دعا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ نے دعا پر بڑا زور دیا ہے۔اس کے بغیر برکت نہیں پڑتی اور پھل نہیں لگتا۔دعا کروائیں اور دعا کریں۔اس طرح آپ کی کوششوں میں پھل لگنا شروع ہو جائے گا۔ہر موقع پر دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو جذب کریں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔آمین۔کام جو پہلی نظر میں زیادہ نظر آتا ہے وہ صرف آپ کی توجہ کا ہی مستحق ہے۔جب

آپ توجہ سے کام شروع کر دیں گے تو لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کا نظارہ آپ کے سامنے ہوگا۔ ﴿۶﴾

اجلاس مؤرخہ ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء

مؤرخہ ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء بروز جمعہ مجلس مرکزیہ کے ہال میں زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس سہ ماہی اجلاس ہوا۔ اجلاس میں بیشتر اضلاع کے ناظمین نے شرکت کی۔ صدر محترم کے ارشاد پر تمام مرکزی قائدین نے اپنے اپنے شعبہ کے لائحہ عمل سے آگاہ کیا۔ صدر محترم نے ہر شعبہ کے متعلق عہدیداروں کو مزید ضروری ہدایات دیں۔ بعض ناظمین نے کام کے دوران پیش آمدہ مشکلات بیان کر کے ان کا حل دریافت کیا تو ان کی مناسب راہنمائی کی گئی۔

ضلعی مراکز کو منظّم کرنے اور دیگر شعبہ جات کے بارہ میں صدر محترم کی بیان فرمودہ ہدایات کا ملخص درج کیا جاتا ہے۔

مجلس کے کام کو منظّم طریق سے سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ ناظم ضلع کا دفتر ہو۔ دفتر کھلنے کے اوقات مقرر ہوں۔ دفتری امور سے دلچسپی لینے والے رکن کو دفتر کا انچارج مقرر کر کے خط و کتابت کا کام سونپا جائے۔ یہ دفتر خواہ ہفتہ میں چند دن کام کرے۔ اگر جگہ نہ ملے تو جماعت کی اجازت سے مسجد میں ہی بنا لیا جائے مگر ایک دفتر ہونا بہرحال ضروری ہے جس کے بغیر مستقل مزاجی سے ٹھوس بنیادوں پر کام آگے بڑھانا مشکل ہے۔ دفتر میں ضلع کا نقشہ اور ہر شعبہ کے بارہ میں اعداد و شمار پر مشتمل چارٹ آویزاں کئے جائیں۔ اعداد و شمار تیار کئے بغیر نتیجہ خیز کام ہونا مشکل امر ہے۔

اب میں مثال کے طور پر صف دوم کے کام کو سامنے رکھ کر یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ دفتر کے قیام کے بعد ضلعی سطح پر کام کیسے شروع کیا جائے۔ صف دوم کی مثال سامنے رکھ کر ہر دوسرے شعبہ میں بھی انہی خطوط پر ضلعی پروگرام مرتب کر کے رائج کرنا چاہئیے۔ ہر شعبہ کا مقصد معیّن اعداد و شمار کی صورت میں لکھ کر دفتر میں چارٹ یا تختیوں پر لکھ کر لٹکایا جائے اور ماہانہ نگرانی کی جائے کہ کس حد تک کام آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

صفِ دوم کے بارہ سب سے پہلے ضروری ہے کہ پروگرام بنانے کے لئے ناظم صاحب ضلع کے سامنے ضلع کا نقشہ ہو۔ ان کے سامنے یہ اعداد و شمار ہوں کہ ضلع کی کتنی مجالس ہیں؟ ان مجالس کے اردگرد میں کہاں کہاں وفود بھجوانے کی ضرورت ہے؟ کتنے وفود جائیں گے؟ کن مجالس سے رپورٹیں آتی ہیں؟ ضلع میں سائیکلوں کی تعداد کس قدر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کام کو مشورہ کے ساتھ آخری شکل دینی چاہئیے۔

پس ضروری ہے کہ دفتر قائم کرنے کے بعد ناظمین اضلاع، زعماء کی میٹنگ بلائیں اور اس اجلاس کی خصوصی رپورٹ صدر مجلس کو عمومی رپورٹ کے علاوہ الگ بھجوائیں۔ ایسی مجالس جن کی طرف سے کام کی رپورٹ نہ

آئے یا جن میں کام تسلّی بخش نہ ہو رہا ہو، ناظم صاحب ضلع وہاں پر اپنا نمائندہ بھجوائیں جو جا کر موقع پر حالات کا جائزہ لے کر معین رنگ میں مجلس متعلقہ کے ذمہ ایک یا دو کام لگائے اور پھر صرف انہی امور کے بارہ میں ان سے رپورٹ طلب کی جائے اور کارگزاری کا جائزہ لیا جائے اور مسلسل نگرانی کی جائے کہ جو کام سپرد کیا گیا ہے وہ حسب ہدایات سرانجام دیا جا رہا ہے۔

ناظمین اضلاع ہر شعبہ کا DATA یعنی اعداد و شمار تیار کریں۔ خصوصاً منفی اعداد و شمار پر زیادہ زور دیا جائے مثلاً ناخواندہ ممبران کی کیا تعداد ہے؟ نماز کا ترجمہ نہ جاننے والوں کی کتنی تعداد ہے؟ نماز باجماعت میں سُستی کرنے والوں کی کتنی تعداد ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ پھر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اعداد و شمار کے چارٹس میں یہ منفی اعداد آہستہ آہستہ کم ہوتے جائیں۔ ہر مہینے ان کا بغور مطالعہ اور موازنہ ہونا چاہئیے۔ ناظم صاحب ضلع یا ان کی مجلس عاملہ کے رکن یعنی مہتمم صاحب شعبہ جو بھی خط مجالس کو تیز کرنے کے ضمن میں لکھیں ان کی نقل صدر صاحب مجلس کو بھجوائیں۔ (نوٹ از مرتب: اُس وقت ضلعی مجلس عاملہ کا رکن مہتمم کہلاتا تھا۔ ۱۹۸۳ء سے یہ عہدہ نائب ناظم ضلع ہے۔)

انصار کو دعاؤں پر زور دینا چاہئیے۔ انسان بعض اوقات روزمرہ کے امور کے بارہ میں دعا کرنا بھول جاتا ہے جس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ حالانکہ ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے بھی دُعا کی ضرورت ہے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ براہ راست رابطہ اور اپنا پروگرام لکھ کر دُعا کی درخواست کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔

مذکورہ بالا عمومی ہدایات کے علاوہ صدر محترم نے دیگر شعبہ جات کے بارہ میں جو ہدایات فرمائیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

شعبہ مال: قائد صاحب مال نے اوسطاً فی کس آمدنی کا ضلع وار گوشوارہ پیش کیا جس پر صدر محترم نے فرمایا کہ اس گوشوارہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آمد صحیح تشخیص نہیں کی جاتی اس کی وجوہ اگر تو یہ ہیں کہ

(۱) علم انعامی حاصل کرنے کے لئے بجٹ کم بنایا جائے تاکہ سو فی صدی پورا کر کے انعام کے مستحق ٹھہر سکیں تو یہ احمدیت کی رُوح کے منافی ہے۔ اصل انعام تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ پس اگر ناجائز ذریعہ سے غلط بیانی کر کے کوئی مجلس علم انعامی حاصل بھی کر لیتی ہے تو یہ انعام اسے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا مستحق نہیں بنا سکتا۔ پس مجالس کو چاہئیے کہ بجٹ آمد کے مطابق بنائیں۔ اگر باوجود کوشش کے سو فی صدی ادائیگی نہیں ہوتی تو وہ وجوہات لکھ دیں۔

(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ اعتماد کیا جاتا ہے جو کسی نے لکھایا، وہ لکھ لیا۔ یہ بھی نامناسب ہے۔ نظری اور

سرسری جائزہ سے جو بات واضح طور پر غلط معلوم ہوتی ہے، اسے قبول نہیں کرنا چاہیئے۔

بعض ناظمین نے کہا کہ پیشہ وراحباب کے بجٹ کی تشخیص میں دشواری ہے۔اس پر صدر صاحب نے فرمایا کہ آج کل کے لحاظ سے ایک مزدور کی کم ازکم آمدنی ۲۵۰ روپے ہے۔راج کی ۵۰۰/۲۵۰ تک ہونی چاہیئے۔

مجلس کا بجٹ چندہ عام کے بجٹ سے کم نہ ہو۔اگر کسی کا چندہ عام کا بجٹ کم ہے تو جماعت کو اس سے آگاہ کیا جائے۔اگر کوئی چندہ عام باشرح نہیں دے سکتا تو مرکز میں لکھ کر شرح میں کمی کی اجازت حاصل کرے۔ اصل مقصد پیسہ اکٹھا کرنا نہیں بلکہ صحت مند روحانی جماعت پیدا کرنا ہے۔اگر کسی دوست کا جماعت میں بجٹ کم ہے تو مجلس میں اسی قدر رکھ لیں لیکن مرکز کو بھی لکھ دیں کہ اس کی آمد تو زیادہ ہے۔لیکن جماعت کے بجٹ میں اس کی یہ آمد لکھی ہے لہٰذا ہم نے مجبوراً اتنی آمد ہی لکھ لی ہے۔

شعبہ تربیت: نماز باجماعت کا قیام بہت بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔مجلس انصار اللہ کے اغراض ومقاصد میں سے نماز باجماعت کا قیام ہے۔اسی وجہ سے اس معاملہ میں سُستی کرنے والی مجلس علَم انعامی کی مستحق نہیں قرار پاسکتی۔ اس ضمن میں اعداد وشمار کا تیار کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔یہ علم ضروری ہے کہ کہاں باجماعت نماز کے مراکز نہیں۔ کون احباب نماز باجماعت میں سُست ہیں۔جن جگہوں میں نماز باجماعت کے مراکز نہیں۔امیر صاحب کو درخواست کر کے وہاں مراکز بنائیں۔نماز میں سست ممبران کو تیز کرنے کے لئے مستعد ممبران کی ڈیوٹی لگائی جائے۔

اصلاح وارشاد: قائد صاحب اصلاح وارشاد کی طرف سے پروگرام کی (جو الگ ہدایات کی صورت میں شائع ہوکر بھجوایا جا چکا تھا) تفصیل سننے کے بعد صدر صاحب نے فرمایا کہ یہ تفصیل سننے کے دوران بعض چہروں کے اثرات سے لگتا تھا جیسے وہ یہ سوچ رہے ہوں کہ اس تفصیل کے ساتھ اتنا زیادہ کام کیونکر ہوسکتا ہے لیکن درحقیقت جو پروگرام پیش کیا گیا ہے یہ آخری مقصد ہے جس کو ہم نے انشاءاللہ بالآخر حاصل کرنا ہے۔اس کے لئے ہمیں رفتہ رفتہ کوشش کرنی پڑے گی۔مجلس انصار اللہ کے ہر رکن کی یہ دلی خواہش ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے پیچھے اپنا ایک روحانی بیٹا چھوڑے۔جو شخص کسی کام کو سمجھتا ہی ناممکن ہے وہ اس کے لئے کوشش ہی نہیں کرے گا۔لیکن جو کسی کام کو ممکن سمجھتا ہے وہ کوشش کرے گا اور کر گزرے گا۔

اصلاح وارشاد کا بھی بجٹ بنانے کی ضرورت: عہدیدار اس بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔دعاؤں کے ساتھ کام کریں۔اس کے لئے سب سے پہلے انصار کی تجنید کرنا بہت ضروری ہے۔ ہر مجلس کے ساتھ دو یا تین دیہات معین کئے جائیں جہاں پر احمدیت کا بوٹا لگانے کی مجلس متعلقہ ذمہ دار ہو۔مجلس کے ذمّہ جن دیہات کو سونپا جائے اس کی اطلاع مرکز میں دی جائے۔جس مجلس کے ذمّہ معیّن دیہات میں احمدیت کا بوٹا لگانے کا کام سپرد ہو، مہتمم صاحب اصلاح وارشاد وہاں جا کر مشورہ کریں کہ اس جگہ احمدیت کے قیام کے لئے کن ذرائع کی ضرورت

ہوگی۔مثلاً

اوّل: ان جگہوں پر کون سے خاندانوں کا احمدیت سے رابطہ رہا ہے۔ان سے روابط قائم کئے جائیں۔
دوم: دنیا کی نظر میں جو کمیں کہلاتے ہیں، ان خاندانوں کے نوجوانوں کو بالخصوص منتخب کیا جائے۔
سوم: زمینداروں کے سعید فطرت نوجوانوں کو بھی منتخب کیا جائے۔
چہارم: افراد کی فہرست بنائی جائے کہ فلاں فلاں شخص فلاں فلاں کے ذمہ ہے۔

طریق تبلیغ: اوّل: بعض افراد کو چائے پر بلا کر مربی صاحب کو مدعو کیا جائے۔ مقامی سطح پر چھوٹی مجالس یہ کام کریں۔مرکز کو اس کی اطلاع کریں۔
دوم: لٹریچر مہیا کیا جائے اور مرکز سے حسب ضرورت لٹریچر منگوایا جائے۔
سوم: بعض پتہ جات پر براہ راست لٹریچر بھجوایا جائے۔ اس کے لئے ایسے اشخاص کا انتخاب کیا جائے جو احمدیوں میں اُٹھتے بیٹھتے ہوں۔لٹریچر ملنے پر یہ احمدی دوستوں کو مبلغ بننے پر مجبور کریں گے۔
چہارم: غیر از جماعت احباب کو مرکز میں لائیں۔اس کے لئے اگر اخراجات کی ضرورت ہو تو مرکز سے مطالبہ کریں۔

اجلاس میں ایک تجویز پیش ہونے پر صدر محترم نے فرمایا کہ پاکستان کے ہر فرد کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ایک ورقہ یا دو ورقہ اشتہار شائع کیا جائے گا۔لہٰذا ناظمین واپس جا کر ان اشتہارات کو گھر گھر میں پہنچانے کی سکیم تیار کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔مقصد یہ ہے کہ صدی کے اختتام سے پہلے ہر گاؤں میں یہ پیغام پہنچ جائے کہ چودھویں صدی کا امام آ کر چلا بھی گیا ہے اور صدی بھی ختم ہونے کو آئی لیکن افسوس کہ تم ابھی تک انتظار میں بیٹھے ہو۔

صدر محترم نے ناظمین کو مجالس کے دورے کر کے کام کی رفتار کا جائزہ لینے کی تاکید کی اور فرمایا کہ دورہ جات کے اخراجات اگر گرانٹ سے بڑھ جائیں تو بل مرکز میں بھجوائیں، ادائیگی کر دی جائے گی۔

شعبہ تعلیم: صدر محترم نے فرمایا کہ انصار گھروں میں ترجمہ قرآن کا درس جاری کریں اور ایک ایک دو دو لفظوں کا ترجمہ روزانہ یاد کرائیں۔ بچوں کو درثمین اور کلام محمود کی نظمیں یاد کرائیں اور باجماعت نمازوں میں اپنے ہمراہ لائیں۔لیکن تربیت میں شفقت نرمی اور محبت کا پہلو غالب رہے۔ ﴿۷﴾

اجلاس مؤرخہ ۴ اپریل ۱۹۸۱ء

ناظمین اضلاع کا اجلاس مؤرخہ ۴ اپریل بروز ہفتہ (مجلس مشاورت کے درمیانی روز) بعد نماز عشاء بوقت سوا نو بجے ہال دفتر انصار اللہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں

چودہ قائدین ۔بائیس ناظمین اضلاع اور پندرہ زعماء اعلیٰ اور دس نائبین سمیت کل اکسٹھ عہدیدار شریک ہوئے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم محمد اسلم صاحب نے کی۔ بعدۂ صدر محترم نے انصاراللہ کا عہد دہرایا۔قائدین نے باری باری اپنے شعبہ کے متعلق ہدایات دیں۔

صدر محترم نے مجالس کے مسائل و مشکلات کے سلسلہ میں شرکاء سے آراء طلب کیں۔مختلف ناظمین نے اپنے تجربات کی روشنی میں مختلف مسائل کا ذکر کیا جس پر صدر محترم نے نہایت مؤثر انداز میں عملی اقدامات اٹھانے کے سلسلہ میں راہنمائی فرمائی۔

قائد عمومی نے شرکاء کو بنیادی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہر مجلس کا مرکز سے ماہانہ رپورٹ فارم کے ذریعہ براہ راست رابطہ قائم کرنے پر زور دیا اور کہا کہ ہر ناظم ضلع کو فروری کے شروع میں ایسی تمام مجالس کی فہرست ارسال کی تھی۔اس سلسلہ میں بعض ناظمین نے سرگرمی دکھائی اور ایسی کئی مجالس کی بھی رپورٹس مرکز کو آنی شروع ہوگئیں۔لیکن اس سلسلہ میں ابھی بہت محنت اور کوشش اور ذاتی توجہ و رابطہ کی ضرورت ہے۔قائد صاحب عمومی نے کہا کہ دوران سال ایسی تمام مجالس کی کم ازکم پچاس فیصد تعداد کو اپنا ضلعی ٹارگٹ بنایا جائے کہ سال کے دوران ان سوئی ہوئی مجالس کو جگا کر مرکز سے براہ راست رابطہ کرنے پر مجبور کیا جائے۔

اس موقع پر سوال اٹھایا گیا کہ دیہاتی مجالس ماہانہ رپورٹ فارم کو طوالت کی وجہ سے پُر کرنے سے قاصر رہتی ہیں اور رپورٹیں ارسال نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔صدر محترم نے فرمایا کہ اس معاملہ کو مجلسِ عاملہ میں پہلے ہی زیرغور لاکر ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے جو دیہاتی مجالس کے لئے سادہ ماہانہ رپورٹ فارم تیار کرے گی۔

صدر محترم نے فرمایا کہ جہاں عہدیداران اَن پڑھ ہوں۔ وہاں بے شک رپورٹ انتہائی مختصر بلکہ ایک کارڈ پر لکھ کر ہی بھجوادی جائے اور پھر آہستہ آہستہ مجلس کے تعلق کو پختہ کر کے بلند معیار پر لایا جائے۔شروع میں تھوڑا بوجھ ڈال کر مجالس کے عہدیداران کو ذمہ داری کا احساس دلایا جائے۔ نیز ناظمین خود اپنے اور اپنی ٹیم کے ذریعہ مجالس کے دورے کریں۔ ہر ضلع میں ٹیم ورک ہونا چاہیے۔زندہ رہنے والی قوموں کی سب سے بڑی نشانی یہی ہوتی ہے کہ خلاء پیدا نہیں ہوتا۔ایک کے بعد دوسرا، دوسرے کے بعد تیسرا جگہ لینے کے لئے تیار اور پُرعزم ہوتا ہے لہٰذا ٹیم ورک پیدا کریں۔اس طرح ایک فرد یا افراد کے بدلنے سے کام نہیں رکنا چاہیے۔صدر محترم نے مزید فرمایا کہ ہر ناظم ضلع چھوٹے چھوٹے ٹارگٹ اپنی مجالس کو دے اور اس کام کو منظّم بنیادوں پر استوار کریں۔آپ نے ناظم صاحب ضلع سرگودھا کی کارکردگی کو سراہا اور فرمایا کہ وہاں اس ٹیم ورک کے بہت اچھے نتائج سامنے آرہے ہیں اور ایک نئی بیداری پورے ضلع میں نظر آرہی ہے۔

قیادت مال: مکرم قائد صاحب مال نے اپنے شعبہ کے متعلق اعداد وشمار پر مشتمل گوشوارے اجلاس میں پیش کیے اور مندرجہ ذیل نکات پر خاص توجہ دلائی۔

O بجٹ کی صحیح تشخیص O بجٹ میں سب انصار کو شامل کیا جائے O وصولی ساتھ کے ساتھ ہو اور بقایا نہ ہونے دیا جائے۔ O گیسٹ ہاؤس کے لیئے عطایا جات کی تحریک کو تیز کیا جائے۔ O فی کس چندہ کی شرح میں اضافہ کی ابھی بہت گنجائش ہے۔ اس لئے مزید محنت اور کام کرنے کی ضرورت ہے۔

قیادت وقف جدید: مکرم قائد صاحب وقف جدید نے لائحہ عمل کے مطابق شعبہ وقف جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور کہا کہ عام اطفال کو چندہ میں شامل کیا جائے۔

صف دوم: مکرم نائب صدر صاحب نے سائیکل سکیم کی طرف ناظمین کو توجہ دلائی۔ بعض ناظمین نے کہا کہ یہ پروگرام مقامی حالات یا موسمی حالات یا بعض دفعہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے پورا نہیں ہوتا۔ نائب صدر صاحب نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں معین اطلاع کسی کی طرف سے مرکز کو کبھی نہیں ملی۔ اگر واقعی ایسی مشکلات کبھی حائل تھیں یا اب ہوں تو مرکز کو اطلاع کریں تا مرکز اس کے تدارک میں مدد کر سکے۔ سائیکل سکیم کو ہر صورت میں عملی جامہ پہنائیں تا کہ حضور کے ارشادات کی تعمیل ہو سکے۔

قیادت تربیت: مکرم قائد صاحب تربیت نے ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ عمدہ انسانی اخلاق سے متعلق ہر ماہ کے لئے قرآن کریم کی دو آیات مقرر کی گئی ہیں، ان پر عمل کرایا جائے۔ ان آیات کو خوش خط لکھوا کر مساجد میں آویزاں کریں، درس و تدریس میں یاد دہانی کرا دیں اور انصار کو تحریک کریں کہ وہ اپنے گھروں میں انہیں عملاً رائج کریں۔ نیز رمضان المبارک کا مہینہ تربیت کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ریفریشر کورس کی حیثیت رکھتا ہے۔ رمضان المبارک سے پہلے اور دوران میں نمازیوں کی تعداد کا خاموش جائزہ لیا جائے اور رمضان کے بعد تربیت کے شعبہ کو سرگرم کریں اور نمازیوں کی تعداد کو گرنے نہ دیں۔ نیکی وہی ہے جو جاری رہے۔ رمضان کے بعد حاضری کے کوائف رجسٹر میں جمع کریں۔

اس موقع پر صدر محترم نے فرمایا کہ مرکز کی طرف سے مجالس کے لئے جو پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں وہ مثالی اور IDEAL ہوتے ہیں۔ ان کی طرف کوئی تیزی سے بڑھے گا اور کوئی سست گامی سے۔ لیکن مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ نیکی کی طرف ایک قدم اُٹھائیں گے تو خدا تعالیٰ دس قدم آگے اُٹھانے کی توفیق دے گا۔ شروع میں ٹارگٹ بے شک کم رکھیں لیکن کم ٹارگٹ اور مقصد کو حاصل کرنے کی جدوجہد پوری کریں۔ عزائم بلند رکھیں اور مسلسل کوشش کریں۔ مجلس کا کام خدا کے فضل سے ترقی پذیر ہے لیکن ترقی کے ابھی بہت مراحل طے کرنے ہیں اس لئے ہمت سے کام لیں۔

قیادت اشاعت: مکرم قائد صاحب اشاعت نے ماہنامہ انصار اللہ کے بارہ میں توجہ دلائی کہ رسالہ کی مالی حالت کمزور ہے۔اس وقت اخراجات کل آمد سے آٹھ ہزار روپے زائد ہیں۔خریداروں کی تعداد بڑھائیں۔وی پی رسالے وصول کریں۔رسالے کے بارہ میں اعداد وشمار ناظمین کوارسال کئے جارہے ہیں۔ان کی روشنی میں خریداروں میں بھی اضافہ کریں اور مالی اور قلمی معاونت کے لئے بھی بھرپور تعاون کریں۔

قیادت اصلاح وارشاد: قیادت اصلاح وارشاد کے بارہ میں صدرمحترم نے خود ناظمین کی راہنمائی کی اور ہدایات جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ تبلیغ کے سلسلہ میں مرکز کی طرف سے جامع منصوبہ بن چکا ہے جو سال کے شروع میں جملہ مجالس تک پہنچایا جا چکا ہے لیکن سب سے پہلے جس مسئلہ کی طرف خصوصی توجہ دینی ضروری ہے، وہ ناظمین اضلاع کے اپنے اپنے دفاتر کا قیام ہے۔جہاں ابھی دفتر قائم نہیں ہوئے وہاں قائم کئے جائیں اور اگر کہیں مشکل ہو تو مرکز کو اطلاع کریں۔پھر ہر ناظم ضلع کے دفتر میں ایک رجسٹر ہو جس میں قیادت وار ہر مجلس کے کوائف درج ہوں مثلاً ایک مجلس کے پانچ سو میں سے پچاس تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں تو باقی کو شامل ہونے کی تلقین کی جائے اور اگر اس کوشش سے ایک بھی شامل ہو جائے تو رجسٹر میں درج ہونا چاہیے۔یہ رجسٹر ہر وقت مکمل ہونا چاہیے۔مرکزی نمائندگان کے دورہ کے وقت ناظمین اضلاع کا فرض ہے کہ وہ رجسٹر چیک کرائیں۔اس طرح ہر شعبہ کے کام کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔

صدر محترم نے تبلیغ کے کام کو مؤثر بنانے کی خاطر پہلے کوائف اکٹھے کرنے کی اہمیت پر زور دیا اور فرمایا کہ آپ کے رجسٹر میں تبلیغ کرنے اور نہ کرنے والے انصار کی فہرستیں موجود ہونی چاہیں۔ضلع کا نقشہ بھی ہو اور آپ کے ضلع میں جن دیہاتوں میں جماعتیں قائم نہ ہوں، ان میں سے مناسب دیہات کا انتخاب کر کے وہاں جماعت کا بیج ڈالنے اور بوٹا لگانے کے لئے منظم کوشش کریں۔ان دیہات کا بھی رجسٹر میں اندراج ہو اور سال بھر کی کوششوں کا خلاصہ بھی درج ہو۔

صدر محترم نے فرمایا کہ تبلیغ کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے۔انصار کی ذمہ داری ہے کہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو پابند کریں۔کوئی اور تبلیغ کرے یا نہ کرے، انصار اللہ کا ہر رکن یہی سمجھے کہ تبلیغ کا کام اس پر لازم ہے۔تبلیغ کے ضمن میں تساہل نہیں ہونا چاہیئے۔تبلیغ کرنے والے انصار کی ہر ممکن مدد کی جائے۔

صدر محترم نے ضلع سرگودھا کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ اس ضلع کے بعض مقامات کا جائزہ لیا گیا تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ بعض جماعتوں میں گزشتہ تیس تیس سال سے کوئی نیا احمدی نہیں ہوا۔جو دوست بعد میں احمدیت میں داخل ہوئے ان کی تبلیغ کے ذریعہ خاندان کے خاندان احمدیت میں شامل ہوئے۔صدرِمحترم نے اس پہلو کو نمایاں کیا کہ نوجوانوں اور بچوں کی وجہ سے بھی ان کے والدین کے احمدیت میں داخل ہونے کے امکانات

پیدا ہوجاتے ہیں۔صدر محترم نے فرمایا کہ تبلیغ کا جومنصوبہ بھی آپ بنائیں وہ براہ راست مجھے بھجوائیں، میں اسے خود آگے قیادت اصلاح وارشاد کو بھجواؤں گا۔مرکز آپ کو ہرممکن مدد دینے کو تیار ہے۔آپ آگے بڑھیں اور اس اہم کام کی ادائیگی پر کمربستہ ہوجائیں۔انشاءاللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آخر میں صدر محترم نے دعا کروائی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی مشترکہ کوششوں میں برکت ڈالے اور بیش از پیش نتائج مرتب فرمائے۔آمین۔رات پونے گیارہ بجے اجلاس بخیروخوبی انجام پذیر ہوا۔ ﴿۸﴾

مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس واضلاع

مجالس اورعہدیداران ضلع کے مابین مسابقت نیز حوصلہ افزائی کی خاطر قواعد کی روشنی میں علی الترتیب علم انعامی اور اسناد خوشنودی دیئے جانے کا سلسلہ جاری رہا۔ ہر سال صدر محترم قائدین پر مشتمل علم انعامی کمیٹی تشکیل دیتے رہے۔ یہ کمیٹی مجالس اور اضلاع کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لے کر اپنی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں پیش کرتی رہے۔ان رپورٹس کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں زیر بحث لا کر اور پھر مجلس عاملہ سے مشورہ کے بعد صدر محترم نتائج کو خلیفہ وقت کے حضور پیش کر کے منظوری حاصل کرتے رہے۔

۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک کے نتائج حسبِ ذیل ہیں:

مقابلہ بین المجالس

۱۹۷۹ء اوّل اور علمِ انعامی کی حقدار: ناظم آباد کراچی

دوم: فیصل آباد شہر	سوم: ماڈل ٹاؤن لاہور	چہارم: اسلامیہ پارک لاہور
پنجم: دارالذکر لاہور	ششم: صدر کراچی	ہفتم: سیالکوٹ شہر
ہشتم: گجرات شہر	نہم: سکھر شہر	دہم: شیخوپورہ شہر

۱۹۸۰ء اوّل اور علمِ انعامی کی حقدار: عزیز آباد کراچی

دوم: ناظم آباد کراچی	سوم: فیصل آباد شہر	چہارم: اسلامیہ پارک لاہور
پنجم: ربوہ مقامی	ششم: ڈرگ روڈ کراچی	ہفتم: ماڈل ٹاؤن لاہور
ہشتم: دارالذکر لاہور	نہم: گجرات شہر	دہم: شیخوپورہ شہر

۱۹۸۱ء اوّل اور علمِ انعامی کی حقدار: عزیز آباد کراچی

دوم: فیصل آباد شہر	سوم: ربوہ مقامی	چہارم: ڈرگ روڈ کراچی
پنجم: ناظم آباد کراچی	ششم: اسلامیہ پارک لاہور	ہفتم: سرگودھا شہر
ہشتم: شیخوپورہ شہر	نہم: دارالذکر لاہور	دہم: ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۹۸۲ء اوّل اور علمِ انعامی کی کی حقدار: گجرات شہر

دوم: مارٹن روڈ کراچی	سوم: فیصل آباد شہر	چہارم: ربوہ مقامی
پنجم: ناظم آباد کراچی	ششم: ڈرگ روڈ کراچی	ہفتم: دارالذکر لاہور
ہشتم: راولپنڈی شہر	نہم: اوکاڑہ شہر	دہم: عزیز آباد کراچی

مقابلہ بین الاضلاع (اسنادخوشنودی)

سال	پوزیشن	ضلع	ناظم
۱۹۷۹ء	اوّل:	ضلع فیصل آباد	ناظم ضلع مکرم چوہدری احمد دین صاحب
	دوم:	ضلع کراچی	ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب
	سوم:	ضلع سیالکوٹ	ناظم ضلع حضرت بابو قاسم دین صاحب
		ضلع گجرات	ناظم ضلع مکرم سیّد رفیق احمد شاہ صاحب
۱۹۸۰ء	اوّل:	ضلع فیصل آباد	ناظم ضلع مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب
	دوم:	ضلع کراچی	ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب
	سوم:	ضلع گجرات	ناظم ضلع مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب
۱۹۸۱ء	اوّل:	ضلع فیصل آباد	ناظم ضلع مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب
	دوم:	ضلع کراچی	ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب
	سوم:	ضلع سرگودھا	ناظم ضلع مکرم چوہدری غلام رسول صاحب
۱۹۸۲ء	اوّل:	ضلع کراچی	ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب
	دوم:	ضلع گجرات	ناظم ضلع مکرم سید رفیق احمد شاہ صاحب
	سوم:	ضلع لاہور	ناظم ضلع مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب

مجلس انصار اللہ صفِ دوم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر اعلان فرمایا کہ آئندہ انصار اللہ کے اراکین دو حصوں پر، مشتمل ہوا کریں گے یعنی:

(ا) صف اول جس میں ۵۵ سال سے زائد عمر کے انصار شامل ہوں گے۔

(ب) صف دوم جو ۴۰ سال سے ۵۵ سال تک کی عمر کے انصار پر مشتمل ہوگی۔

نیز حضور انور نے مرکزی مجلس عاملہ میں ایک نیا عہدہ ''نائب صدر صفِ دوم'' بھی مقرر فرمایا۔ جس کی عمر چالیس سے سینتالیس سال کے درمیان ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح حضور نے انصار اللہ صفِ دوم کے لئے سائیکل سفر برائے ملاپ وخدمتِ خلق کی سکیم کا بھی اعلان فرمایا۔

مجلس انصار اللہ صف دوم کا سالانہ لائحہ عمل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشادات اور ہدایات کی روشنی میں مجلس انصار اللہ صف دوم کا سالانہ لائحہ عمل تیار کر کے ہر سال مجالس کو بھجوا کر مندرجہ ذیل امور پر عملدرآمد کرایا جاتا رہا۔

(۱) اخلاقی اور روحانی اقدار کی بلندی کیلئے جو پروگرام تجویز کئے گئے ہیں، کوشش کی جائے کہ اراکین انصار اللہ صف دوم ان پر عمل پیرا ہوں اور مجلس کے کاموں میں فعال رکن ثابت ہوں۔

(۲) اپنی مجلس کے صف دوم کے اراکین کے مندرجہ ذیل کوائف مرکز کو بھجوائیں:۔

نام۔ پتہ۔ پیشہ۔ سن پیدائش۔ سائیکل چلانا جانتے ہیں یا نہیں؟۔ رُکن کے پاس سائیکل ہے یا نہیں؟ روزانہ عموماً کتنا سائیکل چلاتے ہیں۔

(۳) کوشش کریں کہ ایسے انصار جو سائیکل چلانا نہیں جانتے، وہ سائیکل چلانا سیکھیں اور ان کو سائیکل چلانا سکھانے کا انتظام کریں۔

(۴) کوشش کریں کہ جن انصار کے پاس سائیکل نہیں ہیں وہ حسبِ استطاعت نیا یا پرانا سائیکل خریدیں۔ سائیکل نہ رکھنے والے انصار کا کم از کم پانچواں حصہ دوران سال سائیکل خریدے۔

نوٹ:۔ ایسے انصار جن کے پاس سائیکل کے علاوہ دوسری سواریاں موٹر سائیکل وغیرہ ہیں اور سائیکل نہیں ہیں ان کو بھی سائیکل خریدنے کی تحریک کی جائے۔

(۱۹۸۰ء تک مجالس کو یہ ہدایت بھجوائی جاتی رہی کہ حضور کے منشاء مبارک کے تحت ۱۹۸۰ء تک سائیکل والے انصار کی تعداد بیس ہزار ہونی چاہئے۔ اس غرض کیلئے مرکز اضلاع کیلئے سائیکلوں کا کوٹہ مقرر کرتا رہا۔)

(۵) ضلعی سطح پر امراء اضلاع کی نگرانی میں مجالس خدام الاحمدیہ کے زیرانتظام دیہات کے ساتھ ملاپ اور خدمت خلق کیلئے جو سائیکل سوار وفود جاتے ہیں ان میں انصار بھی شامل ہوں۔ کسی ضلع میں دیہات کے ساتھ ملاپ کرنے والے وفود میں تعداد کے لحاظ سے انصار کی تعداد کم از کم بیس فیصد ضرور ہو۔

(۶) ہر سہ ماہی میں مجالس مقامی سطح پر ایک سائیکل سفر کا اہتمام کریں جو ضلع کے صدر مقام یا کسی موزوں جگہ کی طرف کیا جائے یا پکنک کا انعقاد ہو۔ اس میں زیادہ سے زیادہ انصار کو شامل کیا جائے۔

(۷) مرکز سلسلہ کے قریبی اضلاع کے انصار سائیکل پر سفر کر کے وقتاً فوقتاً مرکز میں تشریف لایا کریں۔

(۸) روزمرہ کاموں میں زیادہ سے زیادہ انصار سائیکل استعمال کریں اور ہر مجلس ماہانہ رپورٹس میں ان کوائف کو درج کرے۔

(۹) سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر زیادہ سے زیادہ انصار سائیکلوں پر سوار ہو کر مرکز میں آئیں۔

(مجالس کو سائیکل سواروں کی تعداد کا ٹارگٹ سالانہ اجتماع سے قبل دیا جاتا رہا۔)

اراکین مجلس کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا سائیکل سفر

پاکستان کی طرح بیرون پاکستان کی مجالس کو بھی سائیکل سفر کی تحریک کی گئی تھی چنانچہ مجلس کوپن ہیگن کے زعیم اعلیٰ مکرم سوینڈ ہنسن صاحب نے ذاتی دلچسپی لے کر سائیکل سفر کا پروگرام بنایا۔ ماہ رمضان میں ۱۹ جولائی ۱۹۸۱ء اتوار کے روز دو انصار اور چار خدام اس سائیکل سفر میں شریک ہوئے۔ سائیکل سفر کا کچھ حصہ جنگل کے راستہ سے تھا اور کچھ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ۔ خدام اور انصار سب نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ سبھی شرکاء اس سفر سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ ﴿۹﴾

قلمی دوستی اور مجلس انصاراللہ

علم میں اضافہ، آپس میں محبت، پیار اور اخوت کے جذبہ کو جلا دینے کے لئے قلمی دوستی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ الگ قوم، ملک اور رنگ و نسل کے لوگ قلمی دوستی کے ذریعہ ایک دوسرے کے بہت قریب آ جاتے ہیں۔ روئے زمین پر پھیلی ہوئی احمدیت کے افراد میں اس جذبہ کو ابھارنے کے لئے مجلس انصاراللہ میں ۱۹۷۴ء میں قلمی دوستی کی الگ قیادت قائم کی گئی اور اس کے فرائض میں یہ شامل کیا گیا کہ وہ مختلف ممالک کے انصار کے پتہ جات دوسرے ممالک کے انصار کو مہیا کرے تا آپس میں خط و کتابت کے ذریعہ دوستی پیدا کریں۔ قلمی دوستی کی سکیم کا آغاز صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کیا گیا تھا۔

مجالس سے قلمی دوستی کے لئے انصار کے مندرجہ ذیل کوائف مرکز منگوائے جاتے تھے۔

۱۔نمبر شمار ۲۔مکمل نام ۳۔تعلیم ۴۔پتہ ۵۔پیشہ

۶۔اشغال (HOBBIES) ۷۔زبان برائے خط و کتابت ڈاک کا مکمل پتہ ۸۔کیفیت

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اکیس ممالک کو انصار کے نام بھجوائے گئے۔ گھانا۔نائیجیریا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ زیمبیا۔ فجی۔ ہالینڈ۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ گیمبیا۔ آئیوری کوسٹ۔ گیانا۔ ویسٹ انڈیز۔ تنزانیہ۔ انگلینڈ۔ انڈونیشیا۔ سوئٹزرلینڈ۔ امریکہ۔ ناروے۔ سپین۔ مغربی جرمنی۔

اشاعت لٹریچر

اس دور میں بھی مجلس انصاراللہ کی طرف سے لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک جو لٹریچر مجلس نے شائع کیا، اس کی فہرست ریکارڈ کی غرض سے نیچے دی جا رہی ہے۔

نام کتاب، پمفلٹ	تعداد صفحات	مصنف، مؤلف	تاریخ اشاعت	تعداد
ہمسایہ کے حقوق	دو ورقہ	قیادتِ اشاعت	۱۹۷۹ء	
بڑوں کا ادب	دو ورقہ	قیادتِ اشاعت	۱۹۷۹ء	
انفاق سبیل اللہ اور انصار اللہ		حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	یکم اگست ۱۹۷۹ء	
چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم		مکرم حافظ مظفر احمد صاحب	۸۱-۱۹۸۰ء	پانچ ہزار تین بار
جماعت سے خطاب		حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	۷ جولائی ۱۹۸۰ء	ایک ہزار
آیت خاتم النبیینؐ اور جماعت احمدیہ کا مسلک			۷ جولائی ۱۹۸۱ء	دو ہزار
وصال ابن مریمؑ		حضرت مرزا طاہر احمد صاحب	۷ فروری ۱۹۸۱ء	دو ہزار
اطاعت اور اس کی اہمیت			۳۰ دسمبر ۱۹۸۱ء	دو ہزار
زندہ رسول	دو ورقہ		۱۴ جنوری ۱۹۸۲ء	دو ہزار
زندہ کتاب	دو ورقہ		۱۴ جنوری ۱۹۸۲ء	دو ہزار
ہمارا مذہب	دو ورقہ		۱۴ جنوری ۱۹۸۲ء	دو ہزار

قرارداد ہائے تعزیت

مرکزی مجلس عاملہ انصار اللہ نے اپنے اجلاسات میں بزرگانِ سلسلہ کے انتقال پُر ملال کے مواقع پر مندرجہ ذیل قرارداد ہائے تعزیت منظور کیں اور ان کی نقول ان کے لواحقین کے علاوہ روزنامہ الفضل اور ماہنامہ انصار اللہ کو بھجوائی گئیں۔

اجلاس منعقدہ	قرارداد تعزیت بر وفات
۱۶ جون ۱۹۸۰ء	حضرت صاحبزادی امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
۲۸ ستمبر ۱۹۸۰ء	حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر
۲۴ اپریل ۱۹۸۱ء	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ
۶ دسمبر ۱۹۸۱ء	حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

علاوہ ازیں مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب قائد عمومی ﴿۱۰﴾ اور مکرم مولانا عبد الرحمٰن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری ﴿۱۱﴾ کی وفات پر بھی قراردادیں منظور کی گئیں۔

چند قرارداد ہائے تعزیت یہاں بطور نمونہ درج کی جاتی ہیں۔

بروفات حضرت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ

''مکرمہ ومحترمہ حضرت صاحبزادی امتہ السلام صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حینِ حیات میں پیدا ہوئیں اور حضورؑ کی سب سے بڑی پوتی تھیں اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی اور جناب مرزا رشید احمد صاحبؓ (ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ) کی بیگم تھیں، ان کی ۲ جون ۱۹۸۰ء کو اچانک وفات پر ہم ممبران مجلس انصار اللہ مرکزیہ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اظہار تعزیت، افسوس اور ہمدردی کرتے ہوئے شریک غم ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرماوے۔ ان کی اولاد اور تمام عزیزوں کو اس صدمہ میں صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرماوے۔'' (آمین ثم آمین) ﴿۱۲﴾

بروفات مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ

''مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم سکھر کی وفات حسرت آیات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مخلص اور فدائی خادم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مرحوم مولانا فرخ صاحب ایک مثالی، انتھک، بے نفس اور بے شمار ذاتی خوبیوں کے حامل مبلغِ اسلام واحمدیت تھے۔ ۱۹۴۲ء سے لے کر آپ آخری سانس تقریباً چالیس سال تک مصروف خدمت دین متین رہے۔ آپ اپنے فرائض کے سلسلہ میں سیالکوٹ، کراچی، کوئٹہ، سکھر اور سندھ کے مختلف حصوں کے علاوہ جزائر فجی میں ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۶ء تک مصروف جہاد رہے اور جہاں بھی رہے اپنے بلند اوصاف اور اعلیٰ کردار کی بدولت اپنوں اور غیروں پر نیکی، تقویٰ اور پاکیزگی کے مستقل اثرات مرتب کرتے رہے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ مختلف ذرائع ابلاغ سے رشد وہدایت کی حامل تقاریر کرتے جنہیں بہت پسند کیا جاتا۔ اردو کے علاوہ، سندھی نہ ہونے کے باوجود سندھی زبان میں پُر اثر تقریر کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔ ایسی گوناگوں صلاحیتوں کے حامل مجاہد بھائی کا یوں اچانک وفات پانا ایک جماعتی نقصان ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کی رضا پر سب کو راضی رہنا چاہیئے اور ہم ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ اپنے مرحوم مجاہد بھائی کی اہلیہ صاحبہ، بچگان اور سب پسماندگان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام حاصل ہو۔ آمین۔'' ﴿۱۳﴾

بروفات حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

''مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی المناک رحلت پر گہرے غم وحزن کا اظہار کرتا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسی کی دی ہوئی توفیق سے صبر و رضاء کا دامن پکڑتے ہوئے اس گہرے صدمہ پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہتے ہیں۔

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے بڑی نواسی اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کو سنتالیس سال کے طویل عرصہ تک سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا۔ اس تمام عرصہ میں اور خصوصاً حضور کے مسندِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے اپنی خرابی صحت اور کمزوری کے باوجود اپنی پوری توجہ اور کوشش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہر ممکن آرام پہنچانے اور دینی خدمات ومہمات میں حضور کا ہاتھ بٹانے کے لئے وقف رکھی۔ آپ احمدی خواتین کی تعلیم وتربیت اور اُن کی مشکلات ومسائل کو حل کرنے میں گہری دلچسپی لیتی رہیں۔ حضور نے بیرونی ممالک کے جو سات اہم اور تاریخی دورے فرمائے اُن میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمرکاب رہیں۔ ان سفروں کے دوران آپ نے احمدی خواتین کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داریاں باحسن طریق ادا کیں اور اُن کی علمی اور روحانی پیاس بجھاتی رہیں اور اُن کے لئے قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ اسی طرح آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر پہلو سے بہت باریک نظر سے خیال رکھا، جس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یکسوئی کے ساتھ اپنے اہم دینی فرائض وذمہ داریاں ادا کرنے میں بہت مدد ملی۔ فَجَزَا ھَا اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَاءِ

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ غیر معمولی اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ اطاعت امام، وفا شعاری، انتظامی قابلیت اور غیر معمولی فراست ونفاست آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ خلیفہ وقت کی حرم ہونے کی حیثیت سے آپ پر جو گراں بار اور نہایت نازک ذمہ داریاں عائد ہوتی تھیں آپ نے خدا کے فضل سے انہیں بڑے احسن طریق سے نباہنے کی توفیق پائی۔

ہم جملہ مجالس انصاراللہ عالمگیر کی طرف سے اپنے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکرم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب، مکرمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، مکرمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ صاحبہ بیگم بریگیڈیئر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ

مرزاانس احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزافرید احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزالقمان احمد صاحب، مکرمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ اور دیگر تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو جنت الفردوس میں خاص مقامِ قرب عطا فرمائے، اُن کے درجات کو ہر آن بلند کرتا رہے۔ ہمارے آقا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت بخشے اور ہمیشہ بیش از پیش تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ کی رحلت پر ہم سب کو بہترین صبر اور راضی برضا رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں شریکِ غم

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ و جملہ کارکنانِ دفتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ ﴿۱۴﴾

عملہ مرکزی دفتر انصاراللہ

تاریخ انصاراللہ جلد اوّل میں مرکزی دفتر کے قیام سے متعلق تفصیل آچکی ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ صدر مجلس اور قائدین کی ہدایات کو عملی جامہ پہنانے اور مجالس سے رابطہ رکھنے اور کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے مستقل عملہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ابتداً دفتر انصاراللہ کا قیام قادیان میں جنوری ۱۹۴۳ء میں ہوا تھا۔ کام کی وسعت کے پیش نظر دفاتر انصاراللہ کی وسیع عمارت ربوہ میں قائم ہوئی۔ بدلے ہوئے حالات میں مستعد کارکنوں کی ضرورت محسوس ہوتی رہی۔ جوں جوں کام بڑھتا چلا گیا، دفتر کے کارکنوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک جن کارکنان کو خدمت کی توفیق ملی، ان کے اسماء یہ ہیں۔

نام کارکن	تاریخ تقرری	تاریخ ریٹائرمنٹ/فراغت
نائب قائد عمومی		
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب	۲۷فروری ۱۹۵۷ء	۱۹۸۲ء سے مینیجر ماہنامہ انصاراللہ
کلرک		
(۱) مکرم غلام حسین صاحب	یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء	۱۱ستمبر ۲۰۰۴ء وفات
(۲) مکرم صوبیدار میجر محمد حنیف صاحب	۱۲۱کتوبر ۱۹۷۶ء	۱۹۸۵ء
(۳) مکرم بشارت احمد صاحب	۹ اگست ۱۹۷۸ء	۱۹۸۰ء
(۴) مکرم شیخ بشارت احمد صاحب	یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء	تاحال (بالمقطع تقرر)
(۵) مکرم صوبیدار میجر برکت علی صاحب	۲۲مارچ ۱۹۷۴ء	۱۹۹۴ء

(۶) مکرم محمد سلیم جاوید صاحب	۲۱ مارچ ۱۹۷۶ء	تا حال
(۷) مکرم اعجاز احمد صاحب	۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء	تا حال
(۸) مکرم رشید احمد راشد صاحب	۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء	۳۱ جولائی ۲۰۰۳ء
(۹) مکرم چوہدری محمد ابراہیم رشید صاحب	۱۹۸۰ء	۱۹۸۲ء
(۱۰) مکرم محمد اقبال ناصر صاحب	۲۲ فروری ۱۹۸۲ء	۱۹۸۴ء

انسپکٹران

(۱) مکرم ملک محمد بشیر صاحب	۲۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء	۱۹۸۵ء
(۲) مکرم خواجہ محمد ابراہیم صاحب ظفر	۱۹ اگست ۱۹۷۲ء	۱۹۸۵ء
(۳) مکرم چوہدری محمد ابراہیم رشید صاحب	۲۷ فروری ۱۹۵۷ء	۱۹۸۰ء (کلرک ہوگئے)
(۴) مکرم ملک محمد علی صاحب	۲۶ فروری ۱۹۷۹ء	۱۹۸۰ء
(۵) مکرم خلیل احمد عابد صاحب	۶ فروری ۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء
(۶) مکرم عبدالمجید خان صاحب	۴ دسمبر ۱۹۷۹ء	۱۹۸۲ء
(۷) مکرم سلطان شیر صاحب	۱۹۸۲ء	۱۹۸۲ء
(۸) مکرم حفیظ احمد صاحب	۲۷ فروری ۱۹۸۲ء	۱۹۸۴ء
(۹) مکرم مہر مختار احمد صاحب		۱۹۸۵ء

پنشنر

مکرم محمود احمد صاحب	۱۹۷۹ء	

ڈرائیور

مکرم سید افضال احمد شاہ صاحب	۲۸ مارچ ۱۹۷۳ء	

مددگار کارکن

(۱) مکرم جمال دین صاحب	یکم مارچ ۱۹۶۰ء	۱۹۹۰ء
(۲) مکرم حمید شاہ صاحب	۸ جنوری ۱۹۷۳ء	۱۹۹۱ء

چوکیدار

مکرم محمد اعظم صاحب	۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء	۱۹۸۸ء

مالی

مکرم مختار احمد صاحب	۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء	۱۹۹۲ء

خاکروب

(۱) مکرم بہادر مسیح صاحب	یکم دسمبر ۱۹۷۵ء	۱۹۸۰ء
(۲) مکرم شریف مسیح صاحب	۱۹۸۰ء	۱۹۸۲ء
(۳) مکرم پرویز مسیح صاحب	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء

حوالہ جات

﴿۱﴾ رجسٹر روئیداد اجلاسات مجلس عاملہ مرکزیہ ۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۹ء

﴿۲﴾ رجسٹر روئیداد اجلاسات مجلس عاملہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۶ء

﴿۳﴾ دستور اساسی ایڈیشن پنجم مطبوعہ مئی ۱۹۸۳ء قاعدہ نمبر ۵۶۔۵۷

﴿۴﴾ دستور اساسی طبع ششم قاعدہ نمبر ۱۲۲ الف، ب

﴿۵﴾ راہ ھدیٰ صفحہ نمبر ۳۵

﴿۶﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ

﴿۷﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ

﴿۸﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ

﴿۹﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ ماہ دسمبر ۱۹۸۱ء۔ صفحہ ۳۵

﴿۱۰﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جون۔ جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۶

﴿۱۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰ اگست ۱۹۸۱ء صفحہ ۸

﴿۱۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ جون ۱۹۸۰ء صفحہ ۴

﴿۱۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۱۴﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۲۔۳۳ و روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۲

مجلس شوریٰ انصاراللہ مرکزیہ

مجلس شوریٰ انصاراللہ کے بنیادی تصور و تعلیم، اہمیت، مقام و مرتبہ، فرائض، ایجنڈا کی تیاری، نمائندگی اور فیصلہ کے طریق کے بارہ میں تفصیلی نوٹ تاریخ انصاراللہ جلد اوّل (صفحہ ۱۵۴ اور صفحہ ۱۵۵) میں آ چکا ہے۔
مجلس شوریٰ کی تمام سفارشات کثرت رائے سے مرتّب کی جاتی ہیں لیکن صدر مجلس کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ کثرت رائے کو ردّ کر دیں اور اس فیصلہ کی مجلس شوریٰ کے سامنے وضاحت کریں۔ مجلس شوریٰ کی سفارشات صدر مجلس اپنی رائے کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو یہ حق حاصل ہے کہ جس سفارش کو پسند کریں، منظور فرمالیں اور جس کو چاہیں ردّ کر دیں یا اس میں ترمیم فرمادیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کے بعد ہی شوریٰ کی سفارشات نافذ ہوتی ہیں۔

ہر سال سالانہ اجتماع کے موقع پر ایک یا دو دن کے لئے مجلس شوریٰ منعقد ہوتی رہی۔ ۱۹۸۳ء کے اجتماع تک اس طریق پر عمل ہوتا رہا۔ ۱۹۸۴ء سے ملکی حالات کی بناء پر مرکزی اجتماع منعقد نہ ہو سکے۔ لہذا شوریٰ انصاراللہ کا انعقاد بھی ناممکن ہو گیا۔ اس خلا کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے ۱۹۸۵ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے مرکز میں محدود شوریٰ کا سلسلہ جاری کیا گیا۔ ابتداء میں مرکزی قائدین کے علاوہ ناظمین اضلاع و علاقہ اور چند زعمائے اعلیٰ کو شمولیت کی دعوت دی جاتی تھی تاہم بعد میں بیس سے زائد انصار والی مجالس کے زعماء کو بھی شامل کر لیا گیا۔ ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عہدیداران کا اجلاس بھی منعقد کیا جاتا رہا جس میں صدر مجلس اور مرکزی عاملہ ہدایات دیتے۔

۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۱ء تک جو فیصلہ جات شوریٰ انصاراللہ میں ہوئے ہیں۔ ان کی تفصیل اگلے صفحات میں سن وار پیش کی جائے گی۔

سفارشات مجلس شوریٰ ۱۹۷۹ء

تجویز نمبر ۱ (قیادت عمومی): زعیم اعلیٰ ربوہ کو مجلس عاملہ مرکزیہ کا رکن مقرر کیا جائے اور آئندہ سے ان کا عہدہ زعیم اعلیٰ کی بجائے قائد مقامی ہو۔ اسے دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۲۶ کے بعد اس قاعدہ کا جز (ب) بنا کر یوں درج کیا جائے۔

”ربوہ میں بجائے زعیم اعلیٰ کے قائد مقامی ہوگا۔ جس کو صدر نامزد کرے گا۔ اس کے اختیارات وہی ہوں گے جو دوسری مجالس میں زعیم اعلیٰ کے ہوں گے۔“ اسی طرح دستور اساسی کے قواعد نمبر

۱۳۶،۱۳۵ میں قائدتحریک جدید کے بعد قائد مقامی کا اضافہ کر دیا جائے۔

(مجلس عاملہ مرکزیہ)

سفارش شوریٰ: اصولاً تجویز سے اتفاق ہے۔ البتہ الفاظ حسب ذیل ہوں جو دستور اساسی انصار اللہ کے قاعدہ نمبر۱۶۴ کے آگے درج کر دیئے جائیں گے۔ ''ربوہ کے زعیم اعلیٰ کو صدر مجلس انصار اللہ نامزد کریں گے اور وہ مجلس عاملہ مرکزیہ کے ممبر ہوں گے۔''

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: ''منظور ہے۔''

تجویز نمبر۲: مجلس شوریٰ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر۴۳ میں ہے کہ ''مجلس شوریٰ کا فیصلہ صدر کی منظوری کے بعد تمام مجالس کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔'' اس میں صدر کے الفاظ کی بجائے ''خلیفۂ وقت'' کے الفاظ ہونے چاہئیں۔

(مجلس عاملہ مرکزیہ)

تجویز نمبر۳ (انتخاب صدر): قاعدہ ۹۲ میں حسب ضرورت کے الفاظ مناسب نہیں۔ اس قاعدہ میں ترمیم کر کے اس کے الفاظ حسب ذیل کر دیئے جائیں۔

''انتخاب صدر کے لئے مجلس مقامی سے نام منگوائے جائیں گے۔ انتخاب سے ایک ماہ قبل جس قدر نام موصول ہوں گے۔ مجلس عاملہ مرکزیہ ان پر غور کے بعد جن ناموں کا انتخاب کے لئے پیش کرنا مناسب سمجھے، انہیں مجالس ماتحت کو بھجوا دے گی جو صدارت کے لئے ان میں سے ایک نام کا انتخاب کریں گی اور اپنے نمائندگان شوریٰ کو ہدایت کریں گی کہ وہ شوریٰ انصار اللہ میں انتخاب صدر کے موقع پر اس کے حق میں ووٹ دیں۔''

(مجلس عاملہ مرکزیہ)

تجویز نمبر۴ (انتخاب ناظم ضلع): (ا) قاعدہ نمبر۱۵۲ میں ''ناظم ضلع کا انتخاب امیر مقامی، پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا جس میں ماتحت مجالس شریک ہوں گی'' کی بجائے یہ الفاظ ہوں گے۔

''ناظم ضلع کا انتخاب مرکز کی نگرانی میں ہوگا جس میں مجلس عاملہ ضلع میں شامل مجالس کے زعماء اعلیٰ۔ زعماء اور نمائندگانِ شوریٰ انصار اللہ شریک ہوں گے۔''

وضاحت: قاعدہ نمبر۵۳ اور نمبر۱۵۲ میں تضاد ہے اس لئے یہ ترمیم ضروری ہے تاکہ دونوں قواعد میں مطابقت ہو جائے۔

(ب) قاعدہ نمبر۴۲ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے اراکین کے بعد 'صحابہ کرام' کے الفاظ بڑھائے جائیں۔

وضاحت: قاعدہ نمبر۲۱ کے مطابق صحابہ کرام شوریٰ کے رکن ہیں۔ لیکن قاعدہ نمبر۴۲ میں صحابہ کرام شامل نہیں۔

(ج) **مجلس مقام:** دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۶۹ میں ''ارکان کو'' کے بعد ''تین سال کے لئے'' کے الفاظ بڑھائے جائیں۔

وضاحت: ملک/علاقہ/ضلع اور حلقہ جات کی مجالس عاملہ کے اراکین کی میعاد کا تعین کیا گیا ہے۔ (بالترتیب قاعدہ نمبر ۱۴۲، ۱۵۹، ۱۸۴) لیکن مقام کے اراکین کی میعاد مقرر نہیں اس لئے اس ترمیم کے ذریعہ میعاد مقرر کی جائے۔ (مجلس ناظم آباد کراچی)

سفارش شوریٰ: ایجنڈا کی تجاویز نمبر ۲، ۳، ۴ پر تفصیلی غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو اپنی سفارشات مرتب کر کے صدر مجلس کی وساطت سے حضور کی خدمت کے لئے منظوری کے لئے پیش کرے گی۔

اس کمیٹی میں مرکزی نمائندگان کے علاوہ حسب ذیل مجالس کے نمائندگان ہوں گے۔

مرکزی نمائندگان: ۱۔مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ۲۔مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۳۔مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب

مجالس کے نمائندگان: ۱۔گجرات: مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب ۲۔گوجرانوالہ: مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب
۳۔ سرگودھا: مکرم میجر محمود احمد صاحب ۴۔فیصل آباد: چوہدری احمد دین صاحب
۵۔ لاہور: مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب ۶۔جھنگ: مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب
۷۔سیالکوٹ: مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب ۸۔شیخوپورہ: مکرم لطیف احمد سرور صاحب
۹۔ساہیوال: مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب ۱۰۔ربوہ: مکرم فضل الٰہی صاحب انوری

نوٹ: اس کمیٹی میں ربوہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نام شامل تھا مگر وہ بوجہ ناسازیٔ طبع اس میں شمولیت نہیں فرما سکیں گے۔ محترم میاں صاحب کی جگہ انوری صاحب کا نام رکھا ہے۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح (بابت تجاویز ۲، ۳، ۴): ''ٹھیک ہے لیکن خدام الاحمدیہ کا قاعدہ بھی دیکھ لیا جائے۔''

تجویز نمبر ۵ (شعبہ اشاعت): کاغذ کی گرانی، کتابت اور طباعت کی اجرتوں میں اضافہ کے پیش نظر ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ پندرہ روپے کر دیا جائے۔

سفارش شوریٰ: منظوری کی سفارش کی جاتی ہے۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: ''منظور ہے۔''

تجویز نمبر ۶ (شعبہ مال): بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۹۸۰ء پیش خدمت ہے۔

سفارش شوریٰ: شوریٰ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

چندہ مجلس	۲۸۰۰۰۰
چندہ سالانہ اجتماع	۴۵۰۰۰
اشاعت لٹریچر	۱۱۰۰۰
متفرق	۲۰۰۰
ماہنامہ انصاراللہ	۳۱۰۰۰
محاصل مشروط	
عطایا گیسٹ ہاؤس	۳۰۰۰۰
میزان	۳۹۹۰۰۰

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: منظور ہے۔

بقیہ فیصلہ جات

شوریٰ ۱۹۷۹ء کے ایجنڈا کی تجاویز نمبر ۲، ۳، ۴ جو دستور اساسی سے متعلق تھیں۔ مزید تفصیلی غور کے لئے تیرہ رکنی ایک سب کمیٹی کے سپرد کی گئی تھیں۔ سب کمیٹی کی رپورٹ صدر محترم نے اپنے تبصرہ کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں ۵ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بھجوائی۔ ان تجاویز میں سے تجویز نمبر ۲ پر حضور کے ارشادات کی روشنی میں اور تجویز نمبر ۴ کے بارہ میں کمیٹی کی سفارش پر صدر محترم نے جو فیصلے فرمائے، درج ذیل ہیں۔

تجویز نمبر ۲: دستور اساسی انصاراللہ کے قاعدہ نمبر ۴۳ میں ہے کہ ''مجلس شوریٰ کا فیصلہ صدر کی منظوری کے بعد تمام مجالس کے لئے واجب التعمیل ہوگا۔'' اس میں 'صدر' کے الفاظ کی بجائے 'خلیفۂ وقت' کے الفاظ ہونے چاہئیں۔

سفارش سب کمیٹی: ۱۔ دستور اساسی کا قاعدہ نمبر ۴۳ حذف کر دیا جائے۔

۲۔ دستور اساسی میں قاعدہ نمبر ۴۲ کے طور پر مندرجہ ذیل الفاظ پر مشتمل قاعدہ بنایا جائے

''دستور اساسی کے مطابق مجلس عالمگیر کے اختیارات کے استعمال کا حق صرف مجلس شوریٰ کو ہوگا۔''

۳۔ دستور اساسی کے موجودہ قاعدہ نمبر ۴۲ کا نمبر بدل کر نمبر ۴۳ کر دیا جائے۔

۴۔ دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۷۱ کے الفاظ بدل کر مندرجہ ذیل قاعدہ بنایا جائے۔

''دوران سال شوریٰ کے فیصلہ کو بدلنے کی ضرورت پیش آ جائے تو صدر مجلس کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ایسا کرنے کا اختیار ہوگا۔''

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح ؒ: ''موجودہ قاعدہ قائم رہے گا۔ انشاء اللہ خلیفۂ وقت کے پاس اس کے

ہوتے بھی شکایت کی جاسکتی ہے۔‘‘

ہدایت صدر مجلس: تجویز نمبر۲ کے سلسلہ میں سب کمیٹی کی جملہ سفارشات نامنظور سمجھی جائیں کیونکہ حضور کے ارشادات کی روشنی میں دستور اساسی کے کسی قاعدہ کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔

سفارش سب کمیٹی: ۴۔دستور اساسی کے قاعدہ ۱۷ کے الفاظ بدل کر مندرجہ ذیل قاعدہ بنایا جائے۔

’’دوران سال شوریٰ کے کسی فیصلہ کو بدلنے کی ضرورت پیش آجائے تو صدر مجلس کو خلیفہ وقت کی منظوری سے ایسا کرنے کا اختیار ہوگا۔‘‘

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیحؒ: ’’موجودہ درست ہے‘‘

تجویز نمبر۳: (بابت انتخاب صدر) سب کمیٹی ایجنڈا کی تجویز نمبر۳ کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

تجویز نمبر۴: (ا) قاعدہ نمبر۱۵۲ میں ’’ناظم ضلع کا انتخاب امیر مقامی، پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندے کی نگرانی میں ہوگا جس میں مجالس ماتحت کے زعماء شریک ہوں گے۔‘‘ کی بجائے یہ الفاظ ہوں۔

’’ناظم ضلع کا انتخاب مرکز کی نگرانی میں ہوگا۔جس میں مجلس عاملہ ضلع میں شامل مجالس کے زعماء اعلیٰ۔زعماء اور نمائندگان شوریٰ انصار اللہ شریک ہوں گے۔‘‘

وضاحت: قاعدہ نمبر۵۳ اور ۱۵۲ میں تضاد ہے اس لئے یہ ترمیم ضروری ہے تاکہ دونوں قواعد میں مطابقت ہو جائے۔

سفارش سب کمیٹی: سب کمیٹی ایجنڈا کی تجاویز نمبر۴ الف۔۴ب۔۴ج کو منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔

فیصلہ صدر مجلس: نمبر۴ (الف) نمائندگان شوریٰ انصار اللہ کی انتخاب میں شمولیت کی ضرورت نہیں۔کورم کے لئے دقّت ہوگی۔اس لئے قاعدہ ۵۳، ۱۵۲ کے الفاظ حسب ذیل منظور ہیں۔

’’قاعدہ نمبر۵۳۔مجلس عاملہ ضلع میں شامل مجالس کے زعماء اعلیٰ ناظم ضلع کا انتخاب کر کے منظوری کے لئے نام صدر مجلس کے سامنے پیش کریں گے۔کورم ۲/۱ ہوگا۔اگر ایک بار اجلاس بلانے پر یہ کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار کورم ۳/۱ ہوگا۔یہ انتخاب مرکزی نگرانی میں ہوگا۔اگر مطلوبہ انتخاب تین ماہ کے اندر باوجود کوشش عمل میں نہ آسکے تو صدر مجلس کی طرف سے نامزدگی کی جاسکتی ہے۔‘‘

قاعدہ نمبر۱۵۲ ناظم ضلع کا انتخاب مرکز کی نگرانی میں ہوگا۔جس میں مجلس عاملہ ضلع میں شامل مجالس کے زعماء اعلیٰ/زعماء شریک ہوں گے۔کورم ....الخ۔سب کمیٹی کی رپورٹ منظور ہے۔

(ب) قاعدہ نمبر۴۲ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے اراکین کے بعد صحابہ کرام کے الفاظ بڑھائے جائیں۔

وضاحت: قاعدہ نمبر ۲۱ کے مطابق صحابہ کرام شوریٰ کے رکن ہیں لیکن قاعدہ ۴۲ میں صحابہ کرام شامل نہیں۔
صدر مجلس: سب کمیٹی کی رپورٹ منظور ہے۔
(ج) دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۱۶۹ میں ''ارکان کو'' کے بعد ''تین سال کے لئے'' کے الفاظ بڑھائے جائیں۔
وضاحت: ملک/ علاقہ/ضلع اور حلقہ جات کی مجالس عاملہ کے اراکین کی میعاد کا تعین کیا گیا ہے۔ بالترتیب قاعدہ نمبر ۱۴۲، ۱۵۹، ۱۸۴ لیکن مقام کے اراکین کی میعاد مقرر نہیں۔اس لئے اس ترمیم کے ذریعہ مقرر کی جائے۔
سفارش صدر مجلس: سب کمیٹی کی رپورٹ منظور ہے

سفارشات مجلس شوریٰ ۱۹۸۰ء

تجویز نمبر ۱ (قیادت عمومی): قاعدہ نمبر ۱۶۵ میں امیر مقامی یا پریذیڈنٹ سے پہلے ناظم ضلع کے الفاظ بڑھا دیئے جائیں۔اس طرح قاعدہ کی نئی شکل درج ذیل ہوگی۔
''زعیم اعلیٰ کا انتخاب ناظم ضلع/ امیر مقامی/ پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندے کی نگرانی میں ہوگا۔جس میں مقام کے جملہ اراکین مجلس شامل ہوں گے۔کورم ۲/ ۱ ہوگا۔اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار کورم ۳/ ۱ ہوگا۔انتخاب کے لئے اشارتاً یا وضاحتاً پراپیگنڈا کی اجازت نہ ہوگی۔منتخب شدہ نام،منظوری کے لئے صدر مجلس کے پاس بھجوایا جائے۔'' (مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کراچی)
سفارش شوریٰ: یہ معاملہ چونکہ غور طلب ہے۔یہاں اتنی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں اس لئے اگر سب کو اتفاق ہو تو ایک کمیٹی بنا دی جائے جو اس معاملہ پر غور کر کے اپنی رپورٹ دے اور آئندہ سال کی مجلس شوریٰ میں اسے پیش کیا جائے۔تمام ممبران شوریٰ نے اتفاق کیا۔
سفارش صدر مجلس: ممبران کمیٹی بڑے شہروں سے تو بہر حال لئے جائیں لیکن زیادہ دور والے نہ ہوں تا کہ رابطہ میں آسانی ہو۔اس کمیٹی کا ایک اجلاس اس پروگرام کے بعد ابھی ہو جانا چاہیئے۔اس میں بیرونی ممالک کے نمائندگان کو بھی شامل کر لیا جائے تا کہ وہ بھی اپنے اپنے ملک کے حالات کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔ بنگلہ دیش،مغربی جرمنی اور دبئ کے نمائندگان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیا جائے۔کمیٹی کے صدر مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب اور سیکرٹری مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ہوں گے۔
تجویز نمبر ۲ (شعبہ مال): زعیم مجلس کے علاوہ انسپکٹر انصاراللہ متعلقہ کو بھی ذمہ دار بنایا جائے کہ وہ ہر تین ماہ کے بعد ہر مجلس میں جائیں اور نادہندگان سے چندہ جات کی وصولی کریں۔اگر وصولی نہ ہو تو نادہندگان

کے خلاف مرکز میں مناسب کارروائی کے لئے رپورٹ ارسال کریں تا کہ بقایا جات نادہندگان سے لازمی وصول کیے جاسکیں۔'' (مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

سفارش شوریٰ: نمائندگان شوریٰ کی بھاری اکثریت نے رائے شماری پر اس تجویز کو رڈ کرنے کی سفارش کی۔

سفارش صدر مجلس: نظری فیصلہ کافی ہے۔

تجویز نمبر۳ (شعبہ مال): بجٹ آمد وخرچ بابت ۱۹۸۱ء

شوریٰ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق بجٹ آمد وخرچ منظور کیے جانے کی سفارش کرتی ہے۔

چندہ مجلس	۳۶۰۰۰۰
چندہ اجتماع	۶۰۰۰۰
اشاعت لٹریچر	۱۳۰۰۰
ماہنامہ انصاراللہ	۴۴۳۹۶
متفرق	۲۰۰۰
تعمیر دفتر گیسٹ ہاؤس	۵۰۰۰۰
میزان	۵۲۹۳۹۶

سفارش صدر مجلس: منظور ہے۔

سفارشات مجلس شوریٰ ۱۹۸۱ء

تجویز نمبر۱ (قیادت عمومی): انتخاب صدر و نائب صدر صف دوم

سفارش شوریٰ: (۱) صدر: محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

(۲) نائب صدر صف دوم: مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منظوری عطا فرمائی۔

تجویز نمبر۲ (قیادت عمومی): ''دستور اساسی میں سقم اور تضاد معلوم ہوتے ہیں۔ جن کو دور کرنے کے لئے تجویز ہے کہ مجلس شوریٰ انصاراللہ ماہرین دستور سازی اور اردو دان حضرات کی ایک کمیٹی قائم کرے جو دستور اساسی کو ازسرِ نو ترتیب دے کر مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش کرے۔'' (مجلس رجوعہ ضلع جھنگ)

سفارش شوریٰ: ''دستور اساسی پر دوبارہ تفصیلی غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ تا اگر اس میں کوئی سقم یا اشکال ہوں تو ان کو دور کیا جاسکے۔ کمیٹی یہ رپورٹ مجلس عاملہ مرکزیہ میں چھ ماہ کے اندر پیش کرے اور مجلس عاملہ

مرکز یہ اس پر غور کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری پیش کرے۔
صدر محترم خود مناسب اور موزوں افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرما دیں۔ اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد کے بارہ میں بھی فیصلہ صدر مجلس کے صوابدید پر منحصر ہوگا۔''

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگایا۔

تجویز نمبر ۳ (قیادت عمومی): رپورٹ سب کمیٹی در بارہ تجویز نمبر ۱ ایجنڈا شوریٰ ۱۹۸۰ء ''سب کمیٹی شوریٰ ۱۹۸۰ء دستور اساسی کی شق ۱۶۵ کو اس شکل میں منظور کرنے کی سفارش کرتی ہے۔''

''زعیم اعلیٰ کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا ناظم ضلع یا پریذیڈنٹ یا ان کے نمائندے کی نگرانی میں ہوگا۔''

قاعدہ کا بقیہ حصہ رہنے دیا جائے۔

سفارش کمیٹی: ''قاعدہ نمبر ۱۶۵ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بدل دیا جائے۔

'زعیم اعلیٰ کا انتخاب مرکزی نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا۔' قاعدہ کا بقیہ حصہ حسب سابق رہنے دیا جائے۔''

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگایا۔

تجویز نمبر ۳ (قیادت عمومی): ایجنڈا شوریٰ ۱۹۸۱ء تجویز نمبر ۳ ''ربوہ کے انصار کو اجتماع کے دوران کھانے میں شامل کرنے سے متعلق سفارش سب کمیٹی ۱۹۸۰ء ''ربوہ کے انصار کو اجتماع کے دوران کھانے میں شامل کرنے کے لئے بجٹ میں خاصا اضافہ کرنا ہوگا جس کی ابھی گنجائش نہیں۔ سب کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ہر سال صدر مجلس ایسے انصار کا کوٹہ مقرر فرماویں جن کے لئے گھروں میں جا کر کھانا کھانا مشکل ہو، ان کو اجتماع کے کھانے میں شامل کیا جائے۔

سفارش شوریٰ: ہر سال صدر مجلس ربوہ کے ایسے انصار کا کوٹہ مقرر فرما دیں جن کے لئے گھروں میں جا کر کھانا کھانا مشکل ہو، ان کو اجتماع کے کھانے میں شامل کیا جائے۔''

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگایا۔

تجویز نمبر ۴ (قیادت مال): موجودہ مہنگائی کی وجہ سے تجویز ہے۔

(الف) چندہ سالانہ اجتماع ڈیڑھ فیصد سے بڑھا کر دو فیصد کر دیا جائے۔

(ب) چندہ اشاعت لٹریچر ایک روپیہ سے بڑھا کر دو روپیہ سالانہ کر دیا جائے۔

(ج) حصہ مجلس مقامی اٹھائیس فیصد سے بڑھا کر تیس فیصد کر دیا جائے۔

(مجلس شاہدرہ ٹاؤن لاہور)

سفارش شوریٰ: تجویز کی تینوں شقوں کو ردّ کیا جائے۔ مجالس بجٹ کی صحیح تشخیص اور اس کے مطابق وصولی کریں تو کسی بھی چندہ کی شرح بڑھانے کی ضرورت نہیں۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگایا۔

تجویز نمبر ۵ (قیادت مال) بجٹ آمد و خرچ بابت سال ۱۹۸۲ء: مبلغ چھ لاکھ سترہ ہزار روپے

سفارش شوریٰ: بجٹ آمد و خرچ ۱۹۸۲ء مبلغ چھ لاکھ سترہ ہزار روپے کو منظور کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگایا

مرزا طاہر احمد ۸۲۔۷۔۲۷

دستور اساسی

مجلس انصار اللہ کا دستور اساسی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی راہنمائی میں تیار ہو کر حضور انور کی منظوری سے پہلی مرتبہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء سے نافذ ہوا اور اپریل ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ بعد میں وقتاً فوقتاً اس میں جو ترامیم ہوتی رہیں، انہیں دستور اساسی کے آئندہ ایڈیشنز میں شامل کیا جاتا رہا۔ دستور اساسی کا دوسرا ایڈیشن جولائی ۱۹۶۴ء میں اور تیسرا ایڈیشن مئی ۱۹۷۱ء میں طبع ہوا۔ مجالس بیرون کی راہنمائی کے لئے دستور اساسی کا انگریزی ترجمہ ۱۹۶۸ء اور ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ دستور اساسی کا چوتھا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۷۸ء میں شائع ہوا اور اس وقت تک کی تمام ترامیم اور اضافہ جات اس میں شامل کر لئے گئے۔

تاریخ دستور اساسی ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۹ مئی ۱۹۷۹ء کو دستور اساسی کا نیا قاعدہ نمبر ۲۰۱ منظور فرمایا جو یہ تھا۔

''پاکستان سے باہر ملک کا مشنری انچارج اُس ملک میں مجلس انصار اللہ کا نائب صدر ہوگا۔''﴿۱﴾

مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ منعقدہ ۱۹۷۹ء میں مجلس عاملہ مرکزیہ کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی منظوری سے دستور اساسی میں یہ اہم تبدیلی کی گئی کہ آئندہ زعیم اعلیٰ ربوہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے نامزد کردہ اور مجلس عاملہ مرکزیہ کے رکن ہوں گے۔

مجلس شوریٰ ۱۹۷۹ء میں ہی ایجنڈا کی مذکورہ بالا تجویز نمبر ا کے علاوہ مجلس شوریٰ، انتخاب صدر اور انتخاب ناظم ضلع کے قواعد میں بھی کچھ تبدیلیاں تجویز کی گئیں۔ ایجنڈا کی ان تجاویز (نمبر ۲، ۳، ۴) پر تفصیلی غور کیلئے مجلس شوریٰ نے مندرجہ ذیل تیرہ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی نیز فیصلہ کیا کہ کمیٹی اپنی سفارشات صدر مجلس کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کرے۔

۱۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (نائب صدر)

۲۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب (قائد تعلیم)

۳۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب (قائد وقفِ جدید)

۴۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن چیمہ صاحب (گجرات)

۵۔ مکرم ڈاکٹر عبد القادر صاحب (گوجرانوالہ)

۶۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (سرگودھا)

۷۔ مکرم چوہدری احمد دین صاحب (فیصل آباد)
۸۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب (لاہور)
۹۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب (جھنگ)
۱۰۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (سیالکوٹ)
۱۱۔ مکرم ملک لطیف احمد سرور صاحب (شیخوپورہ)
۱۲۔ مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب (ساہیوال)
۱۳۔ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب (ربوہ)

مقررہ سب کمیٹی کی رپورٹ مختلف مراحل میں سے گزر کر مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۷ اپریل ۱۹۸۰ء میں پیش ہوئی۔ کمیٹی کی رپورٹ میں سے تجویز نمبر۳ یعنی دستور اساسی کے قاعدہ نمبر۹۲ بسلسلہ انتخابِ صدر پر غور ہوا۔ مختلف تجاویز زیر غور آئیں۔ آخر فیصلہ ہوا کہ صدرِ محترم خود حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارہ میں ہدایت لے لیں۔ ﴿۲﴾

ایجنڈا کی بقیہ تجاویز کے سلسلہ میں کمیٹی کی رپورٹ اور فیصلوں کی تفصیل اس طرح ہے:

ایجنڈا کی تجویز نمبر۲ قاعدہ نمبر۴۳۔ (''مجلس شوریٰ کا فیصلہ صدر کی منظوری کے بعد تمام مجالس کے لئے واجب التعمیل ہوگا'') کے بارہ میں تھی۔ اس قاعدہ میں ''صدر'' کی بجائے ''خلیفہ وقت'' کے الفاظ تجویز کئے گئے تھے۔ سب کمیٹی نے سفارش کی کہ بایں الفاظ ایک نیا قاعدہ تشکیل دیا جائے۔ ''دستور اساسی کے مطابق مجلس عالمگیر کے اختیارات کے استعمال کا حق صرف مجلس شوریٰ کو ہوگا۔'' نیز قاعدہ نمبر۱ ۷ کو اس طرح تبدیل کر دیا جائے کہ ''دورانِ سال شوریٰ کے کسی فیصلہ کو بدلنے کی اگر ضرورت پیش آ جائے تو صدر مجلس کو خلیفہ وقت کی منظوری سے ایسا کرنے کا اختیار ہوگا۔''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سب کمیٹی کی سفارش پر ارشاد فرمایا کہ

''موجودہ قاعدہ قائم رہے گا۔ انشاء اللہ خلیفۂ وقت کے پاس اس کے ہوتے بھی شکایت کی جاسکتی ہے۔''

چنانچہ قواعد نمبر۴۳ و ۷۱ میں کوئی ردّ و بدل نہیں کیا گیا۔

ایجنڈا کی تجویز نمبر۴ (ا، ب، ج) پر فیصلہ جات اس طرح سے تھے:

(ا) قواعد نمبر۵۳ اور ۱۵۲ ناظم ضلع کے انتخاب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان قواعد میں مطابقت پیدا کرتے ہوئے یہ انتخاب مرکز کی نگرانی میں منعقد کرانے کی تجویز ہوئی۔ سب کمیٹی کی سفارش پر مذکورہ تبدیلی کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز قاعدہ نمبر۵۳ کے مطابق ناظم ضلع کے حلقہ انتخاب میں ضلع بھر کی مجالس کے زعماء اعلیٰ، زعماء اور نمائندگان شوریٰ

انصاراللہ شامل تھے۔صدر محترم نے فیصلہ فرمایا کہ ’’نمائندگان شوریٰ انصار اللہ کی انتخاب میں شمولیت کی ضرورت نہیں۔کورم کے لئے دقت ہوگی۔‘‘

(ب) قواعد نمبر ۲۱ اور ۴۲ میں یکسانیت لاتے ہوئے قاعدہ نمبر ۴۲ میں مذکور فہرست اراکین مجلس شوریٰ میں ’’صحابہ کرام‘‘ کے الفاظ شامل کر دیئے گئے۔

(ج) ملک ،علاقہ،ضلع اور حلقہ جات کی طرح قاعدہ نمبر ۱۶۹ میں ’’مقام‘‘ کے اراکین مجلسِ عاملہ کے لئے بھی تین سال کی میعاد مقرر کی گئی۔

مجلس شوریٰ **۱۹۸۰**ء میں زعیم اعلیٰ مقام کے انتخاب سے متعلق قاعدہ نمبر ۱۶۵ زیر بحث آیا۔شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مزید غور کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ۔کمیٹی نے سفارش کی کہ زعیم اعلیٰ کا انتخاب مرکزی نمائندہ یا ناظم ضلع یا پریذیڈنٹ یا اُن کے نمائندہ کی نگرانی میں کروایا جائے۔تاہم اگلے سال ۱۹۸۱ء میں یہ رپورٹ پیش ہونے پر مجلس شوریٰ نے مذکورہ قاعدہ میں بایں الفاظ تبدیلی تجویز کی۔

’’زعیم اعلیٰ کا انتخاب مرکزی نمائندہ کی نگرانی میں ہوگا۔‘‘

حضورانور سے منظوری کے بعد یہ تبدیلی دستوراساسی کا حصہ بن گئی۔

اپریل ۱۹۸۱ء میں مجلس عاملہ مرکزیہ کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دستوراساسی کے قاعدہ نمبر ۲۳ میں یہ تبدیلی منظور فرمائی کہ آئندہ نائب قائدین باجازتِ صدر، عاملہ کے اجلاس میں شریک ہوسکیں گے مگر ووٹ نہیں دے سکیں گے۔ ﴿۳﴾

تشکیل دستور کمیٹی

پس منظر۔اغراض ومقاصد

مجلس شوریٰ ۱۹۸۱ء میں مجلس رجوعہ ضلع جھنگ کی طرف سے حسب ذیل تجویز پیش ہوئی۔

’’دستوراساسی میں بعض سقم اور تضاد معلوم ہوتے ہیں جن کو دور کرنے کے لئے تجویز ہے کہ مجلس شوریٰ انصاراللہ ماہرین دستورسازی اور اردودان حضرات کی ایک کمیٹی قائم کرے جو دستوراساسی کو ازسرِنو ترتیب دے کر مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش کرے۔‘‘

بحث کے دوران حضرت مرزا عبدالحق صاحب رکن خصوصی عاملہ مرکزیہ نے تجویز کے الفاظ کو زیادہ موزوں شکل دینے کی تجویز پیش کی جسے شوریٰ نے منظور کیا اور تجویز کے الفاظ یوں قرار پائے:

’’دستورِاساسی پر دوبارہ تفصیلی غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے تا اگر اس میں کوئی سقم یا اشکال ہوں تو ان کو دُور کیا جا سکے۔کمیٹی یہ رپورٹ مجلس عاملہ مرکزیہ میں چھ ماہ کے اندر پیش کرے اور مجلس عاملہ

مرکزیہ اس پر غور کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری پیش کرے۔‘‘

اس موقع پر ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب رُکن خصوصی عاملہ مرکزیہ کی پیش کردہ رائے پر مجلس شوریٰ نے مزید فیصلہ کیا کہ ’’صدر محترم خود مناسب اور موزوں افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر فرمادیں۔ اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد کے بارہ میں بھی فیصلہ صدر مجلس کی صوابدید پر منحصر ہوگا۔‘‘ مجلس شوریٰ کے اِس فیصلہ پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے اعلان فرمایا کہ ’’ناظمین اضلاع اور انفرادی طور پر نمائندگان شوریٰ بھی کمیٹی کی تشکیل کے بارہ میں مجھے بذریعہ خطوط ایک ماہ کے اندر اندر مشورہ دیں کہ ان کے علاقوں کے ایسے کون سے انصار ہیں جنہیں اِس کمیٹی کا ممبر بنانا چاہیے پھر ایک مناسب حال کمیٹی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ‘‘

تمام ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد صدر محترم نے اُنیس اراکین پر مشتمل دستور کمیٹی قائم فرمائی۔

اراکین دستور کمیٹی ۱۹۸۱ء

۱۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (نائب صدر) — صدر
۲۔ مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب (قائد عمومی) — سیکرٹری
۳۔ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی (قائد تربیت)
۴۔ مکرم خلیفہ رفیع الدین احمد صاحب (زعیم اعلیٰ صدر کراچی)
۵۔ مکرم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب (لاہور)
۶۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ (زعیم اعلیٰ گجرات)
۷۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (سیالکوٹ)
۸۔ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب (فیصل آباد)
۹۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب (جھنگ)
۱۰۔ مکرم محمد رشید میر صاحب (ناظم ضلع پشاور)
۱۱۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (سرگودھا)
۱۲۔ مکرم لطیف احمد سرور صاحب (ناظم ضلع شیخوپورہ)
۱۳۔ مکرم کرنل (ریٹائرڈ) دلدار احمد صاحب (ناظم ضلع راولپنڈی)
۱۴۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب (حیدرآباد)
۱۵۔ مکرم فضل الٰہی انوری صاحب (زعیم اعلیٰ مجلس مقامی ربوہ)
۱۶۔ مکرم عبدالسمیع حسنی صاحب (زعیم مجلس رجوعہ ضلع جھنگ)

۱۷۔ مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب (نمائندہ یو۔کے)
۱۸۔ مکرم برادر مظفر احمد صاحب ظفؔر (امریکہ)
۱۹۔ مکرم عبدالرؤف صاحب آف سویڈن (نمائندہ یورپ)

صدر محترم کی اصولی ہدایات

صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس کمیٹی کو پہلے اجلاس سے قبل مندرجہ ذیل راہنما اصول تحریر فرمائے:

''۱۔آج کا اجلاس طریق کار اور لائحہ عمل طے کرنے کے علاوہ اُن خصوصی شقوں کو لے جن کا تعلق بیرون سے ہو اور بیرون والوں کو زیادہ موقعہ مہیا کیا جائے۔

۲۔حتّٰی المقدور یہ کوشش ہونی چاہئیے کہ مغز میں تبدیلی نہ ہو۔لفظی سقم دور ہوں۔ہاں تضاد دور کرنے کے لئے مغز میں ضروری تبدیلی ہوسکتی ہے۔

۳۔اگر مغز میں ضروری تبدیلی یا کوئی اہم بات طے ہو تو ایسی چیزیں آئندہ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے الگ کر دی جائیں اور معمولی لفظی یا تضاد کی تبدیلیوں کی رپورٹ الگ ہو۔''﴿۴﴾

ابتدائی اجلاس وتشکیل سب کمیٹی: دستور کمیٹی کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۱ء رات آٹھ بجے گیسٹ ہاؤس انصار اللہ مرکزیہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب منعقد ہوا۔اجلاس میں مکرم خلیفہ رفیع الدین احمد صاحب۔مکرم محمد رشید میر صاحب۔مکرم کرنل دلدار احمد صاحب اور مکرم عبدالرؤف صاحب کے سوا تمام اراکین کمیٹی نے شرکت کی۔

دستور کمیٹی نے اپنے ابتدائی اجلاس میں کمیٹی کے اغراض ومقاصد متعین کئے اور طریق کار و لائحہ عمل طے کیا نیز مجالس بیرون کے نمائندگان کی موجودگی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے دستور کے ان حصّوں پر بحث کی جن کا تعلق مجالسِ بیرون سے تھا۔اس بحث کے دوران مجالس بیرون کے حالات ومسائل اور ان کی نوعیت بھی سامنے آئی جن کو دستور کمیٹی نے اپنے بعد کے اجلاسوں میں زیر نظر رکھا۔اس موقع پر ایک سب کمیٹی بھی قائم کی گئی جسے دستور اساسی پر تفصیلی غور کرنے کے بعد اپنی سفارشات دو ماہ کے اندر پیش کرنے کا فریضہ سونپا گیا۔سب کمیٹی کے اراکین حسب ذیل تھے۔

اراکین سب کمیٹی: مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی (صدر سب کمیٹی)، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی (سیکرٹری سب کمیٹی)، مکرم فضل الٰہی صاحب انوری، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب، مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب، مکرم عبدالسمیع صاحب حسنی۔

سب کمیٹی نے متعدد اجلاسات منعقد کئے اور ۱۰ مارچ ۱۹۸۲ء کو بیالیس صفحات پر مشتمل رپورٹ معہ مجوزہ دستور اساسی صدر دستور کمیٹی کو پیش کی۔ اس کے بعد دستور کمیٹی نے ماہ اپریل و مئی ۱۹۸۲ء کے کئی اجلاسات میں دستور اساسی پر مزید غور کیا۔ ان اجلاسات میں شریک ہونے والے اراکین کی اجلاس وار فہرست درج ہے:

شرکاء اجلاس: منعقدہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء رات پونے آٹھ بجے تا ڈیڑھ بجے

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر کمیٹی، مکرم منور شمیم خالد صاحب سیکرٹری، مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی، مکرم میجر محمود احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ، مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب، مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور، مکرم دلدار احمد صاحب، مکرم فضل الٰہی صاحب انوری، مکرم عبد السمیع صاحب حسنی۔

(مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب، مکرم چوہدری عبد المجید صاحب، مکرم غلام دستگیر صاحب نے بوجہ مجبوری اجلاس سے رخصت حاصل کی۔)

شرکاء اجلاس: منعقدہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء ساڑھے سات بجے صبح تا ساڑھے بارہ بجے دوپہر۔ اڑھائی بجے بعد دوپہر تا ساڑھے پانچ بجے شام۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم منور شمیم صاحب خالد، مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی، مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ، مکرم میجر محمود احمد صاحب، مکرم لطیف احمد صاحب سرور، مکرم کرنل دلدار احمد صاحب، مکرم فضل الٰہی صاحب انوری، مکرم عبد السمیع صاحب حسنی۔

(مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب، مکرم چوہدری عبد المجید صاحب اور مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب نے اس اجلاس سے رخصت حاصل کی۔)

شرکاء اجلاس: منعقدہ ۱۳ مئی ۱۹۸۲ء ساڑھے سات بجے تا سوا دو بجے شب و ۱۴ مئی ۱۹۸۲ء آٹھ بجے صبح تا پونے بارہ بجے دوپہر۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم منور شمیم صاحب خالد، مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی، مکرم کرنل دلدار احمد صاحب، مکرم میجر محمود احمد صاحب، مکرم لطیف احمد صاحب سرور، مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب، مکرم چوہدری عبد المجید صاحب، مکرم عبد السمیع صاحب حسنی، مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی، مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری

(مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب اور مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب بوجوہ اس اجلاس میں شریک نہ ہو سکے اور رخصت حاصل کی جبکہ مکرم فضل الٰہی صاحب انوری بوجہ بیماری ۱۳ مئی کے

اجلاس میں شریک نہ ہوسکے۔)

دستور کمیٹی کا **آخری اجلاس** مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۸۲ءبشن رات آٹھ بجے گیسٹ ہاؤس انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد کیا گیا جس میں اراکین نے مجوزہ دستور اساسی کو متفقہ طور پر آخری شکل دی اور اپنے اپنے دستخط ثبت کر کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

دستور کمیٹی کے پہلے اجلاس اور آخری اجلاس کے درمیانی عرصہ یعنی پانچ ماہ کے دوران مجموعی طور پر ستاون گھنٹے تک کمیٹی کے اجلاسات (ورکنگ سیشن) منعقد ہوئے۔اس سارے عرصہ کے دوران اراکین نے نہایت ذمہ داری اور پورے انہماک، توجہ اور محنت کے ساتھ اس اہم فریضہ کو سرانجام دیا۔ ﴿۵﴾

رپورٹ دستور کمیٹی کے خصوصی نکات

۱۔ مجوزہ دستور اساسی میں قاعدہ نمبروں کی ترتیب نو قائم کی گئی اور قواعد میں تسلسل قائم رکھنے کے لئے مختلف عنوانات اور عہدوں سے متعلق تمام قواعد یکجا کر دیئے گئے۔

۲۔ جہاں زبان کے لحاظ سے سُقم یا ابہام محسوس ہوا، اسے دُور کرنے کی کوشش کی گئی۔بعض قواعد میں حک و اضافہ کیا گیا۔کمیٹی نے کوشش کی کہ ممکن حد تک دستور اساسی میں کم از کم تبدیلی کی جائے البتہ بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے کچھ نئے قواعد اور چند ایک بنیادی تبدیلیوں کی سفارش کی گئی۔

۳۔ رپورٹ میں دو کالم بنائے گئے۔ پہلے کالم میں مجوزہ دستور اساسی کے قواعد درج کئے گئے۔ان قواعد کے سامنے دوسرے کالم میں موجود دستور اساسی کے متعلقہ قواعد کا حوالہ نمبر درج کیا گیا نیز حسب ضرورت وضاحتی نوٹ بھی درج کر دیا گیا تا موازنہ ومقابلہ میں آسانی رہے۔

۴۔ مجوزہ دستورِ اساسی کے آغاز میں عنوانات کی فہرست بھی تیار کی گئی۔کمیٹی کی تجویز تھی کہ یہ فہرست بھی دستور کے ساتھ شائع کی جائے تا متعلقہ قواعد کی طرف فوری راہنمائی ممکن ہو۔

۵۔ موجودہ دستور اساسی میں بنیادی تبدیلیوں اور نئے قواعد کو ایک چارٹ کی شکل میں درج کیا گیا جس سے ان سفارشات کی نوعیت سمجھنے اور موازنہ کرنے میں سہولت پیدا ہوگئی۔

مجوزہ دستور کے قابلِ ذکر قواعد

مجوزہ دستور اساسی میں بنیادی تبدیلیاں کرتے ہوئے جو نئے قواعد تجویز کئے گئے، ان کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ مجالس عاملہ مرکزیہ، ملک، علاقہ، ضلع، مقام وحلقہ میں آڈیٹر کا عہدہ شامل کیا گیا۔

۲۔ تمام مجالس عاملہ میں قلمی دوستی کے شعبہ کا اضافہ کیا گیا۔

۳۔ تمام مجالس عاملہ میں صفِ دوم کی عمر کی تشریح کر دی گئی۔

۴۔ قواعد بابت مجلس عاملہ ملک وعلاقہ میں سے علاقہ کا لفظ حذف کر کے انہیں صرف ملکی عہدیداران کے لئے تجویز کیا گیا۔

۵۔ مجالس عاملہ علاقہ اور ضلع کے قواعد کو یکجا کرتے ہوئے تجویز کیا گیا کہ علاقہ کا سربراہ ناظم اعلیٰ کی بجائے 'ناظم علاقہ' اور دوسرے عہدیدار 'معتمد' کی بجائے 'مہتمم' کہلائیں۔

۶۔ کوئی نام منظوری کے لئے صدر مجلس کو بھجواتے وقت انتخابی اجلاس کی پوری کارروائی ساتھ بھجوائی جانی ضروری قرار دی گئی۔

۷۔ ناظم علاقہ/ضلع کا تقرر انتخاب کی بجائے بذریعہ نامزدگی از صدر مجلس تجویز کیا گیا۔

۸۔ ناظم علاقہ/ضلع اور ان کے مجالس عاملہ کی نامزدگی تین سال کی بجائے ایک سال تجویز کی گئی۔

۹۔ قبل ازیں زعیم اعلیٰ/ زعیم اپنے عہدہ کے اعتبار سے مجلس شوریٰ کے رُکن تھے اور وہ مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہ تھے۔ کمیٹی نے تجویز کیا کہ انہیں مقرر کردہ تعداد میں شامل کیا جائے۔

۱۰۔ مجلس شوریٰ کو اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے اختیارات جزوی یا کلی طور پر سب کمیٹی یا افراد کو عارضی طور پر تفویض کر دے۔

۱۱۔ استطاعت نہ رکھنے والے اراکین کا چندہ معاف یا کم کرنے سے متعلق صدر مجلس کا اختیار قواعد میں شامل کیا گیا۔

۱۲۔ نائب صدران کے فرائض واختیارات دستور اساسی میں شامل کئے گئے۔

۱۳۔ نائب صدر ملک کے فرائض واختیارات کے متعلق آٹھ قواعد ترتیب دیئے گئے۔

۱۴۔ ناظم علاقہ/ضلع پر فرض قرار دیا گیا کہ وہ اپنی مجالس میں مرکزی ہدایات کی تعمیل کرائیں۔

۱۵۔ مجلس عاملہ علاقہ/ضلع/ مقام/ حلقہ کو عہدیدارانِ بالا کے تجویز کردہ ذرائع اصلاح کے نفاذ کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔

۱۶۔ دستور اساسی کے قواعد میں ترمیم، تنسیخ یا تبدیلی کرانے کے لئے ضروری قرار دیا گیا کہ مجوزہ تجویز میں وضاحت سے دستور اساسی کے قاعدہ کا ذکر ہو۔

۱۷۔ تجویز کیا گیا کہ کسی عہدیدار کے پاس ایک سے زائد عہدے ہونے کی صورت میں رائے شماری کے وقت اُس کا ایک ہی ووٹ شمار ہو۔

۱۸۔ مجلس کے چندہ جات (مجلس، سالانہ اجتماع، اشاعت لٹریچر) کی شرح کا تعین مجلس شوریٰ کر چکی تھی، اسے دستور اساسی کا حصہ بنا دیا گیا نیز اس میں تغیر وتبدل کا اختیار مجلس شوریٰ کو دیا گیا۔

۱۹۔ مجلس انصار اللہ کے وصول شدہ چندوں کی تقسیم کی شرح (حصہ مرکز، حصہ مجالس مقامی وغیرہ) دستور میں

شامل کرنے کی تجویز دی گئی۔

نئے دستور اساسی کی منظوری

صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دستور اساسی کے متعلق یہ رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں آخری منظوری کے لئے بھجوائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مئی ۱۹۸۲ء کے اواخر میں اسلام آباد تشریف لے گئے اور وہاں پر قیام کے دوران ہی چند روز صاحبِ فراش رہ کر ۸ جون ۱۹۸۲ء کو رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منصب خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اُس وقت دستور اساسی کے متعلق متذکرہ بالا سفارشات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش ہوئیں۔ ۱۸ جون ۱۹۸۲ء کو حضور نے یہ سفارشات اس نوٹ کے ساتھ مجلس مرکزیہ کو واپس بھجوائیں۔

”عمومی طور پر تسلّی بخش ہے۔ مجلس عاملہ میں پیش کر کے آخری منظوری کے لئے پیش کریں۔ لیکن اگر کوئی تبدیلیاں ایسی ہوں کہ مجلس شوریٰ انصار اللہ میں ان کا پیش کرنا مناسب سمجھا جائے تو ان کے بارے میں الگ وضاحت کر دی جائے۔“

چنانچہ حضور انور کی ہدایت کے مطابق مجلس عاملہ مرکزیہ نے فوری طور پر اپنے چار اجلاسات (منعقدہ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱ و ۲۲ جون ۱۹۸۲ء) میں اس مسودہ پر غور کیا۔ مجلس عاملہ نے بالعموم کمیٹی کی رپورٹ سے اتفاق کیا لیکن بعض جگہ پر تبدیلی بھی کی اور بالآخر ۱۷ جولائی ۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے اس رائے کا اظہار کیا کہ نئے دستور کو مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجلس نے یکم جنوری ۱۹۸۳ء سے اس مجوزہ دستور کے نفاذ کی سفارش کی۔ ﴿۶﴾

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بعض قواعد پر ریمارکس دیتے ہوئے مجوزہ دستور اساسی واپس بھجوا دیا۔ مجلس عاملہ نے حضور کے ارشادات کی روشنی میں سفارشات مرتب کر کے دوبارہ حضور کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائیں۔

متعلقہ قواعد پر سفارشات اور حضور کے فیصلہ جات درج کئے جاتے ہیں:

مجوزہ قاعدہ نمبر ۲۱: علاقہ/ضلع۔ مجلس عاملہ علاقہ/ضلع مندرجہ ذیل عہدیداروں پر مشتمل ہوگی۔

(۱) ناظم (۲) نائب ناظم (۳) نائب ناظم صف دوم (۴) مہتمم عمومی (۵) مہتمم تعلیم ....

ارشاد حضور انور: ”مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احترام کے پیش نظر کوئی نئی اصطلاح تجویز کریں۔“

سفارش مرکزی عاملہ: مہتمم کی بجائے ”نائب ناظم“ کی اصطلاح استعمال کی جائے۔ مثلاً نائب ناظم عمومی۔

نائب ناظم تعلیم وغیرہ۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگا کر مجلس عاملہ کی سفارش منظور فرمائی۔

مجوزہ قاعدہ نمبر ۳۶: کوئی نام منظوری کے لئے صدر مجلس کو بھجواتے وقت انتخابی اجلاس کی پوری کارروائی ساتھ بھجوانی ضروری ہوگی۔

ارشاد حضور انور: ''تمام پیش کردہ نام، مجوز، مؤید اور حاصل کردہ ووٹ''

سفارش مرکزی عاملہ: کوئی نام منظوری کے لئے صدر مجلس کو بھجواتے وقت انتخابی اجلاس کی پوری کارروائی (تمام پیش کردہ نام، مجوز، مؤید اور حاصل کردہ ووٹ) ساتھ بھجوانی ضروری ہوگی۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگا کر منظوری عطا فرمائی۔

مجوزہ قاعدہ نمبر ۸۶: مجلس شوریٰ کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے اختیارات جزوی یا کلی طور پر کسی سب کمیٹی یا افراد کو عارضی طور پر تفویض کردے۔

ارشاد حضور انور: ''ایسی کمیٹیوں کی رپورٹ آخری منظوری کے لئے مجلس شوریٰ یا خلیفہ وقت کے پاس پیش ہوگی۔''

سفارش مرکزی عاملہ: مجلس شوریٰ کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے اختیارات جزوی یا کلی طور پر کسی سب کمیٹی یا افراد کو عارضی طور پر تفویض کردے۔ ایسی کمیٹیوں کی رپورٹ آخری منظوری کے لئے مجلس شوریٰ یا خلیفہ وقت کے پاس پیش ہوگی۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگا کر منظوری عطا فرمائی۔

مجوزہ قاعدہ نمبر ۲۲۸: مجلس انصاراللہ کے چندوں کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

(۱) چندہ مجلس: کل آمد پر ایک فیصد (۲) چندہ سالانہ اجتماع: ماہوار آمد کا ڈیڑھ فیصد سالانہ

(۳) چندہ اشاعت لٹریچر: کم از کم ایک روپیہ سالانہ فی رکن

ارشاد حضور انور: ''(ہنگامی تحریکات کے سوا) صرف اتنا کیوں نہ رہنے دیا جائے کہ جملہ چندوں کی شرح مقرر کرنے کا اختیار مجلس شوریٰ کو ہوگا۔''

سفارش مرکزی عاملہ: مجلس انصاراللہ کے مستقل چندوں کی شرح مقرر کرنے کا اختیار مجلس شوریٰ انصاراللہ کو ہوگا۔ اسی طرح مجلس انصاراللہ کے وصول شدہ چندوں کے حصص کی تقسیم کا فیصلہ بھی مجلس شوریٰ انصاراللہ کرے گی۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگا کر منظوری عطا فرمائی۔ نیز اس قاعدہ کے آخر میں یہ ایزادی فرمائی کہ ''جس کی منظوری خلیفۃ المسیح دیں گے۔''

مجوزہ قاعدہ نمبر ۲۲۹: مجلس انصاراللہ کے وصول شدہ چندوں کی تقسیم حسب ذیل طریق پر ہوگی۔

ا۔ پاکستان میں:

چندہ مجلس: حصہ مرکز ۶۷ فیصد۔ حصہ ناظمین علاقہ و اضلاع ۵ فیصد۔ حصہ مقامی مجلس ۲۸ فیصد

چندہ سالانہ اجتماع اور چندہ اشاعت لٹریچر سو فیصد مرکز میں بھجوایا جائے گا۔

ب۔ ممالک بیرون میں:

چندہ مجلس: حصہ مرکز ۲۰ فیصد۔ حصہ ملک ۵۰ فیصد۔ حصہ مقامی ۳۰ فیصد

چندہ سالانہ اجتماع: حصہ مرکز ۱۰ فیصد۔ حصہ ملک ۹۰ فیصد

چندہ اشاعت لٹریچر: حصہ سو فیصد

ارشاد حضور انور: ''۲۲۹ سے متعلق فیصلہ ۲۲۸ کے بارہ میں فیصلہ پر منحصر ہوگا۔''

سفارش مرکزی عاملہ: قاعدہ نمبر ۲۲۸ پر سفارش کی روشنی میں مجوزہ قاعدہ نمبر ۲۲۹ حذف کر دیا جائے۔

فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح: حضور نے ✓ کا نشان لگا کر منظوری عطا فرمائی۔

سفارشات کی منظوری دیتے ہوئے ۲۷ جولائی ۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دستور اساسی کے قواعد نمبر ۴۲ و ۴۶ کی مجوزہ شکل بصورت قاعدہ نمبر ۳۷ مجلس شوریٰ ۸۲ء میں پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس قاعدہ کی رُو سے تجویز کیا گیا تھا کہ مجلس شوریٰ کے لئے نمائندگان مجالس کی مقرر کردہ تعداد میں زعیم اعلیٰ / زعیم بھی شامل ہوں گے۔ مذکورہ قاعدہ شوریٰ ۸۲ء میں پیش کیا گیا تو مجلس شوریٰ نے بھاری اکثریت سے سفارش کی کہ زعیم اعلیٰ / زعیم مجلس حسب سابق اپنے عہدہ کے اعتبار سے مجلس شوریٰ کے رکن ہوں اور انہیں مجلس متعلقہ کے لئے مقرر کردہ تعداد میں شامل نہ کیا جائے۔ یہ سفارش حضور انور کی خدمت میں پیش کر کے منظوری حاصل کی گئی۔ ﴿۷﴾

نظر ثانی شدہ دستور حضور کی منظوری سے یکم جنوری ۱۹۸۳ء سے نافذ ہوا اور مئی ۱۹۸۳ء میں طبع ہوا۔ یہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دستور اساسی کا پانچواں ایڈیشن تھا۔

حوالہ جات

﴿۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۶
﴿۲﴾ رجسٹر روئیداد اجلاسات مجلس عاملہ مرکزیہ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۶ء
﴿۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۶
﴿۴﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ
﴿۵﴾ رپورٹ دستور کمیٹی۔ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ
﴿۶﴾ رپورٹ دستور کمیٹی۔ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ
﴿۷﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصاراللہ

تعلیمی پروگرام اور امتحانات

شعبہ تعلیم مجلس انصار اللہ کا بنیادی مقصد اراکین مجلس کو علم و معرفت کے حصول کی ترغیب دلانا اور دینی تعلیم کے حصول کے لئے کوشاں رکھنا ہے۔اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی درج ذیل پیش خبری کو بالخصوص سامنے رکھتے ہوئے انصار کے علمی معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی کوشش میں لگے رہنا اس شعبہ کا تقاضا ہے۔حضورؑ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پُھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔‘‘ ﴿۱﴾

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قیادت تعلیم کے تحت مجالس مقامی میں مندرجہ ذیل مضامین کی تدریس، تعلیم اور درسوں کا اہتمام کیا جاتا رہا:

نماز باترجمہ، قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ و مطالبِ قرآن، حدیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء، دیگر دینی کتب، عربی زبان، دیگر ملکی و غیر ملکی زبانیں سیکھنا وغیرہ۔

درس و تدریس کے اس سلسلہ کے لئے لائبریریوں کا قیام کیا جاتا رہا۔تعلیمی کلاسز منعقد کی جاتی رہیں۔ علمی مقابلے کروائے جاتے رہے۔ماہانہ اجلاسات اور بعض خصوصی جلسوں و اجتماعات میں تعلیمی پروگراموں پر عمل کیا جاتا رہا۔نیز انصار کے لئے دینی نصاب مقرر کر کے امتحانات لئے جاتے رہے۔

مختلف سالوں میں انصار کے دینی مطالعہ کے لئے بطور نصاب قرآن مجید کے معین کردہ حصے، کتب احادیث مبارکہ، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، کتب خلفائے سلسلہ اور دینی معلومات کا بنیادی نصاب (شائع کردہ از مجلس انصار اللہ) مقرر کئے جاتے رہے۔

مرکزی امتحانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء مبارک یہ تھا کہ جماعت کے دوست دینی علوم میں دسترس حاصل کریں اور پھر ان کے امتحان بھی ہوں تا کہ معلوم ہو سکے کہ وہ صحیح رنگ میں علم حاصل کر چکے ہیں یا نہیں؟

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہلِ فضل اور اہلِ کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعویٰ کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہینِ قویّہ قطعیّہ خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو...... پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اور اہلِ علم اور زیرک اور دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جائے کہ وہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۱ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے تیار ہو جائیں۔ تعطیلوں پر قادیان پہنچ کر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں''۔ ﴿۲﴾

اس سلسلہ میں بعد کو حضورؑ نے فرمایا:

''دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہؤا ہے، اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں اور کوئی اسے معمولی عُذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے اور چاہیئے کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر اس کی تیاری میں لگ جاویں''۔ ﴿۳﴾

نیز حضورؑ نے فرمایا:

''ہماری جماعت کو علمِ دین میں تفقّہ پیدا کرنا چاہئے...... ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی اور ہمارے کلام میں تدبّر کریں، قرآنی معارف وحقائق سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو وہ اُسے کافی جواب دے سکیں۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے''۔ ﴿۴﴾

دینی تعلیم اور زبانیں سیکھنے کے سلسلہ میں خلفاء کے ارشادات

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہئے کہ ایمان بالغیب ایک میخ کی طرح ہر احمدی کے دل میں اس طرح گڑ جائے کہ اس کا ہر خیال، ہر قول اور ہر عمل اس کے تابع ہو اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ فلسفیوں کی جھوٹی اور پُر فریب باتوں سے متاثر ہوں اور قرآن کریم کا علم حاصل کرنے سے غافل رہیں، وہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتے۔ پس مجالس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اور ان کی یہ پالیسی ہونی چاہئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے لئے کوشش کرتے رہیں۔ لیکچروں کے ذریعہ، اسباق کے ذریعہ، اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھا جائے''۔ ﴿۵﴾

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''انصار اللہ کو آج میں کہنا چاہتا ہوں ...... کہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو تعلیم القرآن کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے قرآن کریم پڑھتے ہیں،اور قرآن کریم سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئیا ور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ یہ اعلان دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں''۔ ﴿۶﴾

(۳) زبانیں سیکھنے کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''انصار کو یہ مہم چلانی چاہئے اور کوشش کریں کہ کوئی نہ کوئی زبان آ جائے۔اگر باہر کی نہیں سیکھ سکتے تو ملک کی دوسری زبانیں سیکھئے۔''

پھر فرماتے ہیں:

''آپ زبانیں سیکھئے۔جتنے انصار ہیں۔آپ کی عمر ایسی نہیں ہے کہ آپ سیکھ نہ سکیں۔پس آپ کو خدا تعالیٰ نے جو بچپن کا ملکہ عطا فرمایا ہے،وہ حاصل کر لیں اور سیکھنے میں بے تکلف ہو جائیں۔کوئی شرم محسوس نہ کریں۔ٹوٹے پھوٹے جتنے فقرے سیکھے جاتے ہیں، بے شک سیکھیں اور انہیں بولیں''۔ ﴿۷﴾

ان اغراض سے مجلس انصار اللہ میں دینی امتحانات کا سلسلہ اس طرح جاری رہا کہ ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۰ء میں امتحان کے لئے انصار کے دو معیار رکھے گئے تھے۔دیگر کتب کے علاوہ معیار اوّل میں ترجمۂ قرآن کریم کا امتحان شامل تھا اور معیار دوم میں ترجمہ کی بجائے قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن رکھا گیا تھا۔

۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۱ء تک چار امتحانات سالانہ تھے۔۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۹ء تک تین امتحانات لئے جاتے رہے اور ۱۹۹۰ء سے دوبارہ چار امتحانات سالانہ جاری کر دیئے گئے جن کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔

تفصیلی کوائف امتحانات انصار اللہ

امتحانات انصار اللہ کے نصاب،شامل اراکین کی تعداد اور امتیاز حاصل کرنے والے انصار کے اسماء پر

مشتمل تفصیلی کوائف پیش ہیں:

۱۹۷۹ء

سہ ماہی اوّل   تعداد:۷۲۹

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۹ ربع سوم (۲) کتاب تجلیات الٰہیہ (۳) نصاب بنیادی معلومات صفحہ ۱ تا ۳۷

اوّل: مولانا محمد احمد جلیل صاحب دارالبرکات ربوہ   دوم: ملک مظفر احمد صاحب مغلپورہ لاہور

سہ ماہی دوم   تعداد:۶۸۱

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۱۹ ربع چہارم (۲) کتاب کشف الغطاء (۳) نصاب بنیادی معلومات صفحہ ۳۸ تا ۸۰

اوّل: مرزا بشیر احمد صاحب لنگڑیال ضلع راولپنڈی   دوم: ولی محمد صاحب زعیم انصاراللہ بصیر پور

سہ ماہی سوم   تعداد:۷۱۹

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۰ ربع اول (۲) کتاب فتح اسلام (۳) بنیادی نصاب صفحہ ۸۱ تا ۱۱۹

(دیگر کوائف مہیا نہیں ہو سکے)

سہ ماہی چہارم   تعداد:۸۰۳

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۰ ربع دوم (۲) کتاب سبز اشتہار (۳) بنیادی نصاب صفحہ ۱۲۰ تا ۱۴۰

(دیگر کوائف مہیا نہیں ہو سکے)

۱۹۸۰ء

سہ ماہی اوّل   تعداد:۸۰۳

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۰ ربع سوم (۲) کتاب نشانِ آسمانی (۳) پیشگوئی مصلح موعود

اوّل: محمد احمد قمر صاحب سنوری دارالصدر شمالی ربوہ۔   دوم: شریف احمد صاحب داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

سوم: چوہدری فضل احمد صاحب L-7/14 ضلع ساہیوال

سہ ماہی دوم   تعداد:۷۷۹

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۰ ربع چہارم (۲) کتاب دافع البلاء (۳) خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد

اوّل: سعید احمد اظہر صاحب دارالصدر شرقی ربوہ   دوم: میاں بشیر احمد صاحب ایم۔اے کوئٹہ

سوم: عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

سہ ماہی سوم   تعداد:۸۴۳

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۱ ربع اول (۲) کتاب آسمانی فیصلہ (۳) آنحضرتؐ بحیثیت رحمۃ للعالمین

اوّل: شیخ منصور احمد صاحب لیاقت آباد کراچی دوم: چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ دارالصدر شمالی ربوہ
سوم: مقبول احمد چوہدری صاحب

سہ ماہی چہارم تعداد: ۸۸۹

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۱ ربع دوم (۲) کتاب لیکچر سیالکوٹ (۳) قرآن کریم کی خصوصیات
اوّل: مرزا عبدالحفیظ صاحب نوشہرہ چھاؤنی دوم: غلام یٰسین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ

۱۹۸۱ء

سہ ماہی اول تعداد: ۱۰۴۳

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۱ ربع سوم (۲) کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱ تا صفحہ ۹۰
(۳) رسالہ بنیادی معلومات صفحہ ۱ تا صفحہ ۵۷
اوّل: قاضی شریف احمد صاحب ملتان چھاؤنی دوم: محمد ابراہیم شاد صاحب چک ۱۱۷ چھور

سہ ماہی دوم تعداد: ۱۱۳۹

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۱ ربع چہارم (۲) کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۱۷۶
(۳) رسالہ بنیادی معلومات صفحہ ۵۸ تا صفحہ ۱۱۶
اوّل: شیخ عبدالکریم صاحب پشاور دوم: عبدالحق صاحب جنجوعہ کوئٹہ

سہ ماہی سوم تعداد: ۱۲۰۹

نصاب: (۱) ترجمہء قرآن کریم پارہ نمبر ۲۲ ربع اول (۲) کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۷۷ تا صفحہ ۲۵۶
(۳) بنیادی معلومات صفحہ ۱۱۷ تا صفحہ ۱۴۰
اوّل: سردار بشیر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ دوم: چوہدری عبدالغنی صاحب فیصل آباد

سہ ماہی چہارم تعداد: ۱۲۹۱

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۲ ربع دوم (۲) کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۷ تا آخر
(۳) بنیادی معلومات صفحہ ۱۴۱ تا آخر
اوّل: راجہ بشیر الدین صاحب دارالبرکات ربوہ دوم: سید سعید احمد شاہ صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ

۱۹۸۲ء

سہ ماہی اول تعداد: ۱۱۸۵

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر ۲۲ ربع سوم (۲) کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱ تا صفحہ ۶۸

(۳) چالیس جواہر پارے حدیث نمبرا تا نمبر۱۰

اوّل: سلطان احمد صاحب پیر کوٹی ربوہ دوم: غلام رسول اعوان صاحب ڈیرہ غازی خان

سوم: قریشی عبداللطیف صاحب مصطفیٰ پارک اوکاڑہ

سہ ماہی دوم تعداد: ۱۲۸۳

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر۲۲ ربع چہارم (۲) کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۹ تا صفحہ ۱۵۰

(۳) چالیس جواہر پارے حدیث نمبر۱۱ تا نمبر۲۴

اوّل: محمد خلیل قریشی صاحب سکھیکی ضلع گوجرانوالہ دوم: عبدالسمیع حسنی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ

سوم: اخوند فیاض احمد صاحب لاہور چھاؤنی

سہ ماہی سوم تعداد: ۱۲۳۷

نصاب: (۱) ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر۲۳ ربع اول و دوم (۲) چالیس جواہر پارے حدیث نمبر۲۵ تا نمبر۴۰

(۳) اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۵۰ تا آخر

اول: مرزا نذیر حسین صاحب دارالصدر شمالی ربوہ دوم: مرزا غلام احمد صاحب دارالصدر ربوہ

سوم: شیخ شریف احمد صاحب ملیر کینٹ کراچی

تعلیمی پروگرام برائے مجالس ممالک بیرون

مجالس بیرون کے لئے ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء تک تعلیمی پروگرام تیار کیا گیا۔ (اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجالس بیرون پاکستان میں ذیلی تنظیموں کا نظام پاکستان سے الگ مقرر فرما دیا تھا لہٰذا مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا دائرہ کار پاکستان تک محدود ہو گیا)

۱۹۸۹ء تک مجالس بیرون کے لئے جو تعلیمی نصاب مقرر کیا جاتا رہا، درج ذیل ہے:

۱) نماز باترجمہ

۲) ترجمۂ قرآن کریم

۳) کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۴) دینی معلومات کا بنیادی نصاب

۵) قرآن مجید کے بعض حصے حفظ کرنا

مجالس بیرون کے لئے امتحانات کا پروگرام بھی تشکیل دیا جاتا رہا۔

مقابلہ دینی معلومات برائے اطفال الاحمدیہ

احمدی بچوں میں دینی معلومات کا ذوق وشوق پیدا کرنے کی غرض سے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے موقعہ پر ایک زبانی امتحان لیا جاتا رہا جس میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو انعامات اور سندات دی جاتی رہیں۔ اس سلسلہ کا آغاز ۱۹۵۶ء میں ہوا تھا۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:

۱) ترجمۂ نماز

۲) قرآن مجید کے بعض حصے حفظ کرنا

۳) اسلام کے بنیادی عقائد

۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے مختصر حالات

۵) خلفائے راشدین کے مختصر حالاتِ زندگی

۶) سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختصر تاریخ اور احمدیت کی امتیازی شان

۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالاتِ زندگی

۸) خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر حالاتِ زندگی اور ان کی جاری فرمودہ تحریکات

۹) درثمین اور کلام محمود سے بعض اشعار حفظ کرنا۔

زعماء کو تاکید کی جاتی رہی کہ وہ اس مقابلہ کے لئے اطفال کو تیاری کروائیں۔ پہلے مقامی اور پھر ضلعی سطح پر مقابلے منعقد کرائیں۔ ہر ضلع سے اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو مرکزی مقابلہ میں حصہ لینے کے لئے بھجوایا جائے۔ اول آنے والے طفل کو ایک سوبیس روپے اور دوم کو ساٹھ روپے بطور انعام دیئے جاتے رہے۔

۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

۱۹۷۹ء:	اوّل	مکرم زاہد خورشید صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ
	دوم	مکرم ناصر محمود صاحب	سیالکوٹ
۱۹۸۰ء:	اوّل	مکرم محمد محمود صاحب	ساہیوال
	دوم	مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب	ربوہ
۱۹۸۱ء:	اوّل	مکرم محمد محمود صاحب	ساہیوال
	دوم	مکرم فاتح الدین صاحب	کراچی
۱۹۸۲ء:	اوّل	مکرم اظہر محمود ناصر صاحب	اوکاڑہ
	دوم	مکرم محمود احمد شاہد صاحب	کراچی

حوالہ جات

﴿۱﴾ ’’تجلّیاتِ الٰہیہ‘‘ روحانی خزائن جلد نمبر۲۰ صفحہ ۴۰۹
﴿۲﴾ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۴۲۹۔۴۳۰
﴿۳﴾ ذکرِ حبیبؑ صفحہ ۲۸۸
﴿۴﴾ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۱۱۔۲۱۲
﴿۵﴾ تقریر جلسہ سالانہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء بحوالہ سبیل الرشاد حصہ اوّل صفحہ ۵۸۔۵۹
﴿۶﴾ خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ اپریل ۱۹۶۹ء مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء
﴿۷﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ دسمبر ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۶

مجلس انصار اللہ کا مالی نظام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں جماعتی مالی نظام جن بنیادوں پر قائم ہے، مجلس انصار اللہ کا مالی نظام بھی انہی خطوط پر استوار ہے۔ کسی تنظیم کا بجٹ اس امر کا آئینہ دار ہوتا ہے کہ اس میں زندگی کی روح اور ترقی کی صلاحیت کس قدر موجود ہے۔ الحمد للہ کہ انصار اللہ کا ہر نیا سال یہ واضح کرتا ہے کہ یہ تنظیم مالی اعتبار سے وسعت پذیر ہے، سال بہ سال مضبوط سے مضبوط ہو رہی ہے اور اس کے کاموں میں پختگی روز افزوں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے موافق خلافت کی برکت سے اس تنظیم کو بھی مالی فراخی عطا فرمائی۔ ایک سرسری سا جائزہ لینے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ ہر سال بجٹ میں بفضل ایزدی اضافہ ہوتا گیا اور اس طرح اس کا مالی نظام دن بدن مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس حقیقت کی تصدیق مجلس کی آمد و خرچ کے گوشوارہ سے ہوتی ہے۔

مجلس شوریٰ میں پیش کئے جانے والے بجٹ میں جہاں ہر سال تدریجی اضافہ تجویز کیا جاتا رہا۔ وہاں اراکین نے بھی قربانیوں میں اپنا قدم مسلسل آگے رکھا اور **نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ** کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مجوزہ بجٹ سے بہت زیادہ رقم خدا کے حضور پیش کرنے کی توفیق پائی۔ چنانچہ مجلس کا پہلا بجٹ (۴۵۔۱۹۴۴ء) جو صرف ایک ہزار آٹھ سو روپے پر مشتمل تھا، ۱۹۸۲ء میں بڑھ کر **چھ لاکھ سترہ ہزار** روپے ہو گیا جبکہ آمد بفضل تعالیٰ **آٹھ لاکھ انچاس ہزار** سے تجاوز کر گئی۔

قبل اس کے کہ مجوزہ بجٹ اور اصل آمد و خرچ کے تفصیلی گوشوارے پیش کئے جائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بجٹ کے بعض اہم نکات کا سال وار جائزہ بھی پیش کر دیا جائے۔

بجٹ کے خصوصی نکات

۱۹۸۰ء: 'مد سائر' میں تین نئی مدات 'اصلاح و ارشاد، سفر خرچ ناظمین اضلاع اور مہمان نوازی' قائم کی گئیں اور ان کے لئے علی الترتیب پانچ ہزار، چار ہزار اور تین ہزار روپے تجویز کئے گئے۔

۱۹۸۱ء: 'مد سائر' میں ایک نئی مد 'فرسودگی کار' قائم کر کے اس کا بجٹ پندرہ ہزار روپے تجویز کیا گیا۔

مدّ 'متفرق غیر معمولی' کو دو مدّات 'مد متفرق' اور 'مدّ غیر معمولی' میں تقسیم کیا گیا اور ان کے لئے بالترتیب اڑھائی ہزار اور پانچ ہزار روپے رکھے گئے۔

۱۹۸۲ء: مد عملہ میں مجالس بیرون کے لئے ایک نئی اسامی کلرک CUM ٹائپسٹ رکھی گئی۔ عملہ ماہنامہ انصار اللہ کی تنخواہ اور الاؤنس وغیرہ بھی مدّ عملہ مرکزیہ سے ادا کئے گئے۔

تفصیلی گوشوارہ آمد و خرچ مجلس انصاراللہ

۱۹۷۹ء

نام مد	بجٹ	آمد	خرچ	
محاصل خالص				
چندہ مجلس	۲۲۰۰۰۰	۳۴۹۹۰۶	عملہ دفتر انصاراللہ	۷۸۸۴۲
سالانہ اجتماع	۴۰۰۰۰	۴۸۶۳۳	سائر اخراجات	۹۲۸۰۰
اشاعت لٹریچر	۱۰۰۰۰	۱۲۱۱۸	سالانہ اجتماع	۵۵۵۴۰
متفرق	۲۰۰۰		اشاعت لٹریچر	۴۴۷۶
			گرانٹ مجالس مقامی	۹۷۹۷۳
			گرانٹ ناظمین اضلاع	۱۰۲۵۶
			ریزرو برائے اضافہ جات	
میزان محاصل خالص	۲۷۲۰۰۰	۴۱۰۶۵۷	**میزان**	۳۳۹۸۸۷
محاصل مشروط				
گیسٹ ہاؤس	۳۰۰۰۰	۲۹۱۶۵	۳۷۵۵۰	
محاصل ماہنامہ انصاراللہ				
میزان ماہنامہ انصاراللہ	۱۷۰۰۰	۲۸۶۵۳	۲۷۳۸۸	
میزان کل	**۳۱۹۰۰۰**	**۴۶۸۴۷۵**	**۴۰۴۸۲۵**	

۱۹۸۰ء

نام مد	بجٹ	آمد	خرچ	
محاصل خالص				
چندہ مجلس	۲۸۰۰۰۰	۴۰۸۵۷۶	عملہ دفتر انصاراللہ	۷۹۷۶۰
سالانہ اجتماع	۴۵۰۰۰	۵۵۵۵۰	سائر اخراجات	۱۰۸۶۴۴
اشاعت لٹریچر	۱۱۰۰۰	۱۲۴۷۵	سالانہ اجتماع	۵۷۳۰۱
متفرق	۲۰۰۰		اشاعت لٹریچر	۱۶۹۶۰
			گرانٹ مجالس مقامی	۷۸۴۰۰
			گرانٹ ناظمین اضلاع	۱۰۱۰۲
			ریزرو برائے اضافہ جات	۸۸۵۰
میزان محاصل خالص	۳۳۸۰۰۰	۴۷۶۶۰۱	**میزان**	۳۶۰۰۱۷
محاصل مشروط				
گیسٹ ہاؤس	۳۰۰۰۰	۳۸۵۶۱	۵۰۰۳۳	
میزان محاصل مشروط	۳۰۰۰۰	۳۸۵۶۱	۵۰۰۳۳	
محاصل ماہنامہ انصاراللہ				
میزان ماہنامہ انصاراللہ	۳۱۰۰۰	۲۹۶۰۱	۳۴۲۰۷	
میزان کل	**۳۹۹۰۰۰**	**۵۴۴۷۶۳**	**۴۴۴۲۵۷**	

۱۹۸۱ء

نام مد	بجٹ	آمد	خرچ	
محاصل خالص				
چندہ مجلس	۳۶۰۰۰۰	۴۹۹۲۸۰	عملہ دفتر انصاراللہ	۹۴۵۰۵
سالانہ اجتماع	۶۰۰۰۰	۷۰۹۳۵	سائر اخراجات	۱۵۱۵۱۷
اشاعت لٹریچر	۱۳۰۰۰	۱۵۴۵۲	سالانہ اجتماع	۷۹۳۸۹
متفرق	۲۰۰۰		اشاعت لٹریچر	۱۲۸۸۰
			گرانٹ مجالس مقامی	۱۰۰۸۰۰
			گرانٹ ناظمین اضلاع	۱۳۰۰۰
			ریزرو برائے اضافہ جات	۱۵۹۴۴
میزان محاصل خالص	۴۳۵۰۰۰	۵۸۵۶۶۷	میزان	۴۶۸۰۳۵
محاصل مشروط				
گیسٹ ہاؤس	۵۰۰۰۰	۲۷۲۳۰		۴۸۵۱۹
میزان محاصل مشروط	۵۰۰۰۰	۲۷۲۳۰		۴۸۵۱۹
محاصل ماہنامہ انصاراللہ				
میزان ماہنامہ انصاراللہ	۴۴۳۹۶	۳۰۵۶۸		۴۵۲۳۵
میزان کل	**۵۲۹۳۹۶**	**۶۴۳۴۶۵**		**۵۶۱۷۸۹**

۱۹۸۲ء

نام مد	بجٹ	آمد	خرچ	
محاصل خالص				
چندہ مجلس	۴۴۰۰۰۰	۶۰۳۴۹۰	عملہ دفتر انصاراللہ	۱۱۳۹۵۲
سالانہ اجتماع	۶۵۰۰۰	۷۵۰۹۰	سائر اخراجات	۱۳۸۴۸۵
اشاعت لٹریچر	۱۴۰۰۰	۱۵۴۲۱	سالانہ اجتماع	۱۰۹۷۶۹
متفرق	۲۰۰۰		اشاعت لٹریچر	۱۸۶۶۱
			گرانٹ مجالس مقامی	۱۲۳۰۰۰
			گرانٹ ناظمین اضلاع	۱۶۸۷۱
			ریزرو برائے اضافہ جات	۲۵۰۰
میزان محاصل خالص	۵۲۱۰۰۰	۶۹۴۰۰۱	میزان	۵۲۳۲۳۸
محاصل مشروط				
گیسٹ ہاؤس	۵۰۰۰۰	۹۶۰۳۰		۱۹۲۲۴۳
میزان محاصل مشروط	۵۰۰۰۰	۹۶۰۳۰		۱۹۲۲۴۳
محاصل ماہنامہ انصاراللہ				
میزان ماہنامہ انصاراللہ	۴۶۰۰۰	۵۹۰۰۷		۷۲۷۷۱
میزان کل	**۶۱۷۰۰۰**	**۸۴۹۰۳۸**		**۷۸۸۲۵۲**

ماہنامہ انصار اللہ

مجلس کے ترجمان ماہنامہ انصار اللہ کو اس کے اجراء سے ہی خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔اس کا اجمالی تعارف اور اغراض و مقاصد کا تذکرہ تاریخ انصار اللہ جلد اوّل میں آ چکا ہے۔مجلس کی تاریخ کے اس عرصہ کے دوران میں یہ ماہنامہ اپنے تمام اغراض ومقاصد پورا کرنے کیلئے کوشاں رہا جس کے لئے اسے جاری کیا گیا تھا۔

سلسلہ احمدیہ کے علم کلام، اعتقادات کی تشریح وتوضیح اور انصار کی تعلیم وتربیت کی خاطر ماہنامہ انصار اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر طور پر کام کرتا رہا۔مجلس انصار اللہ کی مساعی ماہنامہ کے اوراق کی زینت بنتی رہیں۔تنظیم کے استحکام اور انصار کی علمی سطح کو بلند کرنے اور ان کی تعلیم وتربیت کے معیار کو آگے بڑھانے کے لئے بھی ماہنامہ انصار اللہ نے حتی المقدور بھرپور کردار ادا کیا۔

تربیت: ماہنامہ انصار اللہ کا بنیادی مقصد نہ صرف انصار بلکہ ہر عمر کے احمدی احباب کی علمی، اخلاقی اور روحانی نشوونما ہے تاکہ وہ ہر آنے والی نسل کیلئے مشعلِ راہ ثابت ہوں اور اخلاقی اقدار ہمیشہ زندہ رہیں جن کا احیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک ہے۔چنانچہ ماہنامہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات ''امام الکلام'' کے عنوان سے اور خلفائے سلسلہ احمدیہ کے اقتباسات ''کلام الامام'' کے عنوان سے باقاعدہ شائع کرتا رہا۔اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے عربی اور فارسی منظوم کلام کے علم وعرفان کا مائدہ ہر ماہ پیش کیا جاتا رہا۔ سیرت صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت مسیح موعودؑ رسالہ کا مستقل عنوان رہی۔ ماہنامہ کے اداریوں میں بزرگوں کا عمدہ نمونہ اور ان کے حسن کردار اور بعض اہم تربیتی موضوعات پر ایسا مواد پیش کیا جاتا رہا جس سے جماعتی تربیت پہ گہرے مثبت اثرات مترتب ہوئے۔محبت الٰہی، نماز باجماعت کی اہمیت، مالی قربانیاں اور خدمات، قرآن کریم کی عظمت، تلاوت اور قرآن کریم سیکھنے کی اہمیت، مطالعہ کتب حضرت اقدس، تربیتِ اولاد نیز عمومی تربیتی موضوعات پر بکثرت مضامین لکھے گئے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مفید ثابت ہوتے رہے۔

علمی مضامین: ماہنامہ اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے بلند پایہ علمی اور تحقیقی مضامین شائع کرتا رہا۔خصوصاً رسالہ کی خاص اشاعتوں میں علماء اور محققین نے نہایت اہم اور قیمتی مضامین تحریر کئے۔ اسلام و احمدیت کا دیگر مذاہبِ عالم کے مقابل پر تفوق ثابت کیا گیا۔قرآن وحدیث کی عظمت اور دیگر متفرق علمی موضوعات پر مضامین شائع کئے جاتے رہے جو قارئین کے لئے ذہنی اور قلبی تسکین کا موجب بنتے رہے۔مثلاً

'وفاتِ مسیحؑ نئے حقائق کی روشنی میں' ازمکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق	شمارہ اگست ۱۹۷۹ء
'جمع القرآن' ازمکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب	مارچ ۱۹۸۱ء

سیرت النبیؐ پر مضامین: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہماری اخلاقی اور روحانی نشوونما کے لئے نہایت ضروری اور تربیت کے نقطۂ نگاہ سے بڑی اہمیت کا موجب ہے۔ اس اہم غرض کیلئے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر دوسرے تیسرے شمارے میں مضامین شائع کئے جاتے رہے۔

سیرت صحابہؓ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ روشنی کے مینار اور ہدایت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ چنانچہ اداریوں، مضامین اور آرٹیکلز میں صحابہؓ کی سیرت، سوانح اور قربانیوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی جو ماہنامہ کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت طیبہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سوانح و سیرت اور اپنے آقاؐ سے محبت اور عشق کے مختلف پہلوؤں پر مضامین شائع کئے گئے جس سے احمدی احباب کے ایمانوں کو جِلا حاصل ہوئی۔ حضور کے عشقِ رسولؐ، عشقِ قرآن، خدمتِ دین، انسانیت کے لئے ہمدردی، اخلاقِ حسنہ اور عادات واطوار کے بارے میں بکثرت مضامین اشاعت پذیر ہوئے جنہیں بہت سراہا گیا۔

''مبارک وہ جو اب ایمان لایا'': نئی نسلوں کی اصلاح اور انہیں اعلیٰ اقدار پر قائم رکھنے کے لئے رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح، ان کا اخلاص و وفا اور قربانیوں پر سلسلہ مضامین بعنوان ''مبارک وہ جو اب ایمان لایا'' ماہنامہ کی زینت بنا جسے احباب دلچسپی سے پڑھتے رہے۔ اس سے ایسے بزرگوں کے حالات تحریر کرنے کا ذوق بھی اجاگر ہؤا۔

مستقل اور مروّجہ کالم: مختلف موضوعات پر تربیتی اور علمی اداریے سپردِ قلم کئے جاتے رہے۔ مختلف مواضیع پر حضرت اقدسؑ اور خلفائے سلسلہ احمدیہ کے ارشادات، نیز عربی، فارسی اور اردو منظوم کلام نیز ''تبرکات'' باقاعدہ شائع کئے جاتے رہے۔ اداریوں میں سیرت النبیؐ، رمضان المبارک، یوم مسیح موعودؑ، یوم خلافت اور جلسہ سالانہ موضوع سخن رہے۔

خصوصی نمبر: ماہنامہ انصاراللہ کا ۱۹۸۰ء میں ڈاکٹر عبدالسلام نمبر منظر عام پر آیا۔

خصوصی مضامین کی اشاعت: تاریخ احمدیت سے تعلق رکھنے والے حالات و واقعات کے حوالہ سے خصوصی مضامین شائع کئے گئے نیز یومِ مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعود، یوم خلافت اور جلسہ سالانہ کی مناسبت سے بعض اہم مضامین بھی اشاعت پذیر ہوئے۔

مجالس کی رپورٹس اور متفرق امور: مجالس انصاراللہ کے اجتماعات، علمی و ورزشی مقابلوں، تفریحی پروگراموں اور مرکزی شعبہ جات کی کارگزاری پر مشتمل رپورٹیں بھی شائع ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں سالانہ مساعی پر علم انعامی اور ضلع ومجالس کی پوزیشن، سہ ماہی امتحانات کے نتائج اور مجلس عاملہ کے عہدیداران کے تقرر کی فہرستیں بھی شامل

اشاعت ہوتی رہیں۔

ایڈیٹرز صاحبان: جن اہل قلم احباب کو ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۲ء تک ماہنامہ کے ایڈیٹرز کے فرائض سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں:

مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب	جنوری تا اکتوبر ۱۹۷۹ء
مکرم سید عبدالحی شاہ صاحب و مکرم سید کمال یوسف صاحب	نومبر/ دسمبر ۱۹۷۹ء
مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب پروازی	جنوری تا اپریل ۱۹۸۰ء
مکرم سید کمال یوسف صاحب	مئی ۱۹۸۰ء
مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	جون۔جولائی ۱۹۸۰ء
مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب	اگست ۱۹۸۰ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء

مضامین اور مقالہ لکھنے والے حضرات: ماہنامہ انصار اللہ کے عام نیز خصوصی شماروں کے لئے سلسلہ کے چوٹی کے اہل قلم حضرات نے اپنے تحقیقی مضامین اور مقالہ جات تحریر کئے جن میں سے چند کے نام یہاں درج ہیں:

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، حضرت مرزا عبدالحق صاحب، مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر، مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب، مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف، مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب، مکرم شیخ عبدالقادر محقق صاحب، مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر، مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی، مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب، مکرم غلام احمد صاحب عطاء، مکرم مولوی روشن دین صاحب، مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ، مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب، مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما، مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم مولوی محمد صادق صاحب، مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر، مکرم ملک مبارک احمد صاحب، مکرم شیخ محمد حنیف صاحب، مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب، مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی، مکرم سعود احمد خان صاحب، مکرم سید سجاد احمد صاحب، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم اخوند فیاض احمد صاحب، مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر، مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب، مکرم یوسف سہیل شوق صاحب، مکرم عبد الحمید صاحب آصف، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، مکرم غلام رسول صاحب اعوان، مکرم بشیر احمد صاحب رفیق، مکرم مبارک مصلح الدین صاحب، مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر، مکرم یوسف سلیم صاحب۔

منظوم کلام: بزرگ شعراء کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب کا منظوم کلام بھی ماہنامہ میں شائع ہوتا رہا:

مکرم مولانا عزیز الرحمان صاحب منگلا، مکرم ثاقب زیروی صاحب، مکرم عبدالمنان ناہید صاحب،

مکرم سلیم شاہجہان پوری صاحب، مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور، مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، مکرم سعید احمد اعجاز صاحب، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم آفتاب احمد بسمل صاحب، مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب، مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی، مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد، مکرم مرزا محمد یوسف صاحب، مکرم محمد اسماعیل صاحب نادر، مکرم شیخ نصیرالدین احمد صاحب، مکرم محمد اسلم صاحب صابر، مکرم عبدالسلام اسلام صاحب۔

ماہنامہ ''انصاراللہ'' قارئین کی نظر میں

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اپنے خط محررہ یکم اکتوبر ۱۹۸۲ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

''مجھے آپ کا رسالہ انصاراللہ باقاعدگی ملتا رہتا ہے اور میں اسے بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اس کے مضامین سے کماحقہ فائدہ اٹھاتا ہوں''۔ ﴿۱﴾

حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اپنے مکتوب محررہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء میں لکھا:

''خاکسار رسالہ انصاراللہ ہمیشہ پڑھتا ہے۔ ماشاءاللہ بہت دلچسپ اور ایمان افروز مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ شروع سے آخر تک پڑھنے کے قابل ہوتا ہے۔ ماہ ستمبر کے رسالہ میں بھی بڑے اچھے اچھے مضمون ہیں۔ کسی ایک کو بھی چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔'' ﴿۲﴾

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (امیر و مشنری انچارج) انگلستان اپنے مکتوب ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء میں تحریر فرمایا:

''ماشاءاللہ رسالہ بہت عمدہ مؤثر انداز میں مرتب ہوتا ہے اور ہر ایک مضمون اور شذرہ پڑھ کر روحانی لذت و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ترتیب دینے والوں، لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔'' ﴿۳﴾

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ (سابق مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ) اپنے خط ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں لکھتے ہیں:

''خاکسار کی دانست میں اس کا معیار ماشاءاللہ بلند ہے اور بڑی مفید خدمت بجا لا رہا ہے۔.....
ہم جو باہر ہیں ہم کو بھی اس خدمت میں حصہ لینا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔'' ﴿۴﴾

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اپنے مکتوب محررہ ۱۴ ستمبر ۱۹۸۲ء میں تحریر کرتے ہیں:

''بفضل خدا ماہنامہ انصاراللہ میں سنجیدگی، علم دوستی اور تقویٰ کے پہلو اتنے نمایاں ہیں کہ قاری خود بخود ان سے متاثر ہوتا ہے۔ یوں تو اس نے مختلف رنگوں میں جماعت کی بھرپور خدمت کی ہے مگر بوڑھوں کو جوان بنانے اور جوانوں کو مزید جوان بنانے میں اور انہیں خدمت دین کا جذبہ پیدا کرنے

میں نمایاں حصہ لیا ہے۔اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ تاجرانہ ذہنیت سے بالکل پاک ہے۔
اللہ تعالیٰ اس کی افادیت کے مطابق اس کی اشاعت میں غیر معمولی برکت نازل فرمائے۔'' ﴿۵﴾

توسیع اشاعت

ماہنامہ ''انصاراللہ'' کا آغاز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے زمانۂ صدارت میں ۱۹۶۰ء میں ہوا تھا۔اس ماہنامہ کے اجراء کے وقت صدر مجلس نے جو پالیسی وضع فرمائی تھی ماہنامہ انہی لائنوں پر عمل پیرا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالہ نے اپنی علمی اور تربیتی ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کیا اور آئندہ کے لئے اس کوشش میں رواں دواں ہے۔

اس رسالہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی اشتہار شائع نہیں کیا جاتا۔اشتہارات کو عام طور پر رسائل کا ایک بہت بڑا ذریعہ آمدنی سمجھا جاتا ہے۔محترم صدر صاحب کے نزدیک خالص دینی مطالعہ کے دوران اچانک کسی دنیاوی اشتہار پر نظر توجہ کو ہٹانے کے مترادف تھی ۔ بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو منصبِ خلافت پر فائز فرمایا تو حضور کی خدمت میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کی خاطر دوسرے جماعتی رسائل کی طرح ماہنامہ انصاراللہ میں بھی اشتہارات شائع کرنے کی اجازت عطا فرمائی جائے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا ''ہرگز نہیں''۔

۱۹۷۹ء کے شروع میں رسالہ کی سرکولیشن بہت کم تھی۔سال نو کے آغاز پر سب سے پہلے ماہنامہ کی اشاعت کو وسیع کرنے کی مہم چلائی گئی تاکہ زیادہ سرکولیشن کے نتیجے میں اخراجات کا بار کم ہو۔صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اشاعت بڑھانے کا خاص پروگرام دفتر کو دیا نیز رسالہ کی انتظامیہ (MANAGEMENT) میں بھی تبدیلی فرمائی۔مینیجر کو اپنی ہدایات سے نوازا اور رسالہ کی خریداری کو معیاری بنانے کی تلقین فرمائی۔

روزنامہ ''الفضل'' اور ماہنامہ ''انصاراللہ'' میں انصار کو خریداری قبول کرنے کے لئے اعلانات شائع کئے گئے۔عہدیداران کو خطوط کے ذریعہ متحرک کیا گیا۔پاکستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی خریداری کے لئے خاص توجہ دی گئی۔مبلغین سے بھی تعاون کی درخواست کی گئی۔بیرونی مشنز سے احباب کی فہرستیں منگوا کر براہ راست خطوط لکھے گئے۔ان خصوصی کوششوں کے نتیجہ میں بیرون پاکستان خریداروں کی تعداد اڑھائی صد تک ہوگئی۔

توسیع اشاعت کے لئے جو مختلف طریق کار اختیار کئے گئے،ان میں سے ایک طریق مربیان کرام کا تعاون حاصل کرنا بھی تھا۔بعض خاص مقامات کے مربیان کی خدمت میں صدر محترم کی طرف سے تحریک کی گئی کہ رسالہ کی خریداری کے لئے اپنے اپنے حلقوں میں کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ نے اس طریق میں بڑی برکت بخشی۔

مربیان نے بھرپور تعاون فرمایا۔بعض کی کوششوں کا نتیجہ ذیل میں درج ہے:

نمبرشمار	اسماءگرامی مربیان	مقررہ ٹارگٹ	کامیابی
۱	مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور کراچی	۱۰۰ نئے خریدار	۱۰۹ خریدار
۲	مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر حیدرآباد	۱۰۰ نئے خریدار	۱۰۰ خریدار
۳	مکرم مولوی روشن دین صاحب کوئٹہ	۱۰۰ نئے خریدار	۱۳۱ خریدار
۴	مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب لودھراں	۲۵ نئے خریدار	۵۴ خریدار
۵	مکرم مولوی کرامت اللہ صاحب گوجرخان	۲۵ نئے خریدار	۲۵ خریدار
۶	مکرم نذیر احمد صاحب ریحان باندھی ضلع نواب شاہ	۲۵ نئے خریدار	۲۰ خریدار
۷	مکرم مولوی ناصر احمد صاحب قمر بہاول نگر	۲۵ نئے خریدار	۱۹ خریدار
۸	مکرم عبدالسلام صاحب طاہر دہلی گیٹ لاہور	۲۵ نئے خریدار	۱۰ خریدار

اس ضمن میں مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ لودھراں کی کوششیں خاص طور پر قابل تحسین تھیں۔انہوں نے اپنے خط محررہ ۳ دسمبر ۱۹۸۱ء میں صدر محترم کی خدمت میں لکھا۔

''میری دلی خواہش ہے کہ تحصیل لودھراں کے جملہ انصاراللہ جن کی تعداد ۵۲ ہے، کے نام رسالہ جاری ہوجائے۔دُعا کی درخواست ہے۔'' ﴿۲﴾

پھر دوسرے خط محررہ ۱۹ دسمبر ۱۹۸۱ء میں یہ خوشکن اطلاع دی کہ

''آپ نے ۲۵ نئے خریدار ماہنامہ انصاراللہ کے خاکسار کے ذمہ لگائے تھے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آنمکرم اور جماعت احمدیہ لودھراں کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست کی گئی۔تحصیل لودھراں میں کل انصار ۵۲ ہیں۔مجالس ۷ ہیں اور زیادہ تر غریب جماعتیں ہیں۔دوستوں کا بھی یہی خیال تھا کہ پچیس رسالے نہیں لگیں گے۔خاکسار یہی جواب دیتا رہا کہ کوشش کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ بہرحال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور خاکسار اس قابل ہوا کہ ۳ دسمبر ۱۹۸۱ء کو آپ کی خدمت میں ۲۵ خریداروں کی فہرست ارسال کردی گئی۔اس خط میں خاکسار نے اپنی ایک خواہش کا اظہار کیا تھا کہ تحصیل لودھراں کے جملہ انصار جن کی تعداد ۵۲ ہے، کے نام رسالہ جاری ہوجائے۔آپ نے دعا بھی فرمائی۔ تحصیل لودھراں میں کل انصار تجنید فارمز کے لحاظ سے ۵۲ ہیں لیکن کچھ انصار رہ گئے ہیں جن کی تعداد ۶ ہے۔یہ کل تعداد ۵۸ بنتی ہے۔قبل ازیں ۴ رسالے ساری تحصیل میں ہیں۔اب مزید ۵۴ رسالے جاری کروائے جارہے ہیں۔جن میں سے ۲۵ کے نام قبل ازیں بھجوا چکا ہوں۔اب اس خط کے ذریعہ ۲۹ خریداروں کے نام مع مکمل

پتہ جات بمعہ کل چندہ ارسال کر رہا ہوں۔''﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تمام کوششوں کا نتیجہ بہت شاندار نکلا اور رسالہ کی اشاعت جو ۱۹۷۸ء میں صرف سولہ سو تھی ، ۱۹۸۲ء میں یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت کے آخری سال تین ہزار دو صد سے تجاوز کر گئی اور آمد بھی بفضلہٖ تعالیٰ پانچ چھ گنا بڑھتے ہوئے دس ہزار سے بڑھ کر انسٹھ ہزار روپے تک پہنچ گئی۔ رسالہ کے اخراجات کا اکثر حصہ پہلے مجلس کی گرانٹ سے پورا ہوتا تھا۔ اب رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔

تعداد اشاعت: ۱۹۷۹ء کے آغاز پر ماہنامہ انصاراللہ کی تعداد اشاعت ۱۸۰۰ تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسمبر ۱۹۸۲ء میں ۳۲۰۰ تک ہو گئی۔

ماہنامہ انصاراللہ سال بہ سال گوشوارہ

سال	تعداد سرکولیشن	وصول شدہ چندہ
۱۹۷۹ء	۱۸۰۰	۲۸۶۵۳ روپے
۱۹۸۰ء	۱۹۰۰	۲۹۶۰۱ روپے
۱۹۸۱ء	۱۹۰۰	۳۰۵۶۸ روپے
۱۹۸۲ء	۳۲۰۰	۵۹۰۰۷ روپے

حوالہ جات

﴿۱﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصار اللہ
﴿۲﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصار اللہ
﴿۳﴾ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۳۲
﴿۴﴾ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۳۲
﴿۵﴾ ریکارڈ شعبہ تاریخ انصار اللہ
﴿۶﴾ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۷
﴿۷﴾ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۷۔۳۸

پاکستانی مجالس کی سرگرمیاں

تمام مجالس کی سرگرمیوں کا احاطہ کرنا ایک مشکل امر ہے۔نمونۃً اختصار کے ساتھ چند مجالس کی کارگزاری کا تذکرہ یہاں پیش کیا جارہا ہے:

۱۹۷۹ء

ضلع لاڑکانہ کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲و۳ فروری ۱۹۷۹ء زیر صدارت مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرکزی نمائندہ تین بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ انور آباد میں منعقد ہوا۔ تلاوت، دعا اور عہد کے بعد صاحبِ صدر نے فرائض انصار اللہ کی وضاحت کرتے ہوئے خدمت دین کے لئے ہمہ تن مصروف رہنے کی تلقین فرمائی۔مکرم مولانا محمد عمر صاحب سندھی مربی سلسلہ نے سیرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم، مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب فیاض مربی سلسلہ نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ساڑھے پانچ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس رات ساڑھے سات بجے تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔نظم کے بعد مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب نے ”خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو“ اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ“ کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ اجلاس سوا نو بجے تک جاری رہا۔

تیسرا اجلاس نماز تہجد سے شروع ہوا۔نماز فجر کے بعد مکرم مولانا غلام احمد فرخ صاحب نے درس قرآن کریم وحدیث اور مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔اس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب نے ”ذکر حبیب“ کے موضوع پر چند واقعات بیان کئے۔ یہ اجلاس سات بجے ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم انصار اللہ صوبہ سندھ کی صدارت میں تلاوت اور نظم سے شروع ہوا۔مکرم مولوی محمد انور صاحب زعیم انصار اللہ انور آباد نے سندھی زبان میں ”صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام“ پر تقریر کی۔ پھر تقریری مقابلہ ہوا جس میں آٹھ مقررین نے حصہ لیا۔اوّل، دوم اور سوم کو نقد انعامات دیئے گئے۔

اس کے بعد ناظم صاحب ضلع نے ”برکات خلافت“ پر تقریر کی۔ اجلاس کی باقی کارروائی مرکزی نمائندہ کی صدارت میں ہوئی۔نظم کے بعد مرکزی نمائندہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ یہ پُر کیف اجتماع بارہ بجے دوپہر

دعا پر ختم ہوا۔اس اجتماع میں ضلع لاڑکانہ کی سب مجالس شریک ہوئیں۔اس موقع پر ماہنامہ انصاراللہ کے سات خریدار بنائے گئے۔گوسخت سردی تھی مگر مقامی مجلس نے ہر طرح تسلی بخش انتظامات کئے تھے۔ ﴿۱﴾

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود ضلع گجرات

۲۲ فروری سے ۲۴ فروری ۱۹۷۹ تک کوٹلی افغاناں، مونگ اور کھوکھر غربی میں مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کئے گئے۔ناظم صاحب کے ساتھ اس دورہ میں نائب ناظم صف دوم چوہدری عنایت اللہ صاحب اور ڈاکٹر صوبیدار بدر عالم صاحب تھے۔تینوں اجلاسات میں مستورات، اطفال اور خدام نے شرکت کی۔ ﴿۲﴾

دورہ فیصل آباد

فیصل آباد مورخہ ۲۳ فروری بروز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس ،مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر صف دوم اور مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب قائد عمومی کی معیت میں مسجد فضل فیصل آباد میں تقریباً ساڑھے دس بجے دن پہنچے۔اس وقت تک ضلع فیصل آباد کی مجالس کے قریباً پچاس زعماء اوران کے نمائندے مسجد میں پہنچ چکے تھے۔صدر محترم نے عہدیداران سے ان کی مجالس کا باری باری جائزہ لیا اور ہر ایک عہدہ دار سے اس کے گاؤں کی کل آبادی، افراد جماعت کی تعداد، تجنید انصار اللہ اور ہر رکن کی طرف سے مالی قربانی، تبلیغی اور تربیتی مساعی کے متعلق استفسارات کئے اور اپنے فرائض کی طرف پوری توجہ دینے کی تاکید کی۔ آپ نے ہدایت فرمائی کہ گاؤں میں دوستانہ تعلق اور ہمدردانہ مراسم رکھیں اور دوست احباب کو مرکز احمدیت میں لانے کی پوری کوشش کریں تا مرکز کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھ اور کانوں سے سن کر احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں ان کے دلوں میں پیدا کی گئی ہیں، کا ازالہ ہو سکے۔

خطبہ جمعہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے تبلیغی سرگرمیاں تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔جمعہ کے معاً بعد آپ نے اجلاس عام کی صدارت فرمائی۔تلاوت اور عہد دہرانے کے بعد زعیم صاحب اعلیٰ مجلس فیصل آباد شہر نے رپورٹ کارگزاری پیش کی۔صدر محترم نے رپورٹ کے بعض مندرجات مثلاً ایثار وغیرہ پر خوشنودی کا اظہار کیا لیکن اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ دوست حالات حاضرہ کے مطابق تبلیغ اور تربیت کی طرح پوری توجہ نہیں دے رہے۔آپ نے فرمایا کہ پچھلی کوتاہیوں کا ازالہ کرنے کے لئے ہر دوست اپنے نئے سال کے پروگرام کا ٹارگٹ مقرر کرے اور آج تک جو اس نے کیا ہے، اسے نقطہ آغاز تصور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اپنے ٹارگٹ کی طرف رواں دواں ہو اور مرکز سے ہر طرح کا رابطہ قائم رکھے اور اخراجات سے بے فکر ہو کر دوستوں کو مرکز میں لانے اور بزرگانِ سلسلہ سے ملاقات کرانے کی کوشش میں لگا رہے۔نیز تمام دوستوں کو آپس میں محبت اور پیار

سے زندگی بسر کرنے اور اپنی اولاد اور جماعت کے تمام نوجوانوں اور اطفال کی تربیت کی طرف توجہ دینے کی تاکید کی۔ خصوصاً نماز باجماعت ادا کرنے اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ صدر محترم کے خطاب کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر صف دوم نے بتایا کہ چھ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خدام اور انصار صفِ دوم کے انصار کے لئے رابطہ اور ملاپ کی مہم کے لئے سائیکل سکیم کا اجراء فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو تاکیداً فرمایا ہے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ پس اس حکم کے ماتحت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کی وجہ سے ہمارا فرض ہے کہ دیہات میں ہر جگہ پہنچیں۔ لوگوں سے رابطہ قائم کریں اور ان کی تکالیف کا علم پا کر انہیں حتی المقدور دُور کرنے کی کوشش کریں۔ اس غرض کے لئے صفِ دوم کے انصار بھائی سائیکل مہیا کریں خواہ نیا ہو یا پرانا اور سائیکل چلانا سیکھیں اور پھر ایک دن مقرر کر کے اکٹھے اپنے اپنے حلقہ میں پہنچیں۔

نماز مغرب کے بعد ایک دوست کے مکان پر ایک مجلس منعقد ہوئی جس میں اسّی[۸۰] کے قریب احباب نے شرکت کی۔ اس میں بیس بائیس سنجیدہ غیر از جماعت احباب بھی تھے۔ انہوں نے محترم صاحبزادہ صاحب سے جماعت کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے جوابات آپ نے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں عام فہم انداز میں دیئے۔ دس بجے شب یہ مجلس ختم ہوئی۔

تربیتی اجتماعات ضلع فیصل آباد

فیصل آباد شہر کے بعد مختلف اوقات میں بڑی بڑی مجالس میں بتیس تربیتی اجتماعات منعقد کئے گئے۔ ان اجلاسات میں جن موضوعات پر تقاریر ہوئیں وہ درج ذیل ہیں۔

سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ذکرِ حبیبؑ۔ سیرت صحابہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جماعتِ احمدیہ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت۔ احمدیت اکنافِ عالم میں۔ جماعتِ احمدیہ اور تبلیغِ اسلام۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ عملی نمونہ کی ضرورت اور اہمیت۔ ایک احمدی کے اوصاف۔ ارکانِ اسلام کی پابندی۔ تربیتِ اولاد۔ تربیتِ نفوس۔ برکاتِ خلافت۔ انصار اللہ کی ذمہ داریاں۔ غلبۂ اسلام کے بارے میں ہماری ذمّہ داریاں۔ تحریکات انصار اللہ۔

ان اجلاسات میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت (۱۶ اجتماعات)، مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب قائد اصلاح وارشاد (۱۳ اجتماعات)، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید (۳ اجتماعات) حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی، مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب، مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی ضلع، مکرم

مولوی نظام الدین صاحب مہمان مربی، مکرم مولوی محمد ادریس صاحب مربی اور مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز مربی جڑانوالہ نے شرکت فرمائی۔

تینتیس مقامات جہاں یہ اجتماعات منعقد ہوئے ، یہ تھے۔

تحصیل فیصل آباد: شہر فیصل آباد، حسن پور، شہباز پور، گنڈا سنگھ والا ، رتن، حسیانہ، سرشمیر روڈ، کرتار پور، گھوکھووال اور لیلاں۔

تحصیل جڑانوالہ: شہر جڑانوالہ، لاٹھیاں والا، کھرڑیانوالہ، گھسیٹ پور، مسعود آباد، ٹھٹھہ کالو، صریح، احمد آباد، گنگا پور، سنتو کھ گڑھ، چک ۵۶۳ گ ب، ۵۶۵ گ ب، چک نمبر ۴۰۔

تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ: شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، پیرمحل، دھنی دیو، ۳/ ۵۸ ٹکڑا، ۲۹۷ ج ب۔

تحصیل سمندری: شہر سمندری، مانو پور۔ ﴿۳﴾

دورہ ضلع شیخو پورہ

۹ مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعہ مجلس انصار اللہ شیخوپورہ نے تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا۔ اجتماع کی منظوری ملتے ہی ۴ مارچ کو مجلس عاملہ شہر کا اجلاس ملک لطیف احمد صاحب سرور کی زیر صدارت ہوا جس میں ضلعی مجالس کو اطلاعات پہنچانے ، مہمان نوازی کے اخراجات اور غیر از جماعت احباب کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ مجالس کو خطوط کے ذریعہ مکرم ناظم صاحب ضلع نے اطلاعات بھجوائیں اور چند مجالس کا خود بھی دورہ کیا۔ رابطہ و اطلاعات کا بقیہ کام مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا۔ بارشوں اور نامساعد حالات کے باوجود جمعہ کی حاضری چھ صد سے زائد تھی جن میں مستورات بھی شامل تھیں۔ بیرون از شیخوپورہ شہر تین صد سے زائد افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام مکرم شیخ کرامت اللہ صاحب کے کارخانے میں کیا گیا تھا۔ ایک غیر از جماعت دوست چوہدری عبدالرشید صاحب نے کراکری کا سامان مفت مہیا کیا۔ باقی تمام اخراجات میں مقامی انصار نے تعاون کیا۔

صدرِ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دو سے تین بجے تک نماز جمعہ کا روح پرور خطبہ دیا اور نہایت ہی لطیف پیرائے میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کی اور اس کی روشنی میں نومبائعین کی تربیت کے سلسلہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم کے نتیجہ میں شیخوپورہ میں بکثرت نئے احمدی ہورہے ہیں۔ یہ نئے احمدی درحقیقت احمدیت کا پھل ہیں۔ اس پھل کے کچھ تقاضے ہیں۔ ہمیں اس کھیتی کی حفاظت کرنی چاہئے۔ ہمارا فرض ہے کہ نئے آنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق

قائم کرنے کی تلقین کریں۔کامل خلوص اور راستی کے ساتھ حق عبادت ادا کریں اور وہ انعامات حاصل کریں جن کا ذکر سورۃ فاتحہ میں موجود ہے۔یہ فوائد اس طرح حاصل ہوسکتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کریں۔عبادت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ انعام دیتا ہے۔جب تک نئے احمدی سورہ فاتحہ میں مذکور انعامات کا مزا خود نہیں چکھتے، وہ احمدیت کی اصل قدر نہیں پہچان سکتے۔عبادت کے نتیجہ میں ان کی پیشانیوں سے ظاہر ہوگا کہ وہ خدا کے بندے ہیں۔آپ ان انعاموں کی طرف توجہ کریں کیونکہ انعاموں کی راہ ہی صراط مستقیم ہے۔اس سلسلے میں آپ نے ایک یورپین نومسلم کا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔

صدر محترم نے توجہ دلائی کہ پیدائشی احمدیوں پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ نئے آنے والوں کی تربیت کے لئے نیک نمونہ دکھائیں، ان کی تربیت کا خیال رکھیں اور ان سے ہمدردی کا تعلق پیدا کریں۔انہوں نے بہت مصیبتیں جھیلیں ہیں۔خاندان چھوڑا، نوکری سے ہٹائے گئے۔اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان کو بتائیں کہ جو کچھ چھوڑ کر آپ آئے ہیں، اس سے کروڑ گنا زیادہ اللہ تعالیٰ دے گا۔

آپ نے فرمایا کہ کثرت کے ساتھ اپنے رب سے تعلق قائم کریں۔نماز باجماعت کو اہمیت دیں۔کوئی عبادت قبول نہیں ہوسکتی جب تک خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ ہو۔جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہو، ان کے چہروں اور پیشانیوں سے خدا کا نور ظاہر ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوتے ہیں۔

جمعہ کے بعد بیت الحمد میں ہی ساڑھے تین سے ساڑھے پانچ بجے تک سوال و جواب کی محفل ہوئی جس میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت مؤثر اور مدلّل جوابات دیئے۔

شام کو پونے چھ بجے سے آٹھ بجے تک صدر محترم نے مکرم امیر صاحب ضلع کی رہائش گاہ پر سوال و جواب کی نشست میں شرکت کی جس میں پندرہ غیر از جماعت وکلاء بھی شامل تھے۔آٹھ بجے مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب راحت جیولرز کی رہائش گاہ پر چند صحافیوں کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب کا تبادلہ خیال ہوا۔طعام کے بعد ساڑھے نو بجے رات آپ ربوہ تشریف لے گئے۔ ﴿۴﴾

دورہ سرگودھا

مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۹ء گیارہ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک مجالس ضلع سرگودھا کے زعماء کا ایک اجلاس جامع مسجد سرگودھا میں منعقد ہوا جو مرکزی ہدایت پر بلایا گیا تھا۔صدر محترم کے ہمراہ نائب صدر صف دوم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب قائد عمومی شامل ہوئے۔تمام زعماء سے جن کی تعداد تقریباً ساٹھ تھی، کوائف دریافت فرمائے۔ماہانہ اجتماعات اور تبلیغ اور تربیت کے متعلق کوائف تسلی بخش نہ پا کر صدر محترم نے فرمایا کہ جس کام کا جائزہ لیا گیا ہے اس میں آپ کامیاب نہیں ہوسکے۔آپ کی مجلس کی مثال ایک

ایسے باغ کی سی ہونی چاہئے جس کا ہر پودا پھل دیتا ہو۔جن دوستوں نے اچھی رپورٹ دی ہے۔ان کی مثال تو خودرو پھل دار پودوں کی سی ہے جو بغیر کسی محنت کے جنگل میں بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور تھوڑی سی محنت اور حالات موافق پا کر سرسبز رہتے اور پھل دیتے ہیں۔اگر آپ سب نے صحیح طریق پر کام کیا ہوتا تو ایک آراستہ اور پُر سلیقہ باغ کی طرح آپ کی مثال ہوتی جس کا ہر شجر ثمر دار ہوتا۔اس صورتحال کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ قیادت ضلع کے ساتھ کام کرنے والی کوئی مضبوط ٹیم نہیں۔میں توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ کے لئے کام بہتر طریق سے ہوگا۔فی الحال مختصراً چند ہدایات پر اکتفا کی جاتی ہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ سب زعماء ہر ماہ لازماً اپنی رپورٹ مرکز میں بھجوایا کریں خواہ کوئی کام بھی نہ کیا ہو۔اس صورت میں آپ یہی رپورٹ دیں کہ اس ماہ فلاں وجہ سے کام نہیں ہو سکا۔آئندہ انشاء اللہ کمی پوری کر دی جائے گی۔لائحہ عمل آپ میں سے ہر ایک کو بھیجا جا چکا ہے،اسے بار بار پڑھیں اور ہر ایک شعبہ کے متعلق رپورٹ دیں۔ناظم صاحب ضلع دورہ کریں اور کام کو منظم کریں۔رپورٹ نہ آنے کی صورت میں مرکز یاددہانی کرائے گا۔یاد رکھیں کہ رپورٹ کا آنا بہت ہی ضروری ہے۔اس سے معلوم ہوگا کہ ہمارے دوست کیا کام کر رہے ہیں نیز یاد رکھیں کہ رپورٹ میں بالکل صحیح اندراج ہو۔پھر کام پوری کوشش سے کریں۔پہلا قدم خود اٹھائیں۔آگے اللہ تعالیٰ خود مدد فرمائے گا۔تبلیغ اور تربیت کی طرف پوری توجہ دیں اور دعا سے بہت کام لیں۔بیج آپ لگائیں۔پودا اللہ تعالیٰ اُگائے گا جو اُسی کے اِذن سے پھل بھی دے گا۔

صدر محترم نے مزید فرمایا کہ چندہ دینے میں اخلاص سے سے کام لیں اور باشرح دیں۔دوستوں کو مرکز میں لاویں اور کرایہ وغیرہ کی فکر نہ کریں۔اللہ تعالیٰ سبب بنا دے گا۔مرکز میں جانے سے ان کے بہت سے غلط خیالات اور کئی قسم کے اعتراضات خودبخود دور ہو جائیں گے ۔

میں ایک دفعہ پھر تاکید کرتا ہوں کہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے۔گزشتہ سال جتنا کام کسی ماہ میں ہوا تھا۔اس سال اس ماہ اس سے زیادہ کام ہو،تب کہا جا سکتا ہے کہ آپ کچھ کر رہے ہیں۔سالانہ اجتماع میں سب مجالس کے نمائندے آنے چاہئیں۔بڑی مجالس سے کافی تعداد میں انصار سالانہ اجتماع میں شریک ہوں۔مرکز میں جانے سے کئی قسم کی کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں اور کام کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

سائیکل سکیم: صف دوم کے انصار کے پاس سائیکل ہونا چاہئیے۔خواہ نیا ہو یا پرانا۔اس سے دوسرے فوائد کے علاوہ جن کا ذکر آپ سُن چکے ہیں،محض اس لئے بھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے فرمان کی تعمیل کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر کے مستحق ٹھہریں گے۔

صدر محترم کے ارشادات سے قبل مکرم نائب صدر صاحب صف دوم نے سائیکل سے رابطہ اور ملاپ کی

اہمیت پر زور دیا۔آپ نے تاکید کی کہ تمام مجالس کو جلد از جلد سائیکل مہیا کر کے منظّم طریق سے رابطہ کی مہم شروع کرنی چاہیئے ۔اس موقعہ پر سائیکل سکیم کے کوائف ایک پمفلٹ کی صورت میں تمام حاضرین میں تقسیم کئے گئے ۔ نماز ظہر وعصر کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی ۔ ﴿۵﴾

پکنک مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور

مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور نے ۱۶ مارچ کو باغِ جناح میں ایک پکنک منائی۔حاضری بیالیس افراد تھی جن میں دو غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔

پکنک دس بجے شروع ہوئی ۔جمعۃ المبارک ہونے کی وجہ سے نمازِ جمعہ کا انتظام بھی باغ میں کیا گیا تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت مکرم مرزا ناصر علی صاحب نے کی اور مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب نے ایک نعت بڑی خوش الحانی سے سنا کر دوستوں کو محظوظ کیا۔اس کے بعد مختصر سی افتتاحی تقریب اور پکنک سے متعلق کچھ ہدایات دی گئیں اور سارے احباب کو دو گروپس میں بانٹ کر مختلف راستوں سے گلستان فاطمہ تک سیر کے لئے روانہ کیا گیا۔

انصار کے باہمی تعارفی پروگرام میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری محقق عیسائیت نے بتایا کہ ان کے والد شورام جو ہندو تھے۔کیسے احمدی ہوئے اور پھر انہیں خدمت دین کی کیسے توفیق ملی ۔سردار عبدالحمید صاحب نے بتایا کہ ان کے دادا سکھ تھے جن کے دو بیٹوں نے احمدیت قبول کی۔ایک کی اولاد میں سے وہ خود ہیں اور دوسرے کی اولاد میں سے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب غنی ہیں جو اس پکنک میں شامل تھے۔سب دوستوں نے اپنے اپنے حالات سنائے اور تعارف کرایا۔

خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا فرمودہ ایک خطبہ پڑھ کر سنایا گیا۔نماز جمعہ کے بعد جسمانی صحت کے متعلق دوستوں کو مفید باتیں بتائی گئیں ۔ بعدہٗ مکرم سعید احمد صاحب اعجاز اور مکرم خالد ہدایت صاحب بھٹی نے تقریباً پون گھنٹے تک اپنا منظوم کلام سنایا۔ پھر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم علیہ السلام، کفنِ مسیح ،لنڈن کانفرنس اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق امریکہ میں زیر تکمیل فلم کے بارے میں دلچسپ معلومات فراہم کیں ۔ ﴿۶﴾

مجالس حلقہ ’ج‘ کھاریاں ضلع گجرات کا اجتماع

۲ مئی ۱۹۷۹ء کو بیت الحمد کھاریاں میں حلقہ ج کھاریاں کی مجالس انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہوا۔اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی ۔عہد کے بعد مکرم راجہ منور احمد صاحب مربی سلسلہ کھاریاں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے احباب جماعت کو ان کے فرائض اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم سید رفیق احمد صاحب ناظم حلقہ ج کھاریاں نے اسلامی معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے اسلامی اخوت

کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب شاد مربی سلسلہ نے ’’الٰہی سلسلے اور ابتلاء‘‘ کے عنوان پر مؤثر انداز میں تقریر کی۔

اختتامی خطاب محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے فرمایا۔ آپ نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان کے ذمہ دو کام ہیں۔ اوّل عبادت، دوم تبلیغ۔ عبادت کے سلسلہ میں مسجدوں کو آباد کریں۔ خود باجماعت نماز ادا کریں اور دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ان کے لئے دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیک، لائق اور عبادت گزار بندے بنائے۔ آپ نے فرمایا کہ جہاں آپ کو اپنے اعمال کا خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا وہاں اولاد کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ جس طرح بھیڑوں کا مالک گڈریے سے اپنی بھیڑوں کے متعلق دریافت کیا کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ مالک ہے۔ وہ آپ سے قیامت کے دن آپ کی اولاد کے متعلق بھی پوچھے گا۔ اس لئے آپ اس دن کے لئے مکمل تیاری کریں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ خدا کے بندے بنو کیونکہ جو خدا کا بندہ بن جاتا ہے خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جنگ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ سے یہی دعا بلند ہوئی تھی اے خدا تُو ہی ان بندوں کو بچالے جو تیری عبادت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مساجد کو آباد کریں۔ مساجد کی آبادی میں ہی انصار کی زندگی ہے۔ سخت زمانہ پھر آنے والا ہے اس لئے دعاؤں پر زور دیں۔ کیونکہ اس سخت زمانے میں وہی لوگ محفوظ رہیں گے جو دعائیں کر کے خدا تعالیٰ سے محبت کا تعلق پیدا کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

نیز فرمایا: آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

صدر محترم نے فرمایا کہ دوسرا کام جو انصار اللہ کے فرائض میں سے ہے، وہ تبلیغ ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تبلیغ نبی یا خلیفہ کا ہی فرض ہے وہی یہ کام کرتا رہے۔ یہ خیال احمقانہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کی طرح نہ بنو کہ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا تھا کہ جا۔ تُو اور تیرا خدا دونوں لڑتے پھرو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام بنتے ہوئے قرونِ اُولیٰ کے مومنوں کی طرح کام کریں اور تبلیغ کو اپنا فرض سمجھتے ہوئے سرانجام دیں۔ تمام دنیا کے لوگوں تک ہمارا فرض ہے خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں اور سب کو اُس کی توحید کے جھنڈے تلے جمع کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۱۵ء میں فرمایا تھا کہ ہر احمدی سال میں ایک احمدی بنائے۔ پس ہر ناصر یہ عہد کرے کہ وہ سال میں ایک احمدی ضرور بنائے گا اور دعا بھی کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس عہد کو پورا کرنے کے سامان پیدا

فرما دے گا کیونکہ تبلیغ کوشش سے نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ انصار اپنے اعمال کا جائزہ لیں۔اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں۔ بنی نوع سے ہمدردی سے پیش آئیں۔ ہمارا کام لوگوں سے پیار کرنا ہے خواہ وہ ہمیں کتنی ہی تکلیف دینے کی کوشش کرتے رہیں۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ شجرہ طیبہ کی طرح بنو جس کا سایہ ہوتا ہے۔اپنی اور اولاد کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔خود بھی اور اولاد کو بھی دل لگا کر عبادت کی عادت ڈالیں۔قرآن کریم پڑھیں اور ترجمہ سیکھیں اور سکھائیں۔

اس اجتماع میں مندرجہ ذیل مجالس کے ساٹھ انصار نے شرکت کی۔ چک سکندر، اسماعیلیہ، ڈھو، ڈنگہ، نصیرہ، تہال، سرائے عالمگیر، گجرات، کھوکھر غربی، شیخ پور، شادیوال ﴿۷﴾

ضلع بدین کا تربیتی اجتماع

مجالس ضلع بدین کا تربیتی اجتماع مورخہ ۴ مئی ۱۹۷۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بدین میں زیر صدارت مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مرکزی نمائندہ، تلاوت کلام پاک سے تین بجے شروع ہوا۔صاحب صدر نے عہد دہروایا اور دعا کے بعد افتتاحی خطاب میں انصار اللہ کو ان کے مقام اور مرتبہ سے آگاہ کیا اور جماعتی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب مربی سلسلہ بدین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان فرمائی۔ پھر مکرم طاہر اقبال صاحب نے نظم پڑھی۔اس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب نے ''صداقت مسیح موعود علیہ السلام'' اور مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر نے ''انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر تقریری مقابلہ ہوا جس میں گیارہ خدام و انصار نے حصہ لیا۔مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر، مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب اور مکرم شریف احمد صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔ یہ اجلاس چھ بجے اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس پونے نو بجے شب زیر صدارت مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب ناظم اعلیٰ صوبہ سندھ منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم کرنل محمد حیات صاحب نے تربیتِ اولاد اور نوجوانوں کی اصلاح کے موضوع پر تقریر کی جو بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی منظوم کلام سنایا پھر مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے ''اسلام کا عالمگیر غلبہ'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مجالس کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کے لئے نقطۂ آغاز معین کر کے کام کرنے کی تلقین کی گئی۔بہتر کام کرنے والی مجالس کی حوصلہ افزائی کی گئی۔اس اجلاس میں جملہ شرکاء تقریری مقابلہ کو انعامات دیئے گئے۔اس اجلاس کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں تین تقاریر سندھی زبان میں کی گئیں۔ یہ اجلاس ساڑھے دس بجے شب ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس نماز تہجد و فجر کے بعد منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے درس قرآن کریم، مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ناصر نے درس حدیث اور مکرم شریف احمد صاحب نے درسِ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ پھر ''ذکر حبیب'' کے موضوع پر مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب نے تقریر فرمائی۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب ضلع بدین نے خطاب فرمایا۔عہد انصار اللہ اور دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع میں ضلع کی سو فیصد مجالس کے انصار نے شمولیت کی۔ مقامی خدام نے خدمت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ قیام وطعام کا انتظام تسلی بخش تھا۔ یہ اس ضلع کا پہلا اجتماع تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ بہت حد تک کامیاب رہا۔ ﴿۸﴾

دورہ چونڈہ

۲۵ مئی ۱۹۷۹ء کی صبح صدر محترم چونڈہ کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ ربوہ سے سیدھے پسرور تشریف لے گئے۔ مکرم رانا حبیب اللہ صاحب قائد خدام الاحمدیہ کے مکان پر مختصر قیام کے دوران آپ نے پسرور کے انصار اور دوسرے احباب جماعت سے ملاقات کے علاوہ مجلس کے کام کے متعلق ہدایات دیں نیز بعض غیر از جماعت دوستوں سے بھی گفتگو کی اور انہیں سنجیدگی کے ساتھ احمدیت سے متعلق تحقیق کی دعوت دی۔

حلقہ چونڈہ کے انصار ۲۵ مئی ۱۹۷۹ء بروز جمعہ بیت الحمد چونڈہ میں جمع ہوئے۔ صدر محترم نے جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ فتح کی آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کی عظیم صفاتِ حسنہ بیان کیں۔ آپ نے فرمایا کہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے مسلمانوں کے بعض علماء سختی یا تلوار کی نوک مراد لیتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار کی ناپاک سوسائٹی سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں اور رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے مراد ان کا منکسر المزاج ہونا اور نیک سوسائٹی کا اثر قبول کرنا ہے۔ آپ نے نہایت عمدہ رنگ میں اس کا تقابلی جائزہ پیش کیا اور صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت اور اطاعت شعاری کے واقعات بیان فرما کر توجہ دلائی کہ جب تک ہم صحابہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں گے اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا نمونہ نہ دکھائیں گے، اس وقت تک بات نہیں بنے گی۔

آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اطاعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توکل علی اللہ کی مثالیں بیان فرمائیں اور دعاؤں پر مداومت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ باہمی جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے آپ نے صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد ''سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو'' پر عمل پیرا ہوں۔ اور اطاعت کا وہ نمونہ دکھائیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کہہ کر دکھایا تھا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیالکوٹ کو اپنا دوسرا وطن قرار دیا تھا مگر نئی نسل نے وہ اعلیٰ نمونہ پیش نہیں کیا جس کی ان سے توقع تھی۔ اب اعمال میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ معمولی معمولی باہمی جھگڑوں کو دین کا رنگ نہ دیا جائے اور بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ کی طرح متحد ہو کر دین متین کی اشاعت کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔ آپ نے خطبہ کے آخر میں بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کے حکم کے مطابق تبلیغ کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے انصار کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا کہ وہ اپنے عمر کے آخری حصے میں سے گذر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہان میں جانے کی فکر میں ہوتا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد بیت الحمد میں ہی صدر محترم نے مجلس انصار اللہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ حلقہ کے ۲۹ میں سے بیس مجالس کے زعماء موجود تھے۔ آپ نے فرداً فرداً سب زعماء کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ضروری ہدایات دیں۔ مکرم بابو قاسم دین صاحب ناظم ضلع سیالکوٹ نے بھی بعض ضروری امور کے علاوہ ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ پانچ دوست موقع پر خریدار بن گئے۔

اجلاس عام کے بعد غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ سوال و جواب کی نہایت کامیاب مجلس مکرم زعیم صاحب انصار اللہ چونڈہ کے گھر منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے اس کوشش کو نوازا اور اگلے ہی دن نو افراد پر مشتمل ایک خاندان نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ﴿۹﴾

ضلع لاہور میں سلائیڈز کی نمائش

۷ جون ۱۹۷۹ء کو موضع ہانڈو گوجر ضلع لاہور میں نائب صدر مرکزیہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور قائد تحریک جدید مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب تشریف لائے۔ بعد نماز مغرب اجلاس منعقد کیا گیا اور سلائیڈز دکھائی گئیں۔ احمدی و دیگر احباب کی حاضری سات سو کے لگ بھگ تھی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سلائیڈز کے دوران زبانی ان کی وضاحت فرمائی۔ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ چھ احباب نے تحریک جدید کے خصوصی معاونین بننے کا وعدہ پیش کیا۔ اس سے قبل مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دیہاتی مجالس کے کام کا جائزہ لیا اور پابندی نماز، تربیتِ اولاد اور خصوصاً تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کا باقاعدگی سے درس دینے اور تحریک جدید اور وقفِ جدید کے مجاہد بننے کی تحریک کی۔ اِس اجتماع میں باٹا پور کے احباب بھی شامل ہوئے۔

بروز جمعہ ۸ جون شام چھ بجے رچنا ٹاؤن میں نماز مغرب کے بعد سلائیڈز دکھائی گئیں جن میں اردگرد کے احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ ساٹھ کے قریب احباب اس پروگرام سے محظوظ ہوئے۔ چار احباب نے تحریک جدید کے خصوصی معاونین بننے کا اعلان کیا۔ ﴿۱۰﴾

صدر محترم کا دورہ کراچی

صدر محترم نے ۲۸ جون تا ۵ جولائی ۱۹۷۹ء مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کی دعوت پر کراچی کا دورہ فرمایا۔
یہ دورہ دو خصوصی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا تھا۔
(ا) اجتماع انصار اللہ میں صدر محترم کی شمولیت
(ب) جماعت کراچی کے ہر طبقہ کے ذریعہ اصلاح وارشاد کے پروگراموں کی ترویج

آپ کا یہ آٹھ روزہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مفید اور کامیاب رہا۔ اس دوران آپ نے متعدد اجلاسات میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، تبلیغی نشستوں میں سوالات کے جوابات دیئے، مذاکرہ علمیہ میں لیکچرز دیئے اور عہدیداران کو ضروری ہدایات سے نوازا۔ دورے کا تفصیلی پروگرام یہ تھا:

۲۸ جون: مذاکرہ علمیہ برموضوع وفات مسیح ناصری بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ عزیز آباد۔
۲۹ جون: تربیتی اجلاس مجلس انصار اللہ ضلع کراچی بمقام احمدیہ ہال بعد نماز عصر۔
۳۰ جون: خطاب لجنہ اماء اللہ کراچی بمقام احمدیہ ہال بعد نماز عصر۔
۳۰ جون: مذاکرہ علمیہ برموضوع 'جماعت احمدیہ کے عقائد' بمقام احمدیہ ہال بعد نماز مغرب۔
۴ جولائی: تبلیغی نشستیں
۵ جولائی: مذاکرہ علمیہ برموضوع 'اسلام کا مستقبل' بمقام ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کراچی

سالانہ اجتماع ضلع کراچی

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کا سالانہ تربیتی اجتماع ۲۹ جون کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ یہ اجتماع دو اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ صدر محترم نے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی اور اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

صدر محترم نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ جب ہمارے خدام انصار کی عمر کو پہنچتے ہیں تو وہ ایسے طرزِ عمل کا اظہار کرتے ہیں جیسے کہ وہ اب ریٹائر ہونے کی عمر کو پہنچ چکے ہوں۔ ان کے عمل سے ذمہ داری کے فقدان کا اظہار ہوتا ہے جو سراسر غلط ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر غور کریں تو ایسے لگتا ہے کہ جوں جوں وقت گزرتا گیا، حضورؑ کے کام کی رفتار تیز ہوتی گئی اور آپؑ کی کیفیت اس مسافر کی طرح تھی جو سفر کر رہا ہو اور کبھی وہ سورج کو دیکھے اور کبھی اپنے فاصلے پر غور کرے جو اس نے ابھی طے کرنا ہے۔ آپ کی اس حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَایُضَاعُ وَقْتُہٗ تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سارا وقت دین کے لئے خرچ ہوتا تھا اور پھر بھی دل میں یہ بے چینی کہ شائد میرا وقت ضائع نہ ہو رہا ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے محبت کے رنگ میں مذکورہ بالا الفاظ میں

تسلی دی۔آپ نے انصار کو توجہ دلائی کہ وہ زندگی کے لحات کو قیمتی سمجھ کر انہیں نیک کاموں میں خرچ کریں۔ وقت تھوڑا ہے اس کو ضائع نہ کریں۔

افتتاحی خطاب کے بعد مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع نے مجلس کی گذشتہ ششماہی کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اور مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی کراچی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ رسول ،مکرم شریف احمد صاحب بانی نے ''تحریک جدید اور تبلیغ اسلام''،مکرم ڈاکٹر محسن احمد صاحب نے ''انصاراللہ کے لئے حفظان صحت کے زریں اصول'' اور مکرم شمیم احمد صاحب خالد نے ''موجودہ دور میں سائیکل کا استعمال کیوں ضروری ہے'' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کراچی نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کی روشنی میں قرض کے بارے میں اسلامی احکام کی وضاحت فرمائی۔مکرم کیپٹن سید افتخار حسین صاحب نے ''با اخلاق انسان ہی باخدا انسان بن سکتا ہے'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

اس اجتماع کا ایک دلچسپ پروگرام ''مجلس سوال و جواب'' تھا۔حاضرین نے کثرت سے سوالات بھجوائے۔صدر محترم نے ان کا کافی وشافی جواب دیا۔احباب نے بڑے غور سے جوابات سُنے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ نئی صدی جماعت احمدیہ پر غیر معمولی ذمہ داریاں لے کر آ رہی ہے۔دنیا میں تبدیلیاں احمدیت کے لئے پیغام عمل لا رہی ہیں۔ہمیں وہی کرنا چاہیئے جو ایک بچہ مشکل کے وقت کرتا ہے یعنی محبت سے اپنی ماں کی گود میں آ جاتا ہے۔آپ اپنے تعلق کو خدا تعالیٰ سے مضبوط کریں اور خدا تعالیٰ کی رسی سے مضبوط کوئی رسی نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اس شعر میں ہے ۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

اللہ تعالیٰ کی ذات وہ قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا ،وہ محفوظ ہے۔پس انصار خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں۔پاکستان میں اوسط عمر تیس سال ہے۔انصار بننے کے لئے آپ کو دس سال مزید ملے ہیں اس لئے خدا کا شکر کرتے ہوئے اُس سے پیار کریں اور اُس کو ہر وقت یاد رکھیں۔

بعدہٗ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع نے تمام حاضرین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔اس طرح یہ اجتماع نو بجے رات بخیر و بخوبی اختتام پذیر ہوا۔اس اجتماع میں ۳۲۵ افراد نے شرکت کی۔دوران اجتماع حاضرین کی عصر کے بعد چائے سے تواضع کی گئی۔تعلیم القرآن کے سلسلے میں اعلیٰ کارکردگی پر مجلس انصاراللہ ناظم آباد انعامی شیلڈ کی مستحق قرار پائی۔صدر محترم نے اپنے دستِ مبارک سے مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ زعیم اعلیٰ

مجلس انصار اللہ ناظم آباد کو انعامی شیلڈ عطا فرمائی۔ ﴿۱۱﴾

پروگرام اصلاح وارشاد

اصلاح وارشاد کا پروگرام بھی احسن رنگ میں منعقد کیا گیا۔ اس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کراچی کے انصار، خدام، لجنات اور بچوں میں ایک نیا ولولہ اور نئی روح تبلیغ کے لئے پیدا ہوئی جس کے ثمرات بھی ملنے لگے اور صرف ماہ جولائی میں آٹھ نئی بیعتیں ہوئیں۔

اصلاح وارشاد کے پروگراموں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مذکراہ علمیہ۔ وفات مسیح ناصری

۲۸ جون ۱۹۷۹ء کو نماز مغرب کے بعد مذکراہ شروع ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے حضرت صاحبزادہ صاحب کا تعارف کروایا۔ بعدازاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے وفات مسیح ناصری کے موضوع پر خطاب فرمایا اور پھر دوستوں کے سوالوں کے تفصیلاً جواب دیئے۔

خطاب لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی

ساڑھے چار بجے شام بمقام احمدیہ ہال یہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ آپ کے ساتھ مکرم عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ نمائندہ لجنہ کراچی موجود تھے۔

صدر محترم نے لجنہ کو ان کی اہم ذمہ داری یعنی تربیت کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ ہم جو اپنے آپ کو مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب کرتے ہیں۔ ہم پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اخلاقی حدود کی پابندی میں ہی زندگی کی اصل مسّرت ہے۔ مغربی اقوام جنہوں نے حدود کو توڑ دیا ہے، بڑی ذہنی اذیت میں مبتلا ہیں۔ آپ نے خواتین کو توجہ دلائی کہ وہ ان حدود کو قائم رکھیں جو اسلام نے سکھائے ہیں۔

مذاکرہ علمیہ۔ جماعت احمدیہ کے عقائد

اس مذاکرہ کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی نے کیا۔ حاضرین کی اکثریت نوجوان طلباء کی تھی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت وضاحت اور عام فہم انداز میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے اور بعدازاں حاضرین کے سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

علمی مجالس

مورخہ ۴ جولائی کو نائب ناظم صاحب انصار اللہ صفِ دوم ضلع کراچی اور زعیم صاحب اعلیٰ مجلس

انصاراللہ ڈرگ روڈ کے مکان پر علمی مجالس کا انعقاد کیا گیا جن میں حضرت صاحبزادہ صاحب شریک ہوئے اور حاضرین سے دیر تک علمی تبادلہ خیالات فرمایا۔

مذاکرہ علمیہ

مورخہ ۵ جولائی بوقت ۴ بجے شام ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل کے شالامار روم میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں صدرِ محترم نے تقریباً پینتالیس منٹ تک حاضرین سے ''اسلام کے مستقبل'' پر خطاب فرمایا۔ آپ نے ثابت کیا کہ آج اسلام کا غالب آنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مہدی موعود کے ذریعہ ہی مقدر ہے۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ دیر تک رہا۔ یہ پروگرام بے حد دلچسپ اور مؤثر ثابت ہوا۔ ﴿۱۲﴾

شیخوپورہ شہر میں ایک تربیتی اجتماع

۶ جولائی ۱۹۷۹ء بروز جمعہ مجلس انصاراللہ ضلع شیخوپورہ کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں شدید گرمی کے باوجود ساڑھے سات سو سے زائد حاضری تھی۔ اس اجتماع میں مقامی و دیگر مجالس کے پانچ سو احمدیوں کے علاوہ اڑھائی سو غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ مستورات کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔ صدر محترم نے اس اجتماع میں شرکت فرمائی۔ آپ اسی روز بذریعہ جہاز کراچی سے لاہور پہنچے اور وہاں سے شیخوپورہ تشریف لائے۔ نماز جمعہ سے قبل آپ نے عہدیداران سے ملاقات کی، ان کے کاموں کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ اس سے قبل مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب قائد عمومی نے زعمائے مجالس کی کارکردگی کا مختصراً احاطہ کیا۔

خطبہ جمعہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیوں کا دوسرے لوگوں سے ایک نمایاں فرق ہے اور یہ فرق ہمیشہ قائم رہنا چاہئے۔ ہم میں بنی نوع انسان کی ہمدردی بدرجہ اتم موجود ہونی چاہئے کیونکہ ہم اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اس لئے ہماری رحمت اسی طرح وسیع ہونی چاہیئے جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ حضورؐ کی ہمدردی کسی نسل، فرقہ، مذہب اور رنگ کے امتیاز کے بغیر تھی۔ اس لئے ہمارا مقصود بھی یہی ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بھی ان پر ہوتی ہے جو بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ ساری دنیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے اس لئے اگر ہم اس بات کو مدنظر رکھ کر بات کریں گے تو نتیجہ بھی وسیع ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ موجودہ دَور میں دنیا اور عالمِ اسلام کے لئے خصوصی دعا کی ضرورت ہے۔ عالمِ اسلام سخت خطرات میں ہے۔ پاکستان سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس لئے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اس

ملک کی مشکلات ہمارے لئے پریشانیاں پیدا کرتی ہیں۔ سچی فطرت اردگرد کے حالات کو دیکھ کر کبھی خوش نہیں ہوسکتی۔ جماعت احمدیہ خدا کے نزدیک پکڑی جائے گی اگر انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو نہ سمجھا۔ جماعت کی اکثریت اپنے دوستوں کی دوستی کا حق کماحقہٗ ادا کرنے سے غفلت کر رہی ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ دوسروں سے ہمدردی کرے اور انہیں احمدیت کی دعوت دے۔ ہر جانور میں کوئی نہ کوئی خوبی پائی جاتی ہے مثلاً کتے کی وفاداری مشہور ہے، ہاتھی کی سوجھ بوجھ اور کوّے کی اپنی ہم جنسوں سے ہمدردی، خیرخواہی وغیرہ۔ پس یہ سب اوصاف تو فرداً فرداً جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔لیکن انسان ان سب اخلاق کا جامع ہے اور ہر خلق میں ہر جانور سے بہت بالا مقام حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اشرف المخلوقات صرف انہی معنوں میں کہلا سکتا ہے۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونا کوئی معمولی کام نہیں کیونکہ آپ کی طرف منسوب ہونے والا دنیا کے سب سے عظیم انسان کی طرف منسوب ہو رہا ہے۔آپ کی شان اس امر میں ہے کہ اگرچہ انبیاء خلق عظیم میں اپنے زمانے کے تمام اشرف المخلوقات انسانوں سے آگے نکل گئے لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکارمِ اخلاق اور حسن و احسان میں تمام انبیاء سے فرداً فرداً بھی اور اجتماعی طور پر بھی سب سے آگے نکل گئے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری شان جس کی طرف آج خاص طور پر آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں، قرآن کریم کی اس آیت میں مذکور ہے کہ دَنَا فَتَدَلّٰی ○ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ○ رسول کریمؐ خدا کے اتنے قریب ہوگئے کہ اس سے زیادہ قرب کا تصور ممکن نہیں۔ پھر مخلوق خدا کی طرف جھک گئے اور لوگوں کو بتایا کہ جو کچھ میں نے پایا ہے، تمہیں بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں۔پھل دار شاخیں ہمیشہ جھک جاتی ہیں۔''فَتَدَلّٰی'' میں جھکنا مراد ہے۔جیسا کہ پھلدار درخت جھکتا ہے۔اس لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ زبانی دعوؤں میں سچی محبت کا رس گھولیں اور اپنے عظیم آقا کا اسوہ اختیار کریں۔ان درختوں کی طرح جن کی شاخیں میٹھے پھلوں کے بوجھ سے زمین کی طرف جھک جاتی ہیں اور اپنے فیض بھوکے اور پیاسے مسافروں سے اور بھی قریب کر دیتی ہیں۔آپ بھی حسن و احسان کے ساتھ پہلے سے بڑھ کر بنی نوع انسان کی طرف جھک جائیں۔وقت بہت نازک ہے۔اس سے فائدہ اٹھائیں۔ایسا زمانہ بھی قریب ہے کہ شاید خود آپ کو اپنی ہوش بھی نہ رہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

نماز جمعہ کے بعد ساڑھے تین بجے سے چھ بجے تک سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔صدر محترم نے دوستوں کے سوالات کے جوابات دیئے جس کا سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔اس مجلس میں تین افراد نے جماعت میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع کی کوٹھی پر چھ سے ساڑھے سات بجے تک بعض علم دوست وکلاء سے گفتگو فرمائی جس میں صدر محترم نے انہیں جماعت کے عقائد، موجودہ عالمِ اسلام کی حالت اور

درپیش خطرات سے متنبہ کرتے ہوئے ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ۔ وکلاء صاحبان نے حضرت میاں صاحب کی باتوں کونہایت توجہ سے سنا اور آئندہ خود اپنے طور پر بھی اس قسم کی تقریب منعقد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ﴿۱۳﴾

تربیتی اجتماع ضلع ڈیرہ غازی خان

مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ضلعی اجتماع میں شمولیت کے لئے صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایک بجے تشریف لائے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں صدر محترم نے فرمایا کہ احمدیت اس وقت نازک دور سے گزر رہی ہے۔ اس لحاظ سے احباب جماعت کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں۔ مخالفین نے امکان بھر کوشش کر کے احمدیت کے سامنے دیوار کھڑی کر دی ہے کہ یہ پودا آگے نہ بڑھ سکے اور یہیں سوکھ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے مامورین کی جماعتیں کبھی بھی ان حد بندیوں کے اندر نہیں رہیں بلکہ پھیلتی رہی ہیں اور خدا کا منشاء پورا ہوتا رہا ہے۔ اب بھی احمدیت کی ترقی کی رفتار رُکی نہیں بلکہ اُس نسبت سے زیادہ بڑھی ہے جس نسبت سے اسے دبایا گیا ہے۔ چنانچہ احمدیت میں ہر روز نئے شامل ہونے والوں کی کثیر تعداد اس امر کی شاہد ہے۔ مرکزِ احمدیت میں غیر احمدی احباب ہر ہفتہ اس کثرت سے آتے ہیں کہ بعض اوقات کارکنان کو ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ مخالفین کی یہ روکیں خدا تعالیٰ کے منصوبہ کو کمزور کرنے کی بجائے اور زیادہ ترقی کا باعث ہوئی ہیں۔ احمدیت کو ہر آن تازہ بتازہ پھل مل رہے ہیں اور یہ پودا تناور درخت ہو چلا ہے۔ بیرونی ممالک میں بھی اس کی ترقی کی رفتار تیز ہے اور وہ دن جلد آنے والا ہے جبکہ اسلام اور احمدیت کا غلبہ ساری دنیا میں ہو جائے گا۔

نماز جمعہ وعصر پڑھانے کے بعد صدر محترم نے انصاراللہ کے کام کی رفتار کا جائزہ لیا۔ تمام تیرہ مجالس کے زعماء حاضر تھے۔ مکرم قائد صاحب عمومی نے مناسبِ حال تلقین کی اور ماہانہ رپورٹ کارگزاری ہر ماہ باقاعدگی سے ارسال کرنے پر زور دیا۔ آخر میں صدر محترم نے جملہ حاضرین کو وعظ و نصیحت کی اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے، مستعدی سے کام کرنے، تبلیغ اور مالی قربانی کے معیار کو بلند کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اس موقع پر چند غیر احمدی احباب سے بھی تعارف کرایا گیا۔ صدر محترم نے ان کے سوالوں کے جواب تفصیل سے دیئے۔ یہ غیر رسمی مجلس پانچ بجے شام تک رہی اور بعد ازاں معزز مہمان واپس تشریف لے گئے۔

باوجود شدید گرمی کے حاضری توقع سے زیادہ تھی۔ بیرونی مجالس سے یک صد سے زیادہ احباب تشریف لائے۔ مقامی احباب معہ مستورات واطفال سب شریک جلسہ تھے۔ حاضری پانچ سو سے کم نہ تھی۔ مسجد کا دالان تک بھرا ہوا تھا۔ سایہ کے لئے سائبان کا انتظام تھا۔ بیرونی مہمانوں کی میزبانی مقامی مجلس نے کی۔ ﴿۱۴﴾

مجالس ضلع تھرپارکر کا سالانہ اجتماع

ضلع تھرپارکر کا اجتماع ۱۳۔۱۴ جولائی ۱۹۷۹ء کو کنری پاک کی احمدیہ جامعہ مسجد میں منعقد ہوا۔ ناظم اعلیٰ سندھ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ سکھر، مکرم کرامت اللہ صاحب خادم مربی سلسلہ محمد آباد اور مکرم چوہدری ہادی علی صاحب مربی سلسلہ کنری نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں اور قرآن پاک، تفسیر اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درس دیئے۔ تقریباً چار سو احباب شامل اجتماع ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام بھی ہوا جس میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ تقریری مقابلہ جات میں بارہ مقررین نے حصہ لیا۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ دینی معلومات سے متعلق سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے نہایت اعلیٰ پیرایہ میں جوابات دیئے۔ ﴿۱۵﴾

دورہ ملتان

۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو صدر محترم مع مکرم قائد صاحب عمومی ملتان تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے شام ساڑھے چار بجے مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں ڈاکٹرز، وکلاء اور پروفیسرز پر مشتمل غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔ مختلف علمی موضوعات ظہور امام مہدی علیہ السلام اور وحی و الہام کی حقیقت کے متعلق سوالات کئے گئے جن کے جوابات محترم صاحبزادہ صاحب نے نہایت مؤثر اور مدلّل جدید سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں دیئے۔ جن سے سامعین مستفیض ہوئے۔ یہ مجلس تین گھنٹے جاری رہی۔

اس کے بعد مسجد احمدیہ حسین آگاہی میں ضلع بھر کے زعماء جمع تھے۔ بعد نماز عشاء اجلاس میں تلاوت کے بعد قاضی محمد اسحاق بسمل صاحب ناظم ضلع نے کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ صدر محترم نے زعماء سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے دلنشین اور مؤثر انداز میں انصار کی بیداری کے لئے نہایت مفید اور قیمتی ہدایات سے نوازا۔ اجلاس کے بعد صدر محترم نے اجتماعی کھانے میں شرکت فرمائی۔

دوسرے روز ملتان سے بہاولپور جانے کا پروگرام تھا۔ راستہ میں چک نمبر ۳۶۶۔ ڈبلیو بی میں آپ سے ملاقات کے لئے ڈیڑھ صد کے قریب احمدی قرب و جوار سے اور پچھتر کے قریب غیر از جماعت دوست جمع تھے۔ صدرِ محترم نے سب سے مصافحہ کیا اور تقریباً دو گھنٹے تک سوالات کے جوابات دیئے۔ نیز لودھراں میں بھی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ قیام فرمایا اور مجلس سوال و جواب منعقد فرمائی۔ ﴿۱۶﴾

تربیتی کلاس ضلع بہاولپور

۱۴ستمبر کو اجلاس اوّل زیرِ صدارت مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب ناظم انصاراللہ ضلع بہاولپور شروع ہوا۔ نماز تہجد اور فجر کے بعد درس قرآن کریم، درسِ حدیث، درس ملفوظات مکرم مولوی شریف احمد صاحب، مکرم امدادالرحمٰن صاحب اور مکرم نسیم احمد صاحب چیمہ مربیان سلسلہ نے دیا۔ ساڑھے چھ بجے سے آٹھ بجے تک ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے دوسرا اجلاس زیرِ صدارت مکرم چوہدری غلام احمد صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ جس میں مکرم امیر صاحب نے انصاراللہ کی غرض وغایت اور ذمہ داریاں، مکرم مرزا ارشد بیگ صاحب نے تربیت اولاد اور مکرم امدادالرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ نے لین دین کے بارے میں اسلامی تعلیم کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ باقی پروگرام پروفیسر محبوب الٰہی صاحب نائب زعیم صف دوم کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔

۱۴ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ کو ہی صدر محترم ملتان سے بہاولپور تشریف لائے۔ یہاں آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ کا خطبہ جمعہ نہایت بصیرت افروز اور پُر مغز تھا۔ جس سے حاضرین مستفید ہوئے۔ حاضری تین چار صد تھی۔ چودہ میں سے بارہ مجالس کے زعماء اور نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ ان کے علاوہ باقی مجالس کے انصار، خدام، اطفال، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات نے بھی کثرت سے شرکت کی۔

جمعہ کے بعد اجلاس عام میں صدر محترم نے مجالس انصاراللہ کا جائزہ لیا۔ جن مجالس کی طرف سے باقاعدہ رپورٹیں مرکز میں نہیں آئیں، ان سے رپورٹیں باقاعدہ بھجوانے کا عہد لیا۔ حاضر زعماء نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ تبلیغی اور تربیتی مساعی کو تیز سے تیز تر کریں گے اور سالانہ اجتماع میں سو فیصد نمائندگی کا ٹارگٹ پورا کریں گے۔ اس کے بعد صدر محترم نے نہایت ہی ایمان افروز تربیتی تقریر فرمائی۔ جسے سُن کر حاضرین کی روح میں تازگی اور بیداری پیدا ہوگئی۔ ساڑھے چار بجے شام دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔

ساڑھے پانچ بجے شام جماعت بہاولپور کی طرف سے اعلیٰ حکام، پروفیسر صاحبان، ڈاکٹر صاحبان، وکلاء صاحبان اور دیگر معززین شہر کو چائے پر مدعو کیا گیا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے نہایت اعلیٰ طریق سے ان کے سوالات کے جوابات دیئے اور کچھ کتابیں تحفةً دیں۔ حاضرین بہت نیک اثر لے کر گئے۔ نماز مغرب کے وقت یہ مجلس اختتام کو پہنچی۔ ﴿۱۷﴾

سالانہ تربیتی اجتماع مجالس بلوچستان

اجتماع ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات مسجد احمدیہ کوئٹہ میں مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت بلوچستان جنہیں صدر محترم نے مرکزی نمائندہ مقرر فرمایا تھا، کی صدارت میں بوقت پانچ بجے سہ پہر شروع ہوا۔

تلاوت، نظم اور عہد کے بعد صدر اجلاس نے پابندیٔ وقت اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے

کی طرف توجہ دلائی۔ ''اسلام اور احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے'' پر مکرم عبدالقیوم صاحب ایم اے نے اور ''فتوحات کے وقت درود و استغفار کی اہمیت'' پر مکرم خلیفہ عبدالرحمان صاحب نے تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس جورات آٹھ بج کر دس منٹ پر شروع ہوا، صدارت کے فرائض مکرم شیخ محمد اقبال صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شیخ محمد اقبال صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان قیامت تک جاری ہے'' اور مکرم مولانا روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ کوئٹہ نے ''قرآن کریم زندہ کتاب ہے'' کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب اور مکرم مولانا روشن دین احمد صاحب نے حاضرین کے مختلف علمی سوالات کے جوابات دیئے۔

۲۱ ستمبر بروز جمعہ نماز تہجد و فجر کے بعد مکرم مولانا روشن دین احمد صاحب نے درسِ قرآن کریم، مکرم میاں عبدالقیوم صاحب نے درسِ حدیث اور مکرم چوہدری محمد حیات صاحب نے درس ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا۔ سیر و ناشتہ کے بعد اختتامی اجلاس صبح سوا آٹھ بجے زیر صدارت مکرم میاں بشیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ بلوچستان شروع ہوا۔ تلاوت، نظم کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔ پھر مکرم شیخ فضل حق صاحب نے جو سبّی سے اجتماع میں تشریف لائے تھے، رشتہ ناطہ سے متعلق خطاب کیا۔ بعد ازاں مکرم میاں بشیر احمد صاحب نے ''ذکر حبیب'' کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعض اثر انگیز روایات سنائیں اور کوئٹہ میں مقیم مختلف صحابہ کا بھی تذکرہ کیا۔ آخر پر مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت نے رشتہ ناطہ اور مقامِ خلافت پر روشنی ڈالی۔ عہد کے بعد تقسیم انعامات ہوئی اور دعا کے ساتھ یہ مبارک اجتماع ختم ہوا۔ اجتماع میں کوئٹہ کی چاروں زعامتوں کے علاوہ سبّی، زیارت اور خضدار سے ستّر انصار شریک ہوئے۔ چالیس خدام، پچاس اطفال اور خواتین ان کے علاوہ تھیں۔

اجتماع لاہور

مجالس لاہور کا اجتماع ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بعد نماز جمعہ دارالذکر لاہور میں زیر صدارت مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت لاہور منعقد ہوا۔ تلاوت اور عہد کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی تقریر میں انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع نے کارکردگی کی مختصر رپورٹ پیش کی اور باقی زعماء نے اپنے چیدہ چیدہ کاموں سے آگاہ کیا۔ آخر پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے انعامات تقسیم کئے اور اپنے خطاب میں نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ بننے کے عملی ثبوت پر روشنی ڈالی۔ اجتماع میں آٹھ سو افراد کی حاضری تھی۔ اجتماع کے لئے ہینڈ بل چھپوا کر تقسیم کئے گئے تھے۔

اجتماع جھنگ شہر

جھنگ شہر کا سالانہ اجتماع ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوا۔ خطبہ جمعہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

مورخِ احمدیت نے دیا۔اس کے بعد تین سے ساڑھے چار بجے تک اجتماع منعقد ہوا۔جس میں مولانا موصوف نے انصار کی ذمہ داریوں (دعا،تربیت اولاد،تبلیغ وغیرہ) کی طرف توجہ دلائی۔خطبہ جمعہ میں حاضری چار سو تھی۔ اجتماع میں ساٹھ کے قریب دوست شامل تھے۔

پانچ بجے مہر شیر محمد صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی کوٹھی پر غیر احمدی شرفاء کو عصرانہ دیا جس میں سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔مکرم مولانا صاحب نے جوابات دیئے۔ایک کیمونسٹ دوست نے کہا کہ میں علماء کے طرزِ عمل کے باعث مذہب سے دور چلا گیا تھا۔اس تقریر نے مجھے اسلام کے بہت قریب کر دیا ہے۔نماز عشاء کے بعد انصار و خدام کی ایک پرائیویٹ مجلس میں قومی اسمبلی ۱۹۷۴ء کے حالات مولانا صاحب نے بتائے اور احباب کو نئے تقاضوں کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف متوجہ کیا۔مجلس میں سو افراد شامل تھے۔

سالانہ اجتماع اسلامیہ پارک لاہور

مجلس اسلامیہ پارک لاہور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت منعقد ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب منتظم عمومی نے رپورٹ کارگزاری پیش کی۔مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب منتظم تعلیم نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللہِ کے موضوع پر تقریر کی اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق عیسائیت نے اپنا مضمون پڑھا۔بعد میں سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے تعلق باللہ، ذکر الٰہی کے فوائد، دعاؤں میں لگن اور احمدیت کی تعلیم کا بار بار مطالعہ کرنے کے بارے میں روشنی ڈالی۔اس کے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع لاہور نے ''تبلیغ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اوکاڑہ میں مجلس مذاکرہ

اوکاڑہ میں ۲۱ ستمبر کو ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی۔اس مجلس میں شرکت کے لئے مرکز سے صدر محترم کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف تشریف لائے۔اس مجلس میں ڈیڑھ صد احباب شریک تھے۔ساٹھ احباب غیر از جماعت بھی تھے۔جن میں تاجر، علماء، وکلاء، اساتذہ اور پروفیسر صاحبان شامل تھے۔علمائے کرام کی تقاریر کے بعد سامعین کی طرف سے مختلف سوالات کئے گئے جن کے مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے تفصیل سے شافی جواب دیئے۔ ﴿۱۸﴾

اجتماع مارٹن روڈ کراچی

یہ اجتماع ۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء بعد از نماز جمعہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب کی صدارت میں شروع

ہوا۔تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمود احمد صاحب معاون زعیمِ اعلیٰ نے حلقہ مارٹن روڈ کی رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں ''تربیت اولاد'' پر مکرم مسعود احمد خورشید صاحب، ''تعلیم القرآن اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی اور ''صداقت مسیح موعود علیہ السلام'' پر مکرم مرزا محمد حسین صاحب زعیم حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی نے تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس بھی مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب کی صدارت میں ہوا۔تلاوت اور نظم کے بعد ''برکات خلافت''، ''جماعت احمدیہ کے عقائد'' اور ''سیرت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موضوعات پر علیٰ الترتیب مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور، مکرم مولوی عبدالمجید صاحب اور مکرم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے انصار کو اپنے عملی نمونہ سے تبلیغ احمدیت کے متعلق اپنی ذمہ داریاں انجام دینے کی تلقین فرمائی۔اس اجتماع میں حاضری پانچ سو سے زیادہ تھی۔

۱۹۸۰ء

فیصل آباد میں ایمان افروز مجالس سوال وجواب

فیصل آباد میں سوال و جواب کی آٹھ مجالس منعقد ہوئیں۔ان میں احمدی اور غیر احمدی احباب کے سوالات کے نہایت مؤثر اور ایمان افروز جواب دیئے گئے۔سوالات وفات مسیح، مسائل ختم نبوت، علامات ظہور مہدی، موجودہ مشکلات کا حل اور موجودہ زمانہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے متعلق تھے۔یہ مجالس بعد نماز مغرب ڈیڑھ سے دو گھنٹے تک منعقد ہوئیں۔ان میں چارصد چوہتر غیر از جماعت اور چھ صد احمدی احباب شامل ہوئے۔تقاریب کے آخر میں حاضرین کی تواضع کی جاتی رہی۔

تاریخ منعقدہ	نمائندہ مرکز	مقام منعقدہ
۲۵ جنوری ۱۹۸۰ء	مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف	۶۰۲/ بی پیپلز کالونی برمکان میاں مبارک احمد صاحب
۲۲ فروری ۱۹۸۰ء	مکرم سیّد کمال یوسف صاحب	بٹالہ کالونی برمکان مقصود احمد صاحب
۱۹ مارچ ۱۹۸۰ء	مکرم مولانا سیّد احمد علی شاہ صاحب	جناح کالونی برمکان شیخ عبداللطیف صاحب
۲۲ مارچ ۱۹۸۰ء	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب	پیپلز کالونی نمبر۲ برمکان غلام باری ساہی صاحب
۱۲۸پریل ۱۹۸۰ء	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب	باغ والی ملز کوٹھی بیگم شیخ محمد محسن صاحب
۱۱مئی ۱۹۸۰ء	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	۵۵/ا پیپلز کالونی کوٹھی شیخ لئیق احمد صاحب

۱۸جون۱۹۸۰ء	مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد	۵۲۹ غلام محمد آباد کوٹھی شیخ عبدالغفور صاحب
۱۱اکتوبر۱۹۸۰ء	حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	باغ والی ملز کوٹھی بیگم شیخ محمد محسن صاحب ﴿۱۹﴾

فیصل آباد میں تربیتی اجتماعات

دورانِ سال ۱۹۸۰ء خدا تعالیٰ کے فضل سے اڑتیس تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے۔ جس میں ۱۱۸ مجالس کے ۳۱۰۰ افراد نے شرکت فرمائی۔ بعض افراد کو ایک سے زائد مرتبہ ان اجتماعات سے مستفید ہوئے۔ آٹھ مقامات پر تبلیغ اسلام کے مناظر تصویری صورت میں سلائیڈز کے ذریعہ دکھائے گئے جس میں افراد جماعت کے علاوہ ۲۱۶۵ غیر از جماعت احباب کو شامل ہونے کا موقعہ ملا۔

یہ تمام تربیتی اجتماعات مرکزی نمائندگان/ قائدین کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد ناظم صاحب ضلع نے مجالس کی ضروری تحریکات پر روشنی ڈالی اور مقررین نے مندرجہ ذیل ترتیب سے معین عناوین کے تحت تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوئے۔

تاریخ	مقام اجتماع	عناوین معہ مقرر
۳۱ جنوری	حسن پور ۱۲۱ ج ب	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم: مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۲۲ فروری	کھرڑیانوالہ ۲۶۶ ر ب	انصار اللہ کی ذمہ داری: مکرم سید کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ
۲۲ فروری	گھسیٹ پورہ ۶۹ ر ب	تربیت اولاد: مولوی حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ
		تبلیغ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت: مکرم سید کمال یوسف صاحب
۶ مارچ	رتن ۸۹ ج ب	پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام: مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۷ مارچ	حسیانہ ۸۸ ج ب	تربیت اولاد: مکرم ڈاکٹر جمال الدین صاحب معلم
		تربیت نفوس: مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۷ مارچ	سرشمیر روڈ ۸۴ ج ب	تربیت اولاد: مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب
۱۳ مارچ	ٹکڑہ ۳/ ۵۸	صحابہ رضوان اللہ کی فدائیت: مکرم میاں سعید اختر صاحب
		تربیت نفوس: مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
۱۴ مارچ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	رحمت مجسم: مکرم میاں سعید اختر صاحب
		تربیت اولاد: مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
۱۴ مارچ	پیر محل	تربیت نفوس: مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب

۲۰مارچ	بہلو لپور ۱۲۷رب	تربیت نفوس: مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب
		انصار اللہ کی ذمہ داریاں: مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
۲۱مارچ	چک جھمرہ	تربیت نفوس: مکرم شیخ خورشید احمد صاحب
۳اپریل	نرائن گڑھ ۱۰۹گ ب	احمدیت اکناف عالم میں: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید
۴اپریل	جڑانوالہ	تربیت اولاد: مکرم مولوی محمد ادریس صاحب مربی
		قرآن کریم کی پیشگوئیاں موجودہ زمانہ کے بارے میں: مکرم میاں سعید اختر صاحب
		انصار اللہ کی ذمہ داریاں: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۰ اپریل	گنڈا سنگھ والا ۲۱۹رب	تربیت اولاد: مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر قائد تجنید
		تبلیغ اسلام اکناف عالم میں (معہ سلائیڈز): مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۱ اپریل	اڈہ نڑوالا ۶۱ رب	تربیت نفوس: مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر
۱۷ اپریل	دھنی دیو ۳۳۴ ج ب	تربیت نفوس: مکرم مولوی نظام الدین مہمان صاحب مربی
		احمدیت اکناف عالم میں: مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر
۱۸ اپریل	لیلاں ۶۸ ج ب	تبلیغ اسلام اکناف عالم میں (معہ سلائیڈز) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۱۵ مئی	رڑکا ۱۰۰رب	تربیت اولاد: مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی
		تبلیغ اسلام اکناف عالم میں (معہ سلائیڈز) مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۱۶ مئی	بیدیانوالہ ۶۱رب	وفات مسیح اور احیائے اسلام: مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی
		تربیت نفوس: مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۱۶ مئی	کھیم سنگھ والا ۶۰رب	تربیت نفوس: مکرم مولوی حبیب احمد صاحب مربی
		تبلیغ اسلام اکناف عالم میں: مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۲۲ مئی	کٹھووالی ۳۱۲ ج ب	سلسلہ احمدیہ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت: مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم
		تربیت اولاد: مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت
۲۳ مئی	گوجرہ	احمدیت اکناف عالم میں: مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم
		تربیت نفوس: مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب

۲۳ مئی	جلیانوالہ ۳۶۷ ج ب	سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم: مکرم مولوی جمال دین صاحب مربی
		جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام: مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم
۲۹ مئی	گوکھووال ۲۷۶ ر ب	قرآن کریم کی تعلیم اور اس کی اہمیت: مکرم مولوی جمال دین صاحب مربی
		نظام خلافت اور جماعت احمدیہ: مکرم حافظ مولوی منور احمد صاحب
		تربیت نفوس: مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب
۳۰ مئی	کرتارپور ۲۷۵ ر ب	تربیت نفوس: مکرم مولوی مہر دین صاحب معلم
		انصار اللہ کی ذمہ داریاں: مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی
		تربیت اولاد: مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب
۱۹ جون	چوہلہ ۲۴۰ ر ب	تربیت نفوس: مکرم مرزا نصیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ
		تبلیغ اسلام اکناف عالم میں (معہ سلائیڈز): مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۲۰ جون	سمندری	تربیت اولاد: مولوی نسیم احمد صاحب شمس مربی
		تبلیغ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت: مکرم مرزا نصیر احمد صاحب
۲۰ جون	سنتوکھ گڑھ ۶۷ گ ب	تربیت نفوس: مکرم مرزا نصیر احمد صاحب
		تبلیغ اسلام اکناف عالم میں (سلائیڈز): مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۱۱ ستمبر	ٹھٹھہ کالو ۶۴۶ گ ب	دلی صدق و صفا کی ضرورت: مولوی وسیم احمد صاحب چیمہ مربی
		علمی نمونہ کی ضرورت و اہمیت: مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب
		تربیت اولاد: مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نائب قائد تربیت
۱۲ ستمبر	صریح ۹۶ گ ب	سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض: مکرم مولوی وسیم احمد صاحب چیمہ
		موجودہ دور کے تقاضے: مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب
		تربیت نفوس: مکرم مولانا سیّد احمد علی شاہ صاحب
۱۸ ستمبر	گنگاپور ۵۹۱ گ ب	تربیت نفوس: مکرم مولوی وسیم احمد صاحب چیمہ
		تربیت اولاد: مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی
۱۸ ستمبر	چک نمبر ۵۶۵ گ ب	ہم احمدی کیوں ہوئے: مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب

		احمدی کا مقام وشان: مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب
۱۹ستمبر	احمد آباد ۵۵۹گ ب	تربیت نفوس: مکرم مولوی وسیم احمد صاحب چیمہ مربی
		انصاراللہ کے فرائض: مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی
۱۹ستمبر	چک نمبر ۵۶۳گ ب	تربیت نفوس: مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب معلم
		اسلام کا روشن مستقبل: مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب
۱۰اکتوبر	گھسیٹ پور ۶۹ر ب	انصاراللہ کی ذمہ داریاں: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس
۱۰اکتوبر	فیصل آباد شہر	انصار اللہ کی ذمہ داریاں: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس ﴿۲۰﴾

گجرات میں اجتماعات

مجلس مونگ ضلع گجرات کا اجتماع ۶ مارچ ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب ہوا جس میں مکرم ڈاکٹر احمد حسن چیمہ صاحب اور ناظم صاحب ضلع نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔

حلقہ ب ضلع گجرات کی تیرہ مجالس کا اجلاس مسجد احمدیہ منڈی بہاؤالدین میں ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوا۔ قائد تجنید مرکزیہ مکرم محمد اسلم صابر صاحب نے زعماء کو ہدایات دیں۔ بعد نماز جمعہ اجلاسِ عام میں مکرم صوبیدار بدر عالم صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ، مکرم محمد اسلم صابر صاحب نے فریضۂ تبلیغ اور مکرم محمد علی صاحب بھروانہ مربی سلسلہ نے تربیتی موضوع پر خطاب کئے۔ ﴿۲۱﴾

تربیتی اجتماع ضلع گوجرانوالہ

۷ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ مجالس ضلع گوجرانوالہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا جس میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بطور مرکزی نمائندہ اجتماع سے خطاب فرمایا اور نہایت احسن رنگ میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے علاوہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر، مکرم گیانی عباداللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے بالترتیب تربیت اولاد، سادہ زندگی، نماز باجماعت کی اہمیت کے مواضیع پر خطاب فرمایا۔ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے ''حضرت مسیح موعود کا قرآن کریم سے عشق اور جماعت کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ نائب ناظم صاحب ضلع نے گذشتہ سال کی رپورٹ کارکردگی اور آئندہ سال کے لئے لائحہ عمل انصار کے سامنے پیش کیا۔

تقریری مقابلہ اور مقابلہ تلاوت قرآن کریم میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے انصار اور خدام کو

انعامات دیئے گئے۔ طاہر محمود صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظمیں خوش الحانی سے سنائیں۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک انصار نے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نہایت عمدگی سے دیئے۔ آخر میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت و ناظم ضلع کے اختتامی خطاب کے بعد اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۲۲﴾

مجالسِ تحصیل کبیر والا کا اجتماع

۱۴ مارچ ۱۹۸۰ء بروز جمعہ باگڑ کے مقام پر تحصیل کبیر والا ضلع ملتان کی مجالس کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد ناظم صاحب ضلع نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم مولوی رشید احمد صاحب بھٹی، مکرم سید اصغر حسین شاہ صاحب اور مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب نے تقاریر کی۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ دوسرے اجلاس میں مکرم مولوی برکت اللہ محمود صاحب نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مہمان نوازی کے فرائض مقامی انصار مہر مختار احمد صاحب، مہر ناصر احمد صاحب اور مہر ممتاز احمد صاحب نے بخوبی ادا کئے۔ ﴿۲۳﴾

ضلع فیصل آباد میں تربیتی اجتماعات

ضلع فیصل آباد میں تربیتی اجتماعات مندرجہ ذیل مقامات پر منعقد ہوئے۔

چک نمبر ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ: ۳ اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء، تعداد حاضرین: ۶۰

جڑانوالہ شہر: ۴ اپریل بروز جمعہ بعد نماز جمعہ، تعداد حاضرین: ۱۷

چک ۱۰۹ ر ب مسعود آباد: ۴ اپریل بروز جمعہ بعد نماز عشاء۔ تعداد حاضرین: ۳۰۰ (بشمول غیر از جماعت)

مرکزی نمائندہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید تھے۔ آپ نے ان مجالس میں سلائیڈز کے ذریعہ تبلیغ اسلام کی مساعی نہایت دلچسپ انداز میں پیش کی جسے غیر از جماعت احباب نے پوری توجہ کے ساتھ دیکھا۔ اس کے علاوہ مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب مربی نے تربیت اولاد کے موضوع پر اور مکرم میاں سعید اختر نائب ناظم ضلع نے قرآن کریم کی موجودہ زمانہ سے متعلق پیشگوئیوں پر مشتمل اپنا مضمون بیان کیا۔ ناظم صاحب ضلع نے انصار اللہ کی تحریکات پیش کیں۔ ﴿۲۴﴾

تربیتی اجتماع ضلع جہلم

مورخہ ۴ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعہ مجالس ضلع جہلم کا یک روزہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ دوالمیال میں زیر صدارت مکرم ملک میجر حبیب اللہ صاحب امیر جماعت دوالمیال منعقد ہوا۔ اجتماع کی کارروائی صبح نو بجے ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ملک نور الحق صاحب نے کی۔ مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب ناظم ضلع جہلم نے عہد

دہرایا۔نظم مکرم حاجی عبدالغنی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھی۔اس کے بعد مکرم بشیرالدین محمود احمد صاحب مربی سلسلہ جہلم نے انصار کوان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔مکرم سید بشیر احمد صاحب ناظم ضلع جہلم نے تربیت اولاد پر تقریر کی ۔مکرم ملک عبدالمالک صاحب زعیم انصاراللہ دوالمیال نے رپورٹ کارکردگی پیش کی۔مکرم عبدالرزاق منگلا صاحب مربی سلسلہ دوالمیال نے انصار کوذکرالٰہی کی طرف توجہ دلائی۔مکرم محمد حسین صاحب مربی سلسلہ چکوال نے نماز باجماعت،مکرم قاری محمد شریف صاحب نے انفاق سبیل اللہ اور مکرم عبدالحلیم صاحب امیر ضلع جہلم نے تقویٰ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔مکرم میجر حبیب اللہ صاحب نے اختتامی تقریر کی۔

خطبہ جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے دیا۔نماز جمعہ کے بعد کھانے کا انتظام تھا۔ساڑھے تین بجے سہ پہر غیر از جماعت دوستوں کو چائے پر مدعو کیا گیا تھا جہاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔یہ تربیتی ضلعی اجتماع نو بجے صبح سے شروع ہوکر پانچ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۲۵﴾

تحصیل وزیرآباد کا تربیتی اجتماع

۴ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ وزیرآباد میں تحصیل کی مجالس کا یک روزہ تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت نے نماز باجماعت کی اہمیت اور تعلیم القرآن کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر کی تھی جس میں آپ نے اسلامی معاشرہ،عہد کی پابندی، اطاعت،ہمسایوں سے سلوک اور پردہ وغیرہ کے متعلق احادیث رسولؐ پاک پیش فرمائیں۔ تیسری تقریر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نمائندہ مرکز کی تھی جس میں آپ نے قرآن مجید کی شان بیان فرمائی۔اس کے مطالعہ اور اس پر غور کرنے اور ہر گھر میں تفسیر صغیر کے درس کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ سوالات و جوابات کا پروگرام قریباً آدھا گھنٹہ جاری رہا۔جس میں مکرم مولانا سید احمد علی صاحب اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے سوالات کے نہایت تسلی بخش جوابات دیئے۔

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ شروع ہوا جس میں نائب ناظم صاحب نے انصاراللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی اور سب انصار کو محترم صدر صاحب مرکزیہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔مکرم مولانا محمد اعظم صاحب اکسیر نے ’’خلافت کی اہمیت‘‘ اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخِ احمدیت نے ’’تبلیغ کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔آخر میں مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب قائد تربیت نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی لطیف تفسیر بیان فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی نیز نماز تہجد،درود شریف اور استغفار پر مداومت اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

چار بجے کے قریب یہ اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔سو سے زائد حاضری تھی۔ ﴿۲۶﴾

ضلع سیالکوٹ میں مجالس مذاکرہ

مجلس انصاراللہ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام دو مقامات گھٹیالیاں اور کنجروڑ میں مجالس مذاکرہ منعقد کی گئیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو گھٹیالیاں میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے نہایت مؤثر انداز میں احباب کو تلقین کی کہ وہ اپنا اخلاقی اور روحانی امتیاز برقرار رکھیں۔ نماز جمعہ میں ضلع کی چونسٹھ جماعتوں سے دو ہزار افراد نے شرکت کی۔ نماز کے بعد صدر محترم نے عہدیداران سے خطاب فرمایا۔ پانچ بجے سہ پہر مجلس مذاکرہ میں دو گھنٹے تک سوال و جواب کا نہایت دلچسپ سلسلہ جاری رہا۔

۱۲۵پریل کو نو بجے صبح مالو کے بھگت میں منعقدہ تقریب میں صدر محترم نے شرکت فرمائی۔ غیر از جماعت معززین بھی شامل ہوئے اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ساڑھے دس بجے آپ نے نارووال میں مکرم چوہدری خورشید انور صاحب امیر حلقہ کے ہاں مختصر قیام فرمایا۔

کنجروڑ میں تربیتی اجلاس سے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم مولوی محمد حسین صاحب، مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی گوجرانوالہ نے خطاب کیا۔ خطبہ جمعہ صدر محترم نے دیا جس میں جماعت احمدیہ کی امتیازی شان بیان فرمائی۔ ساڑھے چار بجے سہ پہر مجلس مذاکرہ کا انتظام کیا گیا۔ دو گھنٹے تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے موثر اور دلچسپ انداز میں نہایت مدلّل اور پُرحکمت جوابات دیئے۔

سات بجے شام صدر محترم میادی نانوں تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے احباب جماعت سے فرداً فرداً ملاقات کی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ ﴿۲۷﴾

اوکاڑہ میں مجلس مذاکرہ

۲۲ اپریل ۱۹۸۰ء کو شام کے وقت جماعت احمدیہ اوکاڑہ کی عیدگاہ میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ جس میں غیر از جماعت افراد کے سوالات کے جوابات حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے دیئے۔ حاضرین میں پروفیسرز، وکلاء اور دوسرے معززین شہر تقریباً پچاس کی تعداد میں شامل ہوئے۔ غیر از جماعت دوست نہایت اچھا تاثر لے کر گئے۔ نماز عشاء کے بعد جلسہ سیرۃ النبیؐ میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے تقریر کی۔ ﴿۲۸﴾

ضلع ڈیرہ غازی خان کا یک روزہ تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۵ اپریل بروز جمعہ ضلعی اجتماع ڈیرہ غازی خان میں ہوا۔ اس اجتماع میں ضلع کے ہر حصہ سے

انصار اور خدام شامل ہوئے۔ چودہ میں سے گیارہ مجالس کے نمائندگان شریک ہوئے۔ کٹائی کے باوجود بیرونجات سے آنے والے احباب کی تعداد ڈیڑھ سو تک پہنچ گئی۔ مجموعی حاضری پانچ سو کے قریب تھی۔

پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم امیر صاحب ضلع منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم عبدالوہاب صاحب مربی سلسلہ نے دینی اجتماعات کی اہمیت اور ضرورت پر تقریر کی۔ بعدازاں مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ ملتان نے اسلام کی تعلیم تہذیب الاخلاق پر تقریر کی۔

ان دو تقاریر کے بعد مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ نماز جمعہ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے عبادالرحمان کی علامات اور صفات بیان کیں۔

بعد نماز جمعہ دوسرا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے کی۔ پہلے خدام میں کھیلوں کے انعامات تقسیم ہوئے بعد ازاں مکرم مولانا صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے دَنَا فَتَدَلّٰی○ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی○ کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہی وجہ تخلیق کائنات تھی۔

ساڑھے پانچ بجے شام مجلس مذاکرہ ہوئی جو ایک گھنٹہ جاری رہی۔ ﴿۲۹﴾

مجلس ربوہ مقامی کا پہلا یک روزہ اجتماع

۲۶ اپریل ۱۹۸۰ء کو مجلس انصار اللہ ربوہ مقامی نے اپنا پہلا یک روزہ اجتماع مسجد اقصیٰ ربوہ میں منعقد کیا۔ قریباً سو فیصد انصار حاضر تھے۔

اجتماع کی تیاری ایک ماہ قبل شروع کی گئی تھی۔ اس مقصد کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی جو ناظم اعلیٰ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب، ناظم پنڈال ولاؤڈ سپیکر مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب، ناظم سٹیج و پروگرام مکرم میجر عبدالقادر صاحب، ناظم خوراک مکرم مرزا فضل الرحمان صاحب، ناظم اشاعت و ریکارڈ مکرم شیخ خورشید احمد صاحب، ناظم حاضری و استقبال مکرم رشید الدین صاحب و مکرم محمد اسلم صابر صاحب، ناظم ورزشی مقابلے مکرم ماسٹر احمد علی صاحب اور ناظم علمی مقابلے مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب پر مشتمل تھی۔

اس کمیٹی نے جہاں دیگر انتظامات کی تیاری شروع کی وہاں پر اجتماع میں ہونے والے جملہ مقابلوں کے لئے ابتدائی مقابلے بھی منعقد کرانے شروع کئے۔ اس مقصد کے لئے ربوہ کے تمام حلقہ جات کو سات بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اور یوں قریباً ایک ماہ قبل ربوہ کے اٹھائیس محلّوں میں سے ہر ایک میں اجتماع کی تیاری شروع ہوگئی۔ ہر بلاک لیڈر کے ذمّے لگایا گیا کہ وہ اپنے اپنے بلاک میں (جو کہ تین چار محلّوں پر مشتمل تھا)، ابتدائی علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے۔ علمی مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے یہ ٹارگٹ دیا گیا کہ ہر حلقے سے کم از کم تین

انصار کو منتخب کیا جائے۔ جہاں سے وہ بلاک میں پہنچے اور پھر اجتماع میں آئے۔اس طرح سے ان مقابلوں کی ابتداء محلّوں کی سطح پر کی گئی اور پھر محلّوں کا آپس میں مقابلہ کروا کے بلاک سے انصار کو اجتماع میں حصہ لینے کے لئے منتخب کیا گیا اور یوں ابتدائی مقابلے جیتنے والے اجتماع میں پہنچے۔اس طرح سے اجتماع کے روز ہونے والے مقابلے ربوہ کے چنیدہ انصار کے درمیان ہوئے۔ ورزشی مقابلوں، والی بال اور رسہ کشی کے فائنل مقابلوں کے لئے شرقی زون اور غربی زون کے نام سے دو ٹیمیں تیار کی گئیں۔

تواریخ طے ہوتے ہی ناظمین نے محلّوں کے دورے شروع کر دیئے اور یوں تمام انصار کو ایک ماہ قبل ہی اجتماع میں شامل ہونے کے لئے ذہنی طور پر تیار کیا گیا۔اجتماع میں شرکت اور پروگراموں میں حصّہ لینے سے متعلق ہدایات سائیکلو سٹائل کر کے انصار تک پہنچائی گئیں۔مکمل تیاری کے بعد ۲۶ اپریل کو صبح سات بجے تمام انصار پہلے اپنے اپنے محلّہ کی مساجد میں جمع ہوئے اور وہاں سے ساڑھے سات بجے ترتیب کے ساتھ مسجد اقصیٰ پہنچے۔اجتماع کا آغاز تنظیم اور نظم وضبط کے ساتھ ہوا۔مسجد اقصیٰ کے اندر بھی انصار ترتیب وار اپنے بلاک لیڈر کے ساتھ بیٹھے تھے۔

آٹھ بجے بلاک وائز حاضری لگائی گئی۔ٹھیک سوا آٹھ بجے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مسکراتے چہرے کے ساتھ تشریف لائے اور کارروائی کا باضابطہ آغاز ہوا۔

اجتماع کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی۔ بعدازاں صدر محترم نے عہد دہروایا۔مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شیریں منظوم کلام سے چند منتخب اشعار سنائے۔زعیم اعلیٰ ربوہ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے انتظامات کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ میں بتایا کہ ورزشی مقابلوں کے لئے پندرہ اور علمی مقابلوں کے لئے چوبیس انعامات رکھے گئے ہیں اور حاضری میں سبقت لے جانے والے بلاک کے لئے بھی ایک انعام رکھا گیا ہے۔انہوں نے صدر محترم سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ تربیتی اجتماع کے اس تجربہ کو مفید و کامیاب کرے۔آمین۔ازاں بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی جو کہ خاص اسی اجتماع کے لئے کہی گئی تھی۔

خطاب صدر محترم: پونے نو بجے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز کیا۔آپ نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے مجلس مقامی کو یہ اجتماع کرنے کی توفیق دی۔صدر محترم نے کامیاب حاضری پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ انصار بھائی اتنی بڑی تعداد میں اس اجتماع پر آئیں گے۔انہوں نے انتظامیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو ہماری سب کوششیں بے ثمر رہتی ہیں اور خدا تعالیٰ کا فضل دعاؤں کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔معلوم ہوتا

ہے کہ مقامی انتظامیہ نے اپنی کوشش کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے بھی کام لیا ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوئیں۔

واضح رہے کہ اس موقع پر صدر محترم کی خدمت میں جو رپورٹ پیش کی گئی اس میں بتایا گیا کہ ربوہ کے نوسوا ُنیس انصار میں سے آٹھ سو انتالیس اس وقت حاضر ہیں۔ بعد میں یہ حاضری مزید بڑھ گئی اور اجتماع ختم ہونے سے قبل قریباً سو فیصد انصار حاضر تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر نہایت مؤثر تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کا یہ شعر پڑھا ؎

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

اور کہا کہ مومن کی زندگی میں آرام کا تو تصور بھی نہیں ہوتا اس لئے یہ خیال کبھی دل میں نہ آنے دیں کہ اب ہماری آرام کرنے کی عمر ہے۔ ہمارے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر اکثر انبیاء کرام کو بھی چالیس سال کی عمر میں ہی منصب نبوت جیسی اہم اور نازک ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے سپرد کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل یہی وہ عمر ہے جب ذہنوں میں پختگی پیدا ہونے کے بعد انسان نسبتاً زیادہ ٹھوس اور پائیدار کام کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی اکثر یہ فرمایا کرتے ہیں کہ انصار جوانوں کے جوان ہیں پس انصار بھائیوں کو ہمیشہ اپنے عزائم کو بلند اور ہمتوں کو جواں رکھنا چاہئے۔

علمی مقابلوں میں انصار کا جوش وخروش: صدر محترم کی تقریر کے بعد اجتماع کے پروگرام کا علمی حصہ شروع ہوا۔ اس میں درس وتدریس کے علاوہ تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی اور تقریر کے مقابلے شامل تھے۔ ان میں انصار نے نہایت ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ ان میں ایک دلچسپ مقابلہ دینی معلومات کا تھا جس کے لئے ''تاریخ احمدیت'' جلد سوم کا نصاب مقرر تھا۔ یہ مقابلہ سوال وجواب کے رنگ میں ہوا۔ انصار کو سٹیج پر بلا کر سوال پوچھے جاتے جو سننے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث بنے۔ اسی دوران میں بنیادی معلومات کا ایک تحریری امتحان لیا گیا۔ مقابلوں کے بعد کھانا کھانے اور نماز کا وقفہ کیا گیا۔

تقریباً تمام انصار اپنی اپنی پلیٹ اور گلاس ہمراہ لائے تھے۔ کھانے کے لئے انصار کو بلاک وائز قطاروں میں بٹھایا گیا۔ یہ کھانا مجلس مقامی کی طرف سے پیش کیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے بھی انصار کے ہمراہ کھانا کھایا۔ انصار حضرت صاحبزادہ صاحب کو اپنے ساتھ دیکھ کر بہت خوش تھے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد دو سے چار بجے تک تبلیغی واقعات پر مشتمل ایک پُر لطف مجلس ہوئی جس میں بعض انصار نے میدان تبلیغ میں پیش آنے والے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات سنائے۔

آنریری مربیان کی کلب: اس مجلس کی اہم بات آنریری مربیان کی ایک کلب کی تشکیل تھی۔ جس میں ابتدائی طور پر پینتیس احباب نے واقفین کے طور پر اپنے نام پیش کئے اور یہ عہد کیا کہ وہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت

دعوت الی اللہ اور تربیت کے مقدس فرائض کی ادائیگی میں صرف کریں گے۔

ورزشی پروگرام میں والی بال، سوگز کی دوڑ، رسّہ کشی، اور کلائی پکڑنے کے مقابلے شامل تھے۔ یہ مقابلے بڑے دلچسپ اور پُر لطف رہے۔

ان مقابلوں کے اختتام پر اجتماع کا آخری اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی۔ تلاوت مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نے اور نظم مکرم راجہ نذیر احمد ظفر صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد صدر محترم کی ہدایت پر زعیم اعلیٰ ربوہ مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے انعامات حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔

صدر محترم کا اختتامی خطاب: آخر میں صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا پُر اثر خطاب شروع ہوا جو اپنی جامعیت کے تأثر اور ہمہ گیری کے لحاظ سے دلوں کو کسی طاقتور مقناطیس کی طرح کھینچنے والا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب بارش کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ زیادہ دیر تک پانی کو جذب کئے رکھتی ہیں۔ جس کے نتیجے میں نئے پودے ظاہر ہوتے ہیں، نئی کونپلیں نکلتی ہیں اور پھر نئے نئے پھل لگتے ہیں۔ مومنوں کا بھی یہی حال ہوتا ہے۔ جب کوئی نیک تحریک ان میں ہوتی ہے تو وہ حسب استعداد اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بعض کم اثر لیتے ہیں اور بعض دیرپا اثر قبول کرتے ہیں۔ آج کے اس مبارک اجتماع میں جو تقریریں اور نیک باتیں آپ نے سنی ہیں، میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ ان سے صرف وقتی طور پر متاثر نہیں ہوں گے بلکہ ان کا مستقل اور دیرپا اثر اپنے دل و دماغ میں پیدا کریں گے۔

آپ نے فریضہ اصلاح وارشاد کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خلافت کا بابرکت نظام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ پھر مرکز سلسلہ میں رہنے کی وجہ سے آپ علمائے سلسلہ سے بھی زیادہ استفادہ کرسکتے ہیں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی زیادہ بارش ہو رہی ہے اس لئے آپ کو چاہئیے کہ آپ پورے جوش، لگن اور تنظیم کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کریں۔ آپ نے انصار سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے منتظمین کے ساتھ بہت اچھا تعاون کا نمونہ دکھایا ہے۔ دراصل آپ نے اپنے منتظمین سے نہیں بلکہ خدا کے ساتھ تعاون کیا ہے کیونکہ منتظمین نے خدا تعالیٰ کے نام پر آپ کو بلایا تھا اور آپ نے ان کی آواز پر لبیک کہا ہے۔ یہ جذبہ اور روح بہت قیمتی ہے۔ اگر آئندہ بھی آپ محض خدا کی خاطر اپنے منتظمین اور عہدیداران سے تعاون کریں گے تو یقیناً آپ کا قدم خدا کی طرف آگے ہی آگے بڑھتا رہے گا۔

اس موقع پر صدر محترم نے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بعض انصار بھائی اپنی اصل آمدنی کی نسبت کم چندہ انصار اللہ کی مد میں ادا کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں ہم میں سے ہر ایک کو تقویٰ کی راہ اختیار

کرتے ہوئے اپنی پوری آمد کے مطابق باشرح چندہ ادا کرنا چاہیئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے — اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

تمام انصار بھائی اس جڑ کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

صدر محترم کی تقریر کے بعد مکرم زعیم اعلیٰ صاحب ربوہ نے اجتماعی دعا کروائی اور نماز مغرب وعشاء باجماعت ادا کی گئیں۔یوں یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

انعامات حاصل کرنے والے: علمی مقابلہ جات تلاوت قرآن مجید: اوّل۔محمد اسلم صابر صاحب، دوم۔رانا محمد یوسف صاحب، سوم۔احسان الرحمٰن صاحب۔نظم خوانی: اوّل۔محمد اسلم صابر صاحب، دوم۔احسان الرحمٰن صاحب، سوم رانا محمد یوسف صاحب۔تقریری مقابلہ: اوّل۔مولوی محمد اشرف صاحب، دوم۔راجہ نذیر احمد صاحب، سوم۔بشیر احمد سیال صاحب۔پرچہ بنیادی معلومات: اوّل۔عبداللطیف صاحب پریمی، دوم۔مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی، سوم۔مولوی بشارت احمد بشیر صاحب۔دینی معلومات: اوّل۔بشیر احمد قادیانی صاحب، دوم۔صوفی خدا بخش صاحب۔**ورزشی مقابلہ جات** کلائی پکڑنا: اوّل۔ناصر احمد صاحب، دوم۔احمد خان صاحب۔دوڑ سو گز: اوّل۔جمیل احمد صاحب، دوم۔ماسٹر محمد صدیق صاحب، سوم۔صوبیدار منظور احمد صاحب۔رسّہ کشی: اوّل شمالی زون۔(کیپٹن چوہدری محمد طفیل صاحب)، والی بال اوّل شمالی زون۔کیپٹن چوہدری محفوظ الرحمان صاحب۔﴿۳۰﴾

سالانہ اجتماع ضلع پشاور

مجالس انصار اللہ ضلع پشاور کا سالانہ اجتماع ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۸۰ء کو بمقام مسجد احمدیہ کوہاٹ روڈ پشاور منعقد ہوا۔ضلع پشاور کی جملہ مجالس کے علاوہ اضلاع ہزارہ و کوہاٹ اور ڈیرہ اسماعیل خان کی مجالس سے نمائندے اجتماع میں شامل ہوئے۔تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد دہرانے کے بعد صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تقریر میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر نہایت دلنشین پیرایہ میں بیان کی۔آپ کی یہ تقریر ساڑھے چھ بجے شام تک رہی۔آپ کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ''جماعت احمدیہ کے ساتھ تائیدات الٰہیہ'' کے موضوع پر پنتالیس منٹ تقریر فرمائی جو نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات تھی۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مرزا مقصود احمد صاحب امیر جماعت پشاور بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ''انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر فرمائی۔مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید نے بیرون پاکستان تبلیغ سے متعلق سلائیڈز دکھائیں۔آپ پُر اثر انداز میں ساتھ ساتھ تبصرہ بھی فرماتے رہے۔اجلاس آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوا جس

کے بعد حاضرین کی خدمت میں ماحضر پیش کیا گیا۔

دوسرے دن نماز تہجد و فجر کے بعد مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید مربی کوہاٹ نے قرآن کریم، مکرم مولوی ہادی علی صاحب مربی پشاور نے درس حدیث اور مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربی سلسلہ پشاور نے درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا جس کے بعد دوستوں کو آٹھ بجے تک سیر وتفریح کے لئے وقفہ دیا گیا۔

چوتھا اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں آٹھ بج کر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولانا چراغ دین صاحب نے ''ہماری جماعت کی ترقی خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کی اطاعت کے ساتھ وابستہ ہے'' کے عنوان پر پنتالیس منٹ تک تقریر فرمائی۔ ساڑھے نو سے ساڑھے گیارہ تک مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم مولانا چراغ دین صاحب اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے برمحل جوابات دیئے۔ گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے تک زعماء مجالس انصار اللہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مجالس کی کارگزاری کا جائزہ لے کر صدر محترم نے مناسب ہدایات عطا فرمائیں۔

آخر میں صدر محترم نے اختتامی تقریر فرمایا اور مکرم عبدالسلام صاحب ناظم ضلع نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ مجموعی تعداد انصار و شرکاء تین صد کے قریب تھی۔ ﴿۳۱﴾

سالانہ تربیتی اجتماع مجلس عزیز آباد کراچی

۲۲۔۲۳ مئی ۱۹۸۰ء کو مجلس انصار اللہ عزیز آباد کراچی نے سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کیا۔ پہلا اجلاس ۲۳ مئی کو بعد نماز عصر زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن، عہد اور نظم کے بعد مکرم ظفر اللہ خان صاحب زعیم اعلیٰ عزیز آباد نے مجلس کی رپورٹ کارگزاری پڑھی اور آئندہ پروگرام کا خاکہ پیش کیا۔

اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے سورۂ فاتحہ کی نہایت پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اس سورۃ کا نام امّ الکتاب بھی ہے اور یہ سورۃ قرآن کریم کا خلاصہ ہے۔ اِس نے آغاز سے لے کر اختتام تک کسی پہلو کو تشنہ نہیں رکھا۔ انسان کی جسمانی اور روحانی ترقیات کے تمام مدارج پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انصار اللہ کو اِسی کے مطابق سال کے آغاز میں ایسے تدریجی پروگرام بنانے چاہئیں جن کا انجام عظیم اور وسیع ہو اور اپنی توفیق کے مطابق قدم بڑھائیں اور جس طرح سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کے مطابق خدا تعالیٰ سے زندگی کا راز سیکھیں اور اس پر پابندی اختیار کر کے تحمل اور صبر کے ساتھ اپنا عمل جاری رکھیں۔

صدرمحترم کے خطاب کے بعد مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے ''حالات حاضرہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ پھر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ سوالات کے جواب حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے دیئے۔ یہ سلسلہ مغرب کی نماز تک جاری رہا۔

نماز مغرب کے بعد دوسرا اجلاس عام منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) مکرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب بعنوان ''مطالبات تحریک جدید''

(۲) مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب بعنوان ''انصار اللہ کے فرائض بسلسلہ تربیت اولاد''

(۳) مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر بعنوان ''نمازوں کی اقسام اور ان کی حکمتیں''

نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد تمام شرکاء کی خدمت میں مجلس کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی سلطان محمود انور صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ عناوین یہ تھے: نماز باجماعت۔ اطاعت نظام۔ جماعت احمدیہ میں اخوت باہمی۔ خدمت دین سے پہلوتہی قومی جرم ہے۔

ازاں بعد خدام کا فی البدیہہ تقریری مقابلہ اور اطفال کا تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کا مقابلہ بلحاظ معیار کبیر و صغیر کرایا گیا۔ اجلاس پونے گیارہ بجے تک جاری رہا۔

اجتماعی تہجد میں '۵۴' انصار و خدام شامل تھے۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے درس قرآن دیا۔ چوتھا اجلاس مکرم زعیم صاحب اعلیٰ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

(۱) مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب اسلم بعنوان ''حفظانِ صحت''

(۲) مکرم مولوی عبدالحمید صاحب بعنوان ''وصیت''

(۳) مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ بعنوان ''وقف عارضی''

ان تقاریر کے بعد پنتالیس منٹ انصار صاحبان کا مشاہدہ و معائنہ اور سلو سائیکلنگ کا مقابلہ ہوا۔ جس کے بعد مجلس کی طرف سے شرکاء اجلاس کو صبح کا ناشتہ پیش کیا گیا۔

پانچواں اجلاس محترم صدر صاحب انصار اللہ مرکزیہ کے نامزد نمائندہ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت

کراچی نے ’’نظام خلافت‘‘ پر ایک موثر تقریر فرمائی جس کے بعد صدر اجلاس نے انعامات تقسیم کئے۔اختتامی اجلاس میں سب سے زیادہ حاضری حلقہ دستگیر کی رہی۔نماز تہجد میں حلقہ عزیز آباد کی حاضری زیادہ تھی۔ بجٹ کی وصولی میں حلقہ گلشن آباد اوّل رہا۔ان حلقوں کے زعماء کو سندات خوشنودی دی گئیں۔اجتماع میں نمایاں دلچسپی اورشوق کا اظہار کرنے والوں کو خصوصی انعامات دیئے گئے۔تقسیم انعامات کے بعد صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔﴿۳۲﴾

یک روزہ تربیتی اجتماع حافظ آباد

۳۰مئی ۱۹۸۰ءکو حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں مجالس انصاراللہ حلقہ کا یک روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔تحصیل حافظ آباد کی دس مجالس میں سے نو مجالس کی نمائندگی ہوئی۔نوے انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے کی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی صاحب نے افتتاحی خطاب میں انصار کو ذکر الٰہی اور استغفار کی طرف توجہ دلائی۔مکرم مولوی طاہر مہدی صاحب مربی سلسلہ حافظ آباد نے ان قرآنی آیات کا درس دیا جن میں نماز کی پابندی کی تلقین کی گئی ہے۔مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ نے درس حدیث دیا۔بعد میں مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر کیں۔

مکرم سید سجاد حیدر صاحب زعیم انصاراللہ حافظ آباد	بعنوان	اسراء اور معراج
مکرم چوہدری شفقت حیات صاحب امیر جماعت حافظ آباد	"	تربیت اولاد
مکرم ملک لطیف احمد صاحب زعیم انصاراللہ پیر کوٹ ثانی حافظ آباد	"	شرائط بیعت
مکرم مولوی غلام احمد صاحب حافظ آباد	"	انسانی پیدائش کی غرض

آخر میں مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے خلافت کی اہمیت پر تقریر کی۔اس کے بعد کھانا اور نماز جمعہ کی تیاری کے لئے وقفہ ہوا۔خطبہ جمعہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے دیا۔نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس مکرم چوہدری ظفراللہ خان صاحب ایڈووکیٹ جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ و ناظم ضلع منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف	بعنوان	مسیح موعودؑ کی بعثت کی اغراض اور ہماری ذمہ داریاں
مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ حافظ آباد	"	سیرت حضرت مسیح موعودؑ
مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب	"	انصاراللہ کی ذمہ داریاں
مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر	"	بدرسوم کے خلاف جہاد

مکرم صدر صاحب اجلاس نے اپنے اختتامی خطاب میں احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی

تحریکات پرعمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ ﴿۳۳﴾

تفریحی پروگرام مجلس ڈرگ روڈ کراچی

مجلس انصاراللہ ڈرگ روڈ کراچی نے ۶ جون ۱۹۸۰ء کو میمن گوٹھ ملیر کراچی کے مقام پر پکنک کا اہتمام کیا۔اس پکنک میں مکرم امیر صاحب جماعت کراچی،مکرم ناظم صاحب کراچی اور مربیان سلسلہ متعین کراچی نے بھی شرکت کی۔مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ ہماری تفریحات دنیا داروں کی طرح نہیں ہوتیں۔ہم جو کام بھی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کرتے ہیں۔بعدہٗ آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔اس کے بعد انصار نے انفرادی سیر کی۔بارہ بجے کلوا جمیعا ہوا جس کے لئے کھانا انصار اپنے گھروں سے لائے تھے۔

کھانے کے بعد نماز جمعہ مکرم محمد عثمان صاحب چینی مربی سلسلہ نے پڑھائی۔نماز جمعہ وعصر کے بعد بعض احباب نے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ میں آنے والے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ازاں بعد مکرم چینی صاحب نے چینی ورزش کا مظاہرہ کیا۔چائے کے بعد مختلف ٹیموں کے مابین پیغام رسانی کا مقابلہ کروایا گیا جو حلقہ ڈرگ روڈ نے جیتا۔اس کے بعد مضمون نویسی کا مقابلہ بعنوان ''ہماری پکنک'' ہوا۔اس میں اوّل ڈاکٹر مشتاق حسین صاحب،دوم اقبال مصطفیٰ صاحب اور سوم حمید الدین صاحب قرار پائے۔ ﴿۳۴﴾

مذاکرہ مجلس سرگودھا

۱۶ جون ۱۹۸۰ء جون کی شام مکرم عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔تیس کے قریب غیر از جماعت معززین بھی شریک ہوئے جن میں زمیندار،وکلاء،ڈاکٹر اور دیگر اہل علم شامل تھے۔پہلے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ''دور حاضر میں احمدیت اور خدمتِ قرآن'' کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی۔جس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جو دو گھنٹے تک جاری رہا۔غیر از جماعت احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایسی پُر معارف اور عالمانہ باتیں انہوں نے اس سے پہلے کم سُنی تھیں۔ ﴿۳۵﴾

مجلس ناصر آباد اسٹیٹ میں صدر محترم کا پُر ولولہ خطاب

مجلس انصاراللہ کے زیر اہتمام یکم جولائی ۱۹۸۰ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے مسجد ناصر آباد اسٹیٹ میں بعد نماز مغرب حاضرین سے خطاب فرمایا۔ناصر آباد کے انصار،خدام اور اطفال شریک مجلس تھے۔آپ کا پُر ولولہ خطاب کم وبیش پچاس منٹ تک جاری رہا۔آپ نے فرمایا کہ ہمارے پیارے امام نے جماعت کی تنظیموں کے جتنے نام رکھے ہیں وہ سب بابرکت ہیں لیکن انصاراللہ کا نام سب سے زیادہ

بابرکت ہے۔ کیونکہ یہ نام قرآن مجید سے لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الصّف میں فرماتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ جس کے جواب میں حواریوں نے کہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ لہٰذا ''انصار اللہ'' نام قابلِ فخر ہے۔ لیکن اس کے ساتھ عظیم ذمہ داریاں بھی ہیں جن کو ادا کر کے حقیقی فخر قائم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔ ان کی عظیم جانی و مالی قربانیاں اور قابلِ فخر کارنامے اور ان کی دینی غیرت تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں۔ ان کی بے مثال قربانیاں انہیں زندۂ جاوید بنا گئیں اور ایک دفعہ یا دو دفعہ نہیں بلکہ ہزاروں بار ایسا ہوا کہ ان کو مارا پیٹا گیا، قتل کیا گیا، ان کے گھر بار برباد کئے گئے، ان کو آگ میں زندہ جلایا گیا، وحشی درندوں کے آگے ڈالا گیا اور رومیوں نے اپنے بادشاہوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے ٹکڑے ہوتے دیکھے۔ یہ واقعہ درحقیقت ایک جماعت سے یا ایک زمانہ میں نہیں گزرا بلکہ کئی جماعتوں سے مختلف زمانوں میں گزرا ہے اور یہ سلسلہ تین سو سال تک چلتا گیا۔ آخر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ان لوگوں کا سطح زمین پر رہنا ناممکن بنا دیا گیا اور انہوں نے زمین کے اندر غاروں میں پناہ لی۔ اور غاریں بھی ایسی کہ جو بھیانک جگہیں تھیں جن کو دیکھ کر انسان دہشت زدہ رہ جاتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ ہم ان غاروں کو دیکھنے گئے۔ ہمارے ایک ساتھی کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ ان غاروں میں ذرا دُور تک اندر جا سکے۔ پھر وہ ان غاروں میں بھی محفوظ نہ تھے۔ غاروں میں بھی ان کا تعاقب کیا جاتا تھا اور قتل و غارت کا سلسلہ جاری رہتا لیکن وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرتے رہے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل کر کے دینی اور دنیوی ترقیات انہیں دیں۔

دراصل یہ ایک تجارت تھی جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کی۔ جیسا کہ سورہ الصّف میں مومنوں سے کہا گیا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رستہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اُن انصار نے اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا اور خدا تعالیٰ کی جنتوں کے وارث ہوئے۔ یہ لوگ حقیقت میں انصار تھے۔ اگر آج آپ لوگوں کو یہ نام دیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے ہی حالات آپ کے ساتھ بھی پیش آنے والے تھے۔ اصحابِ کہف کا سا معاملہ اس مامور کے ماننے والوں پر بھی گزرنا تھا۔ جیسا کہ روایت میں ہے اَصْحَابُ الْكَهْفِ اَعْوَانُ الْمَهْدِيْ یعنی اصحاب کہف امام مہدی کے مرید اور اس پر ایمان لانے والے لوگ ہیں۔ پس آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے کام میں لگے رہیں اور استقلال سے مصائب اور ابتلاؤں کا مقابلہ کریں۔ انصار اللہ ایک ایسی تنظیم ہے جس کی طرف جماعت کے تمام افراد حرکت کر رہے ہیں اور سب نے ایک دن انصار اللہ بننا ہے۔ اس لئے ہر فرد کو عموماً اور انصار اللہ کو خصوصاً اپنے اس قابل فخر نام کی لاج رکھتے ہوئے ان عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے جن کا تقاضا انصار اللہ سے کیا جاتا ہے۔ صرف خالی فخر کھوکھلا ہوگا اور اس کو تکبّر یا غالباً نمود

وغیرہ تو کہہ سکتے ہیں حقیقی فخر نہیں کہہ سکتے۔ مجلس کے لئے جو مقاصد اور لائحہ عمل رکھے جاتے ہیں ان سے واقفیت نہ صرف عہدیداروں کے لئے ضروری ہے بلکہ تمام اراکین کے لئے بھی ضروری ہے۔ انصاراللہ تک ان تمام ہدایات کا پہنچنا اور پھر یہ پروگرام کے مطابق ان پر عمل پیرا ہونے ہی سے مقاصد حاصل ہوسکتے ہیں۔ اس ضمن میں فرمایا:

(۱) ہر رکن کو چاہئے کہ وہ اپنے ساتھ ایک سست اور کمزور رکن کو عبادت گزار بنائے۔ اس کو بیدار کرنے میں پوری محنت صرف کرے۔

(۲) چاہئے کہ اپنے پڑوس میں آباد لوگوں، پنجابیوں اور سندھیوں کو ایک منصوبہ کے مطابق پیغام حق پہنچایا جائے۔ سندھ میں اس بارے میں سستی اور جمود ہے۔ یہ آپ لوگوں کے لئے اچھا شگون نہیں ہے۔ انفرادی اور اجتماعی وجود کی صورت میں اس طرف بھرپور توجہ کریں۔

(۳) اپنی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس صرف تبلیغی امور کے لئے منعقد کریں اور منصوبہ کے مطابق پروگرام وضع کریں۔ آپ ایک نازک سرحدی علاقہ میں رہتے ہیں۔ آپ کو اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے۔ اردگرد کی تمام قسم کی آبادی میں اپنے دینی بھائی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(۴) مساجد کو آباد کریں اور زندگی کی حرکت ہر رکن میں پیدا کرنے کی سعی کریں۔

مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ذرا اپنا موازنہ مسیح علیہ السلام کے انصاراللہ سے کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ورحمت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی تکالیف اور ابتلاؤں سے محفوظ رکھا ہے۔ اس لئے اپنی قدر پہچانیں اور سلسلہ کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر اس کے لئے مالی قربانیاں دیں۔ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو اپنی آمد صحیح بتانے سے گریز کرتے ہیں یا چندہ کا مطالبہ کرنے والوں سے ترشی، گستاخی اور ناگوار الفاظ سے پیش آتے ہیں اور چالاکیوں سے اپنی آمد کم دکھانے کی کوشش کرتے ہیں، فرمایا کہ ایسے لوگوں کو خدا کا خوف کرنا چاہئے کہ ان سے جانوں کی قربانی کا مطالبہ نہیں بلکہ ''العفو'' دینے کا مطالبہ ہے۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ہے۔ ان کی فصلیں خدا اُگاتا ہے۔ ان کے کاروبار میں برکت خدا دیتا ہے۔ ان کے اموال ونفوس میں برکت خدا دیتا ہے۔ اُس کا فضل نہ ہو، موسموں کی خرابی ہو، شدید بارشوں کا اثر ہو یا قحط کی وجہ سے وہ زرخیز پیداواری علاقوں کو بالکل بنجر کردے تو اس کے آگے کس کا زور ہے؟ ایسے علاقے دنیا میں موجود ہیں جہاں سرسبزی وشادابی کی وجہ سے زندگی رواں دواں تھی۔ نہریں تھیں، لہلہاتی کھیتیاں تھیں، باغات تھے، ہر قسم کی آسائشیں وآرام تھے مگر ایک وقت آیا کہ یہ سب کچھ بیابان وبنجر میں تبدیل ہوگیا۔ اگر ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ چالاکی کر کے سیکرٹری مال کو دھوکہ دیتے ہیں تو درحقیقت خدا سے دھوکہ کرتے ہیں جو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ آنے والوں کا احترام کرتے، ان سے اکرام سے پیش آتے جو کچھ موجود ہوتا اُسے عاجزی سے

پیش کر دیتے اور پھر کہتے کہ الحمدللہ خدا نے مجھے کچھ پیش کرنے کی توفیق دی ہے۔ پھر عہد کرتے کہ دوسری دفعہ وہ خود یہاں آ کر چندہ ادا کریں گے، نہ کہ چالاکی، گستاخی اور بے ادبی سے پیش آتے۔ جو معمولی قربانی سے بھی گریز کرتا ہے وہ کس قسم کا انصاراللہ ہے۔ اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئیے۔

اس شخص کا ذکر کرتے ہوئے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے مال مویشی میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی تا وہ خدا کی راہ میں بھی دے سکے، فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی یہاں تک کہ اُس کے مویشی دو پہاڑوں کے درمیان وادی میں نہ سماتے تھے۔ پھر جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے کارندے پہنچے تو اُس نے حقارت سے اُن کو کہا کہ محنت تو ہم کرتے ہیں تم زکوٰۃ لینے دوڑ پڑتے ہو۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ اس کی زکوٰۃ قبول نہ کی جائے۔ پھر اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس کے مال مویشی اتنے زیادہ ہو گئے تھے کہ صرف زکوٰۃ کے مال سے وادی بھر گئی مگر ہر دفعہ اس کی زکوٰۃ ردّ کی گئی۔ پس یاد رکھو یہ اموال خدا تعالیٰ کی عطا ہیں۔ حق یہ ہے کہ چندہ دیتے وقت قربانی کرتے وقت بشاشت قلب ہو اور تشکر کے جذبات سے قربانی دی جائے تا وہ قبول ہو۔ یاد رکھو خدا کی ذات غنی ہے اور فقیر تو اصل میں ہم ہیں۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ قیامت کے دن بخل کرنے والوں کو تمثیلی طور پر سونے چاندی کے سکوں سے داغا جائے گا اور مال مویشی ان کو پاؤں تلے روندیں گے۔

صحابہ کرام کا ذکر کرتے ہوئے صدر محترم نے فرمایا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمیں کوئی سواری مہیا کر دیں۔ ایسی چیز جس کے اوپر کھڑے ہو کر ہم مقام جہاد تک پہنچ سکیں۔ یعنی سواری، چپلیں، جوتیاں وغیرہ۔ وہ ایسا تنگی کا وقت تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب مجاہدین کو جوتیاں یا چپلیاں تک مہیا نہیں کر سکتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس پر تمہیں سوار کراؤں۔ یہ جواب سن کر وہ چلے گئے اور اس غم سے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے کہ افسوس ان کے پاس کچھ نہیں جسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ ان کے دلوں میں حسرت تھی کہ کاش ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم بھی خدا کے رستے میں دیتے۔ انہوں نے عاجزی وحسرت سے اس بات کی خواہش کی اور خدا تعالیٰ نے ان کا ذکر محبت بھرے الفاظ میں ہمیشہ کے لئے قرآن مجید میں محفوظ کر دیا۔ آپ میں سے جو مجبور ہے یا کسی وجہ سے تنگ دست ہے، وہ انکساری سے اپنی مجبوری پیش کر سکتا ہے نہ کہ تکبّر یا حقارت سے کارندوں کی تذلیل کرے یا جلی کٹی سنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی باتوں سے بچائے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ

میں قربان کر دیا۔اس عظیم درویش کے صدقے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو عظیم برکات سے نواز رہا ہے۔خدا تعالیٰ کسی کی قربانی ضائع نہیں کرتا اور کسی ولی کی سات پشتوں تک نوازتا چلا جاتا ہے۔جس طرح آپ چند دانے زمین میں بکھیر کر توقع کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس سے بہت بڑی فصل تیار کر دے گا۔تو یاد رکھیئے اگر اسی کے دیئے ہوئے میں سے خدا کے حضور کچھ پیش کریں گے تو خدا تعالیٰ اس کے بدلے میں آپ کو بڑی برکت دے گا۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ وہ خدا یہ چند روپے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔وہ سارے مال کا مطالبہ تو نہیں کرتا بلکہ اس سے کچھ کم کا مطالبہ کرتا ہے۔یاد رکھیئے آپ کی اصل بچت وہ ہے جو آپ خدا کے پاس دینی قربانیوں کی صورت میں دیتے ہیں جن کا آپ سے وقتاً فوقتاً مطالبہ کیا جاتا ہے۔آپ خدائی بنک میں بچت کر کے جمع کرائیں تا اخروی زندگی میں آپ کے کام آئے۔یاد رکھیں یہی مالی قربانی یہی چندے جو خدائی بنک میں جمع ہو رہے ہیں، یہی آخرت کی پونجی ہے۔پس آپ عمل کی طرف توجہ کریں۔عملی طور پر سرگرم ہو جائیں کہ عمل کے بغیر تقریر تماشہ ہو جاتی ہے۔خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آپ سب کو اپنے عہد سمجھنے اور اس پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ﴿۳۶﴾

دورہ صدر محترم ادرحمہ ضلع سرگودھا

مجالس انصار اللہ بھابڑہ، ادرحمہ، تخت ہزارہ اور ہلال پور نے ۲۱، ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء کو ادرحمہ کے مقام پر دوروزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا۔مربیانِ سلسلہ نے مختلف علمی اور تربیتی عناوین پر تقاریر کیں۔اجتماع کے آخری دن حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے انعامات تقسیم فرمائے اور نماز جمعہ پڑھائی۔ازاں بعد ایک محفل سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں ڈیڑھ سو غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔محترم صاحبزادہ صاحب نے بڑے مدلّل اور تشفی بخش طریق سے تمام سوالات کے جواب دیئے۔شام پانچ بجے دعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع ختم ہوا۔انصار کے علاوہ سرگودھا اور گجرات کے اضلاع کی متعدد جماعتوں کے تقریباً پانچ صد احمدی احباب و مستورات بھی مستفیض ہوئے۔ ﴿۳۷﴾

ضلع حیدرآباد کا سالانہ تربیتی اجتماع

۴۔۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ بیت الظفر لطیف آباد میں مجالس ضلع حیدرآباد کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔صدر محترم نے بھی اس اجتماع میں شرکت فرمائی۔۵ ستمبر کو آپ نے خطبہ جمعہ میں نہایت احسن رنگ میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے متعلق قرآنی آیات کی رو سے روشنی ڈالی۔اس خطبہ کو کثیر احباب جماعت مرد و زن اور بعض غیر احمدی افراد نے بھی، جو جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے ہوئے تھے، سُنا اور نہایت خوشکن اثر لیا۔

اختتامی خطاب میں صدر محترم نے انصار اللہ کو نہایت دلنشین انداز میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ

دلائی۔اس اجتماع میں ضلعی مجالس کے انداز اً دوصد انصار شامل ہوئے۔

سالانہ اجتماع ضلع کراچی

ضلع کراچی کا سالانہ اجتماع ۶ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں منعقد ہوُا۔تلاوت،عہد اور نظم کے بعد مجلس ڈرگ روڈ اور مجلس ناظم آباد کے زعماء اعلیٰ نے اپنی اپنی مجالس کی رپورٹ کارکردگی پیش کی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور کوشش کرو کہ نیکیوں میں ترقی ہوتی رہے۔آپ نے اجتماع کی حاضری پر فرمایا کہ مجلس کے مقامی اجتماع میں شامل ہونا قریب ہونے کی وجہ سے نسبتاً آسان ہوتا ہے۔لیکن موجودہ حاضری یہ بتاتی ہے کہ فاصلے نیکیوں کو سنوار کر کرنے میں حائل نہیں ہوتے۔اس ضمن میں آپ نے مجلس ڈرگ روڈ کی حاضری پر مسرت کا اظہار فرمایا کہ دُور ہونے کے باوجود اُن کی حاضری سب مجالس سے بہتر ہے۔صدر محترم نے فرمایا کہ آپ نیکی کو سنوار کر کریں گے تو شکور وودود خدا اپنی سنت کے مطابق اس کا دس گنا اجر دے گا اور آپ کے نتائج کا دائرہ وسیع تر ہوتا جائے گا۔کارکنان کو مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہئے اور یہ کبھی نہیں سوچنا چاہئے کہ ہماری مساعی کا نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔صبر اور دُعا سے کوشش کرتے چلے جائیں اور یہ سمجھیں کہ ہماری سعی میں ابھی کوئی خامی ہے اور اس کے ساتھ ہمیشہ انکساری کا پہلو مدنظر رکھیں۔یہ کبھی خیال نہ کریں کہ مَیں نے بہت کام کیا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو غالبؔ کا یہ شعر بہت پسند تھا ؎

جان دی دِی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوُا

دوسرا اجلاس ناظم ضلع مکرم نعیم احمد خان صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔اجلاس میں مکرم مولوی عبدالحمید صاحب،مکرم راجہ ناصر احمد صاحب،مکرم شیخ محمد شریف صاحب،مکرم مسعود احمد خورشید صاحب،مکرم سعید احمد خالد صاحب،مکرم محمد رفیق صاحب عزیز آباد نے اپنی زندگی کا ایک ایک دلچسپ ایمان افروز واقعہ بیان کیا۔اس کے بعد مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے حفظان صحت کے اصول پر تقریر فرمائی اور مکرم مظفر احمد صاحب منصور مربی سلسلہ نے آیت اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی تفسیر میں صحابہ کرام کے اوصاف بیان فرمائے۔

تیسرا اجلاس مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کی صدارت میں منعقد ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے ''احمدیت کے پیغام'' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس تھی۔اس میں غیر از جماعت بھی شامل ہوئے۔مکرم امیر صاحب،مربی سلسلہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

ازاں بعد دو صحابہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت محمد ظہور خان صاحب اور حضرت آغا محمد عبداللہ صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اختتامی اجلاس صدر محترم کی زیر صدارت منعقد ہوا۔اس اجلاس میں انصار کی حاضری پچاس فیصد تھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے کی۔آپ نے ’’پندرھویں صدی اور ہم‘‘ کے عنوان پر اچھوتے رنگ میں دلنشیں خطاب فرمایا۔اس کے بعد مکرم ناظم صاحب ضلع نے رپورٹ کارکردگی پیش کی جس میں خاص طور پر آپ نے تعلیم القرآن کے بارہ میں مجلس کے کام کا ذکر کیا۔

اس کے بعد صدر محترم نے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں نمایاں کام کرنے والی اور حاضری میں اول رہنے والی مجالس میں انعامات تقسیم فرمائے۔صدر محترم نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ آپ کو دین کے لئے وقت صرف کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔لوگ چھٹی کے دن تفریحات کا پروگرام بناتے ہیں لیکن آپ نے چھٹی کے دن خدا اور اس کے رسولؐ کی باتیں سننا پسند فرمائیں۔اس ضمن میں آپ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث بیان فرمائی جس میں بیان ہے کہ ذکرِ خدا کرنے والوں کے پاس بیٹھنے والے بھی ثواب سے محروم نہیں رہتے۔آپ نے فرمایا دنیا میں مہیب خطرہ کے بادل چھا رہے ہیں۔اس سے نجات کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے ذکرِ الٰہی، استغفار اور توبہ۔اللہ سے پیار کرو کہ تمہارے دل میں سوائے اس کے کسی کا پیار نہ ہو اور تمہاری یہ کیفیت ہو جائے۔ ع آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

تقریر کے آخر میں آپ نے دعا کرائی۔اور یہ اجتماع سوا چھ بج کر تیرہ منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۳۸﴾

ضلع راولپنڈی کا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ اجتماع ۱۰۔۱۱۔۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مسجد نور راولپنڈی میں منعقد ہؤا۔یہ ضلع کا پہلا سہ روزہ اجتماع تھا۔اجتماع کی تیاری تقریباً ایک ماہ پہلے شروع کی گئی۔مکرم محمد سعید احمد صاحب ناظم ضلع کی زیر ہدایت اجتماع سے پہلے مسجد نور میں اجتماع کا ایک عارضی دفتر قائم کر دیا گیا۔مرکز سے منظوری حاصل کرنے کے بعد مقررین سے خط و کتابت شروع کر دی گئی۔دیدہ زیب پروگرام شائع کیا گیا۔انتظامات کے لئے تیرہ سب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن کے صدر اور معاونین نامزد کئے گئے۔ان شعبوں میں استقبال و الوداع مہمانان، قیام و طعام، آب رسانی و صفائی، لاؤڈ سپیکر و روشنی، سٹیج و اوقات، تزئین، مقام اجتماع، مال، ٹیپ ریکارڈنگ، فوٹو گرافنگ، طبی امداد، رپورٹنگ و اشاعت و امور عامہ شامل تھے۔سب کارکنان اجتماع نے اپنے مفوضہ فرائض نہایت خلوص اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے انتظامی امور میں بھرپور تعاون کیا۔

اجتماع میں ضلع بھر کی تمام مجالس (جن کی تعداد بارہ تھی) کے نمائندے شامل ہوئے۔راولپنڈی اور اسلام آباد کے علاوہ واہ، گوجر خان، ٹیکسلا، چنگا بنگیال، محمودہ، پنڈ بیگوال، کہوٹہ، مری، چھپاں مندوال کی مجالس اور

انصار اللہ کے نمائندے تشریف لائے۔بعض جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے نمائندوں کو بھی شرکت کے لئے دعوت نامے جاری کئے گئے۔ چنانچہ مجالس لاہور، گوجرانوالہ ،فیصل آباد اور کراچی کے نمائندگان نے شرکت فرمائی۔مہمانوں کے قیام کے لئے کئی احباب نے اپنے مکانات اورآمدورفت میں سہولت کے لئے اپنی کاریں پیش کیں۔اجتماع کے تینوں دن کھانا اوردودن ناشتہ مجلس کی طرف سے پیش کیا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اجتماع میں حاضری نہایت خوش کن رہی۔جس پر صدرمحترم نے خوشنودی کا اظہارفرمایا۔مرکز کی طرف سے صدرمحترم کے علاوہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اورمکرم مولانا نسیم سیفی صاحب تشریف لائے علاوہ ازیں سرگودھا سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے صوبہ پنجاب نے شرکت فرمائی۔مربیان کرام میں سے مکرم سیدعزیز احمد شاہ صاحب (مری)،مکرم مولانا چراغ دین صاحب (پشاور)،مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد (واہ)،مکرم مولوی انعام الحق صاحب کوثر (راولپنڈی) اور مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف(اسلام آباد) شامل ہوئے۔

اجتماع میں کل نو اجلاس ہوئے۔دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوتا رہا۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مربیان کرام قرآن کریم ، حدیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود کا درس دیتے رہے۔ اجلاسوں میں مرکزی نمائندگان اور مربیان کے علاوہ جن احباب نے مختلف علمی وتربیتی مواضیع پر تقاریر کیں۔ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔مکرم میاں اللہ بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود،مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ضلع راولپنڈی،مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت نائب زعیم اعلیٰ راولپنڈی صدر،مکرم محمد اسلم صاحب نائب زعیم اعلیٰ اسلام آباد،مکرم کرنل ڈاکٹرنسیم احمد صاحب ماہرامراض چشم،مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ،مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت گوجرانوالہ اورمکرم میجر جنرل (ریٹائرڈ) بشیراحمد صاحب۔

صدرمحترم اجتماع کے آخری روز۱۲ستمبر بروز جمعہ راولپنڈی تشریف لائے۔آپ نے خطبہ جمعہ میں اور پھر بعد میں اختتامی اجلاس میں نہایت روح پرور انداز میں انصاراللہ کوان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ انصار کواللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنا چاہئے اوراس کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور سچی پیروی کی جائے۔

صدرمجلس کا روح پرور اختتامی خطاب

صدرمحترم کے اختتامی خطاب کا مکمل متن درج ذیل ہے۔اسے کیسٹ سے مکرم محمد سعید احمد صاحب سابق ناظم ضلع راولپنڈی نے مرتب کیا ہے۔

’’اللہ تعالیٰ کا یہ بے انتہا فضل اوراحسان ہے جس نے ضلع راولپنڈی کو یہ کامیاب اجتماع منعقد

کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔اس میں کوئی بھی شک نہیں کہ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتو انسانی کوئی کوشش بھی بارآ ور ثابت نہیں ہوتی۔مگر اس میں بھی شک نہیں کہ خدا کا فضل کوششوں سے بڑھ کر دلوں کی مخفی نیتوں پر نازل ہوا کرتا ہے۔اگر انسانی کوششوں میں طاقت نہ بھی ہو لیکن دل کی گہرائیوں سے وہ دردناک آواز اُٹھے جو خدا کے فضل کو کھینچنے والی ہو تو یقیناً خدا کا فضل بھر پور صورت میں نازل ہوتا ہے اور کوششوں کو اس سے کوئی بھی نسبت نہیں رہتی۔پس یقیناً یہاں کے کارکنوں نے دعا کی طرف توجہ کی ہو گی۔اس میں بھی کوئی شک نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ میں تیرا گھر برکتوں سے بھر دوں گا، آپ کے اپنے گھر پر بھی صادق آتا ہے اور اُس گھر پر بھی جو آپ نے تعمیر کیا اپنے ماحول میں یعنی جماعت احمدیہ پر۔وہ روحانی گھر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنایا وہ سارے کا سارا اس الہام کا مصداق ہے اور خواہ کوئی ظاہری نسبت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تعلق نہ بھی رکھتا ہو، اگر وہ روحانی تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جوڑے تو یقیناً وہ گھر کی چار دیواری میں شامل ہے چنانچہ عملاً اس کا ثبوت طاعون کے زمانہ میں ملا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ میں حفاظت کروں گا ہر اس شخص کی جو تیرے گھر میں ہے۔اور گھر میں تو صرف چند لوگ بستے تھے یعنی ظاہری لیکن روحانی گھر جو دور دراز تک وسیع تھا۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں پھیلا ہوا تھا، سب طرف پھیلا ہوا تھا۔وہاں کے بسنے والے تمام مخلصینِ جماعت پر یہ الہام پوری طرح صادق آیا اور طاعون جو جھاڑو پھیر رہا تھا، احمدیوں کے گھر اس طرح بچے ہوئے تھے جیسے سیلاب میں بعض چٹانیں ابھری ہوئی نظر آتی ہیں۔پس جب ہم کہتے ہیں کہ گھر سے مراد تمام اہل جماعت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روحانی تعلق، حقیقی اور سچا روحانی تعلق جوڑتے ہیں، وہ لوگ ہیں تو اس میں کوئی بھی مبالغہ نہیں، رحم اور فضل کا، یقیناً یہ اس روحانی تعلق کی بنا پر ہے۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ راولپنڈی جو بڑی دیر سے کمزور جماعتوں میں شمار ہوتی چلی آئی ہے، اچانک اس میں یہ تبدیلی کیسے پیدا ہوگئی۔امر واقعہ یہ ہے کہ میرا جائزہ عمومی جماعتوں کے کام پر نظر رکھ کر یہی ہے کہ ہر جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین موجود ہیں۔ نیک بندے، قربانی کرنے والے سب یکساں پھیلے پڑے ہیں لیکن اگر اُن سے کام لینے کے لئے کوشش نہ کی جائے اور پوری استعدادوں سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے تو وہی جماعت نتیجہ خیز نہیں رہتی۔اچھی سے اچھی زمین پر اگر ہل چلا کر، محنت کر کے، پانی دے کر اس زمین کے حقوق ادا نہ کیے جائیں اور تقاضے پورے نہ کیے جائیں تو اچھی فصل کی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔اس لئے آنکھیں بند کر کے زمین پر لعن طعن

کرنی یا اس کو برا بھلا کہنا، یہ کوئی معقول طریق نہیں ہے۔ہم نے ایسی جماعتیں دیکھی ہیں جہاں غفلت اور بے عملی کی بعض اوقات ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ ایک جائزہ میں جو وقف جدید کے ذریعہ لیا گیا، پتہ چلا کہ ساری جماعت میں جو بہت بڑی تعداد میں تھی ،صرف دس باجماعت نماز پڑھنے والے تھے۔اب واقعہ یہ ہے کہ وہ روح اور مٹی تو موجود تھی مگر ذرا اس میں نمی کی کمی تھی جس کے نتیجہ میں پھر نمو پیدا ہوتی ہے۔تھوڑا سا جھنجوڑ نے ،تھوڑا سا ہلانے کی ضرورت تھی ۔ ورنہ خدا کے نیک بندے اور مخلص لوگ اور جلدی خدا کی آواز پر لبیک کہنے والے وہاں بھی موجود تھے۔ چنانچہ اس جائزہ کے بعد جب وقف جدید کا ایک مستعد معلم جو خاص طور پر للہ کام کرنے والا ، بے لوث خدمت کرنے والا اور اخلاص سے بھر پور تھا۔اب وہ فوت ہو چکا ہے۔اُس کو ہم نے وہاں مقرر کیا۔ چھ مہینے کے بعد جماعت لائلپور (اب فیصل آباد) سے درخواست کی گئی کہ اُس جماعت کا جائزہ لے کر رپورٹ کریں کہ اب وہاں کیا کیفیت ہے۔تو پتہ چلا کہ صبح کی نماز اور تہجد باجماعت ادا کرنے والوں کی تعداد ایک سودس ہے۔وہ دس جو پانچ باجماعت نمازوں میں حاضر ہوا کرتے تھے، وہ اللہ تعالیٰ سے برکت پا کر ایک سو دس تہجد پڑھنے والوں میں تبدیل ہو گئے۔تو مادہ اور مٹی تو وہی تھی جس سے کام لیا گیا لیکن کام لینے والوں نے جان لڑائی ،کوشش کی، محنت کی اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔اس لئے راولپنڈی کی جماعت بھی کسی اور جماعت سے ہرگز پیچھے نہیں ہے کسی پہلو سے۔ یہاں بھی خدا کے نیک بندے بستے ہیں، مخلص لوگ رہتے ہیں۔ نیک تمنائیں رکھنے والے موجود ہیں۔ چاہتے ہیں کہ وہ جماعت کی خدمات میں پیش پیش ہوں۔لیکن بعض اوقات اچھے کارکنان سے ایک جماعت محروم رہ جاتی ہے اور بعض دفعہ اچھے کارکنان اُسکو عطا ہو جاتے ہیں۔اچھے کارکنوں کی پہلی تعریف یہ ہوتی ہے کہ عجز وانکساری رکھنے والے ہوں۔ اپنی کوششوں پر توکل نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر توکل کرنے والے ہوں۔اُسی سے بخشش اور رحمت طلب کریں، اُسی سے عفو مانگیں، اُسی سے فضل مانگیں تو پھر دیکھتے دیکھتے اُن کی کوششوں میں رنگ بھرنے لگتا ہے۔ پس یہ جو آج کے اجتماع کی کامیابی کا نظارہ آپ دیکھ رہے ہیں، خدا کے فضل سے یہ غیر معمولی نمایاں فرق ہے جو نظری طور پر بھی نظر آتا ہے۔ پہلے بھی مختلف موقعوں پر میں راولپنڈی آتا رہا ہوں جماعتی کاموں کے سلسلہ میں، وقف جدید کے سلسلہ میں یا خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں بھی،لیکن اتنا بھر پور حصہ لیتے ہوئے کسی اجتماع میں پہلے میں نے کبھی نہیں دیکھا۔اب تو اللہ کے فضل سے بچوں کو بھی دیکھا جو انصار اللہ کے اجتماع میں شوق سے حصہ لے رہے تھے۔ ہر ایک نے اپنی جان لڑائی ہوئی ہے۔کوشش کی ہے کامیابی عطا کرنے کی اس اجتماع کو اور ایک خاص رونق نظر آئی ہے۔ یہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدا ہوتی ہے۔ خالی کوششوں میں کوئی بات نہیں۔

اس ضمن میں مَیں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ انسانی اعمال میں اگر اللہ تعالیٰ کا تعلق نہ ہو اور روح موجود نہ ہو ذکر کی تو بالکل بے جان جسد کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی حیوان میں سے روح پرواز کر جائے اور ایک لاشہ سا پیچھے رہ جائے۔ اس وقت آپ اس کا وزن کر کے دیکھیں، اس میں آپ کو کوئی بھی کمی نظر نہیں آئے گی بلکہ بعض دفعہ وہ لاش احساس میں زیادہ بوجھل نظر آتی ہے کیونکہ روح کے ساتھ اس میں اپنے وجود کی حرکت موجود ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک زندہ آدمی کو اُٹھائیں اس میں اتنا بوجھ نہیں ہوتا جتنا مردہ اُٹھانے کا نظر آتا ہے۔ مگر یہ بہر حال ایک نفسیاتی کمزوری ہے، جو بھی آپ کہہ لیں، مگر بہر حال وفات کے بعد اس کا وزن کم نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود زندہ اور مردہ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات اعمال کی کیفیت ہوتی ہے۔ بعض قوموں میں ظاہری اعمال پائے بھی جاتے ہوں تو اُن میں روح نہیں ہوتی۔ تمام ظواہر کے حقوق وہ ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ عبادتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے اندر وہ بات نظر نہیں آتی اور انکی ہر چیز بے جان اور بے نور ہو جاتی ہے۔ اسی فرق کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ وہ لوگ جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں، عبادت کرنے والے، ان کی عبادتیں ان کے چہروں پر روح کی زندگی کی نشانیاں لے کر آتی ہیں، وہ نور لے آیا کرتی ہیں۔ وہ بے جان عبادتیں نہیں ہوا کرتیں۔ جس طرح زندہ اور مردہ کے چہرہ میں فرق ہوا کرتا ہے اس طرح عبادت کرنے والوں میں جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اور دنیا کی عبادت کرنے والوں میں تم نمایاں فرق دیکھو گے۔ عبادت کے باوجود بعض لوگوں کے چہروں پر خدا کی طرف سے قوت قدسیہ کا نور نہیں آتا اور بعض چہروں پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے قوت قوسیہ کا نور آ جایا کرتا ہے۔ پس مومنوں کی عبادت میں ایک زندگی پائی جاتی ہے، ان کے اعمال میں ایک زندگی پائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تعلق سے ہوتی ہے۔ اگر وہ نہ ہو تو ساری کوششیں محض لاشیئ ہو جاتی ہیں اور ان میں کوئی بھی قوتِ عمل، زندگی کی قوت نظر نہیں آتی۔ انسان کا شرف صرف عبادت میں نہیں ہے، بلکہ ایسی عبادت میں ہے جس میں ذکر الٰہی، اللہ تعالیٰ کی ذات کا پیار اور اس کی محبت اس طرح گندھی ہوئی ہو کہ ایک زندگی کی روح اس میں نظر آئے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کو اس سے کیا حاصل کہ ہم اس کے حضور میں جھک رہے ہیں، ایک قسم کی اُٹھک بیٹھک کی پریکٹس کر رہے ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی حاصل نہیں۔ ہاں جب روح زندہ ہوتی ہے اللہ کے ذکر سے، جب خدا تعالیٰ کا پیار

دلوں میں بھرتا ہے، اُس کی رضا اور اس کی خاطر سارے اعمال ہونے لگتے ہیں تب وہ عبادت نہ صرف عبادت بن جاتی ہے بلکہ وہ اعمال بھی جو عبادت نہیں ہوتے، وہ بھی عبادت بن جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مومن کے انتہائی مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ خدا کی خاطر جب ایک آدمی اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے تو وہ بھی اللہ کی عبادت بن جاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس کی زندگی کی ہر چیز پر خدا کی محبت اور پیار کا جلوہ غالب آجاتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ خدا کا ہو جاتا ہے، اس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔ اسی فرق کو ظاہر کرنے کے لئے ابتدائے آفرینش کا جو واقعہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے، آدم کا پیدا کرنا، اس میں اس حکمت کو بڑا کھول کر بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِيْنَ انسان بحیثیت انسان، آدم سے پہلے بھی بس رہا تھا مگر اس کے اعمال میں، اس کے اخلاق میں توازن نہیں ہوا تھا۔ سَوَّيْتُهُ کا مطلب ہے کہ جب میں اس تخلیق کو اس طرح متوازن کرلوں کہ اس کے اعمال میں ایک توازن پیدا ہو جائے تو نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي پھر میں اس کے وجود میں بسنے لگوں۔ تب تم اس کو سجدہ کرنا، اس سے پہلے نہیں۔ یعنی کائنات کو جو انسان کے لئے پیدا کیا گیا ہے، وہ ہر انسان کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے، آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ اس زمین و آسمان میں ہے، ہم نے تمہارے لئے اس کو مسخر کیا، اس شرط کے ساتھ پیدا کیا۔ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ کائنات کی کسی چیز کو اس سے پہلے آدم کے لئے سجدہ کا حکم نہیں ہے کہ آدم اپنی روح کو خدا کے آگے پیش کر دے اور خدا اس میں بسنے لگے۔ نَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي کا یہ مطلب ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بڑا بھاری سبق ہے۔ آپ بھی سرداری کے لئے پیدا کیے گئے ہیں۔ آپ بھی آدم ثانی کے ماننے والے ہیں اور اس لئے آپ کو کھڑا کیا گیا ہے کہ ساری دنیا کی طاقتیں آپ کے حضور سجدہ کریں اور آپ کے تابع ہو جائیں۔ مگر اس شرط کے ساتھ ہوں گی کہ اپنے وجود کو آپ خدا کے تابع کر دیں اور خدا آپ میں نفخ روح فرمائے اور خدا کے نفخ روح کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی روح آپ کی روح میں رہنے لگے۔ خدا کی ذات آپ پر غالب آجائے۔ اس کا آخری مقام وہ ہے کہ انسان کا اپنا پھر کچھ بھی نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انتہائی مقام حاصل کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ تُو لوگوں کو دکھا دے اور بتا دے کہ میری عبادتیں، میری قربانیاں، میرا اُٹھنا اور بیٹھنا، میری زندگی اور میری موت ہر چیز خدا کے لئے ہے۔ یہ ہو جائے تو بندے اور خدا میں فرق نہیں رہتا۔ پھر بندے کی ذات پر خدا کی

ذات کا ایسا غلبہ آ جاتا ہے، اس قدر وہ حاوی ہو جاتی ہے اللہ کی ذات کہ بعض دفعہ بندے اور خدا میں فرق نہیں رہتا۔ پھر بندے کے اعمال کو خدا کے اعمال کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ وہ پہلا مقام تھا جس کو حاصل کرنے کے بعد پھر وہ مقام آیا یا اس کے نتیجہ میں ساتھ ہی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا: اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کہ یہ لوگ بظاہر حضرت محمد رسول اللہ کی بیعت کر رہے ہیں، یہ لوگ اللہ کی بیعت کر رہے ہیں۔ پھر اس کو کھول کر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یہ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو تم ہاتھ دیکھ رہے ہو، ان ہاتھوں کے اوپر یہ خدا کا ہاتھ ہے یعنی ایک ذرّہ بھی آپ نے اپنا باقی رہنے نہ دیا تھا۔ وہ ہاتھ جس کا اپنا کچھ نہ رہے، وہ خدا کا ہی ہاتھ بنے گا اور کیا ہوگا؟۔ وہ جان جو اپنی نہ رہے، جو وجود اپنا نہ رہے، دماغ اپنا نہ رہے، خون کا ذرّہ ذرّہ اپنا نہ رہے، ان لوگوں میں پھر خدا دوڑنے لگ جاتا ہے۔ یہ وہ مقام ہوتا ہے جس کے بعد کائنات کی ہر چیز مجبور ہو جاتی ہے سجدہ کرنے کے لئے اس وجود کو۔ چارہ نہیں رہتا اس کے لئے کیونکہ اس کی نافرمانی خدا کی نافرمانی بن جاتی ہے۔ سجدہ اطاعت کاملہ کو کہا جاتا ہے۔ یہی مفہوم ہے اس کا۔ پس اگر جماعت احمدیہ اس مقام کو حاصل کرنا چاہتی ہے تو اس کو انہی رستوں پر قدم مارنا پڑے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک قلبی کیفیت کو ایک بڑے ہی پیارے شعر میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ؎

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہوگیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

انسان کی روح کے رستہ میں جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو متفرق مقامات آتے چلے جاتے ہیں۔ ایک مقام پر جا کر وہ احساس کرتا ہے کہ یہ تو میں خدا کا اپنی طرف سے سمجھا ہوا تھا، یہ تو میرا نکلا۔ جب میں نے تجزیہ کیا نفس کا تو پتہ چلا دھوکا ہی تھا۔ اصل میں تو میں اسے اپنا سمجھتا ہوں تو پھر وہ کہتا ہے کہ اوہو۔ یہ چیز جو اب تک میری ہے، یہ بھی اب تک خدا کے رستہ میں پیش نہیں کی، وہ بھی پیش کرتا ہے۔ اس طرح لامتناہی منازل بظاہر آتی ہیں اس رستہ میں اور ہر مقام پر انسان کچھ نہ کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں مزید دیتا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک روحانی سفر ہے جو نفس کے تجزیہ کے ساتھ انسان کو حاصل ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ جوں جوں وہ قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے، اپنا کم اور خدا کا زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر ایک اور آخری مقام ایسا آتا ہے جب عارف باللہ کمال کے مقام کو پہنچتا ہے۔ اس وقت وہ جانتا ہے کہ یہ چند چیزیں جو میری جھولی میں باقی رہ گئی ہیں کیوں نہ یہ بھی میں خدا کے سپرد کر دوں، اس وقت دل کی یہ آواز

بلند ہوتی ہے کہ ؎

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خدا کی راہ میں سفر کیا ہے، اُس کی یاد نے یہ شعر نکلوایا ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جس وقت حضور نے یہ شعر کہا تھا، اس دن حضور نے خدا کے حضور سب کچھ پیش کیا تھا۔ یہ کوئی بہت پہلے کا واقعہ ہے جس کی میٹھی یاد کی کیفیت نے بے اختیار آپ کے دل سے یہ شعر نکلوایا ہے ؎

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

تا کہ دنیا کو بتائیں کہ جب تک خدا کے حضور سب کچھ پیش نہ کر دیں، تم کو وہ لطف امن کا آ ہی نہیں سکتا۔ وہ کامل کیفیت، وہ کامل اطمینان۔ وہ اس زندگی میں وہ زندگی حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد نصیب ہوگی اکثر لوگوں کو۔ وہ کیفیت ہوتی ہی جب ہے جب انسان ایک باشعور طریق پر سوچ کر سمجھ کر اپنی پیاری چیزیں خدا کو دینا شروع کرے۔ یہاں تک کہ جو اپنے دامن میں ہیں، وہ بھی خدا کے رستہ میں دے دیتا ہے اور جب اپنا دامن خالی پاتا ہے تو اس سے زیادہ بھرا ہوا دامن کبھی نہیں پاتا کیونکہ اس وقت آواز آتی ہے کہ ''جے توں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو'' ۔اے میرے بندے تو نے اپنی طرف سے سب کچھ میری جھولی میں ڈالا تھا لیکن اپنی جھولی تو دیکھ وہ سب کچھ اس جھولی میں آ گیا ہے۔ تو دیکھ جس کا تُو تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں جو تیرا ہو گیا تو باقی کیا رہا۔ پس یہی وہ مقام امن ہے جس مقام کو خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ کہ سنو خدا کے اولیاء ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جن کے لئے نہ حزن ہے، نہ کوئی خوف مقدر ہے۔ نہ ماضی کا غم اُن کو کچھ چھیڑ سکتا ہے، نہ مستقبل کا خوف ان کے دل پر کوئی چرکے لگا سکتا ہے۔ آزاد منش لوگ ہیں جو کائنات سے بالا ہو جایا کرتے ہیں۔ جو وقت اور کون و مکان کی قید سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک دائمی خدا کے ساتھ رہنا سیکھ لیتے ہیں اور دائمی خدا کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگ جاتے ہیں۔ خوف اور حزن تو ادنیٰ چیزیں ہیں۔ اُن تک اِن کی پہنچ ہی نہیں ہو سکتی۔ اب جبکہ خوف اور حزن کے مقامات قریب آ رہے ہیں بظاہر۔ اب جب کہ زمانہ ایسی کروٹیں بدل رہا ہے کہ خطرناک حالات منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے ہوئے ہماری طرف آ رہے ہیں، ہمیں زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا

چاہیے اور اپنے نفس کا تجزیہ کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ مزید خدا کی راہ میں قربان کرنا چاہیے۔ اپنی تمناؤں کو، اپنے اوقات کو، اپنے اموال کو، اپنے بیوی بچوں کو، اپنے آرام کو۔ اور رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ سب کچھ کرنا چاہیے جو کچھ بھی ہم خدا کی خاطر چھوڑیں گے اس سے تکلیف نہیں ہوگی۔ یہ میں آج آپ کو بتا دیتا ہوں۔ بوجھ ہلکا ضرور سمجھیں گے۔ پہلے تکلیف ہوا کرتی ہے۔ دینے کے بعد انسان تکلیف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ میں ایک ضمانت اور ایک مضمون بیان کیا گیا ہے۔ بظاہر خدا کی راہ میں انسان کچھ دینے سے ڈرتا بھی ہے اور غم بھی محسوس کرتا ہے کہ جو میرا ہے، اس سے میں یہ کام لے سکتا ہوں۔ اسے میں اپنے جسم سے کاٹ کر خدا کو دے دوں۔ لیکن جب دے چکتا ہے۔ اُسوقت اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ تو غموں اور خوفوں سے آزاد کرنے والا قدم تھا ،غموں میں مبتلا کرنے والا نہیں تھا۔ اس لئے یہ محض ایک دھوکا ہے ویسا ہی دھوکا جیسے آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دینے کی کوشش کی تھی مگر آپ نے ہنستے ہوئے بڑی محبت اور پیار سے خدا کی محبت کی خاطر اس آگ میں قدم رکھ لیا اور بیک وقت یہ دونوں باتیں ہوئیں کہ ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اس آگ کی طرف قدم بڑھا رہے تھے اور اُدھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اور تقدیر نازل ہو رہی تھی کہ يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ کہ اے آگ میرے بندے ابراہیم کے اوپر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کا موجب بن جا۔ اس کو کہتے ہیں سجدہ کائنات کا۔ مجبور تھی وہ آگ ابراہیمؑ کو سجدہ کرنے پر۔ کیونکہ ابراہیمؑ اپنے رب کے حضور کامل طور پر سجدہ کرنے والوں میں سے ہو گئے تھے۔ یہی وہ مقام امن ہے جس کے علاوہ دنیا میں کوئی مقام امن نہیں۔ اس لئے خطرات جتنے زیادہ ہوں، اتنی ہی توجہ اور فکر کے ساتھ مومن کو امن کی طرف دوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ورنہ حالات بعض دفعہ ایسی غفلت کی حالت میں انسان کو پکڑ لیتے ہیں کہ پھر سب کچھ پچھتانے کے قصے رہ جاتے ہیں۔ اس وقت ہاتھ میں کچھ نہیں آتا۔ ذکر الٰہی پر زور دیں اور سوچ سمجھ کر نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت اور پیار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ کام نہ صرف یہ کہ مشکل نہیں ہے بلکہ پُر لطف ہے، آسان ہے، لذتیں دینے والا ہے۔ کوئی محنت طلب کام نہیں ہے۔ اس کے نتیجہ میں محنتیں آسان ہوتی ہیں، محنت کی طاقت بڑھتی ہے۔ یہی وہ راز ہے جس کے نتیجہ میں باہر والے لوگ حیرت سے دیکھتے ہیں کہ ان اہل اللہ نے اتنی بڑی بڑی قربانیاں خدا کی راہ میں کیسے دیں۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے محبت الٰہی ان چیزوں کو ان کے لئے آسان کر چکی ہوتی ہے۔ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یہی وہ مفہوم ہے جو ان کے حق میں پیدا ہوتا ہے۔ محبت الٰہی پہلے ہوتی ہے اور وہ محبت ان کو خوف اور حزن سے آزاد کر چکی

ہوتی ہے۔ دیکھنے والوں کو یہ لگتا ہے کہ خوف کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں لیکن اُن کے لئے یہ مقام خوف کا ہوتا ہی نہیں۔ دیکھنے والے سمجھتے ہیں یہ حزن اٹھا رہے ہیں لیکن ان کے لئے مقام حزن ہوتا ہی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی جگہ اس مضمون کو کھول کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ خدا کی خاطر دُکھ اُٹھانے میں ایسی لذت ہے کہ اہل دنیا کو علم نہیں ہے۔ اگر ان کو علم ہو جائے تو وہ دوڑ کر آراموں کو چھوڑ کر ان لذتوں کو اٹھانے کی کوشش کریں۔ پس دین آسان کیا گیا ہے۔ دین مشکل نہیں بنایا گیا مگر اس طریق کو اختیار کریں جس طریق پر دین آسان ہوتا ہے۔ اور وہ محبت ہی کا رستہ ہے۔ محبت کو چھوڑ کر دین آسان نہیں ہے، بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اور زیادہ وضاحت سے کھولتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا کہ اعلان کر دے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اے لوگو اے بنی نوع انسان اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو مبارک ہو، خوشی ہو تمہارے لئے کہ میں بھی اسی راہ پر چلنے والا ہوں۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ عاشق صادق تمہیں مل گیا ہے۔ تمہارے سارے راستے آسان کرنے والا، محبت کے اسلوب بتانے والا، میں بھی تو اسی عشق کے رستہ پر قدم مارتا ہوا خدا کی طرف بڑھ رہا ہوں۔ اس لئے محبت کا دعوی رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ آؤ! میری طرف آؤ اور میری اطاعت کرو اور میری متابعت کرو۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ میرے پیچھے چل کر محبت کی ہر ادا خدا کو پیاری لگے گی۔ میرے پیچھے چلتے ہوئے خدا سے جو پیار کا اظہار کرو گے تو تمہیں کہیں ٹھوکر نہیں لگے گی اور کہیں غلطی نہیں ہوگی۔ ہر اطاعت کے نتیجہ میں يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ . اللہ تم سے محبت کرتا چلا جائے گا۔ بہت عظیم الشان مضمون ہے محبت کرنے والوں کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے رستہ اتنا آسان کر دیا ہے کہ اس ایک پیغام کے نتیجے میں اگر عالم اسلام ہمیشہ فخر سے اُچھلتا رہے اور کودتا رہے تو وہ حق ادا نہیں کر سکے گا شکریہ کا۔ بظاہر کتنی مشکل راہ ہے۔ کتنے تفصیلی احکامات ہیں۔ سات سو اوامر اور نواہی ہیں یوں لگتا ہے ایک پہاڑ ہے مشکلات کا، اس میں سے کیسے گزریں گے۔ لیکن کوہ کن نے دنیا کی محبت میں اپنے لئے پہاڑ کا کاٹنا آسان کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے ذریعہ ان مشکلات کو آسان کرنے کا کیسا پیارا رستہ بتا دیا کہ محبت کی راہ سے میری طرف آؤ، ہر مشکل تمہارے لئے آسان ہو جائے گی۔ اور ادائیں کیا ہیں محبت کی، حقوق کیا ہیں جو تم نے ادا کرنے ہیں؟ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کی راہ سے مجھ تک پہنچ چکے ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ تمہارے لئے کوئی مشکل اور کوئی خدشہ نہیں ہے۔ عملاً یہ ہوتا ہے بعض دفعہ محبت کے نتیجہ میں بھی محبت نہیں ملا کرتی۔ اگر غلطی سے محبت کا اظہار غلط ہو جائے۔ کئی ایسے محبوب ہیں جو عاشقوں

کی بے ہودہ حرکتوں سے جلتے اور نفرت کھاتے ہیں۔ وہ جتنا زیادہ بھونڈا اظہار کرتے ہیں اپنی محبت کا، وہ اتنا ہی زیادہ اُن سے بھاگتے ہیں اور وہ حیران ہو جاتے ہیں اور جب وہ شاعر بن جاتے ہیں تو ساری عمر روتے رہتے ہیں کہ ہم تو محبوب کی خاطر مر مٹے اور نفرت بڑھ گئی۔ اور بھی کھنچتا جاتا ہے ع

کہ جتنا کھینچتا ہوں ،اور کھنچتا جائے ہے مجھ سے

غالب یہ شکوہ کرتے ہیں۔ لیکن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار رحمتیں، درود اور برکتیں ہوں کہ ایسا رستہ بتا دیا کہ کھینچنے سے اس کے محبوب کا سوال ان معنوں میں نہیں رہا کہ وہ اور کسی طرف کھنچے جتنا اپنی طرف کھینچو گے، اتنا تمہاری طرف کھنچتا آئے گا۔ یہ مفہوم پیدا ہو گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کوئی خدشہ باقی نہیں رہا، کوئی غلطی کا امکان نہیں رہا، ایک بھی ادا نہیں ہو سکتی جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو حالانکہ دنیا میں بڑے پیار کرنیوالے بھی ایسی باتیں کر جاتے ہیں محبت کے اظہار میں، معصومیت میں بھی، نادانی میں یا اپنی تخلیق کی بناوٹ کے لحاظ سے غلطیاں کھانے والے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتایا کرتے تھے کہ مجھ سے پیار کے اظہار کے طور پر بعض لوگ میری جائے نماز پر گلاب کا عطر لگا جاتے ہیں اور مجھے اتنی الرجی ہے گلاب کی کہ مدتوں اس کی سزا بھگتتا ہوں اور کہتا ہوں اللہ رحم کرے اس شخص پر، اس نے اچھی مصیبت ڈال دی ہے مجھ پر۔ محبت کا اظہار تو ہوا لیکن اُلٹا محبوب کو تکلیف پہنچائی گئی۔ یہاں تک ہوتا تھا بعض دفعہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سفر کر رہے تھے ایک دفعہ سندھ کا، تو عورتیں، مرد وغیرہ مختلف اسٹیشنوں پر سلام کرنے کے لئے آتے تھے اور زیارت کرنے کے لئے۔ ایک عورت آگے بڑھی مصافحہ کرنے کے لئے۔ حضور نے فرمایا نہیں بی بی مصافحہ نہیں کرنا۔ اس کے بعد اس نے ہاتھ لگایا۔ حضور سمجھے کہ شاید تبرکاً مجھے ہاتھ لگا کر ٹچ کر رہی ہے۔ کچھ دیر بعد ران پر کچھ چپچپاتی سی چیز محسوس کی۔ ہاتھ لگایا تو ہاتھ بھیگ گیا۔ رومال کے لئے فوراً جیب میں جو ہاتھ ڈالا تو جیب میں جلیبیاں بھری ہوئی تھیں۔ اب وہ عورت بے چاری اپنی محبت کے اظہار میں جیب میں جلیبیاں ڈال رہی ہے۔ تو اتنا نادان انسان ہے بے چارہ کہ پیار بھی کرنا نہیں آتا اور جب فرق زیادہ ہو جائے مزاج کا، تو رستہ اور بھی مشکل ہو جاتا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور اس عورت کے مزاج کا فرق تھا۔ تو بندے اور خدا کے مزاج میں تو بہت فرق ہے۔ کوئی نسبت ہی نہیں۔ کس طرح محبت کریں کہ خدا کو پسند بھی آجائے۔ جلیبیاں ڈالنے والے نہ ہو جائیں ہم۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اے بنی نوع انسان اچھلو اور کودو، میں عاشق صادق تمہارے آگے آگے چلتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ خدا

کی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ میری پیروی کرو گے اگر محبت میں، یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ تو ہر دفعہ ہر قدم پر اللہ کی محبت پاؤ گے۔ اس کی نفرت اور منافرت کا منہ نہیں دیکھو گے۔ کتنا عظیم الشان وعدہ ہے۔ کتنی عظیم الشان خوشخبری ہے۔ پس جو رستے مشکل نظر آ رہے ہیں بظاہر، اُن کو محبت کی راہ سے آسان کریں اور یہ راہ فی ذاتہٖ بڑی آسان اور پیاری راہ ہے۔ اس سے زیادہ مزیدار اور چیز ہی کوئی نہیں۔ کوئی مشکل کام نہیں خدا کو پیار کرنا۔ اُس کے احسانات کو صبح و شام دن رات یاد کرنا، اس کا تصور باندھنا، ان مشکلات کا جن سے وہ نجات بخشتا ہے، دعائیں جو وہ قبول کرتا ہے۔ آپ کو اندھیروں سے نکالنے والا ہے۔

ماحول میں آپ گند دیکھتے ہیں۔ ایک ایسی خلقت کا ہجوم دیکھتے ہیں جن کی کوئی DIRECTION نہیں۔ جن کا کوئی رخ نہیں۔ کوئی قبلہ نہیں۔ جانوروں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پھر آپ سوچیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ آپ کو اندھیروں سے نکال کر نور میں لے آیا ہے۔ کس طرح آپ پر فضل فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپ کو نئی زندگی بخشی، اسلام کا صحیح تصور آپ کو عطا کیا، رہنے کے آداب آپ کو سکھائے۔ اس مادہ پرست دنیا میں باہمی پیار محبت کا ایک ایسا نظارہ پیش کر دیا کہ انسان حیران ہو جاتا ہے اس کو دیکھ کر۔ ایک احمدی محض للہ ایک احمدی سے محبت کرنے والا، محض للہ ان چیزوں سے ہٹنے والا جن سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ بے شمار احسانات، صحت کے احسانات، کبھی سر میں درد ہو اور درد سے فائدہ ہو پھر سوچیں کہ خدا تعالیٰ کے کتنے احسانات ہیں۔ ایک چھوٹی سے چھوٹی، ادنیٰ سے ادنیٰ چیز اور رحمت اس کی کھینچ لی جائے تو انسانی زندگی کو دکھوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اتنے فضل ہیں اس کے جن کو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ ابھی میں ذکر کر رہا تھا، دو ڈاکٹر بھائیوں کے سامنے کہ ایک احمدی خاتون ہیں کراچی میں، اُن کی آنکھوں میں سوزش پیدا ہو گئی جو کسی طرح ہٹنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ ہر قسم کے علاج کئے، اینٹی بایوٹک (ANTIBIOTIC) دیں۔ ایلوپیتھی بھی اور ہومیوپیتھی بھی، کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر پتہ چلا کہ خدا تعالیٰ نے آنکھ میں ایسے آنسو رکھے ہوئے ہیں جو ہلکی ہلکی LUBRICATION کرتے رہتے ہیں۔ ورنہ جو پلکیں جھپکتی ہیں۔ جتنی دفعہ جھپک رہی ہیں، اگر وہ خشک آنکھ پر جھپکی جائیں تو کب کی ہماری آنکھ کھائی جاتی۔ وہ چند آنسو پھر خدا تعالیٰ نے واپس لے لئے تھے اور مصیبت پڑی ہوئی تھی، اُس عورت بے چاری کو۔ سوزش چین نہیں لینے دیتی تھی، نہ دن کو نہ رات کو۔ دوا کے ایک دو قطرے ٹپکا لیتی ہیں تو ان کو چین آ جاتا ہے۔ اب ان کو بڑا امن ہے۔ انسان واقف ہی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے عظیم اور وسیع احسانات ہیں۔ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر نسیم صاحب کے سامنے جب میں نے ذکر کیا تو کہنے لگے کہ یہ تو ظاہری بات

ہے۔اس کے پس پردہ جو اور احسانات کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ وہ آنکھوں کے ماہر ہیں ان کو اچھی طرح پتہ ہے۔اس میں سے چند انہوں نے سنائے تو ہم حیران رہ گئے۔ پس خدا کی محبت حاصل کرنے کی راہ میں کوئی چیز بھی حائل نہیں ہوسکتی۔اگر انسان غور کرنے کی عادت ڈال لے،فکر کی عادت ڈال لے۔ادنیٰ علم کا آدمی ادنیٰ علم سے محبت حاصل کرے گا۔اعلیٰ علم کا آدمی اعلیٰ علم سے محبت حاصل کرے گا۔مقامات میں فرق ہوگا لیکن دونوں کیلئے محبت کی راہیں بہر حال آسان ہیں۔اس لئے انصار سے میری گزارش ہے کہ اپنے اندر زندگی کی طاقت پیدا کریں۔خالی ظاہری تنظیم سے وابستہ لوگ، ظاہری طور پر اطاعت کرنے والے لوگ یا ظاہری طور پر لبیک کہنے والے کافی نہیں ہیں۔اگر انصار میں اللہ سے محبت رکھنے والے، اللہ سے براہ راست زندگی پانے والے اور براہ راست قوت پانے والوں کی تعداد بڑھنی شروع ہوجائے تو اتنی عظیم الشان طاقت جماعت میں پیدا ہوجائے کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں ان کے سامنے ہیچ ہوں۔ ہر فرد بشر کے روحانی خواص کو تربیت دینا اور ان میں زندگی کی روح پھونکنا، ہمارا اوّلین کام ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ہر جگہ، ہر گاؤں میں سادہ سے سادہ آدمیوں کے سامنے بھی خدا تعالیٰ کی محبت کے تذکرے عام کردینے چاہئیں تاکہ دلوں میں پیار پیدا ہو ۔ پھر اللہ انہیں خود سنبھال لے گا۔اہل اللہ جو ہیں، ان پر محنت نہیں کرنی پڑتی۔ساری مشکلات آسان ہو جاتی ہیں تنظیموں کی، اگر خدا سے پیار کرنے والے لوگوں سے واسطہ ہو۔انسان قرآن کریم کے قربان جائے ایسا باربط مضمون بیان فرماتا ہے اور ہر چیز اس طرح کھولتا ہے کہ دل عش عش کر اُٹھتا ہے۔اس مضمون کو کھولتے ہوئے دعا سکھاتا ہے۔ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اے میرے رب امام تو بنا۔قیادت کی کس کو خواہش نہیں ہے۔مگر متقیوں کا بنانا۔مزہ تو اس امامت میں ہے کہ متقی ہوں۔ کیونکہ فاسقوں کا امام بننے میں کوئی بھی فائدہ نہیں ہے بلکہ فاسقوں کے امام فاسقوں سمیت جہنم میں پہنچ جایا کرتے ہیں۔اس لئے تقویٰ کی روح محبت الٰہی ہے۔محبت کرنے والے انصار پیدا کریں۔ ہر جگہ ، ہر سوسائٹی میں، ہر طبقہ میں۔ پھر دیکھیں کہ انصار کا مقام کتنا بلند ہوجاتا ہے، کتنی قوت آجاتی ہے ان کی پاک صحبت میں۔ جو خدا کی راہ میں وہ قدم اٹھا رہے ہیں، ان میں ایک شوکت پیدا ہوجائے گی۔ان کی آواز میں برکت پیدا ہوجائے گی۔ان کے کلام میں برکت پیدا ہوجائے گی۔ان کی ہر کوشش بابرکت اور بارآور ہوگی۔وہ تبلیغ کریں گے، اُن کی باتوں میں طاقت پیدا ہوجائیگی۔صرف چالاکیوں سے تبلیغ نہیں ہوا کرتی۔ دلوں کا انقلاب قوتِ قدسیہ سے ہوتا ہے۔ یہی کھوٹہ جس کا ذکر پہلے آیا تھا رپورٹ پڑھنے میں۔ یہاں کے میجر عبدالحمید صاحب ہمارے کھوٹہ کے رہنے والے ہیں جو آجکل نیویارک میں

امام ہیں۔وقف زندگی ہیں۔انہوں نے مجھے بتایا کہ جب میں احمدی ہوا، وہاں کے ایک دوست درزی تھے، بڑے نیک دل۔دراصل میں ان کی نیکی کو دیکھ کر ہی احمدی ہوا تھا۔ان کی باتوں میں سچائی تھی۔ان میں پاکیزگی نظر آتی تھی۔کوئی بناوٹ نہیں تھی، کوئی تصنع نہیں تھا۔کپڑے سی رہے ہیں اور ساتھ ساتھ بڑی سادگی سے پیغام پہنچا رہے ہیں۔دلیلیں کام نہیں کرتی تھیں۔اُن کی باتوں میں جو نیکی کا اثر تھا، وہ دلوں پر اثر کرتا تھا۔کہتے ہیں، میں احمدی ہوگیا تو میں نے اپنے والد کے لئے فکر کی، بڑا زور مارا، بہت کوشش کی، بڑے بڑے علماء سے ملوایا مگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ایک دفعہ خوش قسمتی سے حضرت مولوی شیر علی صاحب تشریف لائے ہوئے تھے۔میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ میرے والد صاحب کو کوئی نصیحت فرمائیں۔یہ احمدی نہیں ہورہے۔مجھے بڑی فکر ہے تو مولوی صاحب نے ان سے پوچھا کہ کبھی قادیان آئے ہیں۔انہوں نے کہا نہیں۔مولوی صاحب نے فرمایا کہ پھر قادیان آنا۔اور بات ختم۔میجر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے دل پر عجیب اثر ہوا کہ میں تو بڑے شوق سے مولوی صاحب کو لایا تھا۔مگر انہوں نے کوئی بات ہی نہیں کی۔کبھی قادیان نہیں آئے تو قادیان آنا۔اور بات ختم۔جلسہ سالانہ کے دن آئے اور میں قادیان جانے کی تیاری کر رہا تھا تو میرے والد نے کہا مجھے بھی ساتھ لے جانا، میرا دل چاہتا ہے میں بھی جاؤں۔میں نے حیران ہوکر دیکھا۔میں نے کہا، میں نے تو بڑی کوششیں کی تھیں۔انہیں خیال کیسے آیا۔کہنے لگے، ایک دفعہ جو تم نے ایک آدمی ملایا تھا نا۔اس کے ایک فقرے میں اتنی طاقت تھی، اتنی قوت تھی کہ میں برداشت نہیں کرسکا۔اس وقت میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ میں ان کی یہ بات ضرور پوری کروں گا اور قادیان جاؤں گا۔جوبلی ۱۹۳۹ء کا جلسہ سالانہ ہورہا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تقریر فرما رہے تھے جب یہ پہنچے ہیں۔کہتے ہیں کہ آدھی تقریر ہی میں وہ اُٹھ کر کھڑے ہوگئے کہ میں بیعت کرنی چاہتا ہوں۔سمجھا بجھا کر ان کو بٹھایا۔بالآخر دوسرے روز کہنے لگے، اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔مجھے بیعت کرواؤ۔تو ایک چھوٹا سا فقرہ تھا جو ایک نیک دل، پاکباز انسان کے دل سے نکلا تھا۔خدا نے اس میں اتنی قوت بھر دی تھی۔اس لئے یہ علم کی چالاکیاں، یہ ہوشیاریاں، یہ مناظرے کے ایچ پیچ، یہ کوئی کام نہیں آتے۔حقیقت میں وہ دل کی صداقت ہے اور دعا ہے اور خدا کا فضل ہے جو کام آیا کرتا ہے۔اس لئے آپ دلوں میں خدا کی محبت بھر دیں گے تو پھر بظاہر جو جاہل آدمی ہے، اس کی بات میں بھی قوت پیدا ہوجائے گی۔وہ انقلاب جس کے لئے ہم تڑپ رہے ہیں، وہ آنا شروع ہو جائے گا آپ کی بستیوں میں، آپ کے ماحول میں، اردگرد کے دیہات میں۔کوئی کام مشکل نہیں رہے گا۔یہ وہ چیز ہے جس کو سکھانا چاہیئے اور اس پر انصار کو بہت زیادہ زور

دینے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں کو اپنے سچے پیار اور محبت سے بھر دے اور یہ غیر اللہ کو مٹاتی چلی جائے اور باہر نکالتی چلی جائے یہاں تک کہ بالآخر موت سے پہلے ہم یہ کہنے کے قابل ہو جائیں کہ ؂

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا''

مجلس سوال و جواب

اسی روز شام کے وقت سوال و جواب کی ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس موقع پر ساڑھے تین صد احباب موجود تھے۔جن میں ایک سو سے زائد غیر از جماعت دوست تھے۔حضرت صاحبزادہ صاحب نے سوالات کے نہایت مؤثر اور ایمان افروز جواب دیئے۔سوالات مسائل ختم نبوت، وفات مسیح، علامات ظہور مہدی اور جماعت احمدیہ کا الگ نام رکھنے کی وجہ وغیرہ کے متعلق تھے۔مجلس ساڑھے سات سے ساڑھے نو بجے شب جاری رہی۔اختتام سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب نے حاضرین مجلس سے پوچھا کہ کیا یہ سلسلہ جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے۔تو کئی غیر از جماعت احباب نے نہایت اشتیاق سے اسے جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔اس پر حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ اس کے بعد آپ کے دلوں میں جو سوال پیدا ہو وہ آپ ہمارے علماء سے پوچھیں۔یہاں راولپنڈی میں ہمارے مربی صاحب موجود ہیں۔آپ ان سے ملیں۔میری ضرورت ہوئی تو میں بھی دوبارہ بلکہ بار بار اس غرض کے لئے راولپنڈی آنے کو تیار ہوں۔

پریس میں تذکرہ

حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطبہ جمعہ اور تقریر کی رپورٹ روزنامہ تعمیر راولپنڈی کی ۱۳ستمبر ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع ہوئی:

''اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کی محبت حاصل کرنے کا واحد اور حتمی طریقہ یہ ہے کہ اس کے محبوب اور انسانِ کامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور حقیقی پیروی کی جائے اور آنحضورؐ سے محبت کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ مرزا ناصر احمد کے بھائی مرزا طاہر احمد نے آج یہاں مسجد نور میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر اور آپ سے محبت کئے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول اور اس کو پانا بالکل ناممکن ہے۔آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو جنتر منتر اور ٹوٹکوں سے نہیں پایا جا سکتا۔اس کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔مجاہدہ

کے لئے ہمیں اسوہ رسولؐ پر عمل کرنا ہوگا۔ انہوں نے اپنی جماعت کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ زندگی کے ہر گام پر حیات طیبہ سے رہنمائی حاصل کریں۔ آپ نے اس سے قبل خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے ارکان کو غلبہ اسلام کے لئے دعائیں کرنے کی اور اپنی کوششیں تیز رکھنے کی اپیل کی۔''

اجتماع کی کارروائی کی رپورٹ روزنامہ تعمیر ۱۱ و ۱۲ ستمبر ۱۹۸۰ء میں چھپی۔ ﴿۳۹﴾

مجالس مذاکرہ ملتان

صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ملتان، چک ۳۶۶۔ ڈبلیو بی، لودھراں اور بہاولپور میں ۱۷ و ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء کو مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام مختلف تقاریب میں شمولیت فرمائی۔ تمام مقامات پر منعقدہ مجالس مذاکرہ میں مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے احباب نے شرکت کی۔ ﴿۴۰﴾

سالانہ اجتماع ضلع مظفر گڑھ

مجالس ضلع مظفر گڑھ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۳ و ۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد احمدیہ لیہ میں منعقد ہوا۔ چوبیس میں سے بائیس مجالس کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک سو بیس افراد نے شرکت کی۔ غیر از جماعت دوست بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز جمعہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے نہایت احسن پیرایہ میں نماز باجماعت کی اہمیت اور باہمی اتحاد کے متعلق احباب کو تلقین فرمائی۔ نماز جمعہ کے بعد اجلاس میں صدر محترم نے مجالس کے نمائندگان سے کوائف دریافت فرمائے اور تعلیمی و تربیتی امور کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے نماز باجماعت، قرآنی تعلیم اور جماعت نظام سے وابستگی پر احسن رنگ میں نصائح فرمائیں۔ آپ کا خطاب نہایت بصیرت افروز تھا۔ صدر محترم کے ارشاد پر مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی قائد عمومی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورہ غیر ممالک خاص طور پر غانا کے دورہ کے متعلق ایمان افروز واقعات سنائے۔

اس اجتماع کا دلچسپ پروگرام سوال و جواب کا سلسلہ تھا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے جوابات دیئے۔ غیر احمدی دوستوں نے مدلل جواب سے مطمئن ہونے کا اعتراف کیا اور کہا کہ ہماری بہت سی غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی بشاشت نے ان کو بہت متاثر کیا ہے۔ نماز عشاء کے بعد جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی پر مشتمل سلائیڈز دکھانے کا پروگرام تھا جس کے لئے مکرم عبدالحفیظ کھوکھر صاحب خاص طور پر ربوہ سے آئے تھے۔ اس پروگرام کو احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت نے بھی شوق سے ملاحظہ کیا۔ حاضری اتنی زیادہ تھی کہ پنڈال کے علاوہ باہر کا صحن اور گلی بھی بھری ہوئی تھی۔ ﴿۴۱﴾

صدر محترم کا دورہ فیصل آباد

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز جمعہ فیصل آباد کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپ کا یہ دن بہت مصروف گزرا۔ دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک آپ نے مسجد احمدیہ گھسیٹ پورہ (فیصل آباد سے ۷ امیل کے فاصلے پر) میں تربیتی اجتماع میں شرکت فرمائی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم چوہدری احمد دین صاحب نے مقامی مجلس اور ضلع کی مختصر رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ اس کے بعد صدر محترم نے تقریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہمارا قدم کس حد تک آگے بڑھا ہے اور اگر ہمارا قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹ گیا ہے یا ایک مقام پر جا کر ٹھہر گیا ہے تو ہمیں فکر کرنی چاہئے اور ان وجوہات کی تلاش ہونی چاہئے جو اس کی محرک بنی ہیں اور وہ طریقے اختیار کرنے چاہئیں جو ہمیں آگے بڑھانے کا باعث ہوں۔ ہمیں مایوس ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے تو ہمیں یہ فرمایا ہے ؎

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

ہمیں تو اس جذبہ کی وجہ سے خوش ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اس اجتماع میں ۳۰۷ افراد نے شرکت کی۔

صدر محترم گھسیٹ پورہ سے تقریباً بارہ بجے فیصل آباد تشریف لائے۔ بعد طعام مسجد احمدیہ فیصل آباد میں آپ نے ڈیڑھ بجے سے اڑھائی بجے تک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں سورۃ الحشر کی ان آیات کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

آپ نے فرمایا کہ ہمیں اپنے نفسوں کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے نامۂ اعمال میں آخرت کے لئے کیا جمع کیا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارے اعمال بلکہ ہماری نیتوں تک کو جانتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خود کو ان لوگوں کی طرح نہ بنائیں جو نافرمانی کی وجہ سے قعرِ مذلّت میں گر گئے۔

نماز جمعہ کے بعد انصار اللہ کا تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ صدر محترم نے اپنے خطاب میں انصار کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو عمر کے لحاظ سے اور خاندان کے سربراہ ہونے کے لحاظ سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انصار اللہ نے نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح کرنی ہے اور معاشرہ کو ہر قسم کی برائی سے پاک کرنے کی سعی کرنی ہے۔ نیز آپس میں اس محبت اور اخوت کے بے مثال رشتے کو قائم کرنا ہے جس کا ذکر قرآن

مجید میں یوں آیا ہے رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ یعنی وہ آپس میں بہت حلیم، ہمدرد اور شفیق ہیں۔ البتہ وہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ بھی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں جنہیں دنیا کی کوئی طاقت اپنے مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔

اس اجتماع میں ساڑھے چار سوافراد نے شرکت کی۔ بیرونی مجالس کے تینتیس نمائندگان حاضر تھے۔ بعد نماز مغرب باغ والی ملز فیکٹری ایریا میں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس میں یکصد سے زائد غیر از جماعت افراد بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر جو سوالات کئے گئے ان کا تعلق ظہور مہدی کی علامات، ختم نبوت سے متعلق مسائل، موجودہ پریشانی کا حل اور موجودہ دور کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان سوالات کے جوابات نہایت دلکش انداز میں دیئے۔ یہ مبارک مجلس دس بجے رات تک جاری رہی۔ ﴿۴۲﴾

ضلع کراچی کی خصوصی تقریب

مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے زیر انتظام ایک خصوصی تقریب ۱۲ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک ساڑھے سات بجے صبح عزیز بھٹی پارک کے وسیع سبزہ زار پر منعقد کی گئی۔ اس میں شرکت کے لئے انصار کثیر تعداد میں سائیکلوں پر بھی تشریف لائے کیونکہ اس کا مقصدان خدام کی حوصلہ افزائی اور پذیرائی تھا جو گذشتہ مرکزی اجتماع خدام الاحمدیہ میں شرکت کے لئے سائیکلوں پر کراچی سے ربوہ تک کا تقریباً ساڑھے آٹھ سو میل سفر کرنے کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔ تقریب کا آغاز مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم کیپٹن شمیم احمد خالد صاحب نے سائیکل چلانے کی افادیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ ازاں بعد مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع نے سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کا جواب سیّد نعیم احمد صاحب نے دیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے قیمتی نصائح سے نوازا۔ آخر میں امیر صاحب نے دعا کرائی اور اس کے بعد احباب کی ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ ﴿۴۳﴾

۱۹۸۱ء

سلائیڈز لاہور

نظامت ضلع لاہور کے تحت مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے ۵ فروری ۱۹۸۱ء کو کرشن نگر لاہور میں اور ۶ فروری ۱۹۸۱ء کو ہانڈو گوجر میں سلائیڈز دکھائیں۔ پہلی تقریب میں ساٹھ جبکہ دوسری تقریب میں جملہ احباب جماعت کے علاوہ پندرہ عیسائی اور پچاس غیر از جماعت بھی شامل ہوئے۔ ﴿۴۴﴾

صدر محترم کا دورہ سانگھڑ

صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۹ فروری ۱۹۸۱ء کو سانگھڑ تشریف لے گئے اور دوپہر کے وقت ایک مختصر اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے سورہ حٰم سجدہ کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے کائنات میں مختلف قسم کے موسم مقرر فرمائے ہیں اسی طرح مذہبی دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے موسم مقرر فرمائے ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انہی موسموں کا ذکر فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کو اپنا رب مانتے ہیں پھر اپنے عمل سے اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں، ان کی مخالفت ضرور ہوتی ہے۔ ان کے خلاف آندھیاں چلتی ہیں۔ لیکن مخالفت کے اس دور کے بعد دوسرے موسم کی صورت میں ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور انہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ اب نہ تمہیں خوف ہے اور نہ حزن کی کوئی وجہ باقی ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا یہ دور احمدیت پر بھی آیا اور گزر گیا۔ ہم نے خدا کے نام پر کام کیا اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔ ہم نے مصائب کے دور کو خندہ پیشانی سے جھیلا اور ایسا استقامت کا نمونہ دکھایا کہ انسان دنگ رہ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق صبر و استقامت کے بعد دوسرا موسم دکھایا اور اس کے نتائج اور ثمرات ظاہر ہوئے۔ اس ضمن میں آپ نے گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کی مثالیں پیش کیں۔ آپ نے فرمایا اب جماعتی ترقیات کا دور شروع ہو چکا ہے۔ سانگھڑ کی جماعت کو عموماً اور انصار کو خصوصاً تبلیغ کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ سانگھڑ کی جماعتیں بھی اس انقلاب اور ترقی کے دور میں شامل ہو سکیں۔

شام چار بجے آپ کے اعزاز میں چائے کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بہت سے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد مکرم پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان پر کچھ غیر از جماعت وکلاء سے بھی صاحبزادہ صاحب نے تبادلہ خیالات کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب نے بہت اچھا تاثر لیا۔ شام ساڑھے پانچ بجے صدر محترم حیدرآباد تشریف لے گئے۔ ﴿۴۵﴾

مجلس سوال و جواب فیصل آباد

مجلس فیصل آباد کے زیر اہتمام بٹالہ کالونی فیصل آباد میں ۲۵ فروری ۱۹۸۱ء کو شام سات بجے سے نو بجے تک دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ نوے حاضرین میں سے انچاس غیر از جماعت تھے۔ مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے عقائد جماعت احمدیہ بیان کئے اور سوالات کے جواب دیئے۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح و ارشاد نے آپ کی معاونت کی۔ ﴿۴۶﴾

ملتان میں مجلس مذاکرہ

صدر محترم ۲۶ فروری ۱۹۸۱ء کو ملتان کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر بعد نماز عشاء ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ سوالات ہر مکتبۂ فکر کی طرف سے احمدیہ عقائد سے متعلق پوچھے گئے تھے۔ جس کے بہت دلچسپ جوابات حضرت میاں صاحب نے دلنشین انداز میں مرحمت فرمائے۔ اس دوران تیز ہوا چلنی شروع ہوگئی اور شامیانوں کے اڑ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔ احمدی احباب نے بانسوں کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ بجلی کی رَو بند ہو جانے کی وجہ سے گھپ اندھیرا چھا گیا اور یہ حالت دیر تک قائم رہی۔ ایسی حالت میں بظاہر خیال یہ تھا کہ مجلس میں افراتفری پیدا ہو جاتی لیکن لوگوں کے انہماک کا یہ عالم تھا کہ انتہائی خاموشی اور جذب کی کیفیت میں ڈوبے حضرت میاں صاحب کے کلمات سے مستفید ہوتے رہے۔ پونے دس بجے تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد بھی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ مجلس سوا سات بجے شام شروع ہوکر پونے بارہ بجے شب ختم ہوئی۔ اس مجلس میں ڈیڑھ صد کے قریب غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ ﴿۴۷﴾

وقارِ عمل گوجرانوالہ

۲۷ فروری ۱۹۸۱ء کو انصار اللہ و خدام الاحمدیہ شہر و چھاؤنی گوجرانوالہ نے اجتماعی وقارِ عمل کیا۔ احمدیہ قبرستان میں گڑھے کھودے گئے اور پانچ سو پودے لگائے گئے۔ یہ وقارِ عمل تین گھنٹے جاری رہا۔ ﴿۴۸﴾

نماز باجماعت کے سلسلہ میں نظامت ضلع کراچی کی مساعی

ناظم ضلع کراچی مکرم نعیم احمد خان صاحب نے مہتمم عمومی مکرم عبدالشکور صاحب اسلم اور مہتمم تربیت مکرم شیخ ظفر احمد صاحب کے ہمراہ کراچی کے مختلف حلقوں کی مساجد میں نماز فجر میں حاضری کا جائزہ لیا۔ خدا کے فضل سے اکثر مساجد میں حاضری تسلی بخش پائی البتہ دو ایک جگہ حاضری میں نسبتاً کمی کے آثار نظر آئے۔ ان مساجد میں مکرم ناظم صاحب نے بار بار جا کر احباب کو توجہ دلائی اور خدا کے فضل سے اس کا بہت عمدہ اور نمایاں نتیجہ نکلا۔ حلقہ لیاقت آباد کی مسجد میں ۶ مارچ بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد ایک نشست میں انصار، خدام اور اطفال شریک ہوئے۔ سب کو اظہار رائے اور تجاویز پیش کرنے کی دعوت دی گئی تا کہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز باجماعت کی برکات سے مستفیض ہونے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ یہ مفید اور دلچسپ نشست تقریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ احباب نے اس میں بڑی دلچسپی کے ساتھ حصہ لیا۔ ﴿۴۹﴾

پکنک حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء کو مجلس ماڈل ٹاؤن نے لارنس باغ لاہور میں پکنک منائی۔ حاضری ساٹھ افراد سے زائد

تھی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد انصار نے دو گروپوں کی صورت میں باغ کی سیر کی۔ بعدۂ دلچسپ علمی و معلوماتی پروگرام ہوا۔ جس میں اوّل: گلزار احمد صاحب۔ دوم: محمد احمد خان صاحب، چوہدری نورالدین صاحب، خلیل احمد اختر صاحب، ڈاکٹر غلام احمد صاحب۔ سوم: لطیف احمد طاہر صاحب رہے

اس موقع پر بچوں کا ایک خاص پروگرام ہوا۔ عزیزہ ثمن رعنا نے تلاوت کی۔ مبشر احمد صاحب، طاہر احمد صاحب اور محمد عامر خان صاحب نے تقریریں کیں۔ ازاں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روزنامہ الفضل سے ایک مضمون سنایا گیا۔ زعیم اعلیٰ صاحب نے انصار کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ کھانے کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ تین بجے پکنک کا اختتام ہوا۔ ﴿۵۰﴾

دورہ ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس ۲۰ مارچ ۱۹۸۱ء بروز جمعہ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ مسلسل تیز بارش کے باوجود پروگرام کے مطابق آپ نے یہ دورہ کیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اس موقع پر سولہ میں سے بارہ مجالس کی نمائندگی ہوئی۔ آپ نے مجالس کے کام کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں احمدی احباب کے علاوہ تیس کے قریب غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ یہ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب جاری رہی۔ غیر از جماعت احباب نے بڑے شوق کے ساتھ سوالات کئے جن کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت مؤثر پیرایہ میں جوابات دیئے۔ آخر میں حاضرین کو متحرک تبلیغی تصاویر دکھائی گئیں۔

۲۱ مارچ کو نماز فجر کے بعد درس قرآن و حدیث و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوا۔ بعدۂ دعا سے یہ تربیتی اجلاس اختتام کو پہنچا۔ ﴿۵۱﴾

پکنک ضلع کراچی

مجلس ضلع کراچی نے اپنی پہلی پکنک ۲۷ مارچ ۱۹۸۱ء کو ہل پارک کراچی میں منعقد کی۔ اس پکنک میں ۶۷ انصار، ۱۱ خدام اور ۱۲ اطفال شریک ہوئے۔ صبح سوا سات بجے پروگرام شروع ہوا۔ ناشتہ کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت کراچی کی صدارت میں دلچسپ پروگرام ہوا۔ دوستوں نے لطائف سے مجلس کو محظوظ کیا۔ ایک شاعر دوست نے اپنا کلام پیش کیا۔

مکرم ناظم صاحب نے اس پکنک کی غرض و غایت روشنی ڈالی۔ انیس انصار دوست دُور دُور سے سائیکلوں پر پکنک منانے کے لئے آئے۔ مکرم ناظم صاحب ضلع نے اعلان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انصار کو بھی اپنے مرکزی اجتماع پر ربوہ سائیکلوں پر آنے کی اجازت دے دی ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ دوست اس کے لئے

تیاری کریں۔آخر میں مکرم امیر صاحب نے دُعا کروائی اور پکنک اختتام پذیر ہوئی۔ ﴿۵۲﴾

مجلس ربوہ مقامی کا دوسرا یک روزہ سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ ربوہ کا دوسرا یک روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ صبح نو بجے سے شام چھ بجے تک مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اختتامی اجلاس سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے خطاب فرمایا۔ اپنے بصیرت افروز اور نہایت درجہ موثر خطاب میں آپ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ ربوہ کی مجلس انصاراللہ جس کے متعلق سالہاسال سے یہ تاثر تھا کہ وہ کوئی کام نہیں کر رہی، اب بیدار ہوگئی ہے اور اس کے منتظمین اور عہدیداران نے جب کام کرنے کا تہیہ کرلیا اور حکمت وموعظہ حسنہ اور صبر کی قرآنی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پروگرام کو آگے بڑھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے ہیں۔

صدر محترم نے فرمایا اگرچہ مجلس مقامی کے باقاعدہ کام کا ابھی آغاز ہی ہوا ہے اور یہ کام ابھی ہمارے ٹارگٹ سے بہت پیچھے ہے تاہم جن حالات میں کام کا آغاز ہوا ہے انہیں دیکھتے ہوئے ہمیں یہ توقع نہ تھی کہ یہ مجلس اتنی جلدی اچھا کام کر سکے گی اس لئے مجھے امید ہے کہ اگر اسی لگن اور شوق اور محنت کے ساتھ اس کام کو جاری رکھا گیا تو انشاءاللہ العزیز یہ مجلس ہمارے ٹارگٹ تک پہنچنے میں ضرور کامیاب ہو جائے گی۔

اس یک روزہ اجتماع میں علماء سلسلہ کے ایمان افروز خطابات کے علاوہ تلاوت قرآن پاک، نظم خوانی، دینی وعام معلومات، تقاریر اور دلچسپ ورزشی مقابلے ہوئے۔ باوجود اس کے کہ لاؤڈ سپیکر کی منظوری وقت پر نہ مل سکی پھر بھی پروگرام کے مطابق اجتماع کی کارروائی مسجد اقصیٰ کے وسیع وعریض صحن میں کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔ حاضرین کے دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی مقام اجتماع میں ہی کیا گیا تھا۔ ربوہ کے تمام محلّوں سے انصار بڑے شوق اور نظم وضبط کے ساتھ اجتماع میں شامل ہوئے۔ اس بار ربوہ کے محلوں کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر بلاک کو ایک مخصوص رنگ دیا گیا اور اس میں شامل حلقوں کو اس مخصوص رنگ کے کپڑے پر اپنی مجلس کا بینر (جھنڈا) تیار کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ چنانچہ مقام اجتماع میں چار مختلف رنگوں کے انتیس جھنڈے چار بلاکوں کی نشاندہی کررہے تھے۔ انصار کو اپنے مخصوص بلاک میں اپنے جھنڈے کے سامنے بٹھایا گیا تھا۔

ٹھیک سوا نو بجے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی انصار کی تعداد جو اجلاس کے آغاز کے وقت چھ صد سے اوپر تھی، جلد ہی نوصد تک پہنچ گئی۔ سب سے پہلے مسجد کے سامنے والے میدان میں والی بال، دوڑ اور لمبی چھلانگ کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ یہ پروگرام حسب معمول بڑے جوش وخروش سے سرانجام پایا اور انصار نے اس میں بڑی دلچسپی اور شوق کا اظہار کیا۔

ورزشی مقابلوں کے بعد تمام انصار مسجد کے صحن میں اپنی مخصوص جگہوں پر آکر بیٹھ گئے۔ تلاوت

قرآن کریم ،نظم اور عہد کے بعد پروگرام کا عملی حصہ گیارہ بجے کے قریب شروع ہوا۔جس میں تلاوت قرآن پاک، نظم ،تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے ۔ یہ پروگرام بھی بہت ہی دلچسپ اور حاضرین کی دلجمعی اور توجہ کا باعث بنا۔اسی دوران تھوڑی دیر کے لئے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی مقام اجتماع میں تشریف فرما رہ کر مقابلوں کا یہ دلچسپ پروگرام دیکھتے رہے۔

ان مقابلوں کے بعد ایک بجے کھانے اور نماز کی ادائیگی کے لئے وقفہ رہا۔کھانا جو مقام اجتماع میں ہی تیار کیا گیا تھا، بلاک وار تقسیم کیا گیا۔ جملہ انصار نے بڑے نظم وضبط کے ساتھ کھانا کھایا۔کھانے کے بعد نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔نظم کے بعد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے ’’بحیثیت والدین انصار کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔آپ نے قرآن پاک کی روشنی میں شرح وبسط سے انصار کو ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔مولانا کے خطاب کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے اپنے بنگلہ دیش کے حالیہ دورہ کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز حالات بیان کئے۔آپ نے حاضرین کو بنگلہ دیش کے احمدیوں کے اخلاص، والہانہ قربانی اور اسلام واحمدیت کے ساتھ گہری عقیدت اور ایمان کے ذاتی مشاہدہ سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ ہر دو خطابات حاضرین کے لئے انتہائی دلچسپی اور ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔

اس پروگرام کے بعد انصار ایک بار پھر میدان عمل میں آئے اور رسّہ کشی اور کلائی پکڑنے کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ یہ دو مقابلے روائتی جوش وخروش کے ساتھ دیکھے گئے ۔اختتامی پروگرام سے پہلے ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔جس میں انصار نے مختلف دینی اور فقہی مسائل کے متعلق سوالات دریافت کئے۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے جوابات دیئے۔

پونے چھ بجے کے قریب صدر محترم مقام اجتماع میں دوسری مرتبہ تشریف لائے جس کے ساتھ ہی اجتماع کا آخری اجلاس شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی انوری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ربوہ نے مختصر رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بعض غیر متوقع مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ دوسرا اجتماع بھی بہت کامیاب رہا اور انصار کی دلچسپی اور ان کی قوتِ عمل کو ابھارنے کا موجب ہوا ہے۔ رپورٹ کے بعد صدر محترم نے پہلے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم اور سوم آنے والے انصار کو انعامات دیئے۔اور پھر اپنے اختتامی خطاب میں مقامی مجلس انصاراللہ کی مساعی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے

یہ توقع ظاہر کی کہ ربوہ کے انصار اور ان کے منتظمین با قاعدہ ایک سکیم بنا کر مجلس مرکزیہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے اور اصلاح وارشاد کے مجوزہ پروگرام پر سرگرمی کے ساتھ عمل کرنے اور احمدیت کی نئی نسل کی تربیت اور ان کے ساتھ پیار و محبت اور حکمت کے ساتھ گہرا رابطہ قائم رکھنے کی ذمہ داری پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔

خطاب کے آخر میں صدر محترم نے حضور انور کی صحت وتندرستی کے لئے اور خوشیوں اور کامیابیوں سے بھر پور لمبی زندگی پانے کی دعائیں جاری رکھنے کی یاددہانی کرائی۔ خطاب کے بعد سب انصار نے صدر محترم کی اقتداء میں کھڑے ہو کر انصار اللہ کا عہد دہرایا اور دعا کے بعد یہ یک روزہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۵۳﴾

علمی مذاکرہ کراچی

مجلس کراچی کا مذاکرہ علمیہ ۳۱ مارچ ۱۹۸۱ء کو مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کی صدارت میں ہوا۔ مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے تبلیغ اسلام میں جماعت احمدیہ کی کاوشوں کے بارہ میں اور مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے ''اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں چودھویں صدی کی اہمیت'' کی موضوع پر تقریر کی۔ تقاریر کے بعد ہر دو حضرات نے سوالات کے جواب دیئے۔

نماز اور چائے کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب نے رواں تبصرہ کے ساتھ سلائیڈز دکھائیں۔ رات سوا آٹھ بجے یہ پروگرام ختم ہوا۔ اس تقریب میں پونے دوسو احمدی اور تیس غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ ﴿۵۴﴾

ضلع ساہیوال میں مجالس مذاکرہ کا انعقاد

مکرم صدر مجلس مرکزیہ کی زیر ہدایت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ناظم ضلع ساہیوال نے مختلف جماعتوں میں مجالس مذاکرہ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ صدر محترم نے اس غرض کے لئے مرکزی وفد بھجوایا جو مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف مدیر ماہنامہ انصار اللہ اور مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن پر مشتمل تھا۔ ضلع کی چار جماعتوں میں مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں۔

اوکاڑہ شہر

اوکاڑہ شہر میں ۷ اپریل پانچ بجے بعد دوپہر عید گاہ میں مجلس مذاکرہ کا انتظام کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتائج بیان کئے اور مکرم مولوی

غلام باری صاحب سیف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام پر روشنی ڈالی۔اس کے بعد غیر از جماعت احباب نے مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔اس موقع پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔
بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے مناظر سلائیڈز کے ذریعہ دکھائے۔

عارف والا

دوسری مجلس مذاکرہ عارف والا شہر میں مکرم میاں محمد طفیل صاحب کے مکان پر ۸ اپریل کو گیارہ بجے قبل دو پہر مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب زعیم مجلس عارف والا کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔مولوی عبدالمنان صاحب شاہد نے قرآن مجید کی سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کا ترجمہ اور مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت بیان کی اس کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اوراس کے نہایت شیریں ثمرات پر روشنی ڈالی۔ازاں بعد مکرم مولوی غلام باری سیف صاحب نے عقائد جماعت احمدیہ پر تقریر کی۔آخر میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

چک نمبر ۱۳۷/ ۹ ایل

تیسری مجلس مذاکرہ چک نمبر ۱۳۷/ ۹۔ایل میں ۹ اپریل کی صبح دس بجے مسجد احمدیہ میں منعقد ہوئی۔ مرکزی وفد نے مجلس سوال وجواب کے علاوہ احمدی دوستوں کو نماز باجماعت کی اہمیت، چندوں کی ادائیگی، مسجد کی صفائی اور ذیلی تنظیموں کو بیدار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

ساہیوال شہر

چوتھی مجلس مذاکرہ ساہیوال شہر میں ۹ اپریل کو پانچ بجے شام بر مکان مکرم ملک خدا بخش صاحب زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر مقامی و ناظم ضلع منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد سورہ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تشریح کرتے ہوئے مکرم مولوی عبدالمنان شاہد صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور قیام جماعت احمدیہ کی اغراض بیان کیں۔اس کے بعد مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی مساعی اوراس کے مبارک نتائج کا تذکرہ کیا۔مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان بیان کی جس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب سلائیڈز دکھائی گئیں۔ ﴿۵۵﴾

سالانہ تربیتی اجتماع ضلع پشاور

۱۲؍اپریل ۱۹۸۱ء کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں یک روزہ سالانہ ضلعی تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں اضلاع پشاور اور مردان کے دوصد انصار شریک ہوئے۔

پہلا اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس، تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد صدر محترم نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ سرحد کی مجالس احمدیت کی ترقی کی دوڑ میں سبقت لے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے وجود میں ترقی اور عروج کی خصوصیت محض اپنے فضل سے رکھی ہے جس کی مثال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شجرۂ طیبہ کے طور پر بیان فرمائی ہے۔ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جب بھی دشمن نے اس پودے کو مسلنے کی کوشش کی تو نتیجہ اس کے الٹ نکلا۔ آپ نے جماعت احمدیہ پشاور کے ہر طبقہ کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے کی تلقین فرمائی اور نہایت درد کے ساتھ فرمایا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض پورے کرنے کے لئے ہر دُکھ اور مصیبت کو اپنے جسم پر قبول کرنا چاہئے۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ بہت زیادہ دعاؤں کی عادت ڈالیں اور اپنے اندر حقیقی اطاعت اور نظم وضبط کی روح پیدا کریں۔ آخر میں صدر محترم نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے اور اجتماعی دعا کرائی۔

دوسرا اجلاس مکرم مرزا مقصود احمد صاحب امیر ضلع پشاور کی صدارت میں ساڑھے سات بجے منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم چوہدری ہادی علی صاحب اور مکرم مولانا چراغ دین صاحب مربیان سلسلہ نے علی الترتیب ''ابن مریم'' اور ''جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت'' کے عناوین پر تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد دونوں مقررین نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ اجلاس نو بجے شب تک جاری رہا۔ ﴿۵۶﴾

صدر محترم کا دَورہ رکرتو ضلع شیخوپورہ

۱۴۔۱۵ مئی ۱۹۸۱ء کو مجلس رکرتو ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام ایک کامیاب دوروزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس میں محترم صدر صاحب مجلس نے بھی شرکت فرمائی۔ اردگرد کے کثیر دیہات سے احمدی احباب، مرد وزن اور بچوں کے علاوہ بھاری تعداد میں مہمان دوست بھی شریک ہوئے۔ مجموعی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔

پہلا اجلاس ۱۴ مئی کو بعد نماز عشاء رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس میں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن نے جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں خدمت اسلام کی مساعی پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز بھی دکھائیں اور واضح کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ دنیا کے مختلف ممالک میں مساجد، ہسپتال، سکول اور کالج قائم کر کے

بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت بجالا رہی ہے۔اس پروگرام میں آٹھ سو کے قریب احباب شریک ہوئے۔

اگلے روز بعد نماز فجر مربی سلسلہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب تبسم نے قرآن پاک کا درس دیا جس کے بعد نو بجے صبح دوسرا اجلاس ہوا۔ مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب ،مکرم مولوی مبشر احمد صاحب کاہلوں پروفیسر جامعہ احمدیہ اور مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب نے تقاریر فرمائیں۔مکرم حکیم دین محمد صاحب نے اپنا منظوم پنجابی کلام سنایا۔آخر میں صدر اجلاس مکرم مولوی عبدالرشید صاحب تبسم نے مختصر صدارتی تقریر کی۔

۱۵مئی کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی۔خطبہ میں آپ نے اصلاح وارشاد کے فریضہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ ہر احمدی کے لئے اپنے عملی نمونہ کو اسلام کے مطابق ڈھالنا از حد ضروری ہے۔

بعد ازاں اختتامی اجلاس میں صدر محترم نے بڑے ہی مؤثر انداز میں خطاب فرمایا۔پھر سوال وجواب کا پروگرام ہؤا۔سامعین کے مختلف سوالات کے بڑے مدلّل اور مفصل جواب صدرِ محترم نے دیئے جن کا حاضرین مجلس پر گہرا اثر ہؤا۔حاضری چھ سو مرد وزن تھی جن میں سو سے زائد غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔اس اجتماع میں ضلع شیخوپورہ کے علاوہ اضلاع گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے بعض احباب بھی شامل ہوئے۔ ﴿۵۷﴾

حسین آگاہی ملتان کی ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ

مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء بعد از نماز مغرب مجلس حسین آگاہی ملتان شہر کے زیر اہتمام مکرم قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل ناظم ضلع کی صدارت میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔مکرم مولانا برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ نے مختصر تقریر کے بعد سوالات کے جوابات دیئے۔غیر از جماعت تیئس معززین افراد اور چالیس کے قریب جماعت کے افراد نے اجلاس میں شرکت کی۔سوال وجواب کی مجلس نماز مغرب کے بعد شروع ہو کر رات دس بجے تک جاری رہی۔مکرم مربی صاحب نے برجستہ جوابات احسن طریق پر دیئے۔مذاکرہ کے اختتام پر غیر از جماعت معززین نے آئندہ بھی یہ طریق جاری رکھنے پر اصرار کیا تا کہ شبہات کا ازالہ ہوتا رہے۔ ﴿۵۸﴾

محترم صدر صاحب کا دورہ ضلع سیالکوٹ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے ۲۲مئی ۱۹۸۱ء کو ضلع سیالکوٹ کی دو درجن سے زائد مجالس کا بمقام سمبڑیال اور ۲۹مئی کو رائے پور کے مقام پر تیس کے قریب مجالس کے عہدیداران سے ملاقات کی ،ان کے کام کا جائزہ لیا اور زریں ہدایات سے نوازا۔خدا کے فضل سے صدرِ محترم کے اس دورہ کے نتیجہ میں پورے ضلع میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوئی۔

۲۲مئی کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے مسجد احمدیہ سمبڑیال میں خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔اس وقت

مسجد مکمل طور پر بھری ہوئی تھی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے نظام کی اطاعت اور مالی قربانی جیسے اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ شام کے وقت مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب کی کوٹھی پر مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر پانچ صد سے زائد احباب شامل ہوئے جن میں نصف سے زائد علاقہ کے غیر از جماعت معززین، اساتذہ اور دیگر صاحب علم دوست تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت پُرکشش انداز میں سلسلہ احمدیہ کے بارے میں سوالات و اعتراضات کے جوابات دیئے۔ مذاکرہ کے بعد متعدد غیر از جماعت احباب نے بھی بڑے احترام کے ساتھ محترم میاں صاحب سے مصافحہ کیا۔ ﴿۵۹﴾

۲۹ مئی ۱۹۸۱ء کی صبح کو رائے پور پہنچنے کے بعد صدرِ محترم نے بھرپور انتہائی مصروف دن گزارا۔ سب سے پہلے علاقہ کی مجالس کے زعماء اور عہدیداروں کے ساتھ ایک ورکنگ سیشن منعقد کیا۔ مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ دو بجے سے تین بجے تک خطبہ جمعہ اور نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ سوا تین سے سوا چار بجے تک آپ نے بحیثیت سرپرست، احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ضلع سیالکوٹ کے عہدیداروں اور طلباء سے ملاقات کی۔ ساڑھے چار بجے سے ساڑھے چھ بجے شام تک مجلس سوال و جواب کی ایک دلچسپ نشست منعقد ہوئی۔

زعماء کے اجلاس میں سب سے پہلے ناظم ضلع سیالکوٹ مکرم بابو قاسم الدین صاحب نے ضلع کی مجالس سے متعلق بنیادی کوائف پیش کئے۔ صدرِ محترم نے ان کوائف کا مطالعہ و موازنہ کرنے کے بعد خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کوائف پیش کئے گئے ہیں وہ بنیادی طور پر حقائق پر مبنی معلوم نہیں ہوتے۔ عموماً جماعت اور مقامی مجالس کے اراکین کی تعداد چار اور ایک کی نسبت سے لے کر دس اور ایک کی نسبت تک پہنچتی ہے۔ لیکن جن مجالس میں یہی نسبت بیس اور ایک بلکہ پچیس اور ایک دکھائی گئی ہو، وہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے زعماء کو اپنی مجالس کی تجنید سے متعلق جملہ کوائف درست اور صحیح درج کرنا ہوں گے۔ ورنہ مجلس کی تمام رپورٹیں اور ساری کارکردگی مفروضوں پر مبنی ہوگی۔

صدرِ محترم نے فرمایا کہ اسی طرح اگر چندہ مجلس کے بارے میں اعداد و شمار کا جائزہ لیں تو یہ بھی غلط ثابت ہو رہے ہیں۔ فی زمانہ کم از کم آمدنی تین صد روپے ہے۔ لیکن یہاں پیش کئے گئے اعداد و شمار کا تجزیہ بتاتا ہے کہ کمانے والے انصار کی اوسط آمدنی اسی روپے فی کس بنتی ہے۔ جو ہرگز درست اور قابل قبول نہیں۔ لہٰذا ایسے اعداد و شمار اپنی رپورٹوں میں درج نہ کریں۔ فی الحال یہ غلطی عمداً نہیں کی گئی بلکہ بے احتیاطی سے ایسا ہوا ہے۔ لہٰذا آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ مجالس کو اعداد و شمار تیار کرنا ہوں گے۔ اگر کوئی عمداً ایسا کر رہا ہے تو یاد رکھے کہ خدا تعالیٰ سے تو کوئی چیز چھپائی نہیں جا سکتی۔ خدا تعالیٰ سے کنجوسی اور بخل کسی طرح بھی راس نہیں آتے۔ ایسے لوگوں کے نہ تو مال میں

برکت رہتی ہے، نہ جان میں، نہ اولاد میں۔ پس ایسی بے ثمر زندگی بھی کیا زندگی ہے جسے خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت عطا نہ ہو۔

زعماء سے خطاب جاری رکھتے ہوئے صدرِ محترم نے نگران حلقہ جات کے فرائض کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا کہ نگران حلقہ اس لئے مقرر کئے جاتے ہیں کہ مرکز کی نمائندگی کا حق ادا کریں اور جو امور چھان بین کے لائق ہوں، موقع پر پہنچ کران کی تحقیق کریں۔ لیکن اگر نگران حلقہ فرضی رپورٹوں کو وصول کر کے اسی طرح آگے مرکز کو ارسال کر دیں تو پھر تو وہ محض ڈاکیہ کا کام سرانجام دے رہے ہوں گے۔ اگر آپ نگران حلقہ ہیں یا زعیم اعلیٰ یا ناظم ضلع ہیں تو آپ کا فرض ہے کہ مجالس اور زعماء کے کام کی نگرانی کریں۔ جو کوائف نیچے سے آئیں ان کی پڑتال کریں کہ آیا بنیادی کوائف مبنی برحقیقت ہیں یا نہیں۔

صدرِ محترم نے فرمایا یہ سارا بنیادی اہمیت کا کام ہے۔ اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ٹیم ورک ہو۔ اپنے مددگار بنائیں۔ کام ترتیب سے اور بانٹ کر کریں۔ اسی طریق کار کے فقدان سے ایک بھاری نقص پیدا ہوتا ہے اور یہ نقص آپ کے ضلع میں بہت نمایاں ہے۔

صدرِ محترم نے فرمایا یہ امر لازمی ہے کہ مرکز کی ہدایات آگے مجالس اور ممبرانِ مجالس تک بروقت پہنچائی جائیں اور انہیں امانت سمجھ کر آگے پہنچایا جائے۔ عہدیدار چھوٹے ہوں یا بڑے، سب امین ہیں۔ اگر آپ مرکز کی ہدایات آگے نہیں پہنچاتے تو امانت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے۔ لہٰذا زعماء کی جواب طلبی سے قبل اس بات کی ضمانت حاصل کرنا ضروری ہے کہ مرکزی لائحہ عمل سب ممبرانِ مجالس تک پہنچ چکا ہے یا نہیں؟

صدرِ محترم نے فرمایا کہ انصار جماعت کا ایک ایسا حصہ ہیں جو اپنی عمر، اثر و رسوخ، ذمہ داری اور تجربہ کی بناء پر خدمتِ دین کے لحاظ سے جماعت کی صف اوّل شمار ہونے چاہئیں لیکن افسوس کہ ضلع سیالکوٹ میں صورتِ حال برعکس نظر آتی ہے اور باوجود اس کے کہ بہت ہی مخلص اور وقت کی قربانی دینے والے دعا گو بزرگ آپ کے ضلع کے ناظم انصاراللہ ہیں لیکن بحیثیت مجلس یہ ضلع بہت پیچھے ہے۔ یہ امر قابل غور ہے۔ اللہ تعالیٰ بالعموم چالیس سال سے اوپر کی عمر والوں کو نبوت سے سرفراز فرماتا آیا ہے اور ان پر ذمہ داریوں کا سب سے زیادہ بوجھ ڈالتا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ الا ماشاء اللہ پختگی اور سنجیدگی سے ٹھوس کام کی صلاحیت اسی عمر میں پیدا ہوتی ہے اس لئے آپ جماعتی نظام میں اپنی اس اہم مرکزی حیثیت کو سمجھیں اور یہ امر ہمیشہ پیش نظر رہے کہ اگر آپ سرگرم عمل ہوں گے اور پورے جوش اور لگن کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی نسل بھی سرگرم عمل رہے گی اور ان کے حسنِ عمل کا ثواب آپ کو بھی پہنچتا رہے گا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے صدرِ محترم نے مزید فرمایا کہ بنی نوع انسان کی خدمت اور نگرانی کا حق شعبہ

اصلاح وارشاد کو سرگرم عمل کرنے سے ہی ادا ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی زعیم دو تین سال کے عرصہ میں بھی کوئی نیا احمدی نہیں بناتا ہے تو وہ خدا کی طرف سے عائد ہونے والے فرض کی ادائیگی میں غفلت کا مرتکب ہوتا ہے۔ زعماء کو چاہئے کہ دُعا کے ساتھ، فکر کے ساتھ، دُکھ اور غم سے دل کو جلا کر خدا تعالیٰ سے دُعا مانگیں، خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں مضطر کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ مضطر دل کی دعا میں خدا برکت ڈالتا ہے۔ اور ہر زعیم کی طرح ہر نگران حلقہ کا بھی فرض ہے کہ دیکھے کیوں انصار نئے احمدی نہیں بنا رہے؟

صدرِ محترم نے فرمایا کہ زعماء زمیندارہ حکمت کے اصول کے تحت کام کریں اور جو سلوک آپ اپنی زمینوں سے کرتے ہیں وہی سلوک احمدیت کا بیج بونے کے لئے بنی نوع انسان سے کریں، زمین موجود ہو، بیج موجود ہو لیکن کام نہ ہو تو زمین میں جنگل اُگ آئے گا۔ خاردار جھاڑیاں اُگ آئیں گی۔ اسی طرح اگر اپنی بستیوں کے ماحول سے آپ نے غفلت برتی تو غلط فہمیاں، تعصب، ایذا رسانی اور گالیوں کی خاردار جھاڑیاں ہر طرف اُگنے لگیں گی۔ زمیندارہ اصول یہ ہے کہ اگر زمین کسی کی طاقت سے زیادہ ہو تو وہ ابتداء میں اتنی ہی زمین زیرِ کاشت لاتا ہے جتنی آسانی کے ساتھ سنبھال سکتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ سب سے پہلے آسان، ہموار اور اچھی زمین کو اختیار کرتا ہے۔ اسی اصول پر آپ اپنے اردگرد دیکھیں۔ اپنے گاؤں میں نسبتاً شریف لوگ جو مذہبی دلچسپی رکھتے ہوں اُن کو چُن لیں اور تبلیغ شروع کریں۔ تبلیغ سے جماعت کے خلاف غلط فہمیاں، تعصب اور جہالت دور ہوگی اور رفتہ رفتہ سعید رُوحیں احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو جائیں گی۔ انشاءاللہ

صدرِ محترم نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو تم اپنی کھیتوں کی ہریالی کے لئے آسمان کی طرف بھی دیکھتے ہو کہ بارش برسے تو ہماری محنت کو پھل لگے۔ اوپر کی طرف دیکھنا تمہاری فطرت کے اندر داخل ہے۔ کچھ دنوں کے اندر اس علاقے میں برسات شروع ہونے والی ہے۔ جس سے تمہاری مونجی کی فصل ہری بھری ہو جائے گی۔ تو اگر تم اپنی زمین کے لئے آسمان کی طرف بارش کے لئے دیکھتے ہو تو جماعت کی سرسبزی، ہریالی اور ترقی کے لئے بدرجہ اولیٰ آسمان کی طرف نظر کرنی چاہئے۔ پس خدا سے ہر آن دعا کرو کہ اے خدا ہماری تبلیغ میں آسمان سے برکت ڈال اور جماعت کو ترقی عطا فرما اور اس کی سرسبزی میں اضافہ کر۔ آمین۔ یاد رکھو اس سارے علاقہ میں ایک عظیم انقلاب آسکتا ہے۔ جماعت کے لئے زمین ہموار ہے۔ ہمت کرو۔ کوشش کرو۔ اپنے فرائض پہچانو اور زمیندارہ اصولوں کو جماعت پر لاگو کرو۔ پھر آسمان کی طرف نظر اٹھاؤ اور رحمتوں اور فضلوں کی بارش کے لئے عاجزانہ دعائیں کرو۔

صدرِ محترم نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں یہ رپورٹ کہ آپ کی کوششوں کے نتیجہ میں کتنی بیداری پیدا ہوئی؟ کیا کچھ کیا؟ اور کیا نتیجہ برآمد ہؤا؟ براہ راست مجھے لکھ کر بھجیں اور جو حل طلب امور ہوں ان کا ذکر کر کے مشورہ

مانگیں۔اس بارہ میں انشاء اللہ مرکز بھی بروقت رہنمائی کرتا رہے گا۔ یہ امر کبھی نہ بھلائیں۔ جونگران ہیں اُن سے پوچھا جائے گا۔مَیں نہ پوچھوں گا تو خدا پوچھے گا لیکن دینی ذمہ داریوں میں آپ لازماً اسی طرح جواب دہ ہیں جس طرح میں ہوں۔اس مؤثر خطاب کے بعد صدرِ محترم نے اجتماعی دعا کرائی۔

اسی شام ساڑھے چار سے ساڑھے چھ بجے تک کھلی جگہ پر شامیانوں کے نیچے محفل سوال و جواب کا نہایت دلچسپ دور چلا۔ درمیان میں آدھ گھنٹہ تک زوردار بارش ہوئی۔ حاضرین کے ساتھ صدر محترم بھی بارش میں شرابور ہو گئے۔مگر دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ محفل مسلسل جمی رہی۔شام سوا سات بجے رائے پور سے روانہ ہو کر رات پونے بارہ بجے ربوہ تشریف لے آئے۔اس دورہ میں مکرم منور شمیم خالد صاحب قائد عمومی اور مکرم محمد اسلم صابر صاحب قائد تجنید صدر محترم کے ہمراہ تھے۔ ﴿۶۰﴾

یک روزہ اجتماع ضلع ڈیرہ غازی خان

یہ اجتماع مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء بروز جمعہ بمقام ڈیرہ غازی خان منعقد ہوا۔مرکز سے دو علماء نے شرکت کی۔ جمعہ کا خطبہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے دیا۔جس میں انہوں نے علم و عمل کا فلسفہ سمجھایا۔اس سلسلہ میں بہت سی احادیث اور مثالیں دے کر واضح کیا کہ اسلام عمل کا نام ہے۔لہذا اسلام کے احکام سمجھنے اور اُن پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ جمعہ کے بعد باقاعدہ اجلاس تلاوت،عہد اور نظم سے شروع ہوا۔مکرم مولانا حیدر علی صاحب ظفر مربی سلسلہ نے مقامی تربیت اولاد اور مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مبلغ سویڈن نے انصار اللہ کی ذمہ داریوں پر تقاریر کیں۔بعد ازاں زعماء انصار اللہ کا اجلاس ہوا جس میں مکرم نائب قائد اصلاح و ارشاد نے مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور مناسب ہدایات دیں۔

چھ بجے بعد دوپہر ایک دوست کے مکان پر علمی مذاکرہ کی محفل ہوئی۔احمدی احباب کے علاوہ چھ غیر احمدی سنجیدہ اور صاحب علم دوست بھی موجود تھے۔مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے سوالات کے مدلّل اور تشفی بخش جواب دیئے۔مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ساڑھے آٹھ بجے مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز دکھائیں اور تفاصیل بھی بتائیں۔

اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔تمام مقامی احمدی دوست شامل ہوئے۔مستورات،خدام اور اطفال کے علاوہ ضلع کے دیگر انصار اور خدام نے بھی شرکت کی۔مہمانوں کو صبح اور شام کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔ ﴿۶۱﴾

سرگودھا شہر میں ایک کامیاب تربیتی اجتماع

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء کو مجلس انصار اللہ سرگودھا شہر و ضلع کے زیر اہتمام ایک تربیتی و تبلیغی پروگرام ترتیب دیا گیا جس میں جملہ مجالس کے زعماء،علاقائی نگران اور نظامت ضلع کے اراکین عاملہ شریک ہوئے۔مکرم صوفی

بشارت الرحمٰن صاحب کی قیادت میں ایک مرکزی وفد کے پہنچنے پر جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد مرکزیہ کے علاوہ چار نائب قائدین بھی تھے، اس دن کا پہلا پروگرام شروع ہوا۔ پہلے زعماء نے اپنی اپنی مجالس کے کوائف کارکردگی سے مرکزی نمائندگان کو آگاہ کیا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے تفصیلی ہدایات دیں اور مجالس کو اپنے ماحول اور قرب وجوار میں تبلیغی وفود بھجوانے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ نشست ساڑھے نو بجے سے دوپہر بارہ بجے تک رہی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

خطبہ جمعہ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب قائد وقف جدید نے دیا اور قرآن مجید کی فضیلت اور اس کے علاوہ نظام وصیت میں تمام احمدیوں کو شامل ہونے کی طرف نہایت موثر رنگ میں توجہ دلائی۔

بعد نماز جمعہ مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کی صدارت میں ایک تربیتی وتبلیغی اجلاس شروع ہوا۔ اس میں درس قرآن مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ مربی سلسلہ، درس حدیث مکرم مولوی لطیف احمد صاحب شاہد سابق مبلغ سیرالیون اور درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکرم محمد صدیق صاحب نائب ناظم ضلع سرگودھا نے دیا۔ اس کے علاوہ تین مبلغین مکرم مولوی اللہ بخش صاحب صادق نے ہالینڈ میں تبلیغ، مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری نے انڈونیشیا میں تبلیغ اور مکرم سیّد منصور احمد صاحب بشیر نے کینیڈا میں اشاعت قرآن مجید پر روشنی ڈالتے ہوئے ایمان افروز واقعات سنائے۔ یہ اجلاس تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔

شام چھ بجے سوال و جواب کی ایک دلچسپ مجلس مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ جس کے بعد مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے احمدیہ جماعت کا مختصر تعارف کراتے ہوئے حاضرین کو سوالات کی دعوت دی۔ چنانچہ غیر از جماعت دوستوں نے کثرت کے ساتھ سوالات لکھ کر بھجوائے۔ ان کے جوابات مکرم صوفی صاحب موصوف، مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر، مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ اور مکرم مولوی اللہ بخش صاحب صادق نے دیئے۔ یہ سلسلہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ حاضری یک صد تھی جن میں نصف دوست غیر از جماعت تھے۔ یہ مجلس مغرب کی اذان پر ختم ہوئی۔

پروگرام کا آخری اور دلچسپ سلائیڈز کا پروگرام تقریباً آٹھ بجے شروع ہو کر ساڑھے نو بجے شب تک جاری رہا۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے مختلف سلائیڈز پیش کرتے ہوئے ان پر عمدہ رنگ میں رواں تبصرہ پیش کیا۔ اس اجلاس میں کم وبیش حاضری چار سو رہی۔ ﴿۶۲﴾

سلائیڈز دکھانے کے دلچسپ پروگرام

مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد نے مورخہ ۲ جون تا ۷ جون مجالس منڈی

بہاؤالدین (شوگرمل)، چک نمبر۲۰ ضلع گجرات، موضع پیرو اور ہجکہ کا دورہ کر کے کام کا جائزہ لیا۔ اصلاح وارشاد کے کام میں خصوصی دلچسپی لینے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز چاروں جگہوں پر بعد نماز عشاء سلائیڈز کے پروگرام میں یورپ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف مشنوں کی کارگزاری پر روشنی ڈالی گئی۔ مساجد کی تعمیر اور افتتاح کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔ بعض غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے۔ مستورات کے لئے پردہ کی رعایت سے سلائیڈز دیکھنے کا انتظام تھا۔ ﴿۶۳﴾

پھائیوالی (ضلع شیخوپورہ) میں دلچسپ مجلس مذاکرہ

۱۰ جون ۱۹۸۱ء موضع پھائیوالی (چک ۹۷ نواں کوٹ) ضلع شیخوپورہ میں ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی بنفسِ نفیس شمولیت فرمائی۔ صدر محترم اس روز چار بجے خانقاہ ڈوگراں پہنچے جہاں مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ اور دیگر احباب جماعت نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ صدرِ محترم نصف گھنٹہ وہاں قیام کرنے کے بعد پھائیوالی روانہ ہو گئے۔

وقت مقررہ پر تلاوت قرآن مجید کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا جس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ گرمی کی شدت کے باوجود سامعین نہایت دلچسپی اور دلجمعی کے ساتھ سوالات کے جواب سے محظوظ ہوتے رہے۔ یہ سلسلہ پانچ سے آٹھ بجے شام تک جاری رہا۔ مجلس مذاکرہ میں کثرت کے ساتھ معززین علاقہ بھی شامل ہوئے۔ نیز سٹھیالی چک ۸۷، چک ۲۶ پکاڈلہ، چک ۳۵ سوڈی والہ، چورکوٹ، شاہ کوٹ، چک ۱۳، ڈھاباں سنگھ، کچی کوٹھی، چک ۷، چک ۱۰، بڑی تھوتھیانوالہ، گھسیٹ پورہ، چک ۶۱، چک ۱۸ بہوڑو چک ۲۲، چوڑانوالہ، گرمولہ ۱۶، کیلے، چھیراں اور شیخوپورہ سے بھی بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ مستورات کے لئے بھی انتظام تھا اور بڑی تعداد میں غیر از جماعت مستورات نے بھی استفادہ کیا۔ مجلس مذاکرہ کے بعد سب کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ﴿۶۴﴾

دلچسپ مجالس مذاکرہ اور سلائیڈز کی نمائش

نمائندہ مرکزیہ مکرم مولوی منیر الدین صاحب سلائیڈز کی نمائش اور محفل سوال و جواب کے لئے سیالکوٹ اور گوجرانوالہ تشریف لائے۔

جامع احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ میں ۱۹ جون ۱۹۸۱ء کو مولوی منیر الدین احمد صاحب نے سلائیڈز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی شاندار مساعی کی روداد اپنی برمحل مفصل کمنٹری کے ساتھ پیش کی۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ ﴿۶۵﴾

۲۰ جون کو حلقہ سیٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں اور ۲۱ جون کو حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ میں پروگرام ہوا

جس میں احباب نے بکثرت شرکت فرمائی۔حلقہ سیٹلائیٹ ٹاؤن میں ۲۵ کے قریب مدعوین شامل تھے جبکہ حلقہ سیٹلائیٹ ٹاؤن کے ۲۵ مرد اور ۳۰ عورتیں اور بہت سے بچے پروگرام کو دیکھنے آئے۔ حلقہ امیر پارک میں مجلس مذاکرہ بھی منعقد ہوئی۔ ﴿۶۶﴾

ملتان میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد

انصاراللہ ملتان کے زیر اہتمام مجلس مذاکرہ برکوٹھی مکرم فاروق احمد صاحب کھوکھر ملتان چھاؤنی منعقد ہوئی۔سوال و جواب کے دو دور ہوئے۔ پہلا ۲۵ جون ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب تا ساڑھے دس بجے شب اور دوسرا دور ۲۶ جون ۱۹۸۱ء کو حضور انور کے دورۂ غانا اور سپین میں سات سو سال کے بعد پہلی احمدیہ مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کی تفصیلات پر مشتمل سلائیڈز دیکھنے کے بعد آٹھ بج کر بیس منٹ پر شروع ہو کر ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہا۔

مجموعی طور پر چار سو سے زائد افراد اس روح پرور مذاکرہ سے مستفید ہوئے۔ایک سوتیس غیر از جماعت دوست تھے۔مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نہایت فصیح و بلیغ مگر دلنشیں انداز میں سوالات کے جوابات دیئے اور منطقی طور پر ساتھ ساتھ حاضرین سے اپنے استدلال کی حقانیت پر تصدیق حاصل کرتے رہے۔مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے اپنی تقریر کو اسلاف کی سندات اور قیمتی حوالوں سے مزین کیا۔ ﴿۶۷﴾

اجلاس مالو کے ضلع سیالکوٹ

۲۸ جون ۱۹۸۱ء کو مسجد احمدیہ مالو کے ضلع سیالکوٹ میں ایک اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نائب قائد اصلاح وارشاد منعقد ہوا۔ناصر احمد صاحب معلم وقفِ جدید نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر تقریر کی۔مکرم مولوی منیر الدین صاحب نے سوالات کے جواب دیئے۔ یہ اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔ بعد نماز عشاء سلائیڈز دکھائی گئیں۔احمدی احباب کے علاوہ پچاس غیر از جماعت بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ ﴿۶۸﴾

مجلس سدو کی ضلع گجرات میں مجلس مذاکرہ

۹ اگست ۱۹۸۱ء کو سدو کی میں ایک مجلس مذکراہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ منعقد ہوئی۔ جو تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اس میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے۔ ﴿۶۹﴾

مجلس مذاکرہ رحمان پورہ لاہور

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۸۱ء بروز جمعرات مجلس حلقہ رحمان پورہ لاہور کے زیر اہتمام ایک دلچسپ مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خاص طور پر مرکز سے اس موقع پر مدعو کیا گیا تھا۔

آپ کے تشریف لانے پر کارروائی کا آغاز مکرم صدر صاحب حلقہ کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم حفیظ اللہ خان صاحب نے کی۔

بعد ازاں حضرت صاحبزادہ موصوف سٹیج پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ جو احباب بھی مذہبی اور اختلافی سوالات کرنا چاہیں، کریں۔ چنانچہ بعض غیر از جماعت احباب نے بالمشافہ اور بعض نے لکھ کر سوالات بھجوائے جن کے صدر محترم نے نہایت احسن پیرایہ میں قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں مدلل و مسکت جوابات دیئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ اتنا دلچسپ تھا کہ سب حاضرین ہمہ تن گوش رہے اور انہیں وقت گزرنے کا احساس تک نہ رہا۔ پونے سات بجے شروع ہونے والی مجلس ساڑھے نو بجے رات تک جاری رہی۔ تین سو حاضرین میں سے تقریباً ڈیڑھ سو احباب غیر از جماعت تھے۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ بعد ازاں سب حاضرین کی خدمت میں ماحضر پیش کیا گیا۔ قریباً دو سو پمفلٹ غیر از جماعت دوستوں میں تقسیم کئے گئے۔ ﴿۷۰﴾

ہفتہ اصلاح و ارشاد چھور چک ۱۱۷

مجلس انصار اللہ چھور چک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ نے مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء سے مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء تک ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا۔ مرکز سے مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ سویڈن تشریف لائے۔ مکرم مولوی صاحب روزانہ بعد نماز فجر مسجد میں درس قرآن مجید اور بعد از نماز عشاء لیکچر دیتے رہے۔ جن موضوعات پر لیکچر ہوئے، یہ تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے کارنامے، صداقت مسیح موعود، انصار اللہ کے فرائض، نماز، نظام سلسلہ کی پابندی، تربیتِ اولاد، دعاؤں کی قبولیت وغیرہ۔ مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ سانگلہ ہل نے بھی تقاریر میں حصہ لیا اور مفید ہدایات کے ساتھ تربیتی امور کی طرف جماعت کو خاص توجہ دلائی۔ بعض تقاریر سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تمام گاؤں مستفیض ہوا۔

۱۰ ستمبر ۱۹۸۱ء کی شام کو مرکز سے سلائیڈز دکھانے کے لئے مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر، مکرم مولوی عبدالستار صاحب سابق مبلغ سپین اور مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب باجوہ مربی سلسلہ تشریف لائے۔ بعد نماز عشاء ایک نہایت موزوں جگہ پر سلائیڈز کے دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ حاضری خدا کے فضل سے بہت اچھی تھی جن میں گاؤں کے اکثر مرد اور عورتیں اور بچے شامل تھے۔ یہ سلسلہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ مکرم مولوی عبدالستار صاحب نے تصاویر کے ساتھ ساتھ نہایت دلنشین تشریح اور تفصیل بیان کی۔ ﴿۷۱﴾

چک ۹۱ متصل خانیوال میں ایک تربیتی تقریب

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی طرف سے ایک وفد ۸ ستمبر کی دوپہر کو خانیوال پہنچا۔ امیر وفد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید تھے۔ تربیتی تقاریب کا اہتمام چک نمبر ۱۰/۹۱۔ اے۔ آر

میں کیا گیا تھا۔ جہاں نماز مغرب تک بفضل خدا قریباً سات سو افراد جمع ہو گئے۔مستورات کے لئے پردے کا انتظام تھا اور مقامی جماعت کی طرف سے مہمانوں کے کھانے کا انتظام تھا۔

مرکزی وفد جماعت مذکورہ میں عصر کے وقت پہنچا۔جس کے معاً بعد رُشد و ہدایت کی باتیں سننے کے لئے مقامی اور اردگرد کے چکوک کے لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے چنانچہ درختوں کے ٹھنڈے سایہ تلے حاضرین کو سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے عقائد سے آگاہ کیا گیا اور اُن کے سوالات کے مفصل جواب مکرم مولانا رحمت اللہ شاہد صاحب مربی سلسلہ خانیوال نے دیئے۔ بعد نماز مغرب باتصویر تعارفی لیکچر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے دیا۔اس دوران تبلیغ حق کے مناظر پیش کئے گئے،جن سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ ﴿۷۲﴾

تربیتی اجتماع ضلع بدین

۱۱ستمبر ۱۹۸۱ء کو مجالس انصار اللہ ضلع بدین کا ایک کامیاب تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔صدر محترم نے اس اجتماع میں شمولیت فرمائی۔ بدین شہر پہنچنے پر ضلعی عہدیداران وزعماء نے صدر محترم کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔اجتماع سے قبل آپ نے نماز جمعہ پڑھائی۔خطبہ جمعہ میں آپ نے بتایا کہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرتی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ آئندہ احمدیت کے ذریعہ ہی دین حق دنیا میں غالب آئے گا۔انشاءاللہ۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے سورۃ **حم السجدہ** کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ کی پر معارف تفسیر بیان فرمائی۔اس موقع پر ایک مجلس مذاکرہ بھی منعقد ہوئی جس میں صدرِمحترم نے مہمانوں کے سوالات کے مدلّل جواب دیئے۔ حاضری کے لحاظ سے بھی یہ اجتماع خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ ﴿۷۳﴾

صدر محترم کا دورہ سیالکوٹ

۱۸ستمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ صدر محترم مجلس سیالکوٹ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔آپ نے جامع مسجد کبوتراں والی میں نماز جمعہ پڑھائی۔جس میں ملحقہ دیہات کے بہت سے احباب بھی شامل ہوئے۔نماز جمعہ کے بعد صدرِمحترم نے پہلے تحصیل سیالکوٹ کے زعماء انصار اللہ سے خطاب فرمایا۔ پھر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن سیالکوٹ کے اراکین سے ملاقات کی اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔

چار بجے سہ پہر مکرم میاں محمد شفیع صاحب کی کوٹھی پر ایک کامیاب مجلس مذاکرہ انصار اللہ سیالکوٹ شہر کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔اس میں ایک ہزار کے قریب افراد شامل ہوئے۔جن میں وکلاء،تجار،صنعت کار،زمیندار، کالجز کے طلباء اور دیگر تعلیم یافتہ دوست شامل تھے۔مہمانوں کے تحریری سوالات کے جواب صدرِمحترم نے نہایت مدلّل اور مؤثر انداز میں دیئے۔آپ ہر سوال خود پڑھ کر سناتے۔اگر اس میں کوئی کمی ہوتی تو اسے خود پورا کرتے

اور پھر نہایت دلچسپ رنگ میں اس کا جواب دیتے۔ حاضرین مجلس جوابات سے بہت متاثر ہوئے۔ ﴿۷۴﴾

اجلاس گوجرانوالہ

مجالس گرمولا ورکاں اور نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا تربیتی اجلاس ۲۰ ستمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب گرمولا ورکاں میں ہوا۔ مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب ناظم ضلع اور مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی ضلع نے تقاریر کیں۔ اس موقع پر سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔ ﴿۷۵﴾

ضلع راولپنڈی کا سالانہ تربیتی اجتماع

۲۴۔۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو مجالس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس نے اس اجتماع میں شمولیت فرمائی۔ حاضری چار سو رہی۔ مجالس کی نمائندگی سو فیصد تھی۔ بڑی تعداد میں خدام بھی شامل ہوئے۔ اجتماع کے کل پانچ اجلاس ہوئے۔

۲۴ ستمبر کو پانچ بجے شام پہلا اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ پھر نظم پڑھی گئی جس کے بعد صاحبِ صدر نے افتتاحی خطاب فرمایا پھر مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی نے خطاب فرمایا۔

دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شام مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد کرنل دلدار احمد صاحب ناظم ضلع راولپنڈی نے تربیت اولاد اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی۔

۲۵ ستمبر کی صبح کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ سوا پانچ بجے تیسرا اجلاس مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب زعیم اعلیٰ راولپنڈی شہر کی صدارت میں شروع ہوا۔ درس قرآن کریم مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق مربی سلسلہ راولپنڈی نے، درسِ حدیث مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ واہ کینٹ نے اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعود مکرم کرامت اللہ صاحب مربی سلسلہ گوجرخان نے دیا۔

ناشتہ کے بعد ساڑھے آٹھ بجے چوتھا اجلاس مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی اللہ بخش صاحب صادق نے ''جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد'' پر تقریر فرمائی۔ پھر مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے ''قدرتِ ثانیہ کی اہمیت'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ گیارہ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

طعام اور نماز جمعہ کے بعد آخری اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور عہد کے بعد صدر محترم نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار

میں انعامات تقسیم فرمائے۔ازاں بعد مکرم کرنل دلدار احمد صاحب ناظم ضلع نے سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت ایمان افروز خطاب میں فرمایا کہ راولپنڈی کا ضلع بہت اہمیت رکھتا ہے لیکن مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی کارکردگی توقع سے بہت کم ہے۔آپ نے فرمایا گذشتہ سال کی طرح امسال کے اجتماع میں خدا کے فضل سے انصار و خدام نے جوش اور شوق کے ساتھ حصہ لیا ہے جو بہت خوشکن امر ہے۔اب عہدیداران مجالس کا فرض ہے کہ وہ اس بیداری سے فائدہ اٹھائیں۔مسلسل کوشش کریں تا کہ خاطر خواہ نتائج پیدا ہوسکیں۔آپ نے فرمایا جولوگ اصلاح وارشاد کے فریضہ سے غافل ہو جاتے ہیں،وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نام کے احمدی کہلانے پر اکتفا کرتے ہیں اور اس طرح مجاہدانہ زندگی گزارنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ ضلع راولپنڈی کے انصار اور اس کے عہدیدار اپنے ارادوں اور حوصلوں میں وسعت پیدا کریں اور مجالس کے پروگرام کو اپنے طور پر نئے سرے سے منظّم کریں تا کہ انصار زیادہ عمدگی کے ساتھ کام کرسکیں اور اپنے آپ کو وسعت دے سکیں۔آخر میں آپ نے اختتامی دعا کرائی۔

نماز عشاء کے بعد مسجد نور میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔جس میں صدر صاحب نے مختلف احباب کے تحریری سوالات کے نہایت مؤثر، مدلّل اور ایمان افروز جوابات دیئے۔اس مجلس میں تین سواسّی احباب شامل ہوئے۔جن میں اسّی سے زائد غیر از جماعت معززین بھی تھے۔انہوں نے بہت توجہ اور انہاک کے ساتھ سوالات کے جوابات سنے۔آخر میں بذریعہ سلائیڈز بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی اور اس کے خوشکن ثمرات کی چند جھلکیاں پیش کی گئیں۔ ﴿۷۶﴾

تربیتی اجتماع کوئٹہ

مجالس انصار اللہ کوئٹہ کا سالانہ تربیتی اجتماع ۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔صدارت کے فرائض مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف (مرکزی نمائندہ) نے سرانجام دیئے۔تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دوہرایا گیا۔صاحبِ صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ نے تبلیغ کے دوران اللہ تعالیٰ کی معجزانہ تائید ونصرت کے واقعات بیان کئے۔مکرم مولوی روشن دین صاحب مربی سلسلہ نے ذکر الٰہی اور دعا کی اہمیت کے موضوع پر اور مکرم مولوی سفیر احمد صاحب نے آئندہ نسل کی تربیت کے زیرعنوان خطاب کیا۔اجتماع کا آخری نصف گھنٹہ سوال و جواب کے لئے مخصوص تھا۔سوالات کے جواب مکرم شیخ محمد حنیف صاحب،مکرم سیف صاحب اور مکرم مولوی روشن دین صاحب نے دیئے۔سوال وجواب کا یہ پروگرام بھی بہت مفید اور دلچسپ رہا۔

۲۵۔۲۶ ستمبر کو مختلف احمدی دوستوں کے ہاں بھی تقاریب منعقد ہوئیں جن میں بہت سے معززین مدعو

تھے۔ان تقاریب میں سوال و جواب کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متعلق سلائیڈز بھی دکھائی گئیں جن کا بہت اچھا اثر لیا گیا۔

گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر میں تربیتی اجتماع

مجلس گوٹھ عنایت اللہ ضلع سکھر کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجتماع مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ بروز جمعہ صبح نو بجے زیر صدارت مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ضلع سکھر و جیکب آباد منعقد ہوا۔تلاوت کلام پاک مکرم چوہدری غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۳۲ نے کی اور نظم مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی نے خوش الحانی سے پڑھی۔درس قرآن کریم مکرم حمیداللہ صاحب خالد مربی سکھر نے اور درس حدیث مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ نے دیا۔اس کے بعد مکرم فیروز احمد صاحب طارق قائد ضلع سکھر نے کشتی نوح سے ہماری تعلیم کا حصہ پڑھ کر سنایا۔مکرم رشید احمد صاحب قائد مجلس اباڑو نے نظم پڑھی۔مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے سیرت رسول پاکؐ پر سندھی زبان میں تقریر فرمائی۔اس کے بعد چند اطفال کی دلجوئی کے لئے انہیں چھوٹے چھوٹے مضامین پڑھنے کی اجازت دی گئی۔مکرم بے وس کملا صاحب سرائیکی شاعر ڈیرہ غازی خاں نے سرائیکی زبان میں نعت رسولِ مقبول پڑھی۔مکرم محمد ارشد صاحب قائد مجلس گوٹھ عنایت اللہ نے نماز کا ترجمہ سندھی زبان میں سنایا اور مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض اور ہمارے فرائض پر تقریر کی۔

پروگرام کے مطابق ایک گھنٹہ سوال و جواب کے لئے مقرر تھا۔اس میں حاضرین نے بڑے شوق کے ساتھ حصہ لیا اور متعدد سوالات کئے جن کے جوابات علمائے کرام نے احسن پیرایہ میں دیئے۔ساڑھے بارہ بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک کھانے اور تیاری نماز کا وقفہ تھا۔نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس بھی مکرم امیر صاحب کی صدارت میں تلاوتِ کلام پاک سے اڑھائی بجے شروع ہوا جو مکرم رشید احمد صاحب نے کی۔اس کے بعد حضرت مصلح موعود کی مشہور نظم ''ہے دست قبلہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی اور چند اطفال نے خوش الحانی سے پڑھی۔بعدۂ دو خدام مکرم عبدالقادر صاحب اور مکرم رشید احمد صاحب نے علی الترتیب صداقت حضرت ''مسیح موعود علیہ السلام'' اور ''وفات مسیح ناصری علیہ السلام'' پر مضمون پڑھے۔مکرم کملا صاحب نے متعدد نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔مکرم سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ رحیم یار خاں نے 'مقصد حیات انسانی' پر تقریر کی۔مکرم امیر صاحب نے حضور انور کے خطبہ جمعہ کی روشنی میں تلقین کی کہ حضور کی دلی خواہش کے مطابق تمام ذیلی تنظیموں کے نمائندے مرکزی اجتماعات میں ضرور شامل ہوں اور کوئی ایسی جماعت نہ رہے جس کی ان اجتماعات میں نمائندگی نہ ہو۔

اجتماع میں گوٹھ عنایت اللہ کے انصار،خدام،اطفال اور مستورات کے علاوہ اباڑو،ایکسون ڈہرکی،

میر پور متھیلو، پنوعاقل، سکھر، گڈو اور چک ۳۲۲ ضلع رحیم یار خان کے احباب نے بھی شرکت کی۔ کئی غیر از جماعت سندھی احباب بھی شریک ہوئے اور بڑے ذوق اور شوق سے پروگرام کو سنا اور خوشگوار اثر لیا۔

یہ اجتماع ساڑھے چار بجے شام دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ کھانے اور نماز عشاء کے بعد گیارہ بجے شب تک سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام رہا۔ صبح چار بجے نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جو مکرم حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ ﴿۷۷﴾

حلقہ سمندری کے تربیتی اجلاس

۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ سمندری میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ مرکزی نمائندہ مکرم حمید احمد صاحب ظفر مبلغ گھانا نے خطبہ جمعہ میں باہمی اخوت و محبت، محنت اور لگن کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس عام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور عہد کے بعد مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم ضلع فیصل آباد نے ''انصار اللہ کے قیام کی غرض و غایت اور ہماری ذمہ داریاں'' پر روشنی ڈالی۔ مکرم محمد اکرم عمر صاحب نے قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علامات قیامت پر تقریر کی۔ مکرم مولوی حمید احمد صاحب ظفر نے گھانا کی احمدی جماعتوں کے ایمان افروز حالات سنائے۔ اس اجلاس میں سمندری کے علاوہ چک نمبر ۲۰۳، چک ۵۲، چک ۲۰۹، چک ۱۳۷، چک ۱۳۴، چک ۲۱۰، چک ۵۲۸، مانو پور چک ۱۴۱ جگد یو، چک ۲۸۹، چک ۱۷۱، ماموں کانجن اور تاندلیانوالہ کے انصار، خدام اور اطفال شامل ہوئے۔

چک ۱۷۴ گ ب میں سلائیڈز کا پروگرام بعد نماز مغرب و عشاء شروع ہوا۔ مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب نمبردار صدر جماعت کے وسیع صحن میں انتظام تھا۔ گاؤں کے چیئرمین اور ممبران کے علاوہ بہت سے معزز دوست بھی پروگرام دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور دو گھنٹے تک دلچسپی اور دلجمعی سے تصاویر دیکھیں۔ سلائیڈز کے ساتھ ساتھ جماعت کی تبلیغی مساعی سے تعارف کروایا جاتا رہا۔ ﴿۷۸﴾

ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ تربیتی اجتماع

۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مجالس ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہؤا۔ پہلا اجلاس مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت صبح پونے دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح و ارشاد نے افتتاحی تقریر میں ایسے اجتماعات کی غرض و غایت بیان کی اور انصار کو نئے عزم کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب اکبر نے درسِ قرآن دیا جس میں سورۂ جمعہ کی آیت نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ کی تفسیر بیان کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی مغفور احمد صاحب مربی سلسلہ حافظ آباد نے 'حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ'، چوتھی تقریر مکرم مولوی محمد اعظم صاحب

اکسیر مربی ضلع نے 'حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپؑ کے جانشین'، پانچویں تقریر مکرم مولوی نصیر الدین صاحب بھٹی نے 'تعلیم القرآن' اور چھٹی تقریر مکرم سید حسین احمد صاحب مربی وزیر آباد نے 'نماز باجماعت' کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم، تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے ہوئے۔ آخر میں مکرم عبدالقادر بھٹی صاحب ناظم ضلع نے ''انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ کھانے کے بعد نماز جمعہ وعصر پڑھی گئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا کے حکم کی تشریح فرمائی اور احباب کو اس پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔

اجلاس دوم کی کارروائی صدر محترم کی زیرِ صدارت عمل میں آئی۔ تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے احباب کو اصلاح وارشاد کے پروگرام پر عمل کرنے کی تلقین کی جبکہ مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے ''قدرت ثانیہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صدرِ محترم نے انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے خطاب میں انصار کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے اس ضمن میں مختلف مثالیں بیان فرمائیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود لوگوں کی رہنمائی بذریعہ خواب وکشوف فرما رہا ہے۔ آخر میں صدر محترم کے ارشاد پر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے دعا کروائی۔ یہ اجلاس پانچ بجے ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب امیر ضلع کی کوٹھی پر بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوا۔ اس میں ڈیڑھ صد کے قریب معززین موجود تھے۔ رات دیر تک مجلس مذاکرہ جاری رہی۔ مختلف احباب نے سوالات کئے جن کے جواب حضرت صاحبزادہ صاحب نے نہایت احسن رنگ میں بیان فرمائے۔ جس کا سب احباب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ﴿۷۹﴾

صدر محترم کا دورہ گوجرہ

۱۶ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک مجلس مرکزیہ کے مجوزہ پروگرام کے مطابق مسجد احمدیہ گوجرہ میں ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مقامی اور مضافات کے احمدی حضرات وخواتین نے شرکت کی۔ حاضرین کی تعداد اندازاً پانچ سو تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے پر ایک پُر معارف وعظ فرمایا اور حاضرین کو کثرت سے ذکر الٰہی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات سے لو لگانے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے نہ صرف سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال و افعال کی روشنی میں بلکہ خود اپنی ذاتی زندگی سے بھی یہ حقیقت ثابت فرمائی کہ جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے، ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کسی کام کے لئے محض دنیاوی اسباب پر سہارا رکھنا ایک احمدی کی شان نہیں ہے۔ ایک احمدی کی شان اسی میں ہے کہ وہ صرف اپنے خدا سے ہی رجوع کرے اور اس سے سب کچھ مانگے۔

اپنی ہر تکلیف یا حاجت اس کے حضور پیش کرے۔اس سے حاجت روائی کی توقع رکھے۔بے شمار نوافل اور بے شمار ذکر الٰہی کے ساتھ بے شمار درود وسلام بحضور فخر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے اور دیکھے کہ یہ چیزیں اسباب سے زیادہ اثر کرتی ہیں۔

نماز جمعہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان غیر از جماعت دوستوں سے ملاقات کی جو مربی ہاؤس میں تشریف فرما تھے اور جن کی تعداد بیس تک پہنچ گئی تھی۔ان میں ایک مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر،ایک کالج کے لیکچرر اور نیشنل بنک کے مینیجر بھی تھے۔آپ نے یہاں سوالات کے مدلّل اور مبسوط جواب دیئے۔نماز مغرب سے قبل آپ کو الوداع کہا گیا اور آپ کی تشریف آوری پر خیر مقدمی دلچسپ نظم خوب صورت فریم کی صورت میں پیش کی گئی جو مکرم سید احسن اسماعیل صاحب صدیقی نے کہی تھی مگر وقت کی قلت کے باعث سنائی نہ جاسکی۔ ﴿۸۰﴾

صدر محترم کی تخت ہزارہ میں تشریف آوری

مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۸۱ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نصیر پور خورد (حلقہ تخت ہزارہ) میں پہلی مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد شام ساڑھے چار بجے تخت ہزارہ میں رونق افروز ہوئے۔مسجد احمدیہ کے سامنے سینکڑوں بچوں اور بڑوں نے پر جوش نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔حضرت میاں صاحب نے پہلے استقبال کرنے والے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔نظم کے بعد مکرم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ ضلع سرگودھا نے قبولِ احمدیت کے نہایت دلچسپ واقعات سنائے۔اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے نصف گھنٹے تک خطاب فرمایا بعدہٗ آپ نے سوالات کے بڑی تفصیل کے ساتھ تسلی بخش جوابات دیئے۔نمازوں کے بعد مکرم بشیر احمد شاد صاحب نے شعائر اسلامی اور جماعتی مساعی سے متعلق سلائیڈز دکھائیں۔یہ پروگرام بڑا ایمان افروز اور دلچسپ رہا۔دعا کے معاً بعد قریباً آٹھ بجے رات تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس تقریب میں نصیر پور، ہلال پور، ادرحمہ، بھابھڑا، رکھ چراہ گاہ، کوڑ یکوٹ، چھنی تاجہ ریحان، مڈھ رانجھا، کوٹ مومن اور سرگودھا کے احباب نے بڑی کثرت کے ساتھ شرکت کی۔کل حاضری ساڑھے پانچ سو رہی۔مخصوص حالات کے باوجود بعض غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔ ﴿۸۱﴾

سعد اللہ پور ضلع گجرات میں صدر محترم کا وُرود

گجرات سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر سعد اللہ پور میں جماعت نے اپنی نئی مسجد تعمیر کی تھی۔حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس، مقامی جماعت کی درخواست پر اس کے افتتاح کے لئے ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ بروز جمعہ تشریف لے گئے۔اس گاؤں میں اس سے پہلے مسجد مشترکہ تھی۔جب جماعت نے مسجد کی تعمیر کا ارادہ کیا تو

غیر از جماعت کہتے تھے تم آجکل کے حالات کی وجہ سے چبوترہ بھی نہیں بنا سکتے۔ سب سے پہلے ایک مخلص دوست نے دس ہزار روپے کی خطیر رقم پیش کر دی۔ پھر کیا تھا؟ مستورات نے کانوں سے بالیاں اور زیوارت اتار دیئے اور دواڑھائی لاکھ روپے کے خرچ سے ایک خوبصورت، وسیع اور عالی شان مسجد تعمیر ہوگئی۔

صدر محترم کے وُرود کی وجہ سے لوگ گھروں سے نکل کر پختہ سڑک پر سرخ گلاب کے پھولوں کے ہار لے کر دورویہ کھڑے تھے۔ گاؤں میں مستورات چھتوں پر سے یہ ایمان پَرور نظارہ دیکھ رہی تھیں۔ اس موقع پر غیر از جماعت بھی کافی تعداد میں مدعو تھے۔ خطبہ جمعہ میں حضرت میاں صاحب نے جماعت کو توجہ دلائی کہ اس مسجد کی آبادی تقویٰ، ذکر الٰہی اور نماز کی پابندی سے کرو۔ ہمارے لئے تو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین کو ہی مسجد قرار دیا ہے۔ جمعہ کے بعد مجلس مذاکرہ میں صدر محترم نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ مجلس نماز مغرب تک جمی رہی۔ عشاء کے بعد دوسرا اجلاس ہوا جس میں مرکزی نمائندہ نے مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کا درس دیا۔ ﴿۸۲﴾

ملتان میں ایک کامیاب علمی مجلس کا انعقاد

مجلس انصار اللہ ضلع ملتان نے صدر محترم کے سفرِ کراچی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کی اجازت سے ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء کو ملتان میں ایک علمی و تربیتی نشست کا انعقاد کیا۔ جس میں صدر محترم نے شرکت فرما کر احباب جماعت کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ کمزور احباب کو بار بار تلقین کرتے رہنے، رابطہ کی مہم کو استقلال سے جاری رکھنے، مراکز نماز کو آباد کرنے اور محبت و شفقت، حکمت اور ہمدردی سے اصلاح وارشاد کے اہم اور بنیادی کام کرتے رہنے سے ہی مثبت اور بہتر نتائج پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح جماعت میں سستیاں دور ہو کر مجموعی بیداری اور ترقی کی راہیں استوار ہوتی ہیں۔

اس پُراثر خطاب کے بعد سوال و جواب کا نہایت دلچسپ سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا جس میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے معزز دوست شامل ہوئے۔ تمام احباب محترم صدر صاحب کے علمی اور تحقیقی جوابات سے مطمئن، مسرور اور محظوظ ہوئے۔ ﴿۸۳﴾

سالانہ اجتماع ضلع کراچی

ضلع کراچی کا تربیتی سالانہ اجتماع ۲۰ نومبر بروز جمعہ مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں منعقد ہوُا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدرِ مجلس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ پہلے اجلاس کا آغاز صدر محترم کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوُا۔ اس کے بعد صدر محترم نے علَمِ انعامی لہرایا جو ضلع کراچی کی مجلس عزیز آباد کو ملا تھا۔ ازاں بعد انصار نے عہد دہرایا۔ چھ میں سے پانچ مجالس کے زعماء اعلیٰ نے اپنی اپنی مجلس کی

گزشتہ دس ماہ کی کارگزاری کی رپورٹیں پیش کیں۔

صدر محترم نے اپنے افتتاحی خطاب میں اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ مجلس انصار اللہ کی سرگرمیوں میں خدا کے فضل سے بہت اضافہ ہو چکا ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ دوسرے ممالک مثلاً انڈونیشیا، گھانا، نائیجیریا وغیرہ میں بھی انصار کی تنظیمیں فعّال ہو چکی ہیں۔ آپ نے اس قسم کے دینی اجتماعات کی برکات کا خاص طور سے ذکر کیا اور نصیحت کی کہ ان میں زیادہ سے زیادہ شرکت کرنی چاہئے اور دعاؤں پر بہت زور دینا چاہئے۔

صدر محترم کے افتتاحی خطاب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اختتامی خطاب برموقع مرکزی سالانہ اجتماع کی ریکارڈنگ احباب کو سنائی گئی۔ احباب نے انتہائی انہماک کے ساتھ اپنے پیارے امام کے ارشادات سنے۔ ازاں بعد مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب حیدرآباد نے امراضِ چشم کے متعلق تقریر کی اور سوالات کے جوابات دیئے۔

نماز جمعہ کے بعد دوسرا اجلاس مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر محترم، مکرم چوہدری احمد مختار صاحب اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ نے ''اصحابِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام'' کے موضوع پر تقریر کی۔ چائے کے وقفے کے بعد مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے حالات حاضرہ میں اصلاح وارشاد کی ذمہ داریوں پر احباب سے خطاب کیا۔

اجتماع کے تیسرے اور آخری اجلاس کی صدارت صدرِ محترم نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے قبولیت دعا پر اظہار خیال کیا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور اپنے اختتامی خطاب میں تربیت، قیام عبادت اور اصلاح وارشاد کی طرف خاص طور سے توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ دعا کی عادت ڈالیں کیونکہ ہمارا سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ تقویٰ بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے حصول کے لئے بھی خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اصلاح وارشاد کے لئے فضا بڑی سازگار ہے اس لئے اس طرف پوری توجہ دیں اور اپنی کوششوں کو تیز تر کر دیں۔ مجالس مذاکرہ منعقد کریں جن میں نوجوانوں کو مدعو کریں کیونکہ نوجوانوں میں قبولیت حق کی زیادہ جرأت ہوتی ہے۔ ﴿۸۴﴾

سالانہ اجتماع و پکنک مجلس اسلامیہ پارک لاہور

مجلس اسلامیہ پارک لاہور کا سالانہ اجتماع اور پکنک ۲۰ نومبر ۱۹۸۱ء کو نیشنل راوی پارک لاہور میں منعقد ہوئے۔ اجتماع میں ورزشی مقابلے بھی کروائے گئے۔ مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خطاب فرمایا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ خطبہ جمعہ میں مکرم مولانا صاحب نے ترقی احمدیت کا تابناک پہلو اُجاگر کیا۔ نماز جمعہ

کے بعد مکرم مولانا محمد بشیر شاد صاحب نے سلائیڈز دکھائیں۔ ناظم ضلع لاہور مکرم عبداللطیف ستکوہی صاحب نے انصار کو چند نصائح کیں۔ بعد از دعا یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

۱۹۸۲ء

اجتماع مجالس گوجرانوالہ

۲۵ فروری ۱۹۸۲ء کو گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں مجالس گرمولا ورکاں، نوشہرہ ورکاں اور تتلے عالی کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر نے تربیتِ اولاد کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب نے انصاراللہ کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح وارشاد نے بذریعہ سلائیڈز لیکچر دیا جو ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہا۔ پانچ صد کے قریب انصار، خدام، مستورات و دیگر احباب نے سلائیڈز دیکھیں۔

۲۶ فروری نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ باغبان پورہ گوجرانوالہ میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے بذریعہ سلائیڈز لیکچر دیا جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کو تصویری رنگ میں پیش کر کے صداقت حضرت مسیح موعودؑ ثابت کی۔

دنیاپور ضلع ملتان میں مجلس مذاکرہ

مورخہ ۱۰ مارچ بروز بدھ دنیاپور ضلع ملتان میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس ساڑھے دس بجے صبح دنیاپور تشریف فرما ہوئے تو کثیر احباب نے ان کا پُر تپاک استقبال کیا۔ مکرم صاحبزادہ صاحب نے تمام حاضرین کو مصافحہ اور معانقہ سے سرفراز فرمایا۔

ساڑھے گیارہ بجے مجلس مذاکرہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سامعین نہایت دل جمعی، سکون اور انہماک سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے محققانہ جوابات سے حظ اٹھاتے رہے۔ یہ پُر لطف اور دلچسپ مجلس اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ پچاسی غیر از جماعت احباب اس محفل میں شریک ہوئے۔ بعد میں تمام حاضرین کو پُر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔ ﴿۸۵﴾

تربیتی جلسہ گوٹھ علم دین

۱۹ مارچ ۱۹۸۲ء کو تین بجے بعد دوپہر مجلس انصاراللہ گوٹھ علم الدین ضلع تھرپارکر (سندھ) کا ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید نے جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے۔ مکرم فضل الدین صاحب طارق کنری نے احمدیت کی صداقت پر تقریر فرمائی۔ مکرم عبدل خان صاحب سندھی

نے سندھی زبان میں تقریر کی۔اس کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔آخر میں گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک مجلس مذاکرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کے خطاب پر مشتمل کیسٹ سنائی گئی۔یہ اجلاس چھ بجے شام تک جاری رہا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء منعقد ہوا جس میں مکرم عبدل خان سندھی نے اپنے قبولِ احمدیت کے دلچسپ واقعات سنائے۔اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تقریر برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء بھی سنائی گئی۔ ﴿۸۶﴾

سالانہ اجتماع ضلع گجرات

مجالس انصاراللہ ضلع گجرات کا دوروزہ سالانہ اجتماع ۸۔۹اپریل ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کھاریاں کی نئی تعمیر شدہ مسجد میں منعقد ہوا۔محترم صدر صاحب انصاراللہ مرکزیہ اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکز سے تشریف لے گئے۔ خدام واطفال کے علاوہ ضلع کی اکسٹھ میں سے تینتالیس مجالس کے تین سو انصار نے شرکت کی۔

صدر محترم نے اپنے افتتاحی خطاب میں جماعت احمدیہ کھاریاں کی نئی وسیع مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار فرمایا لیکن یہ بھی فرمایا کہ مسجد کو تفاخر کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے بلکہ یہ تقوی اللہ کے حصول کا ذریعہ ہے اور عبادتِ الٰہی کے لئے بنائی جاتی ہے۔اس لئے اس کی تعمیر کے بعد اس کو آباد کریں اور اس کو نمازیوں سے بھر دیں۔آپ نے اپنے خطاب میں نمازوں کی بالالتزام ادائیگی پر بہت زور دیا۔آپ نے جماعت کی تمام تنظیموں کو توجہ دلائی کہ وہ باہم مل کر باجماعت نمازوں کا انتظام کریں اور اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

تربیت کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کے ہر فرد کو نماز اور اس کا ترجمہ آنا چاہئے۔ کیونکہ جب تک سوچ سمجھ کر نماز ادا نہ کی جائے اس وقت تک خدا سے انسان کا تعلق قائم نہیں ہوسکتا۔نماز سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے آپ نے مجالس کو اپنے ہاں نماز مع ترجمہ اور اس کے مختصر مسائل پر مشتمل کیسٹ تیار کر کے ان کی اشاعت کی طرف بھی توجہ دلائی۔اس ضمن میں آپ نے مرکز میں تیار ہونے والی کیسٹ کے بارے میں بھی حاضرین کو مطلع کیا۔

عبادت اور نماز کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے صدرِ محترم نے فرمایا کہ اس کے ذریعہ سے انسان کا خدا سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور جب اس کا خدا سے تعلق قائم ہو جائے تو پھر اسے مخلوق خدا کی محبت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔جماعت کو اس وقت دو بنیادی باتوں کی اشد ضرورت ہے یعنی نمازوں اور ذکرِ الٰہی کے ذریعہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کیا جائے اور بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے۔آپ نے تبلیغ کے اہم فریضہ کی طرف احباب کی توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا جب مذکورہ بالا باتیں آپ میں پیدا ہو جائیں گی تو پھر تبلیغ خود بخود ہوتی چلی جائے گی اور جماعت ترقی کرے گی اور دنیا کی کوئی طاقت جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکے گی۔بعدازاں مکرم مولانا

دوست محمد صاحب شاہد نے سیرۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر دلکش انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ساڑھے چار بجے اجلاسِ اوّل ختم ہوا۔

قریباً پانچ بجے سہ پہر ایک احمدی دوست کے احاطہ میں مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں ساٹھ کے قریب غیراز جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔حاضرین کی طرف سے متعدد سوالات کئے گئے جن کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے مدلّل اور تشفّی بخش جواب دیئے۔سوال وجواب کا یہ سلسلہ نماز مغرب تک جاری رہا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد حاضرین کو تبلیغی سلائیڈز دکھلائی گئیں۔ناظرین میں تین سواحمدی احباب کے علاوہ تیس غیراز جماعت دوست بھی تھے۔مکرم افتخار احمد صاحب کے مکان پر صدر محترم کے ساتھ کھانے پر پچیس غیراز جماعت دوست بھی مدعو تھے۔بعد از طعام سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوگیا جو ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔سوال پوچھنے والوں میں دو غیراز جماعت علماء بھی شامل تھے۔اس دلچسپ محفل کے ختم ہونے کے بعد صدر محترم جہلم تشریف لے گئے۔

اگلے دن پونے چار بجے تہجد کی نماز مکرم محمد شفیع صاحب نے پڑھائی۔نماز فجر کے بعد اجلاس مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ نائب ناظم ضلع کی صدارت میں شروع ہوا۔مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے قرآن کریم کی سورۃ العصر اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے احادیث نبوی کا اور مکرم مرزا محمد یوسف صاحب شاہد مربی سلسلہ کھاریاں نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جس کے بعد مکرم حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ گجرات نے ''انصار اور تربیت اولاد'' کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرا اجلاس ۹ اپریل کو پونے نو بجے زیر صدارت مکرم چوہدری منیر احمد خان صاحب امیر ضلع گجرات تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔نظم مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ نائب ناظم نے ''وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات'' کے موضوع پر تقریر کی۔مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے ''پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو'' کے موضوع پر بیرونِ ملک کے تبلیغی واقعات بیان کئے۔مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ''ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے'' کے عنوان سے سیرت حضرت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔مکرم میجر عبدالقادر خان صاحب قائد عمومی نے مرکزی لائحہ عمل کے مختلف شعبوں مثلاً عمومی، تربیت، ایثار، تجنید اور صف دوم وغیرہ کی وضاحت فرمائی۔

آخر میں مکرم امیر صاحب ضلع نے صدارتی تقریر میں مختلف تربیتی اور انتظامی امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جمعہ سے قبل تمام افراد کو کھانا کھلایا گیا۔کھانے کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔خطبہ جمعہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے دیا جس میں تربیت

کے معاملات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ ﴿۸۷﴾

مجلس سوال و جواب لاہور

حلقہ لاہور چھاؤنی میں مکرم ڈاکٹر عبدالغفور کڑک صاحب کے گھر (۱۳ خالد کڑک روڈ) پر ۹ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعۃ المبارک دوسو سے زائد احباب ایک تقریب میں شامل ہوئے۔ ان میں سے پچاس کے قریب غیراز جماعت بھی تشریف لائے۔ جن میں اعلیٰ عہدیدار، تجارت پیشہ اور طالب علم بھی تھی۔ حاضرین کی پہلے ٹھنڈے مشروب اور بعد میں چائے سے تواضع کی گئی۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم اخوند فیاض احمد صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا اور پھر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک مختصر تقریر فرمائی اور بعد میں حاضرین مجلس کے سوالات کے نہایت مدلل جواب بہت مؤثر اور مشفقانہ انداز میں دیئے۔

حوالہ جات

﴿۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء صفحہ ۵

﴿۲﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ مارچ ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۷

﴿۳﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۲، اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۶ و روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۴

﴿۴﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۶ وروزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۵

﴿۵﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۴۔۳۵

﴿۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۸۔۳۹

﴿۷﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جون۔جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۳۔۳۴

﴿۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ مئی ۱۹۷۹ء صفحہ ۵

﴿۹﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۱۔۳۳

﴿۱۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۸

﴿۱۱﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۴۱۔۴۳ و روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴿۱۲﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۴۳۔۴۴

﴿۱۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۶ وماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۴۵۔۴۶

﴿۱۴﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴿۱۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴿۱۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۳۔۳۴ وروزنامہ الفضل ربوہ ۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۴

﴿۱۷﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۴۔۳۵

﴿۱۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۵

﴿۱۹﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۸

﴿۲۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۸ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۶

﴿۲۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ اپریل ۱۹۸۰ء صفحہ ۷

﴿۲۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۰ء صفحہ ۶

﴾۲۳﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۲۴﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۰ء
﴾۲۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۳ رمئی ۱۹۸۰ء
﴾۲۶﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۲۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ جون ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۲۸﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱ مئی ۱۹۸۰ء صفحہ ۴
﴾۲۹﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱ مئی ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۳۰﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ جولائی ۱۹۸۰ء صفحہ ۵۔۷
﴾۳۱﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ جون ۱۹۸۰ء صفحہ ۷، ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۳۶
﴾۳۲﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء صفحہ ۶، ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۳۶
﴾۳۳﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱ جون ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۳۴﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۳۸
﴾۳۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ جولائی ۱۹۸۰ء صفحہ ۴
﴾۳۶﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ ستمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۹۔۱۴
﴾۳۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۳۸﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۷۔۹
﴾۳۹﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۸ و نو اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۵۔۶
﴾۴۰﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۴۱﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۶
﴾۴۲﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۸۔۳۹
﴾۴۳﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۷
﴾۴۴﴿ روزنامہ الفضل ربوہ یکم مارچ ۱۹۸۱ء صفحہ ۶
﴾۴۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء صفحہ ۶ و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۸
﴾۴۶﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۶
﴾۴۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۴۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۴۹﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۸

﴿۵۰﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۴۰

﴿۵۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴿۵۲﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۹

﴿۵۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۸

﴿۵۴﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۵۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴿۵۶﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱ جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۵۷﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ ستمبر اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷۹ و روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳ جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۵۸﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۸

﴿۵۹﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴿۶۰﴾ ضمیمہ انصاراللہ ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۲۔۶

﴿۶۱﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۷

﴿۶۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۶۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ جون ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۶۴﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ ستمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۶۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ ستمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴿۶۶﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۶۷﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴿۶۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۶۹﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴿۷۰﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ربوہ ۱۲۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء

﴿۷۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۷۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۷۳﴿ روزنامہ الفضل ربوہ یکم نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۷۴﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۴۰

﴾۷۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۷۶﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶ و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۹

﴾۷۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۷۸﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴾۷۹﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۸ و روزنامہ الفضل ربوہ ۴ نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۸۰﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۵ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۸۱﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷

﴾۸۲﴿ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱۳

﴾۸۳﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۷ و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۴۰

﴾۸۴﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۲ جنوری ۱۹۸۲ء صفحہ ۶

﴾۸۵﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۲ء صفحہ ۶

﴾۸۶﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ مئی ۱۹۸۲ء صفحہ ۶

﴾۸۷﴿ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۶ و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ جون ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۷۔۳۹

مجالس بیرون کی مختصر کارگزاری

۱۹۸۹ء سے قبل انصار اللہ عالمگیر کا مرکزی دفتر ربوہ میں تھا اور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بیرون پاکستان بھی مجالس کے قیام و بیداری اور تربیت کے ذمہ دار تھے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انصار کی تنظیم، مجالس انصار اللہ کا قیام، عہدیداران کا تقرر اور تنظیمی امور کی بطریق احسن انجام دہی ان کے دائرہ کار میں آتی تھی۔

ہر دور کے صدر نے اپنے اپنے حالات کے مطابق مجالس انصار اللہ بیرون کی تنظیم کے لئے انتھک کوشش کیں۔ ان کوششوں میں ایک قابلِ قدر اور مفید اضافہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے عہد صدارت میں ہوا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے مجالس بیرون کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اس میں اضافہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ قیادت مجالس بیرون نے صدر محترم کے ارشادات اور رہنمائی کی روشنی میں مجالس کی تنظیم نو کی۔ ان سے خط و کتابت کی اور انہیں اس امر کا مکلّف ٹھہرادیا کہ وہ اپنی ماہانہ اور سالانہ کارکردگی کی رپورٹیں صدر محترم کی خدمت میں باقاعدہ بھجوائیں۔ اس سے کام میں بہتری کے آثار پیدا ہوئے۔

مجالس بیرون کی کارکردگی میں ایک نمایاں اضافہ ۱۹۸۱ء میں اس وقت ہوا جب صدر محترم کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر کو بیرونی ممالک کے دورہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مکرم چوہدری صاحب نے دو ماہ کے مختصر عرصہ میں نو ممالک کا دورہ کیا اور مجالس کی تنظیم اور کارکردگی کا جائزہ لے کر صورتحال کو خوب تر بنانے کی سعی کی۔ یہ دورہ مجالس بیرون کی کارگزاری میں ایک اہم اور بنیادی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس دورہ کی تفاصیل پہلے بیان ہو چکی ہیں۔

مجالس بیرون کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تین امور پیش نظر رہنے چاہئیں۔

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۹۷۹ء میں یہ قاعدہ منظور فرمایا کہ ''پاکستان سے باہر ملک کا مشنری انچارج اس ملک میں مجلس انصار اللہ کا نائب صدر ہوگا'' ﴿۱﴾

۲۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۹۸۴ء میں ایک کمیٹی قائم فرمائی جس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا کہ گزشتہ چند سالوں میں ممالک بیرون پاکستان میں مبلغ انچارج (جو بحیثیت عہدہ انصار اللہ/ خدام الاحمدیہ کے لئے نائب صدر ملک بھی ہوتے تھے)، امیر ملک نہیں رہے بلکہ بعض دوسرے احباب کو امیر مقرر کیا گیا ہے اس لئے کمیٹی غور کر کے رپورٹ پیش کرے کہ کسی ملک میں امیر کو ذیلی تنظیم کا نائب صدر مقرر کیا جائے یا مبلغ انچارج کو۔ یا کوئی اور صورت اختیار کی جائے۔ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے پر حضورِ انور نے نائب صدر کا عہدہ مجالس انصار اللہ بیرون پاکستان سے ختم کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ اس کے نتیجہ میں متعلقہ قواعد میں تبدیلیاں ہوئیں جو پانچ

دسمبر ۱۹۸۷ء کو دستور اساسی کا حصہ بن کر نافذ ہوئیں۔ ﴿۲﴾

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نومبر ۱۹۸۹ء کو ہر ملک میں دیگر ذیلی تنظیموں کی طرح مجلس انصاراللہ کے لئے بھی صدارت کا نظام جاری فرمایا اس طرح اب وہ علیحدہ نگرانی میں اپنے فرائض سرانجام دینے کی ذمہ دار ہیں۔

یہاں بیرونی مجالس کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے جو ۱۹۸۲ء تک کا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان مجالس کی کارکردگی کا مکمل احوال پیش کرنا ممکن نہیں۔ صرف چند اہم سرگرمیوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

انگلستان

۱۹۷۹ء میں مجلس انگلستان نائب صدر امام بیت الفضل مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب تھے۔ جنوری ۱۹۸۰ء سے مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی اور جون ۱۹۸۱ء میں مکرم بنگوی صاحب کی رخصت پر جانے کے بعد مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے نظامتِ اعلیٰ کے فرائض سرانجام دیئے۔

یکم اپریل ۱۹۸۱ء کو صدر صاحب مجلس مرکزیہ نے مجالس انگلستان نے مندرجہ ذیل زعماء کا انتخاب منظور فرمایا۔

لنڈن: مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں۔ **ایسٹ لنڈن:** مکرم قریشی عبدالرشید صاحب

کرائیڈن: مکرم محمد عارف بھٹی صاحب۔ **آکسفورڈ:** مکرم نوردین صاحب

ساؤتھ آل: مکرم صلاح الدین فتح صاحب۔ **گرین فورڈ:** مکرم ودود احمد صاحب

ہنسلو: مکرم مرزا عبدالشکور صاحب۔ **برمنگھم:** مکرم محمد ادریس چغتائی صاحب

بریڈفورڈ: مکرم اللہ دتہ بٹ صاحب۔ **جلنگھم:** مکرم سید بشیر احمد صاحب

ہڈرزفیلڈ: مکرم رشید احمد خان صاحب۔ **مانچسٹر:** مکرم چوہدری رحمت خان صاحب

کوونٹری۔ لیمنگٹن سپا: مکرم حمید احمد بھٹی صاحب۔ **سلو:** مکرم محمد احمد بھٹی صاحب

لیوٹن: مکرم محمد اقبال صاحب بٹ۔ **ہیز:** مکرم عبدالغنی صاحب

گلاسگو۔ سکاٹ لینڈ: مکرم ملک حفیظ الرحمان صاحب

نوٹ: لیڈز کا الحاق بریڈفورڈ اور واٹفورڈ کا الحاق ساؤتھ آل کی مجلس سے تھا۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ نے مجالس انگلستان کا دورہ ۲۹ مئی سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء تک کیا۔ اس دورہ میں آپ نے مندرجہ ذیل مجالس میں تشریف لے جا کر تنظیمی امور سرانجام دیئے۔ (تفصیلی رپورٹ پہلے صفحات میں گزر چکی ہے۔)

جلنگھم (۳۰ مئی)۔ ساؤتھ آل۔ ہیز۔ گرین فورڈ۔ ہانسلو۔ سلو (۳۱ مئی)۔ برمنگھم (یکم جون)۔

لیمنگٹن سپا وکوونٹری (۲ جون) گلاسگو (۴ جون) بریڈفورڈ (۵ جون) ہڈرز فیلڈ (۶ جون)، مانچسٹر (۷ جون)، لیوٹن (۱۰ جون) آکسفورڈ (۱۱ جون)۔

مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ نے سالانہ اجتماع برطانیہ کے موقعہ پر ۱۴ جون ۱۹۸۱ء کو مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو شمالی علاقوں (سکاٹ لینڈ، لنکا شائر، یارک شائر) کا ناظم اعلیٰ نامزد کیا۔

مجلس انگلستان کی سرگرمیوں کی چند جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

مجلس برمنگھم کی میٹنگ

مورخہ یکم جون ۱۹۸۱ء بروز سوموار شام ساڑھے سات بجے مشن ہاؤس 'دارالبرکات' میں مجلس انصار اللہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں انصار کے علاوہ دیگر احباب جماعت بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے۔ اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو کہ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے کی۔ عہد کے بعد مکرم ادریس چغتائی صاحب نے حضرت اقدس کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ ڈاکٹر ایم۔ زیڈ طاہر صاحب نے مختصر الفاظ میں مہمانوں کا خیر مقدم اور شکریہ ادا کیا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے اپنے خطاب میں احباب جماعت کی توجہ بعض ضروری باتوں کی طرف دلاتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کریں اور اس کا ترجمہ بھی سیکھیں اور اگر ہو سکے تو قرآن کریم حفظ کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں اور سکھائیں۔ حضرت اقدس کی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔ آپ نے کہا ہم سب اپنے نفس کا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ مشن ہاؤس میں باقاعدہ نماز کا انتظام ہونا چاہیئے اور اپنے اہل وعیال کو بھی نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ احمدیت کا پیغام اس ملک کے لوگوں تک پہنچانا چاہیئے۔ اپنے پیارے امام سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں اور حضرت صاحب کی خدمتِ اقدس میں خط لکھنے کی عادت ڈالیں۔ آپ نے انصار کو اپنے چندے باقاعدہ ادا کرنے اور رسالہ 'انصار اللہ' کی خریداری کے لئے تاکید کی۔ آخر میں آپ نے مجلس عاملہ برمنگھم کے اراکین کو نامزد فرمایا۔ ﴿۳﴾

مجلس لندن کے اجتماعات

مجلس لندن کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۰ جولائی ۱۹۷۲ء کو جبکہ دوسرا اجتماع ۵۔۶ مئی ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوا۔

دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ لندن کا دوسرا اجتماع مورخہ ۵۔۶ مئی ۱۹۷۹ء بروز اتوار مشن ہاؤس لندن میں منعقد ہوا۔ ۵ مئی بروز ہفتہ کو ساڑھے آٹھ بجے شام مسجد میں نماز مغرب باجماعت ادا کی گئی۔ بعدہٗ نصف گھنٹہ تک مکرم

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن نے بخاری شریف کی پہلی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی تشریح کی۔آپ نے تہجد میں خصوصی طور پر دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ لندن نے پروگرام کا جائزہ لیا۔

نماز تہجد و فجر کے بعد مکرم شیخ صاحب نے سورۃ المومنون کی پہلی بارہ آیات کا نہایت لطیف پیرایہ میں درس دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنین کی کامیابی کے جوگر بیان فرمائے ہیں،ان کی وضاحت کی۔درس کے بعد انصار نے تلاوت قرآن کریم کی۔ناشتہ کرنے کے بعد دوستوں نے انفرادی طور پر نماز اشراق مسجد فضل لندن میں ادا کی۔

اجتماع کا پہلا اجلاس دس بجے صبح زیر صدارت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب شروع ہوا۔آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بذریعہ تار موصولہ بابرکت پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور پُرنور نے از راہ شفقت اس اجتماع کے موقع پر ارسال فرمایا تھا۔حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت اور کامیاب فرمائے نیز فرمایا کہ آپ لوگ قرآن کریم سیکھیں اور دوسروں کو سکھلائیں اور اپنے عہد کو پورا کریں۔اجلاس میں حاضری نوے کے لگ بھگ تھی۔

تلاوت قرآن کریم ملک عبدالعزیز صاحب نے کی۔مکرم شیخ صاحب نے عہد دہروایا۔نظم مکرم خالد احمد صاحب اختر نے کلام محمود سے پڑھ کر سنائی۔مکرم شیخ صاحب نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل باتوں کی طرف توجہ دلائی۔اوّل قرآن کریم کو سیکھیں۔دوم اپنے بچوں،عزیزوں اور دوسروں کو بھی تعلیم قرآن سے آگاہ کریں۔سوم قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق زندگیاں بسر کریں۔

مکرم داؤد احمد صاحب گلزار نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنائے۔بعدہٗ مکرم کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ نے تقویٰ اللہ پر نہایت مدلل اور مؤثر تقریر کی۔نظام خلافت کے موضوع مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے سورۃ النور کی آیت استخلاف سے استدلال کر کے تقریر فرمائی۔

اجلاس دوم پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد شروع ہوا جس کی صدارت مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب سابق امام مسجد لندن نے کی۔مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے سورۂ آل عمران کی تلاوت کی۔نظم مکرم محمد شریف صاحب اشرف نے درثمین سے پڑھی۔ازاں بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ وانڈونیشیا نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عالی مقام اور مرتبہ کی وضاحت قرآن کریم اور احادیث سے کی۔

اس کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔آپ نے بتایا کہ میں تقریباً ساڑھے گیارہ سال کا تھا جب مَیں نے پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔حضرت

والدہ صاحبہ نے اپنی تین رؤیا کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچان کر جبکہ حضور سیالکوٹ میں تشریف لائے تھے، والد صاحب سے پہلے بیعت کر لی تھی۔ والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے تین چار ملاقاتیں کرنے اور بعض امور کی تسلی کرنے کے بعد بیعت کی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو مَیں سٹیج کے ایک کنارے پر بیٹھا تھا اور جب تک حضور تقریر فرماتے رہے، ٹکٹکی لگا کر حضور کے چہرہ کو دیکھتا رہا۔ میری نظر ایک سیکنڈ کے لئے آپ کے چہرہ مبارک سے نہیں ہٹی۔ اُس وقت سے آج تک میرے دل میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کی صداقت کے بارے میں شبہ نہیں گزرا۔ ۱۹۰۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے لکھا کہ اب آپ خود بھی بیعت کر لیں۔ یہ گویا عملی رنگ میں میرے صحابی بننے کی تحریک تھی ورنہ میں سمجھتا تھا کہ والدین کے احمدی ہو جانے سے میں بھی احمدی ہوں۔ آپ نے نہایت دلچسپ انداز میں اپنی والدہ صاحبہ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

ٹھیک اڑھائی بجے اجتماع کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر نے کی اور کلام محمود سے نظم مکرم مولوی رمضان علی صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اپنے والد حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے حالات زندگی سنائے۔

درس حدیث میں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے بیان کیا کہ صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اس قدر والہانہ عشق تھا کہ وہ حضور کی ہر بات اور ہر حرکت وسکون کو نوٹ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس آگاہ کرتے تھے۔ یہ انہیں کی محبت واخلاص کا نتیجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن سے لے کر آخری عمر تک کے مفصل حالات کا مستند ریکارڈ موجود ہے۔ اس کے بعد نظام خلافت کی اہمیت کے بارے میں مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی نے کہا کہ اگر تمام دنیا اس نظام کو اپنا لے تو یہ دنیا امن وسکون اور جنت میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ یہی ایک نظام ہے جس کے ذریعہ دنیا کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اپنے صدارتی خطاب میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کہا کہ نیکی اور تزکیہ نفس کے ذریعہ روحانیت کی فضا پیدا کریں جو کہ ہمارے اس اجتماع کا مقصد ہے۔ خلافت کا منصب خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اور جس منصب کو خدا قائم کرے، اس کا احترام بڑھ جاتا ہے کہ اسے خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ خدا کے بعد سب سے بڑی ہستی دنیا میں رسول کی ہوتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ خلفائے راشدین کے طریقے کو ماننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم پر عمل پیرا ہونا ہے۔ خلافت کی دل و

جان سے قدر کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ کی تائید اور برکتیں ہمیشہ جماعت کے شاملِ حال ہوں۔

اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب زعیم اعلیٰ نے تمام انصار اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بالخصوص جنہوں نے مہمانوں کی خدمت اور فراخدلانہ مالی امداد کے ذریعہ اجتماع کے اخراجات پورے کئے۔ دعا اور عہد دہرانے کے بعد یہ اجتماع بفضل خدا بخیر وخوبی ختم ہوا۔ ﴿۴﴾

مجلس انگلستان کے سالانہ اجتماعات

پہلا سالانہ اجتماع

مجالس انگلستان کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۲ و ۲۳ ستمبر ۱۹۷۹ء کو محمود ہال لندن میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پیغامات ارسال فرمائے۔

دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انگلستان کا دوسرا سالانہ اجتماع ۱۹۔۲۰ اپریل ۱۹۸۰ء کو منعقد ہوا۔ یہ اجتماع محمود ہال میں ہوا جس میں ڈیڑھ صد کے قریب افراد شریک ہوئے۔ پہلا اجلاس ۱۹ اپریل کو مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم ملک عبدالعزیز صاحب نے کی عہد دوہرانے کے بعد اپنے افتتاحی خطاب میں مکرم شیخ صاحب نے اجتماع کے انعقاد کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ یہ اجتماع ہماری روحانی اخلاقی اور ذہنی ترقی کا باعث ہو۔ آپ نے فرمایا نفس کے تزکیہ کے لئے ایسے دینی اجتماعات کا بار بار انعقاد ضروری ہے۔

دوسری تقریر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی۔ آپ نے سورۃ الصّف کی آیت هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى کی تشریح فرماتے ہوئے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اسلام کے غلبہ کے دن قریب لانے کے لئے ہمیں اپنے قول اور فعل میں دوسروں کے لئے نمونہ پیش کرنا چاہئے۔ اس کے بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے ''موجودہ زمانہ کے بارہ میں اسلامی پیشگوئیاں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اگلے دن صبح تین بجے تہجد کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا جس میں آپ نے آیت بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ کی لطیف تشریح فرماتے ہوئے احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس نے حدیث کا درس دیا۔

۲۰ اپریل کو پہلا اجلاس مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب ناظم اعلیٰ نے کشتی نوح سے ایک اقتباس پیش کیا۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب بر منگھم نے 'نظام خلافت'، مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے 'حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ؐ'، مکرم مولوی نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ نے 'ہمارے عقائد'، مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ نے 'جذبات اطاعت وعشق نبویؐ' اور مکرم انیس الرحمٰن صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ نے 'صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کے جذبہ اطاعت وعشق' پر پُر جوش تقریر فرمائی۔ اس کے بعد کشتی نوح اور رسالہ الوصیت کا امتحانی تحریری مقابلہ ہوا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تیسرے اجلاس میں مکرم محمد احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت کرائیڈن نے '۱۹۴۷ء میں خلافت ثانیہ کی بابرکت راہنمائی' کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ مکرم عبداللطیف خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہنسلو نے 'احمدیت کے مستقبل' اور مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے 'اسلامی معاشرہ' کے موضوع پر بصیرت افروز تقریریں کیں۔ بعدہٗ صدر اجلاس مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے علمی مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے الوداعی خطاب میں جماعت کو تبلیغ وتربیت کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں عہد دہرایا گیا اور اجتماعی دعا ہوئی جس پر یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ آخری اجلاس کے وقت محمود ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اجتماع میں ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب کے زیر انتظام کھانا پکانے اور تقسیم میں مستورات نے بھی تندہی سے حصہ لیا۔ ﴿۵﴾

تیسرا سالانہ اجتماع

انصاراللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع ۱۳۔۱۴ جون ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ اتوار محمود ہال لندن میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے طول وعرض سے ایک سو پچیس نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجتماع کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل تھی کہ اس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ بھی شریک تھے۔

اجتماع کا پروگرام ۱۳ جون کو ٹھیک چھ بجے مکرم محمود احمد صاحب آف کرائیڈن کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے خوش الحانی سے حضرت اقدس کے چند شعر سنائے۔ ازاں بعد مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ونائب صدر مجلس انگلستان نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آغاز میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کا ارسال فرمودہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔

پیغام محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ مرکزیہ

''میرے پیارے اور قابل صد احترام انصاراللہ بھائیو! مجلس انصاراللہ برطانیہ کے اس تیسرے اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر کی نمائندگی نائب صدر اوّل مرکزیہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس

اجتماع کو ہر پہلو سے بابرکت اور کامیاب بنائے اور اس کے دوررَس نیک اثرات مرتب فرمائے اور مجالس برطانیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے سائے تلے بیش از بیش ترقی کی راہوں پر گامزن رہیں۔اس موقع پر مجھے پیغام کے لئے کہا گیا ہے۔اس سے بہتر اور کیا پیغام ہوسکتا ہے کہ میں برادرم مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کو مجسم پیغام کی صورت میں آپ کے پاس بھجوا رہا ہوں۔ان کی نصائح کو غور سے سُنیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور عمل کے سانچوں میں ڈھال کر اپنے خلوصِ نیت کا نا قابلِ تردید ثبوت پیش فرماویں۔امید ہے کہ یہ اجتماع انصار کے خون میں ایک نئی حدّت پیدا کرے گا اور خدمتِ دین کی تمنائیں اگر کسی دل میں خوابیدہ بھی تھیں تو اب جاگ اٹھیں گی۔نئی زندگی اور نئے ولولے پیدا ہوں گے لیکن مجھے فکر اس بات کی ہے کہ کیا مجلس کی مقامی تنظیمیں اس روحانی توانائی سے کماحقہٗ استفادہ بھی کرسکیں گی؟

بسا اوقات میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے مبارک اجتماعات سے پھوٹنے والی روحانی توانائی سے پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔پس اس کا بیشتر حصہ استعمال کے بغیر ضائع ہو جاتا ہے اور جذباتی ہیجان سے ٹھوس بات آگے نہیں بڑھتی لیکن میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں ہونے دیں گے۔مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایک ٹھوس پروگرام لے کر آپ کے پاس آرہے ہیں جسے بروئے کار لانے کے لئے آپ اس اجتماع سے پیدا ہونے والی روحانی حدت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اسے محض ایک نمائشی عارضی چمکار کا تماشہ نہ بنا دیں بلکہ اسے دائم رہنے والے حسین اعمال کی شکل میں ڈھال دیں جن کو قرآن کریم کی اصطلاح میں باقیات الصالحات کہا جاتا ہے۔

اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ حسبِ ذیل چند باتوں کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانی چاہتا ہوں۔یہ خیال دل سے نکال دیں کہ انصار اللہ ایسے بوڑھوں کی ایک جماعت ہے جن کا عمل کا زمانہ پیچھے رہ چکا ہے اور اب آرام اور استراحت اور خوابِ غفلت کے مزے اڑانے کے دن ہیں۔اللہ تعالیٰ کی سنت اس غلط مغربی تصور کی تکذیب کر رہی ہے کیونکہ انبیاء کی بھاری اکثریت کا انتخاب اس نے اس عمر سے کیا جو ہماری اصطلاح میں انصار کی عمر کہلاتی ہے۔پس معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ کے نزدیک پختگی کے ساتھ کام کرنے کی عمر کا آغاز لگ بھگ چالیس سال سے شروع ہوتا ہے اور یہ کام کی عمر آخری سانس تک جاری رہتی ہے۔

عمر عزیز کے اس دور کی قدر و قیمت کا اندازہ کچھ اس طرح بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب امتحان کا وقت قریب آتا ہے تو سال بھر نہ پڑھنے والے بچے بھی پڑھنے لگ جاتے ہیں اور بعض اوقات راتیں جاگ

جاگ کر کاٹتے ہیں۔ بحیثیت مجموعی انصار اُس اٹل ساعت کے قریب تر پہنچ چکے ہوتے ہیں جس کے آنے پر اچانک عمل کی صف لپیٹی جاتی ہے اور حساب کتاب کا باب کھلتا ہے۔ پس اس ساعت کے قرب سے قوتِ عمل کو انگیخت ملنی چاہیئے نہ کہ خواب غفلت کا پیغام۔ انصار اللہ کے تین بنیادی کام ہیں جن کی طرف ٹھوس توجہ دینے سے باقی سب شعبوں کو بھی از خود تقویت ملتی رہے گی۔ تربیت، تعلیم اور تبلیغ۔

تربیت میں سب سے اہم نماز باجماعت کا قیام ہے۔ اسلامی جہاد کے میدان میں مغربی محاذ پر ہمیں سب سے زیادہ زک اسی شعبہ میں اٹھانی پڑی ہے۔ مخالفانہ تمدنی اور تہذیبی فضا، مساجد کی کمی، اوقات کار کی ایسی تقسیم جس میں بظاہر عبادات کی طرف سے توجہ کا رخ ہٹانے والے ہیں۔ علاوہ ازیں نئی نسلوں کے لئے علمی اور عملی تربیت کے مواقع کی کمی۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں جو نماز باجماعت کے قیام کی راہ روکے کھڑی ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ سب سے زیادہ ٹھوس جوابی حملہ اسی محاذ پر کیا جائے اور مجالس انصار اللہ اپنے اجلاسات اور اجتماعات میں اپنے ایجنڈے پر اس موضوع کو لے کر مستقل جگہ دیں۔ سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور کرتے رہیں کہ کس طرح عبادت کے جھنڈے کو اس ملک میں بلند رکھنا ہے؟ مفید تجاویز پر عملدرآمد کا انتظام کریں۔ مستقل نگرانی رکھیں اور ماہ بماہ جائزہ لیتے رہیں کہ گزشتہ ماہ کے مقابل پر آپ کچھ آگے بڑھ بھی سکے ہیں کہ نہیں۔ یاد رکھیں کہ اس ضمن میں جو رپورٹیں آپ مرکز کو ارسال فرمائیں، ان میں ٹھوس اعداد و شمار دیئے جائیں کہ گزشتہ سال کے مقابل پر کیا ٹھوس ترقی ہوئی۔ محض مضمون نگاری جو اعداد و شمار سے خالی ہو، نہ تو آپ کے کام آئے گی نہ مرکز کے۔

تعلیم میں سب سے زیادہ ضروری قرآن کریم کا مطالعہ ہے اور ضروری ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھے اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اس بابرکت تحریک پر ہر ممکن عمل کیا جائے کہ ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر موجود ہو اور گھر کا ہر فرد اس کی مدد سے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے۔ رمضان المبارک قریب ہے اس سے پہلے انصار یہ انتظام مکمل کر لیں تا کہ رمضان کے بابرکت ماہ میں تعلیم کے اس بنیادی پروگرام پر بھرپور عمل کیا جا سکے۔

تبلیغ کے متعلق میرا یہ تکلیف دہ تاثر ہے کہ ہماری اکثریت اس اہم فریضۂ جہاد سے غافل ہو چکی ہے جس کا شدید نقصان جماعت کے ہر شعبہ کو پہنچ رہا ہے۔ ایسا منصوبہ بنائیں اور منصوبہ پر عملدرآمد کے ایسے ٹھوس مستقل تنظیمی ذرائع اختیار فرمائیں کہ آئندہ چند سالوں کے عرصہ میں ہر ممبر مجلس انصار اللہ ایک کامیاب مبلغ بن چکا ہو اور ہر سال کم از کم ایک غیر مسلم کو مسلم بنانے کی یا نام کے مسلمان کو حقیقی مسلمان بنانے کی توفیق پا سکے۔ یہ کوئی ناممکن بات نہیں جس نے بھی خلوصِ نیت کے ساتھ یہ عہد باندھا

اور دیانتداری سے اس پر عملدرآمد کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ اُسے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

آخر پر یہ عرض کروں گا کہ ہر ممبر انصاراللہ، اللہ تعالیٰ سے ذاتی پیوند جوڑے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کئے بغیر ہر عمل بے نور اور بے جان رہتا ہے جیسے کوئی انسانوں کے بت بنانے والا یہ سمجھنے لگے کہ مَیں انسان بنا رہا ہوں۔ ہمارے اعمال مٹی کے بُت ہی تو ہیں اگر اللہ کے اِذن سے ان میں نفخ روح نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ کو دوست پکڑیں اور جو کچھ کریں اس کی رضا کی خاطر کریں اور بندے کے تصور کو بیچ سے نکال دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ اس کے قرب میں اس کی رحمت کے سائے تلے رہیں۔''

افتتاحی خطاب نائب صدر مجلس انصاراللہ انگلستان

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن مجید کی آیت وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ ذَكِّرْ کے معنی ہیں بار بار یاد دہانی کرانا کیونکہ ایسی یاد دہانی مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہمیں بھی جب بار بار نیکی کی یاد دہانی کرائی جائے گی تو انشاءاللہ ہمارے اندر بھی ایک قوت پیدا ہوگی جس سے ہم اسلام کے سچے نمونے بن سکیں گے۔ یاد دہانی کرانا خدا تعالیٰ کا فرمان ہے اور اسی وجہ سے بار بار اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔ ابھی آپ نے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کا قیمتی نصائح سے بھرپور پیغام سنا۔ اس کے بعد کسی لمبی چوڑی افتتاحی تقریر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس پیغام پر عمل پیرا ہونے کی کوشش فرمائیں۔

خطاب نائب صدر صاحب مجلس مرکزیہ

مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب نائب صدر مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا سلام سب احباب تک پہنچایا اور پھر فرمایا کہ ہماری جماعت کے اندر اجتماعات اور جلسوں کا جو سلسلہ جاری ہے، ان کی غرض وغایت یہی ہوتی ہے کہ بار بار نیک کاموں کی طرف یاد دہانی کرائی جائے کیونکہ انسان فطرتاً یاد دہانی کا محتاج ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے اندر ذیلی تنظیمیں یعنی انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماءاللہ وغیرہ اس لئے بنائی گئی ہیں کہ وہ جو باتیں جماعت ان کے سامنے پیش کرے، ان کو آگے پھیلائے اور ان کے مطابق اپنے پروگرام بنائے نیز اس بات کا ریکارڈ بھی رکھے کہ کون کون افراد ان پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ سب سے ضروری امر نماز باجماعت کی ادائیگی ہے اور اس بارہ میں ان ذیلی تنظیموں کو خصوصی اور افراد جماعت کو عموماً کوئی غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ لہٰذا میری درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل

سے جو مساجد اور مشن ہاؤس اب ہمیں عطا کئے ہیں، ہمارا فرض ہے کہ انہیں آباد کرنے کی کوشش کریں۔
دوسری گزارش یہ ہے جو لوگ فاصلہ پر رہتے ہیں اور مسجد میں نہیں آ سکتے وہ اپنے گھروں میں نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ کم از کم ایک نماز باجماعت گھر میں ادا کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے اور نماز کے بعد درس کا اہتمام بھی کیا جائے۔ قرآن کریم، احادیث اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب ہیں جن کا درس دیا جانا چاہیئے۔
اس خطاب کے بعد مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے 'صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ خدمتِ خلق' کے عنوان پر تقریر کی نیز مجلس انصار اللہ کی تنظیم، عہدیداران کا چناؤ اور ان پر عائد ذمہ داریوں کی تشریح کی۔ آپ نے کہا کہ جس طرح جماعتوں میں مالی چندے کا بجٹ بنایا جاتا ہے اسی طرح ہر مجلس انصار اللہ بیعتوں کا بجٹ بنائے کہ اس سال ہم نے اتنے احباب کو احمدی بنانا ہے۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے آپ غیر احمدی احباب کو گھروں میں چائے کی دعوت پر بلا سکتے ہیں۔ ان کو لٹریچر تقسیم کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اپنے حالات کا جائزہ لے کر ایک سکیم بنائی جائے اور پھر ان پر عمل کرنے کی پوری سعی کی جائے۔ جماعت میں جو امتحانات کتب کا سلسلہ جاری ہے، اسے یہاں بھی جاری کیا جائے۔ آپ نے دوستوں کو کتب خرید کر پڑھنے کی عادت سے متعلق حضور انور کا ارشاد برموقع مجلس مشاورت احباب کے سامنے رکھتے ہوئے درخواست کی کہ ہر گھر میں اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ نیز کہا کہ بچوں کی تعلیم کی طرف توجہ دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ قیام کا انتظام مسجد فضل اور محمود ہال میں کیا گیا تھا تا تہجد کی نماز باجماعت اور درس قرآن و حدیث میں سہولت سے شمولیت ہو سکے۔
اگلے دن تمام انصار کو صبح تہجد کے وقت بیدار کیا گیا۔ نماز تہجد و فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے درس قرآن کریم اور مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب نے حدیث کا درس دیا۔ پھر مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے کتاب ''ضرورۃ الامام'' کے اقتباسات سنائے جس میں حضور نے سچے الہام کی شناخت کے طریقے بیان فرمائے ہیں۔
اجلاس اول کی کارروائی زیر صدارت مکرم عبدالعزیز دین صاحب نیشنل پریذیڈنٹ ساڑھے نو بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے کی۔ مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ سب سے پہلے مقرر مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما تھے جنہوں نے تعلق باللہ پر بیس منٹ تقریر کی اور کہا کہ تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے اور اس میں سب سے بڑی چیز جو خدا تعالیٰ سے مانگنے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو ہی خدا سے مانگے۔ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ سکاٹ لینڈ نے انگریزی زبان میں ''ایک احمدی کی ذمہ داریاں'' پر، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے

’’قدرتِ ثانیہ کی برکات‘‘ پر اور مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب نے ’’جہاد فی سبیل اللہ‘‘ پر تقاریر کیں۔

اجلاس دوم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ حضرت چوہدری صاحب نے حاضرین کو عباد الرحمٰن کی خصوصیات کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے وہ ہوتے ہیں جو ذکر الٰہی کی طرف خصوصی دھیان دیتے ہیں۔ اور وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا کے مطابق راتوں کو ذکر الٰہی کرنے کے لئے اٹھتے ہیں۔ شبِ بیدار ہوتے ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں متعدد آیاتِ قرآنی کی تلاوت فرما کر حاضرین کو نماز تہجد کی ادائیگی کی پُر زور تحریک کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے پیار کو حاصل کرنے کے گُر بتائے۔ سب سے بڑا گُر فرض نمازوں کے علاوہ نماز تہجد کا ادا کرنا بتایا۔ پھر آپ نے دعاؤں پر زور دیا اور احباب کو تلقین کی کہ وہ اپنے فارغ اوقات میں ذکر الٰہی کرتے رہا کریں اور ایسے کام میں بھی جس میں ہاتھ سے کام کرنا ہو اور ذہنی قسم کا نہ ہو، ساتھ ساتھ دعاؤں کا وِرد کرتے رہنا بہت بڑی نیکی ہے۔ آپ نے فارسی کی ضرب المثل ’دست با کار دل با یار‘ سنا کر واضح کیا کہ ایسا کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ بلکہ ذکر الٰہی تواتر کے ساتھ کرنا اور دعائیں کرنا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا خاصہ ہے۔

نماز ظہر وعصر نیز کھانے کے وقفہ کے بعد اجلاس سوم تقریباً تین بجے زیر صدارت مکرم شیخ مبارک احمد صاحب شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے حضرت اقدس کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے ’’تربیتِ اولاد کے بارہ میں والدین کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قوم اور جماعت کی ترقی کے لئے اتحادِ فکر، اتحادِ خیال اور اتحادِ عمل کا ہونا بہت ضروری ہے۔ انبیاء بھی دنیا میں یہی یقین اور ایمان پیدا کرنے آتے ہیں۔ حضرت اقدس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ایک وقت ساری دنیا ایک خیال اور ایک عمل پر جمع ہو جائے گی۔ جماعت کے موجودہ امام نے جب ۱۹۷۳ء میں صد سالہ جوبلی کا منصوبہ پیش کیا تو اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ ہم نے ساری دنیا کو ایک وحدت میں پرونے کی کوشش کرنی ہے۔ مجلس انصار اللہ کے جو پروگرام ہوتے ہیں ان کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ ان میں اتحادِ خیال اور اتحادِ عمل پیدا کیا جائے۔ یہ اجلاس ہمارے اندر یک جہتی، اخوت اور علمی ترقی کی روح پیدا کرتے ہیں۔ جتنا یہ اتحادِ فکر و خیال گہرا اور مضبوط ہوگا اتنا ہی ہمیں اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔

آپ نے کہا کہ انبیاء اور ان کے خلفاء ہمیشہ اپنے ماننے والوں سے جانی، مالی، اور وقت کی قربانیوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ قرون اولیٰ میں بھی ہمیں یہ قربانیاں نظر آتی ہیں۔ سلسلہ کے کاموں کے لئے قربانیوں کو

بشاشت سے پیش کرنا چاہئیے ۔دوستوں کی مالی قربانیوں پر تو رشک آتا ہے مگر وقت کی قربانی پر بھی توجہ ہونی چاہئیے ۔ وقت کی قربانی بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔آپ نے مجلس کے انتظامی امور کے بارہ میں بعض اصولی رہنما باتوں کا ذکر کیا۔آپ نے مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب ناظم اعلیٰ مجلس یو۔کے کی مساعی کا شکریہ ادا کیا اور چونکہ وہ کچھ عرصہ کے لئے انگلستان سے لمبی رخصت پر جارہے تھے،ان کی جگہ مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں کو ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک ناظم اعلیٰ یو۔کے مقرر کرنے کا اعلان کیا۔اسی طرح آپ نے مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو شمالی انگلستان کے لئے ناظم اعلیٰ انصار اللہ مقرر کیا۔ بعد میں آپ نے رسالہ انصار اللہ کے لئے خریداری اور مرکزی گیسٹ ہاؤس کی توسیع کے سلسلہ میں مزید چندہ کی تحریک کی ۔آپ نے تمام مجالس اور جماعتوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے حالیہ دورہ کے ایام میں ان سے تعاون کیا۔

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے احمدیت کا مستقبل اور ہماری ذمہ داریوں پر خطاب کیا اور بچوں کے دینی مقابلوں کے بارہ میں کچھ فیصلوں کا اعلان کیا۔آپ نے انگلستان کی جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ انگلستان میں جمع شدہ جوبلی فنڈ کی رقوم سے سپین کی مسجد اوراوسلومشن خریدا گیا۔علاوہ ازیں انگلستان میں بھی پانچ نئے مراکز احمدی بھائیوں اور بہنوں کی مالی قربانی سے خرید لئے گئے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ ہمارا ایک نظام ہے۔ایک مرکز ہے اور ایک امام ہے۔ہم نے آگے بڑھنا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نہیں روک سکے گی۔دوستوں کو چاہئیے کہ نمازوں اور روزوں کے ذریعہ دعاؤں میں آج کل بہت زور دیں۔

ازاں بعد اعزاز پانے والے اطفال و ناصرات میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے۔تمام بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ان مقابلوں میں مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ،مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب،مکرم مولوی عبدالکریم شرما صاحب،مکرم محمد اکرم غوری صاحب،مکرم داؤد گلزار صاحب نے جج کے فرائض انجام دیئے۔

جملہ حاضرین کی خدمت میں ہفتہ کی رات کا کھانا اور اتوار مورخہ ۱۴ جون صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا مجلس کی طرف سے پیش کیا گیا۔جو احباب لندن سے باہر سے تشریف لائے تھے ان کو اتوار رات کا کھانا بھی پیش کیا گیا۔اختتامی دعا سے پیشتر مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی ناظم اعلیٰ نے ان تمام کارکنان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کی کوشش کی تھی۔خاص طور پر مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب اور ان کے معاونین مکرم حنیف الرحمٰن صاحب اور مکرم اعجاز بٹ صاحب جنہوں نے تمام حاضرین کے لئے کھانا تیار کیا۔اسی طرح مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کا جنہوں نے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا اور تقاریر کی ریکارڈنگ کی اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت یو کے کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس موقع پر

اطفال و ناصرات کے مقابلے کروائے اور ان کے لئے انعامات کا انتظام کیا۔ اسی طرح مکرم مرزا عبدالمنان صاحب اور مکرم غلام احمد چغتائی صاحب کا جنھوں نے سلسلہ کی کتب کی نمائش اور فروخت کا انتظام کیا۔ ﴿۶﴾

چوتھا اجتماع: ۱۲۔۱۳ جون ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوا۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا میں مجلس کا باقاعدہ قیام ۱۹۵۳ء میں ہوا تھا۔ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۲ء تک مکرم مولانا محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ بطور نائب صدر خدمات بجالاتے رہے۔ مکرم عبدالرحیم غنی صاحب عرصہ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۱ء کے ناظم اعلیٰ ملک مقرر ہوئے۔ لیکن اُن کی خرابی صحت کی بناء پر مکرم ای عبدالمنان صاحب نے چارج سنبھالا اور ۱۹۸۲ء تک وہی ناظم اعلیٰ رہے۔

مجلس تاسک ملایا کا قیام ۱۹۵۳ء میں ہوا تھا۔ ۱۹۶۵ء سے ابراہیم صاحب اس کے زعیم تھے۔ مجلس میں ہفتہ وار درس کا انتظام رہا۔ انصار نے مسجد اور احمدیہ ہال کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا۔ مجلس LEMAH ABANG جو ۱۹۷۰ء میں قائم ہوئی تھی، مسٹر BAUN ۱۹۷۵ء سے ۱۹۸۱ء تک اور مکرم ایم ناصر صاحب ۱۹۸۲ء میں زعیم اعلیٰ تھے۔ مجلس بانڈونگ (BANDUNG) ۱۹۶۷ء میں بنی ہوئی تھی۔ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۷۹ء تک مکرم R.O.A KOSASIH صاحب اور پھر ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۲ء تک مکرم H.O.SUWABI صاحب زعیم اعلیٰ رہے۔

۱۹۸۱ء تک ۴۶ مجالس کی تنظیم ہو چکی تھی اور ان کی تجنید ۲۳۹۹ انصار پر مشتمل تھی جبکہ مزید چونتیس مجالس کے ۵۹۹ انصار کی تنظیم کا کام جاری تھی۔ پمفلٹ "TO FACE THE 14TH CENTURY OF HIJRAH" اور "IN DEATH OF PROPHET ISA LIES THE LIFE OF ISLAM" ایک ایک ہزار کی تعداد میں طبع کئے گئے۔ شعبہ تعلیم و تربیت کے زیر انتظام تیسویں سپارے کی دس سورتوں کو حفظ کرنا، 'کشتی نوح' کا مطالعہ اور اسلامی ثقافت کی گھروں میں ترویج انصار کی ذمہ داری قرار دی گئی۔ علاوہ ازیں تعلیمی پروگرام کے تحت امتحانات لئے جاتے رہے۔

سالانہ اجتماعات

اجتماعات کا سلسلہ ۱۹۸۱ء سے شروع ہوا۔ پہلے اجتماع کی تفصیلی رپورٹ پیش خدمت کی جاتی ہے۔

پہلا سالانہ اجتماع

مورخہ ۷۔۸ نومبر ۱۹۸۱ء کو مانسلور ضلع کونینگن (MANISLOR KUNINGAN) مغربی جاوا میں مجلس انصاراللہ انڈونیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں انڈونیشیا کی چھیالیس

میں سے تینتیس مجالس سے ۱۹۱ انصار بطور نمائندہ تشریف لائے۔

۷ نومبر کو بوقت پانچ بجے شام تمام نمائندگان مقام اجتماع میں جمع ہوئے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کے بعد رات کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد اجلاس عام ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس میں تمام مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور اجتماع کو زیادہ کامیاب بنانے کے پروگرام پر غور وخوض کیا گیا۔

۸ نومبر صبح ساڑھے تین بجے تمام انصار نے نماز تہجد ادا کی جو مکرم محفوظ صاحب معاون مبلغ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم عبدالرحمان صاحب احمدی نے درس قرآن کریم دیا۔ اس کے بعد مکرم بکری صاحب کی نگرانی میں سات بجے تک چار کلومیٹر دوڑ کا مقابلہ ہوا۔

پہلا اجلاس: ناشتہ کے بعد اجتماع کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا محمود احمد صاحب چیمہ رئیس التبلیغ و نائب صدر مجلس انڈونیشیا نے دعا کرائی۔ صدر کمیٹی اجتماع مکرم سوجافا صاحب نے اجتماع کے بارہ میں اور مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے رپورٹ سالانہ کارکردگی پیش کی۔

ٹھیک نو بجے تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم میاں عبدالحئی صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر ایک مدلّل تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم عبدالرحمان صاحب نے 'وصیت کی اہمیت و برکات'، تیسری تقریر مکرم مولوی مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ سلسلہ نے 'صوفیاء کرام کے اخلاق، نیک نمونہ اور نصائح' اور چوتھی تقریر مکرم شکری برماوی صاحب نے 'انصاراللہ کا مقام اور ان کی ذمہ داریاں' کے موضوعات پر کی۔

یہ اجلاس گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد کھانا اور ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

دوسرا اجلاس: ایک بجے دوپہر دوسرا اجلاس مکرم ناظم اعلیٰ صاحب مجالس انڈونیشیا کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم محی الدین شاہ صاحب مبلغ سلسلہ نے 'قرآن کریم کی فضیلت' کے موضوع پر، مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ گاروت نے 'صداقت حضرت مسیح موعودؑ' کے عنوان پر تقاریر کیں۔ پھر مکرم محمد یحیٰی صاحب گاروت اور مکرم محمود احمد چیمہ صاحب نے اپنی تقاریر میں انصار کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

تیسرا اجلاس: ساڑھے تین بجے تیسرا اجلاس مکرم نائب صدر صاحب مجلس کی زیر صدارت شروع ہوا۔ سب سے پہلے ناظم اعلیٰ صاحب نے دوران سال مستعد مجالس کو انعامات دینے کا اعلان کیا، جو یہ تھیں۔

اوّل	مجلس تاسک ملایا
دوم	مجلس کبائیوران۔ مجلس سورابایا۔ مجلس میدان
سوم	مجلس بوگر۔ مجلس چیسالاڈا

انتخاب عہدیداران: اس موقعہ پر مجلس انصار اللہ انڈونیشیا کے نئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ انتخاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ نائب صدر......مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا
۲۔ ناظم اعلیٰ......مکرم عبد المنان صاحب
۳۔ نائب ناظم اعلیٰ......مکرم محمد بکری صاحب
۴۔ معتمد (سیکرٹری) عمومی......مکرم اینچو کی درسو صاحب
۵۔ محاسب......مکرم ڈاکٹر زین الدین صاحب
۶۔ معتمد مال......مکرم یویوما سدوکی صاحب
۷۔ معتمد تعلیم وتربیت اوّل......مکرم شکری برماوی صاحب
۸۔ معتمد تعلیم وتربیت دوم......مکرم محمد بکری صاحب
۹۔ معتمد اصلاح وارشاد اوّل......مکرم چُوچُو احمدی صاحب
۱۰۔ معتمد اصلاح وارشاد دوم......مکرم آڈانگ عباس صاحب
۱۱۔ معتمد تالیف وتصنیف......مکرم عبد الرحیم صاحب غنی
۱۲۔ معتمد اجتماع اوّل......مکرم اڈانگ عباس صاحب
۱۳۔ معتمد اجتماع دوم......مکرم بیتنگ صاحب
۱۴۔ معتمد ذہانت وصحت جسمانی......مکرم محمود بکری صاحب

الوداعی تقریب: اس تقریب میں مندرجہ ذیل مقررین نے خطاب کیا۔

۱۔ نمائندہ مبلغین......مکرم میاں عبد الحی صاحب
۲۔ نمائندہ نیشنل صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا......مکرم آڈانگ حمید صاحب
۳۔ نمائندہ مجلس انصار اللہ انڈونیشیا......مکرم محمد یحییٰ صاحب

مکرم میاں عبد الحی صاحب نے اپنی تقریر میں اس خیال کو غلط قرار دیا کہ انصار اللہ کا مطلب کمزور اور بڑھاپے کو پہنچنے والے لوگ ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چالیس سال کی عمر میں انسان ذہنی طور پر پختہ اور بالغ ہوتا ہے اور یہی سوچ سمجھ کر کام کرنے والی عمر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں نبوت کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز فرمایا۔ انصار کے ذمہ نوجوانوں اور بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ہے۔

ان کے بعد مکرم آڈانگ حمید صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کی تنظیم پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ

انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ جماعت کی ذیلی تنظیمیں ہیں ۔اگر یہ ذیلی تنظیمیں مضبوط ہوں تو جماعت مضبوط ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ ان تنظیموں کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے ۔ نیز آپ نے خوشی کا اظہار کیا کہ انصاراللہ کا پہلا اجتماع ہونے کے باوجود بفضلہٖ تعالیٰ بہت کامیاب رہا ہے۔

ان کے بعد مکرم محمد یحیٰی صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ اس قسم کے اجتماع تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے بہت فائدہ مند ہیں اور ان سے آپس میں رابطہ قائم ہوتا ہے اور باہمی تعلقات اور محبت بڑھتی ہے۔ آپ نے کہا کہ اگلے اجتماع کو زیادہ کامیاب کرنے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے ۔

اٹھارہ بکروں کی قربانی: انصاراللہ مرکزیہ کے اجتماع کے موقع پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس مبارک تحریک پر کہ ہر جماعت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کو جذب کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں بطور صدقہ بکروں کی قربانی دے، مندرجہ ذیل مجالس اور افراد کی طرف سے اٹھارہ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے ۔

مجلس انصاراللہ تانگ انگ ، تاسک ملایا ، گوندرونگ ، سمارانگ ،لینسٹنگ اگونگ ، چیسا لاڈا ، اکاٹن سوڈرا، سورابایا ، سکابومی ، مانسلور ، سنگاپرنا مجلس انصاراللہ انڈونیشیا، مکرم پی پی سومنتری صاحب ،مکرم ڈاکٹر الیاس صاحب، مکرم کرنل محمد صاحب۔

آخر میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ آئندہ سال اجتماع انصاراللہ پورے تین دن پر محیط ہو۔ مکرم نائب صدر صاحب نے دعا کے ساتھ اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اجتماع کے بعد مزید تین بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے تا کہ حضور کے ارشاد مبارک کی پوری تعمیل ہو جائے یعنی کل اکیس بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور غرباء میں تقسیم کئے گئے ۔ ﴿۷﴾

بھارت

بھارت میں تمام ذیلی مجالس بشمول مجلس انصاراللہ مرکزیہ بھارت براہ راستِ خلیفۃ المسیح کے ماتحت تھیں مجلس انصاراللہ مرکزیہ پاکستان کے ساتھ ان کا تعلق نہ تھا۔

ملکی تقسیم کے بعد ۱۹۵۰ء میں مجلس انصاراللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ابتداء میں مخدوش ملکی حالات کی وجہ سے مجلس کی سرگرمیاں قادیان تک ہی محدود رہیں ۔۱۹۷۳ء سے مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب انصاراللہ کے صدر منتخب ہوئے۔ حالات بہتر ہونے کے نتیجہ میں اُن کے دورِ صدارت میں باسٹھ مجالس کا قیام عمل میں آیا۔

۱۹۷۷ء میں مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

نے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کو صدر مقرر فرمایا۔ ان کے دور میں انصار اللہ کا کام وسیع ہوا۔ دفتر مجلس انصار اللہ کی عمارت تعمیر ہوئی۔ تنظیمی کاموں میں باقاعدگی پیدا ہوئی۔ خادم صاحب ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۵ء تک صدر انصار اللہ رہے۔

سالانہ اجتماعات

سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کا دوسرا سالانہ اجتماع ۲۱۔۲۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے از راہ محبت وشفقت انصار کو اپنے دو پیغامات سے نوازا۔ حضور انور کا ایک پیغام پہلے روز افتتاح کے موقعہ پر تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب قائد تعلیم مجلس مرکزیہ قادیان نے پڑھ کر سنایا اور دوسرا پیغام بھی انہوں نے ہی ۲۲ اکتوبر کو صبح کے اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد پڑھ کر سنایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پیغامات

حضور انور کے یہ پیغامات ہفت روزہ ''البدر'' قادیان کے ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء کے شمارہ میں شائع ہوئے۔

حضور نے اپنے پہلے پیغام میں انصار کو حقیقی معنی میں خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے اور اپنا سب کچھ اس کی راہ میں فدا کر دینے کی نصیحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے اپنی تربیت کریں اور پھر اپنی اولاد کی نگرانی کریں اور اس ضمن میں جدوجہد اور کوشش کے ساتھ ساتھ دعا سے بھی کام لیں۔

حضور کے دوسرے پیغام کا متن ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے:

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

هُوَ النَّاصِرُ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

انصار اللہ کے اس اجتماع کے لئے مجھ سے پیغام کی خواہش کی گئی ہے۔ پس میرا پیغام یہ ہے کہ حقیقی معنی میں انصار اللہ بن جائیں۔ خدا تعالیٰ اس زمانہ میں چاہتا ہے کہ جھوٹے معبود نابود ہو جائیں۔ دنیا

واحد و یگانہ سچے خدا کی پرستار بن جائے اور اُسی کے حضور جھکے۔

کائنات کی تخلیق کا نقطۂ مرکزی خدائے واحد و یگانہ کی ہستی ہے اور انسان کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ عبودیت، محویت، عشق اور فنائیت کی متقاضی ہے۔ ایک انسان جو خدا کا عبد بن جاتا ہے اس کی کوئی چیز اس کی نہیں رہتی۔ وہ خدا کی محبت میں فنا ہو کر اس کا عبد بن کر اپنا سب کچھ اس کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔ پھر جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اُس کا ہو جاتا ہے۔ مَنْ کَانَ فِیْ عَوْنِ اللّٰہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِہٖ

پس اس موقع پر میں انصار دوستوں سے کہوں گا کہ حقیقی معنی میں خدا کے ہو جائیں اور اپنا سب کچھ اس کی راہ میں فدا کر دیں، دعائیں کرتے ہوئے کہ اے اللہ اس حقیر قربانی کو قبول فرما کہ یہ بھی تیرا احسان ہوگا۔'' ﴿۸﴾

نائیجیریا

لیگوس میں دسمبر ۱۹۷۳ء کو اور ابادان میں اکتوبر ۱۹۷۴ء کو مجالس کا قیام ہوا۔ ملکی سطح پر نظامت کے قیام کے بعد الحاج اے بی آئی کوکوئی (A.B.I.KUKOYI) ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ نائب صدارت کے فرائض مکرم مولانا محمد اجمل شاہد صاحب امیر و مشنری انچارج نے انجام دیئے۔

سالانہ اجتماعات

چھٹا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کا چھٹا سالانہ اجتماع بمقام اونڈو (ONDO) ۲۹ و ۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوا۔ جس میں دور و نزدیک سے آنے والے تقریباً پانچ صد نمائندگان نے شرکت کی۔ مقام اجتماع مسجد احمدیہ کے غربی جانب سو فٹ لمبے اور چالیس فٹ چوڑے حصہ پر شامیانے لگا کر بنایا گیا تھا۔ سٹیج کے علاوہ احباب کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام تھا۔ مقام اجتماع کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور مختلف بینرز سے مزین کیا گیا تھا۔

کارروائی کا آغاز: ۲۹ ستمبر بروز جمعہ اجلاس اوّل بوجہ بارش بعد نماز ظہر و عصر تین بجے کی بجائے شام چار بجے کے قریب مسجد کے اندر ہی مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج و نائب صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم الحاج صلاح الدین احمد صاحب نے کی۔ ابن شبیر صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ بر مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں عہد انصار اللہ دو بار انگریزی زبان میں اور ایک مرتبہ نائیجیریا کی لوکل زبان

یوروبا میں دہرایا گیا۔اس دوران چونکہ بارش تھم چکی تھی اس لئے باقی کارروائی مقام اجتماع میں آ کر شروع کی گئی۔
پروگرام کے مطابق لوائے احمدیت مکرم نائب صدر صاحب نے اور قومی جھنڈا مکرم الحاج عبدالعزیز صاحب ابیولا صدر جماعت نائیجیریا نے لہرایا۔اس دوران نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر۔اسلام زندہ باد۔احمدیت زندہ باد۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا زندہ باد۔خلیفۃ المسیح زندہ باد کے بلند اور پر جوش نعروں سے سارا ماحول گونجتا رہا۔

افتتاحی خطاب: مکرم نائب صدر صاحب نے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ عنقریب نائیجیریا کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہونے والا ہے کیونکہ یکم اکتوبر کو نائیجیریا کی آزادی کی انیسویں سالگرہ کے موقع پر تیرہ سال کی طویل ملٹری حکومت کے بعد سول حکومت کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔اس موقع پر تمام مسلمانوں کا اور بالخصوص جماعت احمدیہ کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ وہ اس دور کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے شب و روز مساعی اور دعائیں کریں۔آپ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ نئی حکومت نئے ملکی دستور کے مطابق بلاتفریق مذہب و ملت تمام کی خیر خواہی اور بہبودی کے لئے کوشاں رہے گی اور سب کو قانون کی حدود کے اندر آزادی حاصل ہوگی۔آپ نے تمام جماعت اور خصوصاً انصار کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کریں اور تمام دنیا تک امام آخر الزماں کا پیغام پہنچائیں۔جماعت کا مزاج چونکہ پُرامن اور مخلوق خدا کی بہتری اور ہمدردی پر مبنی ہے اس لئے جوں جوں جماعت ترقی پذیر ہوگی ملک کو مزید استحکام اور ترقی نصیب ہوگی۔آپ نے تبلیغ اسلام کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے پیار اور محبت کے ساتھ صحیح اسلامی تعلیم پیش کرنے کی ہدایت کی تا جلد از جلد لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

رپورٹ کارگزاری: ازاں بعد مکرم الحاج کوکوئی صاحب ناظم اعلیٰ نے مجلس انصاراللہ نائیجیریا کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔آپ نے بتایا کہ دورانِ سال وہ مرکزِ سلسلہ گئے تھے اور انصار کی تنظیم سے مزید واقفیت حاصل کی اور اس کو جماعت میں روشناس کروانے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں مزید بیداری پیدا ہوئی۔آپ نے آئندہ سال کا لائحہ عمل پیش کیا اور تلقین کی کہ ہر جماعت میں اس تنظیم کے قیام کی کوشش کی جائے۔

ورزشی پروگرام: رپورٹ کے بعد کھیلوں کا پروگرام تھا جس میں رسہ کشی کے علاوہ دوڑ پانچ سو میٹر اور دوڑ ایک ہزار میٹر کے مقابلے بھی شامل تھے۔پانچ سو میٹر کی دوڑ میں اوّل IJEBUOE کے مکرم یقینی صاحب، دوم زاریہ کے مکرم آڈے ڈے جی صاحب اور سوم ابیوکوٹا کے اونی پیڈی صاحب تھے۔ایک ہزار میٹر کی دوڑ میں اوّل لیگوس کے MAKAWJO، دوم زاریہ کے مکرم آڈے ڈے جی صاحب اور سوم ابادان کے OBESEYE تھے۔رسہ کشی کے مقابلہ کے لئے دو ٹیمیں بنائی گئی تھیں جس میں ایک طرف مبلغین اور دوسری طرف خدّام کے عہدیداران تھے۔یہ مقابلہ مبلغین کی ٹیم جیت گئی۔کھیلوں کا پروگرام بہت دلچسپی کا باعث ہوا۔

کھیلوں کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئیں۔بعد ازاں مکرم نائب صدر صاحب مجلس نے ہفتہ وار

اخبار ''ٹروتھ'' کی افادیت بیان کرتے ہوئے اس کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔
سلائیڈز: رات کے کھانے کے بعد ساڑھے نو بجے مکرم مفتی احمد صادق صاحب نے سلائیڈز کا پروگرام پیش کیا جس میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کی تعلیمی وطبی خدمات اور سرگرمیوں کے مناظر دکھائے گئے۔ان میں سکولوں، ہسپتالوں اور مساجد کے نظارے نمایاں تھے۔خاص طور پر مشرقی نائیجیریا میں نمائش تراجم قرآن مجید اور اُویری میں نئے مشن ہاؤس کے افتتاح کی تقریب کے مناظر دلچسپی کا باعث ہوئے۔
تقریری مقابلہ: ۳۰ستمبر بروز اتوار کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم سلمان صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر تقریری مقابلہ ہوا۔جس کے لئے مندرجہ ذیل تین عناوین مقرر تھے۔

1. TOMB OF JESUS CHRIST
2. EARLY ANSARS OF ISLAM AND THEIR SACRIFICES
3. ISLAM AND JEHAD

تقریر کا وقت پانچ منٹ مقرر تھا۔مقابلہ میں سات انصار نے حصہ لیا۔ برادر بالوگوں صاحب ابادان اوّل، برادر عزیز صاحب لیگوس دوم اور برادر یقین صاحب ابادان سوم قرار پائے۔
اختتامی اجلاس: اس اجتماع کا تیسرا اور آخری اجلاس مکرم نائب صدر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں مختلف مجالس کے دس زعماء کرام نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ان رپورٹوں سے یہ تاثر واضح تھا کہ بفضلہٖ تعالیٰ کئی مجالس مستعدی سے کام کر رہی ہیں۔رپورٹوں کے بعد مکرم الحاج آر۔اے بُساری صاحب نے NEW CIVIL REGIME AND AHMADIYYA MOVEMENT کے موضوع پر تقریر کی۔

آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآن مجید کی رُو سے حکومت خدا تعالیٰ کی طرف سے افراد کو سونپی جاتی ہے۔اس لئے جماعت احمدیہ کا یہ مسلک ہے کہ حکومت کی اطاعت کی جائے۔مکرم نائب صدر صاحب نے اس پر مزید روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ زریں مسلک جماعت کی ترقی کا ضامن ہے۔آپ نے براڈکاسٹنگ میں جماعت کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک سٹیٹ کے ریڈیو سٹیشن سے VOICE OF ISLAM کا پروگرام جماعت گذشتہ چھ ماہ سے کامیابی سے پیش کر رہی ہے اور مزید تین اسٹیشنوں سے ایسا ہی پروگرام جلد شروع کرنے کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

اس اجلاس میں دیگر مقررین کے علاوہ مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نائیجیریا نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور انصار کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور اسلام کے دورِ اوّل کے انصار کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی تلقین کی۔اس موقع پر اونڈو مجلس نے مکرم نائب صدر صاحب اور حاضرین کی خدمت میں الوداعی سپاسنامہ پیش کیا جس کے جواب میں مکرم نائب صدر صاحب نے لوکل مجلس کی مہمان نوازی اور دیگر

انتظامات کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات کو سراہا اور آئندہ ان کی مزید ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کی۔
تقسیم انعامات اور دُعا: مکرم نائب صدر صاحب نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور آئندہ سال ساتواں سالانہ اجتماع زاریہ کے مقام پر منعقد کرنے کا اعلان کیا۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۹﴾

ساتواں سالانہ اجتماع

مجلس نائیجیریا کا ساتواں سالانہ اجتماع ۲۷۔۲۸ ستمبر ۱۹۸۰ء کو شمالی علاقہ کے ایک اہم شہر زاریہ میں منعقد ہوا۔ جماعت کی زیادہ تعداد جنوب کے علاقوں سے تعلق رکھتی ہے، اس کے باوجود انصار اپنے اجتماع میں شرکت کے لئے دُور دراز کا سفر کر کے زاریہ پہنچے اور اجتماع کو کامیاب بنایا۔ زیادہ نمائندگی ایلیے۔ ایفے جماعت کی تھی جہاں سے ایک سپیشل بس میں باسٹھ اور بذریعہ ریل گاڑی بارہ افراد تشریف لائے۔ نیز مبلّغین کرام، مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے بعض اساتذہ اور دیگر پاکستانی احباب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس اجتماع کے موقع پر زاریہ کی نئی سنٹرل مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورۂ نائیجیریا کی فلم دکھائی گئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دیگر تنظیموں کی طرح انصار کا اجتماع بھی ہر سال مختلف جماعتوں میں باری باری منعقد ہوتا تھا۔

استقبال: مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۰ء مکرم امیر صاحب پونے بارہ بجے کے قریب زاریہ پہنچے تو زاریہ کی جماعت نے شہر سے کئی میل باہر آ کر مکرم امیر صاحب کا استقبال کیا۔

جلسہ گاہ: جلسہ گاہ مسجد سے باہر سڑک کے ساتھ شامیانے لگا کر بنائی گئی تھی۔ دوستوں کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ حاضری قریباً پانچ سو تھی۔ جلسہ گاہ میں مختلف جماعتوں نے اپنے بینرز لگائے ہوئے تھے۔

افتتاحی اجلاس: نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت نائیجیریا کی زیر صدارت پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے کی۔ پھر دو چھوٹی بچیوں نے ترانہ پڑھا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے نائیجیریا کا پرچم اور پریذیڈنٹ جماعت نائیجیریا مکرم الحاج عبدالعزیز ابیولا صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس دوران فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔

خطاب مکرم امیر صاحب: مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر کے شروع میں اجتماع پر آنے والے احباب کو خوش آمدید کہا اور دُعا کی کہ آنے والوں کی تعداد میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہے۔ آپ نے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ کا تعلق کسی خاص علاقہ یا کسی خاص زبان سے نہیں ہے بلکہ یہ ساری دنیا کے لئے ہے۔ احمدیت کا تعلق صرف یوروبا لوگوں سے

نہیں ہے بلکہ ہاؤسا بولنے والے بھی انشاء اللہ احمدیت میں داخل ہوں گے۔آپ نے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ہم لوگ جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کو قبول کیا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دوسرے مسلمانوں تک بھی آپ کا پیغام پہنچائیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَسِّعْ مَکَانَکَ اور آج ہم اس الہام کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ہمیں اپنے گھروں نیز مساجد اور مشن ہاؤس کو بھی وسیع کرنا چاہیئے اور حضور کے ارشاد کے مطابق وسیع قطعہ حاصل کیا جائے۔ اسی طرح آپ نے لیگوس، اِبادان اور دوسری بڑی جماعتوں کو بھی زمین کے وسیع قطعات حاصل کرنے کی تحریک کی۔ آخر میں آپ نے حضور کے لئے دُعا کی تحریک کی اور اجتماعی دُعا کرائی۔ آپ کی تقریر کا ہاؤسا زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

رپورٹ کارگزاری مجالس: امیر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم الحاج اے۔ بی۔ آئی کو کوئی صاحب زعیم اعلیٰ نائیجیریا نے سالانہ کارگزاری پیش کی اور انصار کو ہدایات دیں۔ آپ نے انصار کو بچوں کی تربیت کا خیال رکھنے اور ان کی تعلیمی ترقی کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مختلف مجالس کے زعماء نے اپنی مجالس کی رپورٹ پیش کی۔

حضور کے دَورہ نائیجیریا کی فلم: رپورٹس کے بعد حضور کے دَورہ نائیجیریا کے موقع پر بنائی گئی فلم کا ایک حصہ دکھایا گیا۔ سات بجے شام یہ پروگرام ختم ہوا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم منیر احمد صاحب بسمل نے درس حدیث دیا۔ آپ نے رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے اور آپ کی سنّت پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

دوسرا اجلاس: رات ساڑھے نو بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم الحاج اے۔ اے ہلیرُو صاحب چیئرمین ناردرن سرکٹ نے کی۔ اجلاس میں تقریری مقابلہ ہوا جس میں انصار نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ بیس انصار شریک ہوئے۔ مکرم بالوگن صاحب ابادان اوّل اور مکرم عزیز احمد صاحب لیگوس دوم قرار پائے۔

دوسرا دن

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر سے ہوا جو مکرم الفا اولووا صاحب نے پڑھائی۔ مکرم مولوی ذکراللہ ایوب صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔

اختتامی اجلاس: ساڑھے آٹھ بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم الفا سلمان صاحب آف اِلارو نے کی۔ اس کے بعد مکرم زعیم صاحب مجلس JOS نے مجلس کی رپورٹ کارگزاری پیش کی۔ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ **یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَ الْعِرْفَانِ** کے چند اشعار سنائے۔

بعدازاں مکرم امیر صاحب نے چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی تحریک کی اور اہم اعلان کیا کہ آئندہ مرکز سلسلہ کے طریق کے مطابق جلسہ سالانہ کا چندہ شرح کے مطابق وصول کرنے کا انتظام کیا جائے گا۔ پہلے یہ طریق چلا آ رہا تھا کہ ہر جماعت کے ذمہ ایک رقم لگا دی جاتی اور پھر جماعتیں عام تحریک کے ذریعہ چندہ اکٹھا کرتیں اور دوست اس میں اپنے عطیات پیش کرتے۔ آپ نے ہر جماعت میں یہ انتظام کرنے کو کہا کہ سب احمدیوں سے دوران سال ان کی ماہانہ آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک مرتبہ کے حساب سے وصول کیا جائے۔ نیز آپ نے بتایا کہ امسال سالانہ جلسہ اوجوکورو میں ہوگا جہاں پر کہ ہمارا نیا مشن ہاؤس اور ہسپتال وغیرہ زیر تعمیر ہیں۔

بعدۂ زاریہ کے اطفال و ناصرات نے عربی زبان میں ترانہ سنایا اور سٹیج کے سامنے مارچ پاسٹ کی۔ ان میں سے ایک چھوٹی بچی نے یوروبا میں تقریر کی اور زاریہ آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ پھر ایک اور بچی نے یہی تقریر انگلش میں کی۔ اس کے بعد بچے مارچ پاسٹ کرتے اور عربی میں ترانے گاتے ہوئے واپس چلے گئے۔

سوال و جواب کا پروگرام: اجتماع کا ایک دلچسپ پروگرام سوال و جواب کا تھا۔ یہ سلسلہ تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ مکرم امیر صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے۔

احمدیّہ سنٹرل مسجد زاریہ: احمدیّہ سنٹرل مسجد زاریہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر کے زمانہ میں بنائی گئی تھی اور اب جماعتی ضروریات کے لئے ناکافی محسوس ہوتی تھی۔ اس کی جگہ نئی وسیع مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام تھا جس کا سنگِ بنیاد مکرم امیر صاحب نے اس اجتماع کے دوران رکھا۔

نئی مسجد کے لئے عطیات کا روح پرور منظر: نئی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے سے قبل مکرم امیر صاحب نے مسجد کی تعمیر کے لئے عطیات پیش کرنے کی تحریک کی اس پر احباب جماعت نے انفرادی طور پر اور اپنے اپنے مشنوں (جماعتوں) کی طرف سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عطیات پیش کئے اور اسی وقت خدا کے فضل سے ۱۳۰۰ نائرے سے زائد رقم نقد ادا کر دی (جو تقریباً بیس ہزار پاکستانی روپے کے برابر تھی) اس کے علاوہ متعدد جماعتوں نے وعدہ جات کئے۔ بعدازاں مکرم امیر صاحب نے پہلی مسجد کے احاطہ میں نئی اور وسیع مسجد کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا۔ سنگِ بنیاد کے لئے استعمال کی گئی اس اینٹ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دُعا کی تھی۔ اس کے بعد پریذیڈنٹ جماعت نائیجیریا مکرم الحاج عبدالعزیز صاحب ابیولا صاحب نے ایک اینٹ رکھی۔ بعدۂ مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

اختتامی خطاب و دعا: سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ آپ نے مسجد کی تعمیر کے لئے ڈیڑھ ہزار نائرے کے عطیہ کا اعلان کیا اور دور دور سے آنے والے احباب کے لئے دعا کی درخواست کی نیز جماعت زاریہ کی خدمات کو سراہا۔ دعا پر یہ بابرکت اجتماع پونے گیارہ بجے کے قریب ختم ہوا۔ [۱۰]

آٹھواں سالانہ اجتماع

مجالسِ نائیجیریا کا آٹھواں سالانہ اجتماع ۳۔۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔

مقام اجتماع کا انتخاب: نائیجیریا کی وسعت کی وجہ سے ہر سال دور دراز کے علاقوں سے دوستوں کا ہیڈ کوارٹر پہنچ کر سالانہ اجتماع میں شرکت مشکل تھی لہٰذا ہر سال، مقام بدل بدل کر مختلف سٹیٹس میں اجتماع منعقد کئے جاتے تھے۔ ۳و۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہونے والے سالانہ اجتماع کی میزبانی کی سعادت جماعت ابیوکوٹا اوگن سٹیٹ کو نصیب ہوئی۔ جماعت نے اجتماع کے لئے بہترین جگہ کا انتخاب کیا اور نورالدین سوسائٹی کے سکول پرنسپل صاحب سے دو ایام کے لئے سکول کی بلڈنگ استعمال کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔

شعبوں کی تقسیم: اجتماع کے انتظام کو مندرجہ ذیل گیارہ شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔ شعبہ رجسٹریشن، شعبہ طعام، شعبہ قیام، شعبہ فراہمی فرنیچر، شعبہ پبلسٹی، شعبہ بجلی ولاؤڈ سپیکر، شعبہ فراہمی برتن، شعبہ صفائی، شعبہ صحت وطبّی امداد، شعبہ آب رسانی اور شعبہ برائے تعمیر مرکزی مسجد۔ ان شعبوں کی نگرانی کے لئے ایک سپریم کمیٹی بنائی گئی تھی۔

مقامِ اجتماع کی تزئین: مقامِ اجتماع کو رنگدار جھنڈیوں اور بینرز کے ساتھ خوب سجایا اور سادہ سا محراب بنا کر اس پر جلی حروف میں لکھا ہوا بینر لگایا گیا۔

اجتماع کی تشہیر: جماعت کے ہفتہ وار آرگن دی ٹروتھ میں اجتماع کے متعدد بار اعلانات شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ اوگن سٹیٹ کے ریڈیو O.G.B.C کے ذریعہ بھی اعلانات ہوئے۔ ایک مرتبہ سٹیٹ کی خبروں میں اس اجتماع کی تاریخ، وقت اور مقام کا اعلان براڈ کاسٹ ہوا۔ نیز دوستوں کو دعوت ناموں کے ذریعہ بھی مدعو کیا گیا تھا۔

وفود کی آمد: اجتماع کے لئے ۳ اور ۴ اکتوبر کا دن مقرر تھا۔ بعض مجالس کے نمائندگان ۲ اکتوبر کی رات کو پہنچ گئے۔ اکثر مجالس ۳ اکتوبر بروز ہفتہ صبح کو پہنچیں۔ تمام نمائندگان کو قیام وطعام مہیا کیا گیا۔

استقبالِ امیر: مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد، امیر ومشنری انچارج نائیجیریا، نائیجیر وٹوگو (جو نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے مجالس مندرجہ بالا بھی تھے)، کے استقبال کے لئے ابیوکوٹا سے سات کلومیٹر باہر لیگوس، ابیوکوٹا ایکسپریس روڈ پر انصار وخدام کے موٹر سائیکل سواروں کا ایک چاق وچوبند دستہ پہنچ گیا۔ مکرم امیر صاحب ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائے۔ آپ نے کار سے اتر کر سب دوستوں سے مصافحہ کیا اور ایک جلوس کی شکل میں مقامِ اجتماع کی طرف روانہ ہوگئے۔ مقام اجتماع میں وارد ہونے پر حاضرین نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ آپ نے سارے انتظام کا وسیع جائزہ لیا اور بعض کمزوریوں کی نشان دہی کی۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی: اڑھائی بجے بعد دوپہر سکول کی وسیع مسجد میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور اجتماع سے متعلق ضروری ہدایات دی گئیں۔

پہلا دن

اجتماع کا آغاز: سالانہ اجتماع مکرم نائب صدر مجلس صاحب کی زیرِ صدارت سوا تین بجے شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک مکرم ایس ڈی احمد صاحب لوکل مشنری ابادان نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم نائب صدر صاحب نے پہلے انگلش اور پھر مقامی زبان یوروبا میں عہد دوہرایا۔ مکرم مولوی صفی الرحمٰن صاحب خورشید نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ در مدح سیّدِ کونین حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

افتتاحی خطاب: مکرم نائب صدر صاحب نے کہا کہ پندرھویں صدی ہجری کا یہ پہلا سالانہ اجتماع انصاراللہ ہے اور جیسا کہ حضور متعدد بار فرما چکے ہیں، یہ صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہے۔ یہ افسانہ نہیں، حقیقت ہے۔ وقت بتائے گا کہ سیدنا حضرت اقدس کی دیگر بے شمار پیشگوئیوں کی طرح یہ پیشگوئی بھی پوری شان وشوکت سے پوری ہوگی۔ انشاء اللہ۔ لیکن جہاں یہ عظمت والی پیشگوئی ہمارے دلوں کے لئے تسکین بخش ہے وہاں یہ ہمارے کندھوں پر عظیم بوجھ بھی ڈال رہی ہے۔ یہ ہمیں دعوت دیتی ہے عمل کی، یہ دعوت ہے مالی قربانیوں کے لئے اور یہ دعوت ہے اپنے اوقات اور ساری طاقتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دینے کی۔ میں اس اجتماع کا آغاز آپ کو ان ذمہ داریوں کی یاددہانیوں سے کرتا ہوں۔

سالانہ رپورٹ: افتتاحی خطاب و دعا کے بعد ناظم اعلیٰ جناب الحاج اے۔ بی۔ آئی کوکوئی صاحب نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ نے ان مجالس کے نام پڑھ کر سنائے جن کی طرف سے سارا سال تعاون حاصل رہا اور ان چند مجالس کے نام بھی لئے جن کی طرف سے رپورٹس باقاعدگی سے موصول نہیں ہوئیں۔ مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے اپنی مختصر مگر جامع رپورٹ میں چندہ کی وصولی، وقارِ عمل، تعلیم قرآن اور بعض دیگر امور کا ذکر فرمایا۔

ورزشی مقابلے: رپورٹ کے بعد کھیل کا پروگرام تھا۔ ایک سوگز کی دوڑ، لانگ جمپ اور میوزیکل چیئرز کے مقابلہ جات ہوئے۔ انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کھیل کے انتظام میں مکرم مقصود احمد صاحب چٹھہ اور مکرم لطیف احمد صاحب نے مقامی دوستوں کا ہاتھ بٹایا۔ نتائج حسب ذیل رہے۔

لانگ جمپ اوّل: مسٹر جی اورانٹی۔ اِبادان، دوم: مسٹر ایل۔ اے۔ او کے۔ ادٹا، سوم: مسٹر آ ڈے ڈے جی۔ زاریہ۔

ایک سوگز کی دوڑ: اوّل: الحاج ایف۔ اے پپولا۔ بڈاگری، دوم: جناب ہارونہ گیوا۔ اکارے، سوم: الحاج ایس۔ اے۔ بیلو۔ موشین۔

میوزیکل چیئرز: اوّل: الحاج صادق۔ الورین، دوم: الحاج آ دمز۔ لیگوس، سوم: مسٹر آ ڈے ڈے جی۔ زاریہ۔

بعض مقابلے ابھی ہونا باقی تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جس کی وجہ سے انہیں منسوخ کرنا پڑا۔

نماز مغرب وعشاء اور درس حدیث: سوا سات بجے سکول کی وسیع مسجد میں نماز مغرب اور عشاء باجماعت ادا کی

گئیں۔جن کے بعد مکرم ملک محمد اکرم صاحب نے حدیث نبویؐ کا درس دیا۔

مجلس سوال و جواب: بعد ازاں احباب جماعت کو سوالات کرنے کی دعوت دی گئی۔ جوابات مکرم نائب صدر صاحب نے مختصر مگر جامع طور پر دیئے۔اس کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

مجلس شوریٰ: انصار اللہ کی مجلس شوریٰ میں مجالس کے نمائندگان نے اپنے مسائل بیان کئے اور باہمی مشورہ کے بعد ان کا حل تجویز کیا گیا۔ نیز آئندہ سال کا لائحہ عمل بھی تیار کیا گیا۔

تقریری مقابلے: مجلس شوریٰ کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ ہر مقرر کو پانچ منٹ کا وقت دیا گیا۔عناوین یہ تھے۔(۱) حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت خاتم النبیین (۲) قرونِ اولیٰ کے مسلمان اوران کی قربانیاں

اس مقابلہ میں بھی انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔مقررین کی تعداد پندرہ سے تجاوز کر گئی۔ ہر مقرر نے خوب جوش اور ولولہ کے ساتھ تقریر کی۔الحاجی اوناہارو،اوّل۔الحاجی اولولیڈے،دوم اور مسٹر بیلوسوم قرار پائے۔

مقابلہ کے بعد مکرم نائب صدر صاحب نے دوسرے روز کے پروگرام کا اعلان کیا اوراحباب کو اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔اس طرح یہ اجلاس رات گیارہ بجے کے بعد ختم ہوا۔

دوسرا دن

پہلا اجلاس: دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوا جو الفا اے۔آر۔اے اولووا صاحب (ALFA A.R.A.OLUWA) نے پڑھائی۔نماز فجر الفا نجی صاحب زاریہ نے پڑھائی اور بعدہٗ درس قرآن دیا۔ بعدازاں مسٹر اے۔ڈبلیو۔آئینہ از لیگوس (Mr. A.W.AINA) کی زیر قیادت انصار نے اجتماعی ورزش کی جس کے بعد ناشتہ کے لئے وقفہ دیا گیا۔

دوسرا اجلاس: تلاوتِ قرآن کریم کے بعد اِیموسٹیٹ IMO STATE کے دارالحکومت اویری (OWERI) مشن کے نمائندہ مسٹر الیاس نے اپنی تقریر میں بتایا کہ چند سال قبل تک اس پوری سٹیٹ میں کوئی ایک فرد بھی دین حق کے نام سے واقف نہ تھا۔ پھر جماعت احمدیہ نے اپنے نہایت مستعد تبلیغی نظام کے تحت وہاں مبلغ بھجوائے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین حق کے نور سے روشنی عطا فرمائی اور آج اپنے علاقہ میں فخر سے سر بلند کر سکتے ہیں۔ جماعت نے کئی پراجیکٹ یہاں شروع کرر کھے ہیں۔ایک مشن ہاؤس اور دو مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور ایک زیر تعمیر ہے۔سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی عنایت سے ایک میڈیکل سنٹر بھی قائم ہو چکا ہے اور لوگوں کو علم ہو گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک فعال جماعت ہے۔

الارو جماعت کے ایک باعلم دوست الفا ایم۔اے۔سلمان صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ برائے معمر حضرات کے موضوع پر نہایت دلچسپ انداز میں تقریر کی چونکہ آپ کی تقریر مقامی زبان

میں اور معلومات سے پُر تھی اس لئے دوستوں نے اس کو بہت پسند کیا۔

اس کے بعد ناظم اعلیٰ صاحب نے آئندہ سال کا پروگرام انصار کو بتایا اور اپیل کی کہ با قاعدگی سے مرکز میں رپورٹیں ارسال کریں تا کہ کام سے اطلاع ہوتی رہے اور مجالس کی راہنمائی ممکن ہو۔

آخری اجلاس: تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مکرم الفا سلمان صاحب نے معزز مہمانوں سے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد کا تعارف کروایا۔ بعد از تعارف الحاج آر۔اے بوساری صاحب نے اس اجلاس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ اجلاس ابیوکوٹا میں ایک عظیم مسجد کی تعمیر کے فنڈز جمع کرنے کے لئے مخصوص ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امت سے وعدہ ہے۔ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اس لئے احبابِ جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ دِل کھول کر خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے چندہ دیں۔

ابھی تقریر جاری ہی تھی کہ احبابِ کرام نے قربانیاں پیش کرنے کے لئے ایک مثال قائم کی۔ اناؤنسر نے اعلان کیا کہ صدر جلسہ نے اپنے چندہ کا چیک عطا کیا ہے۔ یہ معمولی رقم نہ تھی۔ بلکہ یہ دو ہزار پانچ صد نائیرا (پاکستانی کرنسی کے مطابق چالیس ہزار روپے) کی خطیر رقم تھی۔ ابیوکوٹا کی جماعت جب یہ سوچ رہی تھی کہ اگر دو، اڑھائی ہزار نائیرہ کی رقم آج جمع ہو جائے تو مسجد کا کام شروع کرنے کے قابل ہو جائے گی۔ جب اس رقم کا اعلان کیا گیا تو فضا یکدم نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی۔ مجمع پر عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔ اپیل کرنے والے دوست کی آواز دب کر رہ گئی اور وہ تقریر ختم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ پھر کیا تھا۔ لوگ سٹیج پر ٹوٹے پڑ رہے تھے اور بارہ ہزار چھ صد اڑسٹھ نائیرا اور ساٹھ کوبو کی قربانی پیش کر دی جو دو لاکھ پاکستانی روپے سے زائد بنتی تھی۔ صدر جماعت ابیوکوٹا نے اس بے مثال قربانی پر احباب کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ انشاء اللہ دوستوں کی توقعات کے مطابق ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی جائے گی۔

مکرم نائب صدر صاحب کا الوداعی خطاب: مکرم امیر و نائب صدر صاحب مجلس نے الوداعی خطاب فرمایا۔ آپ نے دوستوں کو اس اجتماع میں شرکت کرنے پر مبارکباد دی اور اعلان کیا کہ آئندہ اجتماع بینڈل سٹیٹ کے دارالحکومت بینن (BENIN) میں منعقد ہوگا۔

آپ نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ آپ گھروں میں جا کر جہاں اپنے تزکیۂ نفس کی طرف توجہ دیں، وہاں اپنے اہل و عیال کی تربیت بھی اسلام کے مطابق کریں۔ آپ نے نئی مطبوعات کا بھی مختصراً تعارف کروایا اور دوستوں کو مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اپنی اولاد کو بھی علم کے زیور سے آراستہ کریں۔ الوداعی خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ [۱۱]

تنزانیہ (مشرقی افریقہ)

تنزانیہ میں۱۹۷۳ء میں مجلس انصار اللہ دارالسلام میں قائم ہوئی۔اس کے بعد۱۹۸۲ء میں بارہ مجالس انصاراللہ قائم کی گئیں۔مجالس کے نام مع زعماء درج ذیل ہیں۔

مجلس	زعیم مجلس
MWANZNA	SALUM ALI
DODOMA	ISMAILI DIHINJI
MOOROGORO	BAKARI SALUM KANYATTA
TABORA	SHABANI KWELEWA
SONGEA	
MKONGO	SHABANI MALINDA
ARUSHA	I.A. AYYAZ
TANGA	MAULIDI P. KAGGUTA
NEWALA	BAKARI SAIDI MFAUME
LULINDI	ISMAILI HASSAN
MCHOLI	ISMAILI LISINGE

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب احمدی (امیر ومشنری انچارج) مجلس ملک کے پہلے نائب صدر اور مکرم لقمان صاحب پہلے ناظم اعلیٰ تھے۔

ماریشس

ماریشس میں مجلس انصاراللہ کا باقاعدہ قیام جنوری ۱۹۷۷ء میں ہوا تھا اور ابتداً ملک میں چھ مجالس (روز ہل، مونتائیں بلانش، TRIOLET، سینٹ پری، فِنکس اور پورٹ لوئیس) قائم کی گئیں۔۱۹۷۹ء میں QUATRE BORNES اور مونتائیں لونگ کے مقامات پر مجالس کا قیام ہوا۔۱۹۷۷ء سے۱۹۸۳ء تک مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور مشنری انچارج کو بطور نائب صدر مجلس خدمت کی توفیق ملی۔

ناظمین اعلیٰ ملک کے اسماء درج ذیل ہیں۔

۱۹۷۷ء۔۷۸	مکرم شمس الحق یاد علی صاحب
۱۹۷۹ء۔۸۰	مکرم احمد سلطان غوث صاحب
۱۹۸۱ء۔۸۲	مکرم عزیز تیجو صاحب

زعماء مجالس کے اسماء جو ریکارڈ سے مل سکے ہیں۔ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔
روز ہل: مکرم شمس الحق یاد علی صاحب (۷۷۔۷۸ء)۔ مکرم حنیف جواہر صاحب (۷۹۔۸۱ء)۔
مکرم مبارک رمضان صاحب (۸۲۔۸۳ء)۔
فنکس: مکرم مولانا ابوبکر خان صاحب (۷۷۔۸۰ء)۔ مکرم ابوطالب کالو صاحب (۸۱۔۸۲ء)۔
سینٹ پری: مکرم حمید زیاد علی صاحب (۷۷۔۸۵ء)۔
مونتا ئیں بلانش: مکرم حسن رمضان صاحب (۷۷۔۸۲ء)۔
پورٹ لوئیس: مکرم نور محمود فریدون صاحب (۷۷۔۷۸ء)۔ مکرم وحید رمضان صاحب (۷۹۔۸۰)۔
مکرم ابراہیم امام دین صاحب (۸۱۔۸۲ء)۔
TRIOLET: مکرم حمید پیر بخش صاحب (۷۷۔۸۲ء)۔
مونتا ئیں لونگ: مکرم نورالدین صاحب (۷۹۔۸۲ء)۔
QUATRE BORNES: مکرم طالب رمضان صاحب (۷۹۔۸۰ء)، مکرم شفیع زبیر صاحب (۸۱۔۸۳ء)
ان ابتدائی عہدیداروں کی نگرانی میں مجالس اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتی رہیں۔ حسب ضرورت مجلس لٹریچر تیار کر کے تقسیم کرتی رہی۔ چنانچہ علی الترتیب ۱۹۷۷ء، ۱۹۷۸ء اور ۱۹۸۱ء میں انصاراللہ سوونیر (میگزین)۔
`A PROPOS DE LA SECOND VENUE DE HAZRAT ISSA (CONCERNING THE SECOND ADVENT JESUS)
اور JESUS FILS DE MARIE EST MORE (JESUS, SON OF MARY IS DEAD.)` میں شائع کئے گئے۔
عہدیداران، مجالس کے دورے کر کے انصار کو متحرک کرتے رہے اور ان کی طرف سے مرکز میں باقاعدہ رپورٹ موصول ہوتی رہی۔

سالانہ اجتماعات

۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۲ء تک (سوائے ۱۹۷۹ء) سالانہ اجتماعات منعقد کئے جاتے رہے۔ ۱۹۸۰ء کے اجتماع پر صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی اپنا پیغام ارسال فرمایا۔ اس اجتماع کی کارروائی ہدیہ ناظرین ہے۔

دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ نے ۸ جون ۱۹۸۰ء بروز اتوار دارالسلام ہال روز ہل میں اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ یہ اجتماع اگرچہ یک روزہ تھا۔ پھر بھی اپنے دلچسپ پروگرام کے باعث بہت مفید ثابت ہوا۔ اس پروگرام

میں زیادہ سے زیادہ احباب کو شریک کرنے کے لئے قریباً ایک ماہ قبل مساجد میں اعلان کا سلسلہ شروع کیا گیا اور اجتماع کا تفصیلی پروگرام سائیکلو سٹائل کر کے سب انصار کو بھجوایا گیا۔ چنانچہ اجتماع میں جملہ مجالس کے نمائندگان شریک ہوئے اور بہت دلچسپی سے پروگرام کو سنا۔

پہلا اجلاس: اجتماع کا پہلا سیشن ۸ جون بوقت دس بجے صبح زیر صدارت مکرم احمد سلطان غوث صاحب صدر جماعت ماریشس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مخلص نابینا احمدی مکرم مناف ہولاش صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم آدم علی بخش صاحب نے خوش الحانی سے قادیان سے متعلق نظم سنائی۔ مکرم حمید زیاد علی صاحب نے عہد دہروایا۔ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور نے اجتماعی دعا کرائی۔ مکرم صدر صاحب جماعت نے اپنی استقبالیہ تقریر میں حاضرین کو أَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا کہا اور تبلیغ وتربیت کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور انصار سے پُرزور اپیل کی کہ جماعت کے لئے قابل تقلید نمونہ بنیں۔

لوکل مبلغ مکرم مولوی ابوبکر خاں صاحب نے ’قرآن مجید اور حدیث کی روشنی میں انصار اللہ کے فرائض‘ کے عنوان پر حاضرین سے خطاب کیا اور کہا کہ تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے اور اس روحانی دولت سے زیادہ لوگوں کو متمتع کرے۔ اگلی تقریر مکرم بشیر تیجو صاحب کی تھی۔ آپ نے ’جوا اور منشیات کے نقصانات‘ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ اجتماعی دعا ہوئی اور پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس

انصار نے دوپہر کا کھانا دارالسلام ہال سے ملحقہ کمروں میں کھایا۔ اس اجتماعی طعام کی تیاری کے لئے بعض انصار نے نہایت محنت سے کام کیا۔ ایک بجے نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔

دوسرے اجلاس کی صدارت کے فرائض مکرم شمس الحق یاد علی صاحب نے سرانجام دیئے۔ مکرم علی بھائی رحیمن صاحب نے تلاوت قرآن پاک اور مکرم رحمت علی بھنوّ صاحب نے نظم پڑھی۔

جماعت احمدیہ کے بعض پرانے احمدیوں نے ”گذشتہ واقعات کی یاد“ کے موضوع پر خیالات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کو پیش کرنے والے مکرم محمود تیجو صاحب تھے۔ آپ نے سب سے اوّل جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بتاتے ہوئے جملہ مرکزی مبلغین کے نام اور ان کا عرصہ قیام در ماریشس بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان جانثار مبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں آج ہم احمدیت کی دولت سے اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں۔ اس مختصر تعارف کے بعد انہوں نے یکے بعد دیگرے مندرجہ ذیل دوستوں کو اسٹیج پر بلایا۔ مکرم امام الدین صاحب، حسن علی صاحب، مکرم حنیف بھنوّ صاحب، مکرم حنیف جواہر صاحب اور مکرم طالب رمضان صاحب۔ سب سے پہلے جماعت احمدیہ فنکس کے قدیمی احمدی مکرم امام الدین حسن علی صاحب اسٹیج پر تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ بالکل

ابتدائی زمانہ سے حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کے دور کے احمدی ہیں۔ان کے والد مکرم بھی قدیمی احمدی تھے۔ اس زمانہ میں مخالفت نہایت شدید تھی۔حضرت صوفی صاحب کو گلی میں جاتے ہوئے گالیاں سننی پڑتی تھیں۔ موصوف کے والد رحمٰن حسن علی صاحب کا واقعہ ہے کہ فنکس کے علاقہ کے ایک شدید مخالف نے ان سے کہا تھا کہ اگر تم احمدی ہونے کی حالت میں مر گئے تو تمہیں غسل دینے والا کوئی نہیں ہوگا۔انہوں نے اس مخالف کو یہ جواب دیا کہ مجھے خدا موت نہیں دے گا جب تک مجھے غسل دینے والے اور دفنانے والے پیدا نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی زندگی میں ہی اس علاقہ میں احمدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور دشمنوں کے ناپاک ارادے اور خواہشات خاک میں مل گئیں۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ مونتائیں لونگ کے مکرم حنیف صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ احمدیت سے پہلے ماریشس کا جزیرہ روحانی طور پر جنگل تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو منور کرنے کے لئے احمدیت کی روشنی کو یہاں بھیجا۔احمدیت کی برکت حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ ماریشس میں لے کر آئے تھے۔حقیقت یہ ہے کہ حضرت صوفی صاحب نے میرے دل ودماغ پر بہت گہرے نقوش ثبت کئے ہیں۔ماریشس میں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے ،ان کے ذریعہ ہمیں روحانی اور علمی دولتیں ملیں۔انہوں نے کہا کہ ان بزرگ مبلغین کے ساتھ اولین احمدیوں نے بھی شاندار قربانیاں پیش کی تھیں۔ہمیں چاہیئے کہ ان کے خلوص، فدائیت اور قربانیوں کے جذبہ کو بار بار جماعت کے نوجوانوں کے سامنے رکھیں تا آئندہ نسل اپنے آباء کے نیک نمونوں پر چل کر زیادہ بہتر رنگ میں احمدیت کی خدمت کا مقدس فریضہ سرانجام دے سکیں۔مکرم بھنو صاحب نے تقریر کے آخر میں انصار سے درخواست کی کہ اپنے بچوں کو احمدیت سے آگاہ کریں اور ان کو اس قابل بنا دیں کہ وہ احمدیت کی امانت کی صحیح طور پر حفاظت کر سکیں اور اپنے قول وعمل سے تبلیغ احمدیت کے کام کو احسن طور پر سرانجام دے سکیں۔

اس پروگرام کی تیسری تقریر مکرم حنیف جواہر صاحب سابق صدر جماعت ماریشس کی تھی۔انہوں نے بتایا کہ جب ان کے والد مکرم احمد جواہر صاحب نے بیعت کی تو سارا خاندان دشمن ہو گیا اور شدید مخالفت اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔احمدیت کی ابتدائی تاریخ کے واقعات بیان کرتے وقت موصوف رو پڑے۔انہوں نے حضرت حافظ جمال احمد صاحب کے زمانہ کی مشکلات کا ذکر کیا۔آخر میں مکرم حنیف صاحب نے تجویز کیا کہ جماعت کے مکتب کے نظام کو مضبوط بنانا چاہیئے اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے ذریعہ ایسی کلاسوں کا انعقاد کرنا چاہیئے جن میں نوجوانوں کو اسلام کی تعلیمات سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے تا کہ وہ مضبوط احمدی بن جائیں۔

مکرم جواہر صاحب کے بعد مکرم طالب رمضان صاحب نے مونتائیں بلانش میں احمدیت کے قیام کے

بارہ میں بتایا کہ وہاں مکرم اکبر تیجو صاحب نے سب سے پہلے بیعت کی تھی۔انہوں نے مسلسل اپنا تعلق احمدیہ مسجد روز ہل کے ساتھ رکھا۔ان کو تبلیغ کا جنون تھا۔وہ جہاں جاتے تبلیغ شروع کر دیتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو نوازا اور اس علاقہ کے اور لوگ بھی احمدی ہو گئے۔

اس دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام کے بعد مکرم الحاج عبید اللہ بھنو صاحب نے ''حضرت احمد علیہ السلام'' کے موضوع پر تقریر کی اور آپ کی آمد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج و نائب صدر نے اختتامی تقریر میں کہا کہ انصار زندگی کے جس دور میں داخل ہو چکے ہیں، اس کے پیش نظر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں۔آپ نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ ہر ناصر آج یہ عزم کرے کہ وہ تبلیغ کو بہت اہمیت دے گا اور اسے ایک فرض خیال کرے گا۔آپ نے اس موقع پر نماز باجماعت، لین دین کے معاملات میں نیک نمونہ پیش کرنے اور بالخصوص تربیتِ اولاد کی طرف توجہ دینے کی تاکید کی۔خلیفۂ وقت کی ہدایات کے مطابق قرآن مجید ناظرہ، باترجمہ اور تفسیر کا علم حاصل کرنے کے متعلق بتایا۔

موصوف نے تقریر کے دوران حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا مرسلہ پیغام پڑھ کر سنایا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی صحت کے بارہ میں دوستوں کو بتایا اور حضور پُرنور کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی اور یوں مجلس انصار اللہ ماریشس کا دوسرا سالانہ اجتماع انجام پذیر ہوا۔اجتماع کے اختتام پر احباب مسجد کے عقب میں جمع ہوئے جہاں پر گروپ فوٹو لئے گئے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پیغام

اس اجتماع پر صدر محترم نے مندرجہ ذیل پیغام ارسال فرمایا:

''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

ممبران کرام مجلس انصار اللہ ماریشس السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ پڑھ کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ آٹھ جون ۱۹۸۰ء کو اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بہت کامیاب فرمائے اور آپ سب کو اس کی برکات سے مالا مال کرے۔آمین۔

مکرم عزیزم مولوی صدیق احمد صاحب منور مبلغ انچارج ماریشس نے مجھے آپ کی یہ خواہش

پہنچائی ہے کہ میں اس موقعہ پر آپ کے نام پیغام بھجواؤں۔ میرا آپ کے نام پیغام یہ ہے کہ بحیثیت رکن مجلس انصاراللہ آپ پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں آپ انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اراکین مجلس انصاراللہ سے جن ذمہ داریوں کی توقع کی جاتی ہے اس کی نشان دہی اس امر سے ہوتی ہے اور یہ وہ عمر ہے جس سے روحانی بلوغت کا آغاز ہوتا ہے پس یہ امر اراکین مجلس انصاراللہ کو ان کی اس نہایت اہم اور بنیادی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ وہ دعاؤں اور انابت الی اللہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے لئے کوشاں رہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ان کے ہمیشہ پیشِ نظر رہے۔ محبت الٰہی اور عشقِ رسولؐ ان کی روح کی غذا ہو۔

ایک اَور امر جس کی طرف میں ماریشس کے انصار بھائیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ارشاد خداوندی ہے۔ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اس ارشاد ربانی کے مخاطب صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہیں بلکہ آپ کی امت کا ہر فرد بھی اس کا مخاطب ہے اور اس پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ کلام الٰہی کو دوسروں تک پہنچائے۔ اس زمانہ میں کلام الٰہی کی اشاعت اور تبلیغ کا کام اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے پس جماعت کے ہر فرد اور خصوصاً انصار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس فریضۂ تبلیغ کو پوری دیانتداری اور ذمہ داری کے ساتھ ادا کر کے جہاد میں بھرپور حصہ لیں اور ہماری جماعت نے ہر فرد سے یہ توقع کی ہے کہ وہ سال میں کم از کم ایک فرد کو ضرور احمدی بنائے۔ اگر آپ میں سے ہر ایک اس ہدایت کے مطابق عمل پیرا ہو تو مستقبل قریب میں احمدیت کے حق میں ایک زبردست روحانی انقلاب رونما ہوسکتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ میں سے ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہرا ذاتی تعلق پیدا ہو اور آپ اپنے ہم وطنوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملانے کا ذریعہ بنیں۔ آمین

آخر میں ماریشس کے خصوصی حالات کے پیشِ نظر مَیں خصوصی طور پر مجلس انصار اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ کتاب ''کشتی نوح'' کے ان اقتباسات کا جو ہماری تعلیم کے نام سے شائع ہو چکے ہیں، خود بھی بار بار مطالعہ فرمائیں اور اپنے بچوں کو بھی اور مستورات کو مطالعہ کروائیں اور ان نصائح کو حرزِ جان بنالیں۔'' ﴿۱۲﴾

جرمنی

جرمنی میں مجلس کا قیام سب سے پہلے فرینکفرٹ میں ۱۹۷۷ء میں ہوا۔ نائب صدارت کے فرائض علیٰ الترتیب مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری اور مکرم منصور احمد خان صاحب نے ادا کئے۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ نے مئی ۱۹۸۱ء میں جرمنی کا تفصیلی دورہ فرمایا۔ آپ کے دورہ سے مجلس کی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔

مجلس فرینکفرٹ

مجلس کا قیام جولائی ۱۹۷۷ء کو ہوا۔ ابتداءً انصار کی تعداد گیارہ تھی۔ ۱۹۸۲ء تک مجلس کے زعیم اعلیٰ مکرم محمد شریف خالد صاحب تھے۔ شعبہ مال مکرم مرزا محمود احمد صاحب کے سپرد تھا۔ اُن کی بیماری کی وجہ سے زیادہ کام نہ ہو سکا۔ ویسے بھی انصار کی اکثریت بیکار تھی لہٰذا کچھ وصولی ہوئی۔ مکرم مرزا محمود احمد صاحب کی وفات پر مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی مہتمم مال مقرر ہوئے۔ اُنہوں نے بجٹ تیار کر کے باقاعدگی سے وصولی کی طرف توجہ دی۔

شعبہ عمومی میں مکرم محمد اسماعیل خالد صاحب نے انصار کے کوائف جمع کئے۔ اجلاسات عام میں پچاس فیصد کے قریب انصار شامل ہوتے رہے۔ تربیتی امور کے علاوہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلاصہ بھی پیش کیا جاتا رہا۔ مہتمم تعلیم و تربیت مکرم رانا محمد اسلم طاہر صاحب دو سال سے زائد عرصہ تک ہر اتوار کو باقاعدگی سے بچوں کی کلاس لگاتے رہے۔ نیز بچوں کے لئے دینی معلومات کے مقابلے اور پکنک وغیرہ کے کامیاب پروگرام جاری رہے۔ ایک وقارِ عمل میں مسجد نور کے شیشے مرمت اور صاف کئے گئے۔

مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ نے وسط مئی ۱۹۸۱ء میں فرینکفرٹ کا دورہ کیا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی۔

مکرم محمد شریف خالد صاحب (زعیم و منتظم اصلاح و ارشاد)، مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب (نائب زعیم اعلیٰ صف دوم)، مکرم میاں محمد اسماعیل خالد صاحب (منتظم ایثار، ذہانت و صحت جسمانی)، مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب (منتظم مال)، مکرم میاں ضیاء الدین صاحب (منتظم تعلیم، تربیت و اشاعت)

اپنے دورہ کے دوران مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ نے مجلس عاملہ و عامہ کے اجلاسات سے خطاب کیا اور ہدایات دیں۔ ۱۹۸۱ء میں مجلس کی تجنید ۲۳ انصار پر مشتمل تھی جبکہ بجٹ ۳۶۴۶ مارک اور ۳۴ فینی تھا۔

مجلس ہمبرگ

مجلس ہمبرگ ماہ اپریل ۱۹۷۷ء میں قائم ہوئی اور مکرم مرزا منصور احمد صاحب زعیم منتخب ہوئے جو

جنوری ۱۹۸۱ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ جنوری ۱۹۸۱ء کے آخر یا شروع فروری میں دوبارہ انتخاب ہوا جس میں مکرم ملک شریف احمد صاحب زعیم منتخب ہوئے۔ مکرم نذیر احمد صاحب منتظم عمومی، مکرم چوہدری فیض احمد صاحب منتظم مال اور مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب منتظم تعلیم و تربیت اور اصلاح وارشاد مقرر ہوئے۔ ماہِ فروری اور مارچ ۱۹۸۱ء میں ایک ایک جبکہ ماہ مئی میں دو اجلاس عام ہوئے۔ ایک شروع میں جس میں چار انصار شریک ہوئے۔ اور دوسرا ۲۶ مئی کو پانچ بجے شام منعقد ہوا۔

ماہِ جنوری سے مئی ۱۹۸۱ء تک صف دوم کے دس اور صف اوّل کے دو یعنی کل بارہ انصار تھے۔ اس عرصہ میں بارہ وقار عمل ہوئے۔ شعبہ تربیت کے ضمن میں انصار کو نماز باجماعت کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ جماعتی لٹریچر تقسیم کیا جاتا رہا۔ تمام مقامی لائبریریوں میں قرآن کریم کے نسخے رکھوائے گئے۔ ایک کے سوا تمام انصار تحریک جدید کے جہاد میں شامل تھے۔ مجلس کا سالانہ بجٹ چندہ مجلس ۱۹۸۱ء ایک ہزار چار سو ستانوے مارک تھا۔ جس میں سے مئی تک ۵۴۵ مارک وصول ہو چکے تھے۔ تعمیر گیسٹ ہاؤس کے وعدہ جات ۸۴۰ مارک تھے۔ جس میں سے ۶۴۰ مارک ادا کر دیئے گئے تھے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ نے ۲۵ سے ۲۹ مئی ۱۹۸۱ء تک مجلس کا دورہ کیا اور اجلاس عام و مجلس عاملہ سے خطاب کیا اور ہدایات دیں۔

مجلس نیورن برگ

مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ کے دورہ مغربی جرمنی میں مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۸۱ء کو نیورن برگ کی مجلس کا قیام عمل میں آیا۔ مکرم کوثر احمد باجوہ صاحب کو نائب صدر ملک کی نگرانی میں منتظم عمومی مقرر کیا گیا۔ شروع میں انصار کی تعداد پانچ اور پھر چھ تھی۔ ۱۹۸۱ء۔ ۱۹۸۲ء میں بارہ ماہانہ اجلاس عام ہوئے۔ جن میں اوسط حاضری ۶۰ فیصدی سے ۸۰ فیصدی رہی۔ ماہانہ اجلاسات کے علاوہ انصاراللہ کے چار ہنگامی اجلاس بھی ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کی تعمیل میں نیورن برگ کے ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر رکھوائی گئی اور اس کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ انصار کو لفظی ترجمہ سکھانے کے لئے مترجم قرآن کریم کا انتظام کیا گیا۔ احباب جماعت کو ترجمہ سکھانے کے لئے تعلیم القرآن کی سنڈے کلاس جاری کی گئی۔

کتب حضرت اقدس کے میسر نہ آنے کے باعث یہ طریق اختیار کیا گیا کہ اجلاس عام میں حضور کی کسی ایک کتاب کا خلاصہ بیان کیا جاتا چنانچہ تحفۃ الندوہ، دافع البلاء، سبز اشتہار، ایک غلطی کا ازالہ، ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی، کشتی نوح، فتح اسلام، توضیح مرام، پیغام صلح کا خلاصہ سنایا گیا۔ جنوری ۱۹۸۲ء سے مجلس کے نام رسائل انصاراللہ، تحریک جدید، مصباح، تشحیذ الاذہان، خالد جاری کروائے گئے۔

۱۹۸۲ء میں سو فیصد انصار نے تحریک جدید کے جہاد میں حصہ لیا۔ایک اجلاس عام بلا کر تحریک جدید کی اہمیت دوستوں پر واضح کی گئی جس کے نتیجے میں نئے سال کے وعدے پہلے سے ڈیڑھ گنا ہو گئے۔

جرمن قومی برتھ ڈے (یوم ولادت) کے موقع پر سات جرمن افراد کو جرمن زبان میں اسلامی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ چودہ مختلف مقامات پر غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوئیں۔ ۶۶ عدد کُتب غیر از جماعت دوستوں میں تقسیم کی گئیں۔ دو مواقع پر جماعت احمدیہ نیورن برگ نے ''بعثت حضرت مسیح موعودؑ'' کے عنوان سے ۹ زبانوں میں ۱۲۸۸ فولڈرز تقسیم کئے۔مکرم بشیر احمد صاحب پرویز۔مکرم محمد یوسف صاحب بھٹی اور مکرم کوثر احمد باجوہ صاحب نے اس تبلیغی مہم میں حصہ لیا۔

۱۹۸۱ء میں چندہ کا بجٹ ۶۶۳/۵۰ مارک تھا۔جس میں سے ۵۶۲ مارک وصولی ہوئی۔۱۹۸۲ء میں ۸۴۹ مارک کا بجٹ پیش کیا گیا۔جن میں ۵۳۰ مارک وصول ہو چکے تھے۔

انصار فٹ بال اور والی بال کی کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔جب بھی کوئی دوست بیمار ہوا تو انصار ان کی عیادت کے لئے جاتے۔یوم مصلح موعود، یوم مسیح موعود، یوم خلافت اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے گئے۔تمام احباب جماعت کو عموماً اور انصار کو خصوصاً حضور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کی تحریک کی جاتی رہی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے وصال پر مجلس کی طرف سے قرارداد تعزیت بھجوائی گئی۔ ﴿۱۴﴾

مورخہ ۲۹۔۳۰ مئی ۱۹۸۲ء کو ہمبرگ میں مجالس انصاراللہ مغربی جرمنی کا اجتماع منعقد ہوا۔جس میں مجلس نیورن برگ کی نمائندگی ہوئی۔اس موقع پر مکرم نائب صدر صاحب ملک کے ہدایت پر مکرم کوثر احمد باجوہ صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پندرہ منٹ کی تقریر کی۔مجلس انصاراللہ نیورن برگ کی مئی ۱۹۸۶ء تک کی کارکردگی پیش کی گئی۔علمی مقابلہ جات اور تقریر میں کوثر احمد صاحب باجوہ نے پہلا انعام حاصل کیا۔

مجلس نیورن برگ کے زیر اہتمام مجلس ہائیل براؤن کی مدد سے لائبریری کا قیام عمل میں آیا جس میں چھوٹی بڑی کتب کی تعداد یہ تھی

کُتب اردو ۷۵ کتب انگریزی ۶۵ کل کتب: ۱۴۰ عدد (یکصد چالیس عدد)

چار اجلاسات عام منعقد ہوئے۔دو اجتماعات بسلسلہ عیدین ہوئے۔یوم خلافت منایا گیا۔جن میں انصار کی حاضری اوسطاً ساٹھ سے اسی فیصد رہی۔رسالہ انصار اللہ کے پانچ نئے خریدار بنائے گئے۔شعبہ تحریک جدید کے ضمن میں ۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست میں مجلس مقامی کے تین انصار اور دو خدام کے نام پیش کئے گئے۔اٹھانوے افراد کو جرمن تعارفی پمفلٹ جس میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی شبیہ مبارک تھی، دکھا کر

پیغام حق پہنچایا گیا۔ نیز سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وصال پُر ملال پر قرار داد تعزیت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے انتخاب پر قرار داد تہنیت پاس کر کے بھجوائی گئی۔ تمام انصار نے اپنا فارم تجدید بیعت پُر کر کے بھجوایا۔ حضورؒ کی فرینکفرٹ آمد پر پانچ انصار نے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ﴿۱۴﴾

مجلس ہائیل برون (HEIL BRON):

مجلس کا قیام مئی ۱۹۸۱ء میں ہوا۔ انصار کی تعداد تین تھی۔ نائب صدر ملک کی نگرانی میں منتظم عمومی مکرم منظور احمد صاحب شاد کو مقرر کیا گیا۔ ۱۹۸۱ء کا سالانہ بجٹ ۵۲۲ مارک اور ۶۰ فینی تھا۔

مجلس نائے برگ (NEUBURG):

اس مجلس کو مئی ۱۹۸۱ء میں قائم کر کے مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب کو نائب صدر ملک کی نگرانی میں منتظم عمومی مقرر کیا گیا۔ یہاں چار انصار تھے۔ ۱۹۸۱ء کا سالانہ بجٹ ۵۳۷ مارک اور ۴۰ فینی تھا۔

مجلس DORSTER:

دو انصار پر مشتمل تھی اور اس کے زعیم مکرم عطاء المنان صاحب تھے۔

سالانہ اجتماعات

پہلا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ مغربی جرمنی کو مورخہ ۲۴۔۲۵ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام فرینکفرٹ پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ انصار کو اجتماع سے قبل بذریعہ ڈاک پروگرام اجتماع ارسال کیا گیا۔ مغربی جرمنی میں انصار کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ تاہم فرینکفرٹ اور ہیمبرگ کے علاوہ دیگر شہروں سے سے بیس انصار نے اس اجتماع میں شمولیت کی۔ اس موقعہ پر فرینکفرٹ کے خدام نے مکرم منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی کی نگرانی میں مہمان اراکین کے قیام وطعام کا نہایت عمدہ اہتمام کیا۔

پہلا اجلاس: افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ۲۴ نومبر کو نماز ظہر وعصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد انصار نے اپنا عہد دوہرایا۔ نظم کے بعد مکرم منصور احمد خان صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ مغربی جرمنی میں انصار اللہ کی تعداد گو بہت کم ہے لیکن محض اس وجہ سے ہم اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم جماعت احمدیہ کی نئی نسلوں کے لئے بہترین نمونہ پیش

کریں۔خصوصاً یورپ کے ماحول میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں۔نوجوانوں کو یہاں کے گندے اثرات سے بچانے کے لئے بھی انصار کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی پڑیں گی اس لئے انہیں بہترین نمونہ بننا چاہیئے اور محبت اور نرمی سے نوجوانوں کو سمجھائیں تا یورپ کے ہلاکت خیز اثرات سے ہماری نوجوان نسل محفوظ رہ سکے۔اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم لئیق احمد صاحب منیر امام مسجد ہیمبرگ نے درس حدیث دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ارشادات پیش کئے جس میں صبر واستقامت، تحمل اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی تلقین ہے۔ بعدۂ زعماء کرام انصار اللہ مجلس فرینکفرٹ وہیمبرگ مکرم محمد شریف صاحب خالد ومکرم مرزا منصور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔اس طرح پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ساڑھے سات بجے نماز مغرب باجماعت ادا کی گئی۔نماز کے بعد مکرم رانا محمد اسلم طاہر صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔شام کے کھانے کے بعد نماز عشاء باجماعت ادا کی گئی۔

اجلاس دوم: ساڑھے آٹھ بجے شام دوسرے اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات پیش کئے۔

علمی مذاکرہ: رات قریباً نو بجے علمی مذاکرہ کا دلچسپ پروگرام ہوا جس کا موضوع تھا ''تربیت واصلاح کا طریق'' اس موضوع پر انصار کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔تقریباً تمام نے اس علمی مذاکرہ میں بھرپور حصہ لیا۔ یہ مذاکرہ تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ مذاکرہ میں جس بات پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی وہ یہ تھی کہ ہمیں ایک بہترین احمدی کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے کیونکہ ہم پر تربیت واصلاح کی ذمہ داری زیادہ شدت کے ساتھ عائد ہوتی ہے۔احمدیت کی نئی نسل کی تربیت کی ذمہ داری اگر ہم نے ادا کرنے میں غفلت کی تو اس کے لئے ہم جواب دہ ہوں گے لہٰذا نئی نسل خصوصاً یورپ میں رہنے والے نوجوانوں کے لئے ایک مثالی مومن کا کردار ادا کرنا چاہیئے ۔خدا کے فضل سے یہ علمی مذاکرہ بہت کامیاب رہا۔

آخر میں مکرم منصور احمد خان صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ انصار اللہ عمر کے اس حصہ میں ہوتے ہیں کہ ان کی بزرگی کی وجہ سے ان کا حلقۂ احباب پر ایک اثر ہوتا ہے خواہ وہ گھر ہو یا دوستوں کی مجلس ہو۔لوگ ان کی بات بے دھیان ہو کر نہیں سنتے ۔اس لئے ہمارے بزرگ دوستوں کو اپنے حلقۂ احباب پر بہترین اثر پیدا کرنا چاہیئے ۔اس لحاظ سے ان کی ذمہ داری دو چند ہو جاتی ہے۔ایک تو اپنی تربیت اور اس کے ساتھ دوسروں کی تربیت ۔پس انصار اللہ کو واقعتاً اسلام کے انصار بننا چاہیئے ۔رات گیارہ بجے اس علمی مذاکرہ کے اختتام کے

ساتھ ہی دوسرے اجلاس کا اختتام ہوا۔

دوسرے دن ۲۵ نومبر کو حسبِ پروگرام بیداری صبح پانچ بجے ہوئی اور باجماعت نماز تہجد و فجر ادا کی گئی۔ مکرم منصور احمد خان صاحب نے درس قرآن دیا۔

اجتماعی سیر: صبح سات بجے اجتماعی سیر کا پروگرام تھا۔ سردی کے باوجود انصار نے اجتماعی سیر میں شرکت کی اور ایک لمبا چکر لگا کر واپس مسجد پہنچے۔ جہاں ساڑھے آٹھ بجے اکٹھے بیٹھ کر ناشتہ کیا گیا۔

اجلاس سوم: ساڑھے نو بجے اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار خوش الحانی سے سنائے گئے۔ دس بجے تقریری مقابلہ زیر عنوان ’’خلافت کی برکات‘‘ منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اوّل مکرم ملک شریف احمد صاحب، دوم مکرم محمد اسمٰعیل خالد صاحب اور سوم مکرم عطاء المنان صاحب قرار پائے۔ منصفین کے فرائض مکرم لئیق احمد صاحب منیر امام مسجد ہیمبرگ اور مکرم محمد شریف خالد صاحب نے ادا کئے۔

امتحان دینی معلومات: گیارہ بجے دینی معلومات کا امتحان ہوا۔ مکرم نذیر احمد صاحب اوّل اور مکرم سید کلیم احمد شاہ صاحب دوم قرار پائے۔

سیرت صحابہ: سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عنوان کے تحت حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے مختصر واقعات پر مشتمل تقریر مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے کی۔

ورزشی مقابلہ جات: بارہ بجے کلائی پکڑنے کا مقابلہ ہوا۔ آٹھ انصار نے شرکت کی۔ مکرم ملک شریف احمد صاحب اوّل اور مکرم محمد اسمٰعیل خالد صاحب دوم قرار پائے۔

اختتامی اجلاس و تقسیم انعامات: کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دو بجے اختتامی اجلاس تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ عہد و نظم کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم ہوئے جس کے بعد مکرم نائب صدر صاحب نے انصار اللہ کو توجہ دلاتے ہوئے زور دیا کہ ان میں سے ہر ایک کو مثالی مومن کا نمونہ پیش کرنا چاہئیے۔ تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اس طرح یہ پہلا دو روزہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی انجام ہوا۔ ﴿۱۵﴾

کینیڈا

کینیڈا کی پہلی مجلس انصار اللہ ٹورنٹو میں ۱۱ر مارچ ۱۹۷۷ء کو قائم ہوئی تھی۔ ۱۹۸۱ء میں ٹورنٹو کے علاوہ مندرجہ ذیل جگہوں پر مجالس قائم ہوئیں۔ مانٹریال، آٹوا، سڈبری، کیلگری، وینکوور، ایڈمنٹن، برملیا، برنٹ

فورڈ،سیسکاٹون ۔ ۱۹۸۱ء میں نائب صدر مرکزیہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے دورہ کے وقت ملکی سطح پر تنظیم بنائی گئی ۔ پہلے ناظم اعلیٰ ملک مکرم میجر شمیم احمد صاحب مقرر ہوئے جنہوں نے ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۳ء تک یہ خدمت سرانجام دی۔ پہلے نائب صدر مکرم مولوی سید منصور احمد بشیر صاحب (۱۹۷۷ـ۱۹۸۰ء) اور دوسرے نائب صدر مکرم مولوی منیر الدین شمس صاحب (۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۵ء) تھے۔

۱۹۸۱ء کے جن عہدیداران کا علم ہوسکا ہے، ذیل میں درج ہیں:

کیلگری : مکرم مرزا رشید احمد صاحب (زعیم) ، ایڈمنٹن : مکرم حبیب مقبول صاحب (زعیم)، برنٹ فورڈ : مکرم محمد ابو رشید صاحب ، ٹورانٹو : مکرم سید شریف احمد منصوری صاحب (زعیم)، مانٹریال: مکرم عبدالرؤف صاحب (زعیم)،اوٹاوہ:مکرم صوفی عزیز احمد صاحب (زعیم)

آئیوری کوسٹ

۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو ملک کی پہلی مجلس ابی جان کا قیام عمل میں آیا۔ پورے ملک میں ایک ہی مجلس تھی۔ نائب صدر علی الترتیب مکرم مولانا محمد افضل صاحب قریشی (۱۹۷۸ تا وسط ستمبر ۱۹۸۱ء) اور مکرم مولانا عبدالرشید صاحب رازی (وسط ستمبر ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۶ء) رہے۔کم تجنید کی وجہ سے انصار کا سالانہ اجتماع منعقد نہ کروایا جاسکا۔

سری نام

اکتوبر ۱۹۷۸ء میں پہلی بار سری نام میں مجلس انصاراللہ کا قیام عمل میں آیا۔سری نام میں ایک ہی مجلس انصاراللہ تھی جو PARAMARIBO شہر میں تھی اوراس میں اردگرد کے انصار بھی شامل تھے۔ پہلے نائب صدر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب ننگلی اوران کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف اسحٰق صاحب مربی سلسلہ تھے۔ پہلے زعیم اعلیٰ مکرم حسینی بیداللہ صاحب (صدر جماعت) تھے۔تعمیر مسجد نصر واحمدیہ ہال میں چندہ دینے اور وقار عمل میں انصار نے نمایاں حصہ لیا۔تعداد کم ہونے کی وجہ سے اجتماع منعقد نہ ہوسکا۔

کینیا

فروری ۱۹۷۸ء میں نیروبی میں مجلس انصاراللہ کا قیام ہوا۔مکرم محمد افضل بٹ صاحب پہلے زعیم مجلس نیروبی مقرر ہوئے۔اس وقت نائب صدر ملک مکرم مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مشنری انچارج تھے۔۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۹ء تک مکرم A.M.GAKURIA صاحب کو ناظم اعلیٰ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔اس عرصہ میں سات مجالس قائم ہوئیں۔ نیز ایک سالانہ اجتماع بھی منعقد کیا گیا۔

سیرالیون

مجلس انصاراللہ سیرالیون کا قیام فروری ۱۹۷۸ء میں ہوا۔ پہلے نائب صدر مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب، دوسرے مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور تیسرے مکرم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر تھے۔

اکتوبر ۱۹۷۹ء مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کی زیر ہدایت مکرم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر نے بو(BO) اور کینیما (KENEMA) میں تجنید کا کام کیا۔ ۱۹۸۱ء میں مگبورکا اور روکوپر ریجن میں مجالس کا قیام عمل میں آیا۔ آغاز پر مندرجہ ذیل عہدیداران مقرر ہوئے۔ ناظم اعلیٰ: مکرم مولانا خلیل احمد صاحب مبشر، زعیم اعلیٰ: مکرم الحاجی محمد کمانڈابونگے صاحب، نائب زعیم اعلیٰ: مکرم ایف۔ ایس بنگوراصاحب۔

۱۹۸۱ء میں مکرم الحاجی محمد کمانڈابونگے صاحب کو ملک کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا جنہوں نے مختلف صوبوں کے لئے زعماء اعلیٰ مقرر کئے جو یہ تھے۔ بو (جنوبی صوبہ): مکرم ایم بی ابراہیم صاحب۔ فری ٹاؤن (ویسٹ ایریا) مکرم ایف ایس بنگوراصاحب، (مشرقی صوبہ): مکرم آئی کے محمد صاحب، نارتھ (شمالی صوبہ): مکرم ایم بی کماراصاحب (مگبورکا ریجن)، مکرم کوجو بن محمود صاحب (روکوپر ریجن)۔ اسی طرح ملک میں پندرہ مجالس قائم کر کے وہاں زعمائے انصاراللہ مقرر کئے۔ تمام عہدیدار مرکزی لائحہ عمل کے مطابق نائب صدران کی سرکردگی میں کام کرتے رہے۔

۱۹۷۹ء میں مجلس سیرالیون نے انگریزی زبان میں 'یتامیٰ اور ہماری ذمہ داری' اور 'ناپ تول' کے عناوین سے شائع کئے۔ مؤخرالذکر پمفلٹ میں لین دین کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش کیا گیا۔

بنگلہ دیش

مکرم مولوی عبیدالرحمٰن بھویا صاحب ناظم اعلیٰ بنگلہ دیش ۱۹۸۱ء کے مرکزی سالانہ اجتماع ربوہ میں بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ ۱۹۸۱ء میں اُنیس مجالس کے بجٹ تشخیص ہوئے۔ مجلس عاملہ کا تقرر کیا گیا۔ کارکردگی کی رپورٹ باقاعدہ مرکز میں بھجوائی جاتی رہی۔ مجالس کو بیدار کرنے میں نمایاں کام ہوا۔

سالانہ اجتماعات

مجلس انصاراللہ بنگلہ دیش کے پہلے تین اجتماعات کے کوائف دستیاب نہیں ہو سکے۔ چوتھا اجتماع ۱۲ تا ۱۴ دسمبر ۱۹۸۰ء کو اور پانچواں ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔ پانچویں اجتماع کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

پانچواں سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع دارالتبلیغ ڈھاکہ میں ۱۸۔۱۹۔۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوا۔

ملک بھر سے اکیس مجالس کے ایک سو پچاس نمائندگان نے شمولیت اختیار کی۔ بعض نامساعد حالات کی بناء پر اس اجتماع کو دو مرتبہ ملتوی کرنا پڑا تھا۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تیسری دفعہ جب اجتماع کی تاریخیں مقرر کی گئیں تو حالات بھی سازگار ہو گئے اور کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ نمائندگان کے علاوہ مقامی مجالس ڈھاکہ کے جملہ اراکین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہر طرح تعاون کیا۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے خاصی اچھی رہی۔

نماز جمعہ وعصر کے بعد کارروائی کا آغاز مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب مربی سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ معتمد صاحب مجلس نے خوش الحانی سے درثمین سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی ٹیپ شدہ تقریر فرمودہ مرکزی سالانہ اجتماع ربوہ سنائی گئی۔ ازاں بعد انصار نے ناظم صاحب اعلیٰ کی قیادت میں عہد دہرایا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اس طرح اس مبارک تقریب کا افتتاح ہوا۔ سب سے پہلی تقریر ذہانت کے موضوع پر مکرم شیخ عبدالغنی صاحب معتمد مجلس ڈھاکہ کی تھی۔ اس کے بعد میوزیکل چیئر ریس ہوئی جس میں انصار نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولانا صلاح الدین خوندکر صاحب نے کی۔ مکرم مقبول احمد خان صاحب امیر جماعت ڈھاکہ نے 'تبلیغ حق'، مکرم فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے 'شانِ رسولِ عربی'، مکرم صادق احمد صاحب نے 'سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام' اور مکرم عبدالعزیز صاحب نے 'سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اگلے روز ہفتہ ۱۹ دسمبر کو صبح چار بجے بیداری سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ سیکرٹری صاحب ذہانت وصحت جسمانی نے تہجد کی نماز کی اہمیت بتانے کے ساتھ ساتھ تمام انصار کو نیند سے بیدار کیا۔ نماز تہجد مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب نے پڑھائی۔ فجر کی نماز مکرم صادق محمود صاحب نے پڑھائی اور درس قرآن مجید دیا۔ درس حدیث مکرم فاروق احمد صاحب نے اور درس ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ مکرم عبدالعزیز صادق صاحب نے دیا۔ درس وتدریس کے بعد ورزش اور صحت جسمانی کا پروگرام تھا۔ انصار نے اجتماعی ورزش کی۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مقبول احمد خان صاحب ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم صلاح الدین خوندکر صاحب نے کی اور مکرم عبدالقادر بھویا صاحب نے 'تنظیم انصار اللہ' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد میں حسب ذیل تقاریر ہوئیں۔ 'سیرت حضرت عمر فاروقؓ' از مکرم احمد توفیق چوہدری صاحب۔ 'سیرت حضرت عثمان غنیؓ' از مکرم فاروق احمد صاحب۔ 'تعلیم القرآن' از مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب صادق۔ 'اسلامی پردہ' از مکرم عبدالقدیر بھویا صاحب۔ 'تجنید کی اہمیت' از مکرم اے۔ ٹی ایم حق صاحب سیکرٹری تجنید۔

تیسرا اجلاس بعد دوپہر تا پانچ بجے شام زیر صدارت مکرم عبیدالرحمٰن صاحب بھویا شروع ہوا۔ تلاوت

قر آن کریم جو مکرم عبدالقادر بھویا صاحب نے کی ،مندرجہ ذیل خطابات ہوئے ۔'برکات خلافت' از مکرم عبدالعزیز صاحب ۔'تحریک جدید و وقفِ جدید' از مکرم شمس الرحمٰن صاحب ۔'صد سالہ احمدیہ جوبلی' از مکرم فاروق احمد صاحب ۔'رہبانیت اسلام کی رو سے' از مکرم عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ اور 'قبولیت دُعا' از مکرم انور علی صاحب نائب ناظم اعلیٰ ۔

اس اجلاس کے بعد والی بال کا دلچسپ میچ انصار اور خدام کی ٹیموں کے درمیان ہوا جو انصار اللہ نے جیت لیا۔ یہ میچ بہت زیادہ پسند کیا گیا۔

چوتھا اجلاس بوقت چھ بجے شام تا ساڑھے سات بجے شام ہوا۔ باجماعت نماز مغرب وعشاء کے بعد کارروائی کا آغاز مکرم مطیع الرحمٰن صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ مکرم اعجاز احمد صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں ۔مکرم احمد توفیق چوہدری صاحب ('اقامت الصّلوٰۃ')۔ مکرم سیّد اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ ('مالی قربانی')۔ مکرم اے۔ٹی چوہدری صاحب ('اسلامی عبادات کا موازنہ')۔ مکرم عبدالعزیز صادق صاحب ('احمدیت کا غلبہ، اس کی پیشگوئیاں')۔ تقاریر کے بعد چوتھے اجلاس کا اختتام ہوا اور تمام انصار شب بخیر کرتے ہوئے اپنی قیام گاہ میں چلے گئے۔

تیسرے دن کی کارروائی کا آغاز چار بجے صبح بیداری سے ہوا۔ مکرم مولانا عبدالعزیز صاحب نے نماز تہجد وفجر باجماعت پڑھائی اور درس قرآن مجید دیا۔ مکرم مشہود الرحمٰن صاحب نے ملفوظات کا درس دیا۔ اس کے بعد مکرم شیخ عبدالغنی صاحب کی قیادت میں جسمانی ورزش کا پروگرام عمل میں آیا۔ ورزش کے بعد ناشتہ کیا گیا۔

دوسرا اجلاس نو بجے صبح سے بارہ بجے دوپہر زیر صدارت مکرم عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ ہوا۔ تلاوتِ قرآن اور نظم کے بعد مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اس میں بتیس مجالس کے نمائندگان شامل ہوئے۔ سب سے پہلے معتمد عمومی صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور مجالس کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔ بعدہٗ معتمد صاحب تجنید ، معتمد صاحب اصلاح وارشاد ، معتمد صاحب مال اور معتمد صاحب صحت وجسمانی نے اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹیں پیش کیں ۔ پھر ایجنڈا پر بحث ہوئی اور ساڑھے بارہ بجے یہ اجلاس بخیر وخوبی دُعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

آخری اجلاس دو بجے بعد دوپہر تا ساڑھے چار بجے شام زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالصمد خان صاحب چوہدری نائب امیر بنگلہ دیش منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی انور علی صاحب نے کی اور نظم مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نے پڑھی جس کے بعد مکرم بھویا صاحب ناظم اعلیٰ نے ''حضرت مصلح موعود کے کارنامے'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضور کے پچاس سالہ سنہری دور خلافت پر روشنی ڈالی ۔ صدارتی خطاب میں مکرم نائب امیر صاحب نے تبلیغ اور تعلیم وتربیت پر زور دیتے ہوئے انصار ، خدام ، لجنہ اور اطفال کو عملی نمونہ بہتر بنانے کی

طرف توجہ دلائی ۔ نیز نظام کی اطاعت ،اسلامی بھائی چارہ کو رواج دینے اور دعاؤں اور عملی نمونہ کے ساتھ تبلیغ کرنے کی تاکید کی۔عہداوراجتماعی دُعا کے ساتھ یہ سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ ﴿۱۶﴾

گیمبیا

مجلس انصار اللہ کا قیام ۱۹۷۹ء میں ہوا۔مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مشنری انچارج ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۷ء تک نائب صدر رہے۔لوکل مبلغ مکرم ابراہیم عبدالقادر جکنی صاحب پہلے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے جن کے بعد مکرم محمد اسماعیل طورے صاحب ناظم اعلیٰ رہے۔سب سے پہلی مجلس عاملہ میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب،مکرم خلیل فانی صاحب،مکرم کیبا کالے صاحب اور مکرم نموموٹراولے صاحب بطور معتمد شامل تھے۔

مجالس: ۱۹۸۲ء میں مندرجہ ذیل مقامات پر مجالس کا قیام ہو چکا تھا۔

بانجل ۔ فیرافنی ۔ سالکینی ۔صابا۔ جارج ٹاؤن ۔بصّے ۔ مصرع ۔ چوغین

مختصر کارکردگی: مرکزی لائحہ عمل و ہدایات کی روشنی میں مجالس کی بیداری کے پروگرام بنائے جاتے رہے۔اس سلسلہ میں مکرم نائب صدر صاحب مجلس کی مرسلہ رپورٹ ۲۲ نومبر ۱۹۸۲ء کا ایک حصہ درج کیا جاتا ہے۔

شعبہ تجنید: مقامی طور پر انصار کی تجنید کا کام شروع تھا۔

شعبہ مال: شرح کے مطابق چندہ مجلس، اجتماع اور اشاعت کی طرف اراکین مجلس کو توجہ دلائی گئی ۔ ماہ اکتوبر میں چندہ مجلس ۸۰ دلاسے سے زائد موصول ہوا۔

شعبہ تعلیم وتربیت: تعلیم القرآن کے مندرجہ ذیل دومراکز قائم کئے گئے جہاں بچے اور بڑے قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن مجید پڑھتے رہے۔

ا۔مشن ہاؤس جہاں چالیس بچے بچیاں اور تین بڑی عمر کے دوست تعلیم حاصل کرتے رہے۔

۲۔دوسرا مرکز لائرے کنڈا میں قائم کیا گیا۔ جہاں تیس بچے بچیاں استفادہ کرتے رہے۔

مشن ہاؤس سنٹر میں مقامی مبلغ مکرم ابوبکر ملورے صاحب اور لائرے کنڈا مرکز میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب پڑھاتے رہے۔

شعبہ تبلیغ: مجلسِ مذاکرہ کا ہفتہ وار پروگرام ترتیب دیا گیا اور ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک مندرجہ ذیل چھ مقامات پر ایسی مجلس کے انعقاد کی تجویز کی گئی۔ ﴿۱۷﴾

تاریخ	برمکان
۱۴ نومبر	BROOKEAHE KALLEY

۲۱نومبر	BROOKS TIJAN BU
۲۸نومبر	SARJO FOBANOC
۱۲نومبر	ALIEN M.DAH(FINANCIAL SECRETARY)
۱۹نومبر	AL-HUSSAN SINGHATAH
۲۶نومبر	LALO DERAMMAH

سالانہ اجتماعات

مجلس انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء میں جماعت کے جلسہ سالانہ کے ساتھ منعقد کیا گیا۔

سوئٹزرلینڈ

زیورچ میں پہلی مجلس انصار اللہ جولائی ۱۹۷۹ء میں قائم ہوئی۔ ۳۰ جولائی ۱۹۷۹ء کو مرکز کی طرف سے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کے بطور زعیم اعلیٰ انتخاب کی منظوری دی گئی اور ساتھ ہی ناظم اعلیٰ ملک کے طور پر بھی نامزدگی کی گئی۔ جنیوا میں دوسری مجلس کا انتخاب مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء کو کروایا اور سعادت احمد خان صاحب جینوا کے پہلے زعیم منتخب ہوئے۔

نائب صدر کے فرائض علی الترتیب مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، مکرم منصور احمد خان صاحب اور مکرم مولانا مسعود احمد جہلمی صاحب نے انجام دیئے۔

رپورٹ از قیام تا مئی ۱۹۸۱ء

(۱) احمدیت کے موافق ومخالف اقتباسات کی مختلف مغربی کتب سے فوٹو کاپیاں تیار کی گئیں۔

(۲) اسلامی ببلوگرافی کی تیاری کا کام شروع کیا گیا۔

(۳) نصاب برائے تعلیم تجویز کیا گیا جس کے مطابق انصار نے کتب خریدیں اور مطالعہ کیا۔

(۴) مرکزی لائحہ عمل کے مطابق قرآن کریم کا ایک حصہ حفظ کرنے کے لئے جرمن زبان میں TRANSLITERATION تیار کی گئی اور اپنے سوِس اراکین کو استعمال کرنے کی ترغیب دی گئی۔

(۵) سوِس احمدی مکرم احمد دوترش صاحب کے ذمہ شعبہ ایثار رہا۔ بہت سے کپڑے جمع کئے گئے۔ جنہیں ریڈ کراس کے ذریعہ زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے بھجوایا گیا۔ مکرم دوترش صاحب نے باوجود فنِ باغبانی سے نابلد ہونے کے مشن کی باڑ اور درختوں کو کاٹا۔

(۶) مکرم عبدالعزیز صاحب بھامبڑی اور مکرم مولانا ظہور حسین صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ

تقاریب ترتیب دی گئیں۔ان میں انہوں نے اپنے قید وبند کی صعوبتوں اور الٰہی نصرت کے حالات سنائے۔

(۷) مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ نے ۱۴ سے ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء تک دورہ کیا اور زیورچ کے علاوہ جینوا بھی تشریف لے گئے۔آپ نے اجلاسات عام وعاملہ سے خطاب کیا اور ہدایات دیں۔

(۸) ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۰ء میں چندہ مجلس کی وصولی ۴۵۰ فرانک تھی۔

مکرم چوہدری عبدالعزیز بھامبڑی صاحب کے اعزاز میں پارٹی

مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۸۰ء کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مرکز سے تشریف لانے والے مہمان مکرم چوہدری عبدالعزیز بھامبڑی صاحب کے اعزاز میں ایک پارٹی کا انتظام کیا جائے چنانچہ مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو انصار کا ایک قافلہ معزز مہمان کے ساتھ پکنک پارٹی کے لئے روانہ ہوا۔اشیاء خورونوش کا انتظام چند روز قبل ہی مختلف احباب کے تعاون سے ہو چکا تھا۔سوئٹزرلینڈ کی مشرقی سرحد کو آسٹریا کا ملک لگتا ہے لیکن دونوں ملکوں کے درمیان ایک چھوٹی سی خود مختار ریاست DIECHETENSTEIN ہے چونکہ اس علاقے میں بعض احمدی دوست رہتے تھے۔اس لئے ان کے مشورہ سے یہ طے پایا کہ اس ریاست کے اندر ایک پہاڑی پر پکنک منائی جائے۔مقررہ مقام پر پہنچ کر کھانا تیار کیا گیا۔کھانے کے بعد ناظم اعلیٰ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے معزز مہمان کو پُرخلوص خوش آمدید کہا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان کی آمد کی وجہ سے ہم سب کو مختلف اوقات میں ان کے ساتھ مل کر باتیں کرنے اور پرانے زمانے کی یادیں تازہ کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔اس خطاب کا مختصر جواب مکرم بھامبڑی صاحب نے دیا اور منتظمین کا شکریہ ادا فرمایا۔

مکرم بھامبڑی صاحب نے خدمت سلسلہ کے ضمن میں ذاتی تجربات پر مشتمل بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے۔قیام پاکستان کے وقت انہیں اور ان کے معزز ساتھیوں کو جن بے پناہ مشکلات کا سامنا ہوا اور قابل قدر قربانیوں کے مواقع ملے،ان کی تفصیل بھی سنائی۔شام کے قریب قافلہ گردونواح کی سیر کرنے کے بعد واپس زیورچ پہنچ گیا۔﴿۱۸﴾

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے اعزاز میں عشائیہ

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ (جو انگریز واقفِ زندگی تھے) کی آمد پر ۲۸ نومبر ۱۹۸۱ء کو ان کے اعزاز میں عشائیہ ترتیب دیا گیا۔طعام کے بعد استقبالیہ تقریب تلاوت سے شروع ہوئی جو مکرم ڈاکٹر حافظ محمد اسحاق صاحب نے کی۔مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ناظم اعلیٰ نے معزز مہمان کا تعارف کروایا جس کے بعد مکرم آرچرڈ صاحب نے اپنے قبولِ احمدیت کے ایمان افروز حالات سنائے۔

مشن ہاؤس کی نچلی منزل میں مستورات کے لئے مائیکروفون کے ذریعہ آواز پہنچانے کا انتظام کیا گیا

تھا۔کھانے کی تیاری میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب، مکرم میاں عبدالشکور صاحب اور مکرم میر ذکریا صادق صاحب نے بھر پور تعاون کیا۔ ﴿۱۹﴾

رپورٹ یکم ستمبر ۱۹۸۱ء تا اگست ۱۹۸۲ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی زیورک تشریف آوری کے موقع پر مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ نے اپنی مساعی از یکم ستمبر ۱۹۸۱ء تا آخر اگست ۱۹۸۲ء کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ یہ رپورٹ زعیم اعلیٰ سوئٹزرلینڈ مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ صاحب نے تیار کی جو یہ تھی:۔

۱۔ مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ بعض سوِس احمدی غیر پاکستانی احمدی اور پاکستانی انصار پر مشتمل تھی۔عرصہ زیر رپورٹ میں دوافراد کا اضافہ ہوا۔

۲۔ شعبہ تعلیم کے مرکزی لائحہ عمل کے تحت انصار کو تحریک کی گئی کہ وہ مسئلہ وفات مسیحؑ کی تیاری کریں۔انصار نے اس میں بہت دلچسپی لی۔آخر میں اس بارے میں ایک مفصّل تحقیقی مقالہ پیش کیا گیا۔

۳۔ قرآن کریم کی بعض سورتیں انصار کو حفظ کروائی گئیں۔نومسلموں کی آسانی کے لئے ان سورتوں کی TRANSLITERATION تیار کی گئی۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' مطالعہ کے لئے تجویز کی گئی۔

۵۔ انصار کو تحریک کی گئی کہ ہر رکن داعی الی اللہ بنے اور کم از کم ایک شخص سے ضرور رابطہ رکھے۔

۶۔ انصار نے فولڈرز کی تقسیم کو خاص طور پر اپنے فرائض میں شامل رکھا۔کار کی سہولت رکھنے والے انصار نے مقررہ پروگرام کے تحت حلقہ کی زبان کا خیال رکھتے ہوئے لٹریچر تقسیم کیا۔

۷۔ انصار اللہ نے PFANNESTIEL مقام پر ۶ ستمبر ۱۹۸۱ء کو پکنک منائی۔خواتین اور بچوں نے بھی شمولیت کی۔اس موقعہ پر فولڈرز بھی تقسیم کئے گئے۔

۸۔ سکاٹ لینڈ کے مربی مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب سوئٹزرلینڈ تشریف لائے۔ان کے اعزاز میں بیت محمود میں ایک تقریب عشائیہ منعقد کی گئی جس میں انہوں نے قبول احمدیت کے ایمان افروز حالات سنائے جو بعد میں طبع بھی کروائے گئے۔

۹۔ ایسے حلقے جہاں احمدیت کا پیغام مکمل طور پر نہیں پہنچا۔وہاں اشاعت لٹریچر کے لئے پروگرام بنایا گیا۔مندرجہ ذیل تین حلقے تجویز کئے گئے (۱) زیورک، برن، جینیوا اور بازی میں مقیم غیر ملکی ڈپلومیٹس جن کی زبانوں میں لٹریچر پیش کرنا ممکن ہے (۲) پاکستانی مقیم سوئٹزرلینڈ (۳) آسٹریا۔اس کام میں بہت کامیابی ہوئی۔ ﴿۲۰﴾

فجی

فجی میں مجلس کا قیام ۱۹۷۹ء میں ہوا۔ملکی سطح پر نظامت اعلیٰ ۱۲ فروری ۱۹۸۲ء کو قائم کی گئی اور مکرم عبداللطیف مقبول صاحب ناظم اعلیٰ مقرر کئے گئے۔

ایک اجلاس عام

مجلس انصاراللہ فجی کا تیسرا اجلاس عام مسجد محمود مارو میں ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوا۔جس میں امیر مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد نے مجلس کے قیام کی غرض اور کام کا طریق کار بتایا۔ ﴿۲۱﴾

صدرمحترم کا پیغام۔مجلس انصاراللہ جزائرفجی کے نام

ایک مجوزہ سالانہ اجتماع کے لئے صدر محترم نے ایک پیغام فجی بھجوایا جو یہ تھا۔

”بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

برادران کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے اور آپ دین و دنیا میں ہر آن نئی نئی ترقیات حاصل کرتے رہیں۔آمین

مجھے یہ معلوم کر کے از حد خوشی ہوئی کہ جزائر فجی کی مجلس انصاراللہ عنقریب اپنا اجتماع منعقد کر رہی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے ارادوں اور آپ کے عملی پروگراموں میں برکت ڈالے اور آپ کی مجلسی سرگرمیاں ثمر آور نتائج پیدا کریں آمین۔

میری دعا ہے کہ آپ کی مجلس کے ہر رکن کو اللہ تعالیٰ دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ بنائے۔ انصاراللہ کو اپنے مقام اور مرتبہ کا ہمیشہ پاس رہنا چاہیئے۔نئی نسل کی تربیت کی طرف سے کبھی غافل نہ ہوں۔یاد رکھیں اس سلسلہ میں جہادِ مسلسل کی ضرورت ہوتی ہے۔زندہ قومیں وہی ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے زندہ کہلاتی ہیں جو اپنی ہر نسل کی اس طرح تربیت کرتی ہیں کہ ہر نئی نسل پہلے سے بڑھ کر اخلاص میں،خدمت میں اور قربانیوں میں آگے بڑھتی نظر آتی رہے۔اس سلسلہ میں آنے والے دور میں ہم پر جو ذمہ داریاں عائد ہوں گی،ان کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک حالیہ ارشاد آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''چودھویں صدی بنیادوں کو استوار کرنے کی صدی تھی ایک ایسے قلعہ کی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں نوع انسانی کی بڑی بھاری اکثریت نے پناہ لینی تھی اور اس صدی نے ان بنیادوں پر اُس قلعہ کو تعمیر کرنا ہے۔ اللہ کے فضل سے انشاء اللہ۔ ہم بھی اس قلعہ کی تعمیر میں مزدور کا کام کرتے ہیں اور کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اور خدا آنے والی نسلوں کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ اس بات پر فخر کریں کہ خدا تعالیٰ کے قلعہ کے مزدور بنیں۔ دنیا کی بادشاہتیں اُن کی نظر میں حیثیت نہ رکھتی ہوں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض سمجھنے اور اُنہیں بہ احسن سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام خاکسار مرزا طاہر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ''

سالانہ اجتماعات

پہلا سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ جزائر فجی نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع ۹ اور ۱۰ نومبر ۱۹۸۰ء کو LAUTOKA (لٹوکا) کے مقام پر منعقد کیا۔ صووا مجلس کے انصار بذریعہ بس ۹ نومبر صبح چار بجے لٹوکا کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے نو بجے لٹوکا پہنچنے پر جماعت کی طرف سے ناشتہ پیش کیا گیا پھر پروگرام کے مطابق دس بجے اجتماع شروع ہوا۔ مکرم مولانا سجاد احمد صاحب خالد امیر و مشنری انچارج و نائب صدر مجلس انصار اللہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ محمد اسمٰعیل صاحب میٹیور آف صووا نے کی۔ نظم مکرم منظور الٰہی خان صاحب آف لٹوکا نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ ازاں بعد مکرم نائب صدر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، مکرم وکیل التبشیر صاحب اور مکرم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

پیغام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا:

''میں یہ سن کر بہت خوش ہوا ہوں کہ جزائر فجی کی مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ اپنے سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائر فجی کے انصار اور خدام کو طاقت اور جرأت عطا کرے تا وہ اپنے فرائض کو اسلام کی تعلیم کے مطابق سرانجام دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور وہی اپنی برکات

سے تمہیں نوازے۔‘‘

پیغام مکرم وکیل التبشیر صاحب

مکرم وکیل التبشیر صاحب نے اپنے پیغام میں فرمایا:

’’خدا تعالیٰ آپ کے اجتماع کو اس طرح اپنے افضال سے نوازے کہ آپ قرآنی تعلیم کی پیروی کرتے ہوئے سچے احمدی بن جائیں۔ باہم محبت اور پیار سے رہو۔ کسی سے نفرت نہ کرو۔ ہمارا سلام سب بھائیوں تک پہنچا دیں۔‘‘

پیغام محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے اپنے پیغام میں فرمایا:

’’برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ فجی اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو آپ کے ازدیادِ ایمان کا موجب بنائے اور جب آپ اس اجتماع سے واپس جائیں تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسولؐ سے محبت میں زیادہ پختگی اور ترقی کے ساتھ ساتھ ایک فعال اور متحرک قوت عملیہ لے کر لوٹیں۔ (آمین)

میں آپ کی توجہ خاص طور پر اس امر کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ مجلس انصار اللہ کے ممبران پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ اپنے اصلاحِ نفس کے بھی ذمہ دار ہیں اور اس امر کے بھی ذمہ دار ہیں کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی نئی نسل کی اس طرح سے تربیت کریں کہ نہ صرف وہ اُن کی جگہ لینے کے قابل ہوں بلکہ اس رنگ میں سلسلہ کی خدمت کرنے والے ہوں کہ آئندہ آنے والا ہر زمانہ احمدیت کے لئے ہر جہت ترقیوں والا زمانہ ہو۔

تربیتی نقطۂ نظر سے سب سے زیادہ اہم اور ضروری دو امور ہیں۔ یہ دونوں امور ہی ایسے ہیں کہ ان کے بغیر ہماری تمام کوششیں عبث اور رائیگاں ہوں گی اور روحانی اور اخلاقی ترقی کی کوئی منزل بھی ان دونوں کے بغیر حاصل نہیں کی جاتی۔

میری مراد پابندی نماز اور تعلیم القرآن سے ہے۔ نماز باجماعت اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے۔ قرآن کریم میں نماز کی فرضیت اور اس کے فوائد اور فضائل کو بڑی شدّت اور تکرار سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارکہ میں اپنے عمل سے بھی

اور اپنے قول سے بھی نماز باجماعت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال میں سے قرار دیا ہے۔اس لئے میری گذارش ہے کہ جہاں جہاں آپ جماعتی سطح پر مرکز نماز قائم کرنے کا انتظام کرسکیں وہاں اپنے مرکز قائم کریں اور خود بھی ان مراکز میں جا کر نماز باجماعت ادا کریں اور ساتھ اپنے بچوں کو بھی نماز کے لئے لے جایا کریں تاکہ انہیں زندگی کے شروع سے نماز باجماعت پڑھنے کی عادت پڑے۔اسی طرح جہاں آپ مرکزِ نماز قائم نہ کرسکتے ہوں وہاں اپنے گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت کا التزام کریں اور اپنے بچوں کو سمجھاتے رہیں کہ اصل حکم مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ہے لیکن چونکہ یہاں کوئی مسجد یا مرکز نہیں ہے اس لئے ہم گھر میں اکٹھے ہوکر نماز باجماعت پڑھ لیتے ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں ،وہ تعلیم القرآن ہے۔ہمارے مذہب کی بنیاد قرآن مجید پر ہی ہے۔قرآن مجید ہی وہ پیغام ہے جو ہمارے اللہ نے تمام دنیا کے انسانوں کی دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔اگر ہم اس پیغام سے ہی جس میں ہمارے لئے ہر بھلائی اور خوبی کو حاصل کرنے کے طریقے بیان ہیں ، غافل رہیں اور اسے نہ پڑھیں اور نہ سمجھنے کی کوشش کریں تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ہم کبھی بھی کسی قسم کی بھلائی سے ہمکنار ہوسکیں۔قرآن کریم خود پڑھنا سیکھیں ، اس کا ترجمہ سیکھیں تاکہ اپنے محبوب کے پیغام کو آپ خود سمجھیں اور اسی طرح کوششیں کریں کہ قرآنی علوم صرف اپنے تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اپنے بچوں کو اور نوجوانوں کو بھی تعلیم قرآنی کے زیور سے آراستہ کرنے کی کوششیں کریں۔خود بھی روزانہ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں میں بھی روزانہ تلاوت قرآن کی عادت ڈالنے کی کوشش کریں اور ان کو بھی قرآن کریم کا ترجمہ پڑھائیں تاکہ وہ بھی ان روحانی خزائن سے فائدہ اٹھانے والے ہوں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔اپنی حفظ وامان میں رکھے۔اپنی اور اپنے رسول کی محبت سے نوازے اور قرآنی علوم سے متمتع ہونے اور قرآنی احکام پر چلنے اور کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔‘‘

ان پیغامات کے بعد امیر صاحب نے عہد دہرایا۔مکرم ممتاز علی مقبول صاحب نے سورۂ نور کی روشنی میں برکاتِ خلافت بیان کیں۔جس کے بعد مکرم محمد یٰسین خان صاحب آف صووانے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎ ’وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا‘ سنایا۔مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب آف لٹوکا نے مجلس انصاراللہ کی اہمیت، تنظیم کی برکات اور اپنی اولاد میں اطاعت نظام پیدا کرنے کی اہمیت کو نصف گھنٹے تک بیان کیا۔

مکرم نائب صدر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں مجلس انصاراللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد

حضرت مصلح موعود کے فرمودات کی روشنی میں بیان کئے۔ بارہ بجے پہلا اجلاس ختم ہوگیا۔

کھانا اور نمازوں کے بعد ڈیڑھ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن پاک، تقریر، اذان اور نظم کے مقابلے ہوئے۔ مقابلۂ تلاوت میں اوّل مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب لٹوکا، دوئم مکرم محمد اسمٰعیل میٹیو ور صاحب آف صووا اور سوئم مکرم یعقوب مقبول صاحب۔ مقابلۂ تقاریر میں اوّل مکرم محمد اعظم خلیل صاحب آف مارو، دوئم مکرم حاجی محمد حنیف صاحب لٹوکا، سوئم مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب لٹوکا۔ مقابلہ اذان میں مکرم اوّل محمد یٰسین خان صاحب صووا، دوئم مکرم منظور الٰہی خان صاحب لٹوکا، سوئم مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب لٹوکا۔ مقابلۂ نظم میں اوّل مکرم محمد یٰسین خان صاحب صووا، دوئم مکرم منظور الٰہی خان صاحب لٹوکا، سوئم مکرم ماسٹر محمد حنیف صاحب لمباسہ رہے۔ شام ساڑھے پانچ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

۱۰ نومبر نماز تہجد کے ساتھ دوسرے دن کا آغاز ہوا اور نماز فجر کے بعد مکرم امیر صاحب نے سورۂ کہف کے پہلے رکوع کی آیت فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ تبلیغ تاریخ اسلام کے واقعات کی روشنی میں بیان کیا اور مکرم حاجی محمد حنیف صاحب صدر جماعت احمدیہ لٹوکا نے اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ کی روشنی میں درس حدیث دیا اور مکرم ماسٹر صادق حسین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سنائے۔ پھر ورزش، غسل اور ناشتہ کے بعد تلاوت، نظم اور عہد کے بعد مقابلہ پیغام رسانی ہوا۔ جس میں صووا کی ٹیم (جو مکرم ممتاز علی مقبول صاحب، مکرم محمد یٰسین خان صاحب، مکرم یعقوب مقبول صاحب، مکرم محمد اسمٰعیل صاحب فنانس سیکرٹری اور مکرم واجد دین صاحب پر مشتمل تھی) اوّل آئی۔

بہت سی باتیں انصار کے لئے بالکل نئی تھیں خصوصاً حفظ القرآن، مقابلہ پیغام رسانی، تحریری مقابلہ علمی، انصار نے ان تمام مقابلوں میں بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعدۂ تحریری علمی مقابلہ ہوا جس میں اوّل مکرم ممتاز علی مقبول صاحب مقبول صووا، دوئم مکرم محمد اسماعیل صاحب فنانس سیکرٹری اور سوئم مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب رہے۔

تحریری مقابلہ کے بعد ایک گھنٹہ تک علمی سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم مولانا سجاد احمد خالد صاحب امیر و مشنری انچارج، مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب، مکرم ممتاز علی صاحب مقبول صدر جماعت صووا، مکرم حاجی محمد حنیف صاحب جنرل سیکرٹری انصار، صدر جماعت لٹوکا اور مکرم واجد دین صاحب نے سوالات پوچھے۔ یہ پروگرام بہت پسند کیا گیا۔ خدام اور اطفال نے بھی بہت دلچسپی دکھائی۔ ان مقابلوں کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کرنے سے پہلے سب دوستوں کو انعام لینے کا طریق سمجھایا۔ اپنی اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب نے تمام دوستوں کو اپنے اندر قومی روح پیدا کرنے پر زور دیا۔ ﴿۲۲﴾

چوتھا سالانہ اجتماع

جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں کا مشترکہ چوتھا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۱،۱۲ اپریل ۱۹۸۲ء کو مسجد ناصر مارو میں منعقد ہوا۔ صبح دس بجے اجتماع کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد مولانا سجاد احمد صاحب خالد امیر و مشنری انچارج نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا اور اجتماع کی غرض و غایت بیان کی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد مقابلہ پیغام رسانی ہوا۔ ایک بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

دوسرا اجلاس دوپہر ایک بج کر پینتالیس منٹ پر شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر شوکت علی صاحب پرنسپل ناندی کالج نے برکات خلافت پر تقریر کی۔ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد اذان، تلاوت اور تقاریر کے مقابلہ جات میں انصار، خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ ساڑھے تین بجے فٹ بال کا پہلا مقابلہ ناندی اور لٹوکا کی ٹیموں کے درمیان ہوا جبکہ دوسرا مقابلہ مارو اور صووا کے درمیان ہوا۔ رسہ کشی کا مقابلہ ناندی اور لٹوکا کے درمیان ہوا۔ بعدازاں مقابلہ معلومات منعقد ہوا۔

۱۲ اپریل کو نماز تہجد اور فجر ادا کی گئی جس کے بعد درس قرآن اور ملفوظات ہوا۔ آٹھ بجے اجلاس کا آغاز ہوا جس میں مکرم ممتاز علی مقبول صاحب نے انصاراللہ کی تاریخ بیان کی۔ اس کے بعد میوزیکل چیئر، نظم خوانی اور جنرل نالج کے مقابلہ جات ہوئے۔ گیارہ بجے ریفریشمنٹ کے بعد فٹ بال اور رسہ کشی کے مقابلے ہوئے۔ انعامات کی تقسیم مکرم بھائی عبداللطیف مقبول صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کی۔ امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں بعض قرآنی دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور ان کی مختصر تفسیر کر کے ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی تلقین کی۔ دعا پر یہ اجتماع ختم ہوا۔

اس اجتماع میں مندرجہ ذیل انصار نے انعامات حاصل کئے۔

اذان: اوّل مکرم منظور الٰہی خان صاحب (لٹوکا) دوم: مکرم اسماعیل صاحب (صووا)

تلاوت قرآن کریم: اوّل مکرم اسماعیل صاحب (صووا) دوم: مکرم منظور الٰہی صاحب (لٹوکا)

نظم: اوّل۔ مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب (لٹوکا) دوم: مکرم مولوی محمد شریف صاحب (ناندی)

تقریر: اوّل۔ مکرم لطیف مقبول صاحب (صووا) دوم: مکرم مولوی محمد شریف صاحب (ناندی) ﴿۲۳﴾

سویڈن

مجلس انصاراللہ سویڈن کا قیام ۲۷ ستمبر ۱۹۷۹ء کو عمل میں آیا۔ مالمو اور گوٹن برگ میں دو مجالس قائم ہوئیں۔ پہلے مکرم سید کمال یوسف صاحب، اور پھر علی الترتیب مکرم منیر الدین احمد صاحب اور مکرم سید کمال یوسف

صاحب نائب صدر رہے۔ پہلے ناظم اعلیٰ ملک مکرم عبدالرؤف خان صاحب مقرر ہوئے۔ جو اس کے علاوہ زعیم مجلس مالمو کے فرائض بھی ادا کر رہے تھے۔ جنوری تا مارچ ۱۹۸۰ء میں ناظم اعلیٰ صاحب نے لنڈ یونیورسٹی کے شعبہ دینیات میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر دو تقاریر کیں۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ نے ۲۱ مئی ۱۹۸۱ء کو مجلس مالمو اور ۲۲ مئی کو گوٹن برگ کا دورہ کیا۔ اس وقت مجلس مالمو میں چار اور مجلس گوٹن برگ میں ایک ناصر مقیم تھے۔

سپین

۱۹۷۹ء میں مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے سپین میں مجلس انصار اللہ کو قائم کیا۔ ابتداء میں صرف تین انصار تھے لہٰذا سارے ملک پر مشتمل ایک ہی مجلس قائم ہوئی۔ انصار کی تعداد بہت تھوڑی ہونے کی وجہ سے علیحدہ سالانہ اجتماع منعقد نہ کروایا جا سکا۔

امریکہ

مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کی سفارش پر اپریل ۱۹۸۰ء میں یہاں مجلس کا باقاعدہ قیام ہوا۔ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ نے جون جولائی ۱۹۸۱ء میں امریکہ کا دورہ فرمایا۔ اس دوران آپ بوسٹن، نارتھ جرسی، ولنگ بورو، فلاڈلفیا، نیویارک، واشنگٹن، بالٹی مور، ڈیٹن، سینٹ لوئیس، نارتھ شکاگو، پورٹ لینڈ کے مقامات پر تشریف لے گئے۔ مکرم نائب صدر صاحب کے دورہ سے مجلس کی سرگرمیوں کو بہت تقویت ملی اور تجنید، بجٹ اور تعلیمی پروگرام کی طرف خاص توجہ پیدا ہوئی۔ مرکزی گیسٹ ہاؤس ربوہ کی تعمیر کے لئے امریکہ کے انصار نے گرانقدر عطیہ دیا۔

۱۹۸۱ء کے جن ملکی عہدیداران کا علم ریکارڈ سے ہو سکا ہے۔ اُسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔

مکرم مسعود احمد صاحب (ناظم اعلیٰ ملک)، مکرم مبشر احمد صاحب (نائب ناظم اعلیٰ)، مکرم محمد صادق صاحب (معتمد تربیت)، محمد یحیٰ شریف صاحب (معتمد اصلاح وارشاد)، مکرم نصیر احمد خان صاحب (معتمد مال)، مکرم نورالدین صاحب (معتمد تعلیم)، مکرم امین اللہ سالک صاحب

ناظمین علاقہ: **مڈویسٹ:** مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب، **گریٹ لیک:** مکرم برادر رشید احمد صاحب، **ویسٹ کوسٹ:** مکرم برادر رحمت جمال صاحب

عہدیداران مجالس

واشنگٹن: مکرم برادر محمد امین صاحب (زعیم) **بوسٹن:** مکرم عابد حنیف صاحب (زعیم)

نارتھ جرسی: مکرم بشیر افضل صاحب (زعیم) **شکاگو:** مکرم سعید احمد ملک صاحب (زعیم)
ڈیٹن: مکرم بشیر احمد صاحب (زعیم)، مکرم رفیق سلام صاحب (منتظم مال)، مکرم امان اللہ صاحب
سینٹ لوئیس: مکرم احمد ولی صاحب (زعیم)، مکرم حبیب اللہ عزیز صاحب (نائب زعیم)،
مکرم برادر احمد سعید صاحب (منتظم تعلیم و تربیت)، مکرم ڈاکٹر عزیز احمد صاحب (منتظم تبلیغ)،
مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (منتظم مال)
کلیولینڈ: مکرم ہیرالڈ سلام رائس صاحب (زعیم) **ملوانکی:** مکرم مبارک احمد صاحب (زعیم)
وینکاگن: مکرم صلاح الدین شمس صاحب (زعیم)
۱۹۸۲ء میں مکرم فضل احمد صاحب آف بوسٹن بطور نمائندہ سالانہ اجتماع مرکزیہ ربوہ میں شامل ہوئے۔

پہلا سالانہ اجتماع

پہلا سالانہ اجتماع ۸۔۹ مئی ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوا۔

ناروے

ابتداً ناروے سویڈن مشن کے ماتحت کام کرتا تھا اور مبلغ انچارج کا قیام بھی سویڈن میں تھا۔ ۱۹۷۱ء سے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں پاکستان سے نوجوان ہجرت کر کے ناروے میں رہائش پذیر ہوئے۔ جب اس دہائی کے آخر پر چند نوجوان انصار کی عمر کو پہنچے تو ناروے میں مجلس انصاراللہ کا قیام ضروری ہو گیا۔ مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج نے مرکز کو تجویز دی کہ سویڈن اور ناروے کی مشترکہ تنظیم انصاراللہ بنائی جائے۔ مرکز نے آپ کی تجویز کو منظور کر لیا تھا لیکن ان کی پاکستان واپسی کی وجہ سے یہ مشترکہ تنظیم قائم نہ ہو سکی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب جب ناروے کے مشنری انچارج مقرر ہوئے تو انہوں نے مرکز کو تجویز بھجوائی کہ ناروے میں اس وقت چھ انصار ہیں اس لئے دونوں ممالک میں علیحدہ علیحدہ تنظیم قائم کی جائے۔ مرکز نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔

مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۰ء کو جماعت احمدیہ اوسلو کے ایک خصوصی اجلاس میں مندرجہ ذیل چار انصار نے شرکت کی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب، مکرم مبارک احمد راجپوت صاحب، مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب، مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب جبکہ مکرم عبدالغنی کھوکھر صاحب اور مکرم عبداللطیف قریشی صاحب بوجوہ حاضر نہ ہو سکے۔ اس اجلاس میں مرکز سے زعیم انصاراللہ کی نامزدگی یا انتخاب کے لئے درخواست کی گئی جس پر مرکز نے مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۸۱ء کو مجلس انصاراللہ ناروے کے قیام کی منظوری دی۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب نائب صدر ملک کی سفارش پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کو پہلا ناظم اعلیٰ ناروے نامزد کیا گیا جو ۳۱ دسمبر ۱۹۸۲ء تک کام کرتے رہے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مرکزیہ ۲۲ مئی ۱۹۸۱ء کو پہلی مرتبہ ناروے تشریف لائے۔ آپ نے ۲۳ مئی کو انصار کے اجلاس کی صدارت کی اور ضروری تنظیمی و تربیتی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز مندرجہ ذیل پہلی مجلس عاملہ (برائے سال ۱۹۸۱ء و ۱۹۸۲ء) کی بھی منظوری دی۔

مکرم سید محمود احمد صاحب: ناظم اعلیٰ، مکرم عبد اللطیف قریشی صاحب: معتمد عمومی، تجنید و مال، مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب: معتمد تعلیم و تربیت، مکرم مبارک احمد راجپوت صاحب: معتمد اصلاح و ارشاد و اشاعت ﴿۲۴﴾

مختصر کارگزاری

۱۹۸۱ء کے آخر میں تجنید آٹھ انصار پر مشتمل تھی۔ مجلس نے سب سے پہلے مکرم سیّد کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج کی زیر ہدایت اور ان کی معیت میں اوسلو اور گردونواح میں جہاں جماعت کے دوست رہائش پذیر تھے، رابطہ شروع کیا۔ مقصد یہ تھا کہ احباب کو جماعت کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرنے اور مسجد سے با قاعدہ رابطہ کرنے کی ترغیب دی جائے۔ مجلس نے یہ کام مختلف ادوار میں مکمل کیا۔

شعبہ مال: انصار اللہ کے مستقل چندہ جات اور تعمیر گیسٹ ہاؤس کے لئے بجٹ کی تکمیل کی گئی اور با قاعدگی سے ان چندہ جات کی وصولی اور حسابات کا انتظام کیا گیا۔ ۱۹۸۱ء میں مستقل چندوں کی سو فیصد وصولی ہوئی اور کوئی ناصر بقایا دار نہ رہا۔ وعدہ برائے مرکزی گیسٹ ہاؤس کا حصہ بھی وصول کیا گیا۔

شعبہ تبلیغ و اشاعت: ۱۹۸۱ء میں خدام الاحمدیہ نے یوم تبلیغ منایا جس میں انصار نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ علاوہ ازیں انصار نے خود بھی انگلش، ڈینش، سویڈش، سپینش، نارویجن زبانوں میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ مکرم مبارک احمد صاحب راجپوت مستقلاً مکرم مولانا سیّد کمال یوسف صاحب کی معیت میں قرآن کریم (معہ انگلش ترجمہ) کی تقسیم کرتے رہے۔ اکتوبر ۱۹۸۱ء تک قرآن کریم کی باون کاپیاں یونیورسٹی کے پروفیسرز اور دوسرے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد میں تقسیم کی جا چکی تھیں۔ مکرم نور احمد صاحب بولستاد نے اخبارات میں اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کے جوابات دے کر ان کا ازالہ کیا۔ سکولوں میں اسلام کے متعلق لیکچرز دینے کا اہم کام بھی انہوں نے سنبھالا ہوا تھا۔

شعبہ وقارِ عمل: انصار نے مسجد کی تعمیر و مرمت میں حسب استطاعت حصہ لیا اور اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مسجد کی مرمت اور نئی تنصیبات کے کام کو مکرم عبد الغنی صاحب نے مستقل طور پر اپنی ذمہ داری سمجھ کر مکمل کیا اور ایک خطیر رقم کی بچت کر دی۔ مکرم حنیف صاحب نے کمروں میں روغن کا کام خوبصورتی سے مکمل کیا۔ مکرم سیّد محمود احمد صاحب زعیم اعلیٰ اور دوسرے احباب نے بھی مختلف اوقات میں حسب توفیق حصہ لیا۔

شعبہ تعلیم: تفسیر سورہ بقرہ از حضرت مسیح موعودؑ کے نصف اوّل کا مطالعہ بطور کورس مقرر کیا گیا۔ ﴿۲۵﴾

دبئی

چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب بطور زعیم نومبر ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء مقرر ہوئے۔

ہالینڈ

ہالینڈ میں مجلس کا باقاعدہ قیام اپریل ۱۹۸۱ء میں ہوا۔ پہلے ناظم اعلیٰ ملک مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب تھے۔ معتمد عمومی مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب اور معتمد مال مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب تھے۔ مکرم عبدالعزیز جمن بخش صاحب کے بعد ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء کو مکرم عبدالحمید صاحب فاندر فیلدن کو پہلا ناظم اعلیٰ ملک مقرر کیا گیا۔ مجلس ہیگ کے پہلے زعیم اعلیٰ مکرم عبدالعزیز صاحب جمن بخش (از یکم اپریل ۱۹۸۱ء) اور دوسرے مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب (از ۵ ستمبر ۱۹۸۲ء) تھے۔ اس دوران نائب صدر ملک مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب اکمل (مشنری انچارج) تھے۔

کارگزاری جنوری تا اپریل ۱۹۸۱ء

مرکز سے منظوری کے بعد سرکلر کے ذریعہ سب ممبران کو اطلاع دی گئی اور تنظیم انصاراللہ کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ انفرادی طور پر انصار سے ملاقات کر کے مجلس کے پروگراموں سے آگاہ کیا گیا۔ فہرست تجنید مکمل کی گئی۔ چندہ جات کی وصولی کی گئی۔ ماہ اپریل میں مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کر کے مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ کے دورے کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ اپریل میں تجنید بارہ انصار تھی۔

۱۷ سے ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء تک مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس مرکزیہ نے ہالینڈ کا دورہ کیا اور اجلاسات میں خطاب کے علاوہ انصار سے انفرادی رابطہ بھی فرمایا۔ اس وقت ہیگ مجلس کا باقاعدہ بجٹ تشخیص ہوا۔ بجٹ اور اُس وقت تک وصولی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

	بجٹ	وصولی ۱۷ مئی تک
چندہ مجلس	۵۶۷ گلڈر	۱۰۵ گلڈر
سالانہ اجتماع	۱۳۰ گلڈر	۲۵ گلڈر
چندہ اشاعت	۱۳۰ گلڈر	۲۵ گلڈر
عطیہ برائے تعمیر گیسٹ ہاؤس مرکز	۵۳۰ گلڈر	۵۰ گلڈر

ڈنمارک

ڈنمارک میں مجلس کا آغاز ۱۹۸۱ء میں ہوا۔ اس وقت ایک ہی مجلس کوپن ہیگن میں قائم ہوئی کیونکہ تمام انصار مشن ہاؤس کے قریب ہی رہائش پذیر تھے۔ تجنید چودہ تھی۔ پہلے نائب صدر ملک مکرم سید میر مسعود احمد

صاحب مبلغ انچارج تھے۔ ۸مئی ۱۹۸۱ء کو مکرم سید میر مسعود احمد صاحب کی صدارت میں پہلا اجلاس ہوا۔ مکرم نوح سوینڈ ہنسن صاحب پہلے زعیم چنے گئے۔ (انہیں بعد میں مرکزی عاملہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا اعزازی رکن بننے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔) مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ نے ۲۰مئی ۱۹۸۱ء کو اس انتخاب کے ساتھ ساتھ مکرم مبشر احمد صاحب کی بطور معتمد عمومی بھی منظوری دی۔ پہلی مجلس عاملہ ۱۲جون ۱۹۸۱ء کو بنائی گئی۔ دیگر عہدیداران میں مکرم عبدالسلام میڈسن صاحب (نائب زعیم اعلیٰ)، مکرم اے جی قمر صاحب (معتمد تعلیم)، مکرم عبدالقدیر چوہدری صاحب (معتمد ایثار)، مکرم عبدالکریم طارق صاحب (معتمد مال)، مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب (معتمد تربیت)، مکرم چوہدری محمد انور صاحب (معتمد اصلاح و ارشاد) اور مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب (معتمد ذہانت و صحتِ جسمانی) شامل تھے۔

۲۰مئی ۱۹۸۱ء کو اجلاس عام میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر نے انصار کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

سالانہ اجتماعات

پہلا سالانہ اجتماع ۱۵۔۱۶مئی ۱۹۸۱ء کو اور دوسرا ۷۔۸مئی ۱۹۸۲ء کو منعقد ہوا۔

حوالہ جات

﴿۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۶

﴿۲﴾ دستور اساسی طبع ششم ۱۹۸۹ء

﴿۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ستمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۶

﴿۴﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۷ جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۔۴

﴿۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۵۔۱۷ مئی ۱۹۸۰ء و ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۳۷۔۳۸

﴿۶﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۵۔۶ اگست ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۔۴ و ۳۔۵

﴿۷﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱مارچ ۱۹۸۲ء صفحہ ۵

﴿۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۱

﴿۹﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۳نومبر ۱۹۷۹ء

﴿۱۰﴾ روزنامہ الفضل ۱۳۔۱۴ جنوری ۱۹۸۱ء وماہنامہ انصاراللہ جنوری ۱۹۸۱ء صفحہ ۴۰ وفروری ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۷۔۴۰

﴿۱۱﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱و۲۳ دسمبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۳۔۴

﴿۱۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۴اگست ۱۹۸۰ء صفحہ ۳۔۵

﴿۱۳﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔ستمبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۸۔۴۰

﴿۱۴﴾ ماہنامہ انصاراللہ۔ربوہ،فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۳۸۔۳۹

﴿۱۵﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۸جنوری ۱۹۸۰ء صفحہ ۴

﴿۱۶﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۸

﴿۱۷﴾ روزنامہ الفضل ربوہ یکم جنوری ۱۹۸۳ء صفحہ ۲

﴿۱۸﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۴دسمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۵

﴿۱۹﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ۔فروری ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۰۔۳۱

﴿۲۰﴾ ماہنامہ انصاراللہ اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۳۶

﴿۲۱﴾ ماہنامہ انصاراللہ جون۔جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۳۵

﴿۲۲﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۱فروری ۱۹۸۱ء صفحہ ۵۔۶

﴿۲۳﴾ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۷جون ۱۹۸۲ء صفحہ ۴۔۵،۲۰جون ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۔۴

﴿۲۴﴾ طاہر سونیئر ۱995ء ناروے صفحہ ۲۵۔۲۷

﴿۲۵﴾ ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۳۴۔۳۵